READER BURAQ

اسکی آنکھیں خود پر پڑنے والے بوجھ سے ایکدم کھلیں تھیں۔۔ یہ بوجھ بڑھتا جا رہا تھا۔۔ اسے ایسا لگا کہ اسکا دم گھٹ جائے گا یہ وہ مزید سانس نہیں لے پائے گی۔۔۔۔

اسنے بمشکل اپنے ہاتھوں کو حرکت دی اور۔۔ اپنے اوپر موجود شخص کا بازو تھاما تو بازو کی مظبوطی سے اسے احساس ہو گیا۔۔۔۔ کہ یہ کون ہے۔۔

اسکے خشک لب خوف کے زیر اثر پھڑ "زار پھڑائے۔۔۔

جبکہ زار نے سر اٹھا کر اسکے خشک لبوں پر اپنا نام سنا۔۔۔۔

اور نفرت سے مسکرا اٹھا۔۔۔

وہ بس اتنا ہی بولا تھا۔۔۔۔ "کیا ہوا۔۔۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔ نہیں زار پلیز میرے ساتھ ایسا نہ کریں۔۔۔ اسے چند ہی لمحوں میں احساس ہو چلا تھا کہ وہ کیا کرنے والا ہے اسکے ساتھ

وہ اپنی قسم پوری کرنے پہنچ گیا ہے اسکی روح بھی کانپ گئ تھی۔۔۔

وہ تمسخرانہ ہنسی ہنسا۔۔ "ارے ارے تم رونے لگی۔۔۔۔ اندھیرے میں اسے۔۔اسکا چہرہ دیکھائی نہیں دے رہا تھا مگر یہ احساس ضرور ہو رہا تھا کہ وہ اسکے بے حد نزدیک ہے۔۔۔اسکے چہرے کے بے حد نزدیک ہے۔۔اور اسنے۔۔اپنی سخت مظبوط انگلیوں میں۔۔

عینہ کا چہرہ جکڑ لیا۔۔۔۔

اسکے آنسو زار کی انگلیوں پر گیرنے لگے۔۔

اتنی بڑی سزا مت دیں مجھے۔۔۔م۔۔ میرا کوئی قصور

نہیں ہے۔۔۔ میں۔۔ میں کچھ نہیں جانتی تھی۔۔۔

۔۔ "آپ توم۔۔۔ مجھ سے محبت

اسنے اسکا چہرہ اپنی سخت انگلیوں "شیٹ آپ

میں بھینچ دیا۔۔ اور چلایا اسے کسی کا ڈر خوف نہیں تھا

اس لفظ کو تو تم دوبارہ اپنے منہ پر کبھی نہ لانا۔۔

کیونکہ تم سے جتنی نفرت مجھے ہے اسکا کوئی اندازا نہیں

لگا سکتا تو کسی خوش فہمی میں مت جیو کہ میں تم

سے

کبھی کسی لمحے میں محبت کرنے لگا تھا۔۔ تم تو کل بھی

باعث نفرت تھی مگر شاید میں ہی بیوقوف

تھا مگر آج تم بلکہ تمھاری وہ دو ٹکے کی ماں اور سوتیلا باپ

تم سب میرے لیے سوائے نفرت کے اور کچھ بھی نہیں۔۔۔اور جتنا گھمنڈ میرے باپ کو تمھاری محبت کا ہے۔۔کل کی صبح تمھارا حال دیکھ کر ضرور۔

۔۔۔سارا جھاگ کیطرح بیٹھ جائے گا اور میں دیکھو گا۔۔کہ کل کون بادشاہ ہے ۔۔ "

اپ۔۔آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے وہ سسکی۔۔"۔۔۔۔

زار نے اندھیرے میں ہی اسکے چہرے پر خون آشام نظریں ڈالیں تھیں۔۔اور اسنے۔۔۔اس بات کو ثابت کرنے کے لیے اسکے گریبان سے دوپٹہ کھینچ کر دور اچھال دیا گویا وہ جتانا چاہتا ہو کہ اگر خوش فہمی تمھارے دل میں کوئی بیٹھ رہی ہے تو ابھی۔۔ ثابت کر دیتا ہوں۔۔۔

وہ چلانا چاہتی تھی مگر زار انس شاہ نے اسکے "زار لبوں کی آواز کو۔۔۔اپنے طریقے سے اسکے چہرے پر جھکتے اور بے دردی سے اسکو نوچتے بند کر دیا۔۔

مگر پھر بھی عینہ کی دبی دبی چیخیں اٹھی لیکن اسکے بھاری بھر کم وجود کے آگے دم نہ مار سکیں۔۔۔۔وہ خود کو چھڑانا چاہتی تھی ... دھکیل رہی تھی

اسنے اسکی گردن پر "مجھے تم سے سخت نفرت ہے

جابجا دانت گاڑتے۔۔

اسے واضح کیا تھا کہ وہ کس قدر نفرت کے لائق

ہے۔۔ جبکہ عینہ تکلیف سے روتی رہی تھی۔۔۔

زار محبت کو مت ماریں م۔۔۔ مجھ مجھے جان سے ماردیں

مگر اپنی عزت کو بے عزت نہ کریں۔۔۔

م۔۔ میں آپکی عزت ہوں زار۔۔۔"

وہ دھاڑا اور اسکی نازک گردن "کچھ نہیں ہو تم میری

اپنی سخت گرفت میں جکڑ کر دبادی

کچھ بھی نہیں ہو۔۔

جس عورت سے میں نے ساری زندگی نفرت کی۔۔ تم اسکی بیٹی تھی اور تم جانتی تھی۔۔ یہ بات پھر بھی تم مجھے بیوقوف بناتی رہی اپنی معصومیت کے جال میں پھنساتی رہی۔۔۔ میرے ساتھ دھوکا کیا میری محبت کا مذاق بنایا تم نے

میں تمھارا مذاق نہ بنا دوں تو میرا نام زاران

وہ اپنا غصہ نکالتا چلایا۔۔ "شاہ نہیں

جبکہ وہ بری طرح رو دی۔۔۔

زارا اسکے پھوٹ پھوٹ کے رونے پر بھی اپنے مقصد سے نہ ہلا وہ حدیں پار کر دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

عینہ چیخنے لگی اس وقت گھر میں کوئی نہیں تھا اگر ہوتا تو شاید عینہ کی بے بس چیخوں کو سن کر اسکے کمرے تک ضرور پہنچتا۔۔۔

زار۔۔۔نے اسکی شرٹ کے بازو پھاڑ دیے۔۔۔۔ کمرے میں عینہ سسکیاں۔۔ اور زار کی بھڑکیلی خاموشی کے علاوہ اسکے ڈھائے جانے والے ستم کی واضح آواز تھی۔۔۔

م۔۔مجھے معاف کر دیں ایسا مت کریں میری محبت جھوٹی نہیں تھی مج۔۔مجھے پتہ چل گیا تھا۔۔ م۔۔میری غلطی ہے۔۔ میں نے آپکو نہیں بتایا۔۔

پلیز زارا اتنی بڑی سزا۔۔ سزامت دیں میں مر جاؤں گی

"مجھے جیتے جی نہ ماریں

تو مر جاؤ تمہارے ہونے نہ ہونے سے کس کو فرق پڑتا ہے۔۔

وہ بھڑکا اور۔۔ اسکے اس پھٹے ہوئے بازو سے چھلکتے۔۔

۔۔ بازو پر جیسے ہی زار کا ہاتھ پڑا۔۔ عینہ کا دل ڈوب گیا۔۔ وہ پھر سے چیخنے لگی اسے خود سے دور کرنے لگی۔۔۔ زار اسکا محرم نہیں تھا وہ اسے چھو نہیں سکتا تھا۔۔ وہ تڑپ تڑپ گئی۔۔

زار جو اس پر چھایا ہوا تھا۔۔اسکی تڑپ دیکھ کر مزید بھڑکنے لگا۔۔۔

وہ ہر ستم کرنے کا اس پر حق رکھتا تھا وہ ایک لفظ نہ نکالتی مگر اسکی عزت نہیں۔۔۔۔

عینہ کی عزت تو اسکی اپنی عزت تھی۔۔۔۔وہ کیونکر اپنی نظروں میں گیر تا۔۔یہ غلطی عینہ کی تھی ۔۔۔زار کی نہیں وہ اسکی محبت تھا وہ یہ کبھی نہیں چاہتی تھی وہ۔۔۔۔اپنے آپ سے بھی شرمندہ ہو اسکی وجہ سے

وہ بیڈ سے اٹھی ۔۔ اور ۔۔۔ بنا کچھ دیکھے دروازے کیطرف بھاگی ۔۔۔

زار کا میٹر مزید گھوم گیا ۔۔ وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھا اور ۔۔۔ کمرے کی لائٹس جلا دیں ۔۔۔

روشنی نے جیسے ہی کمرے میں اجالا کیا ۔۔۔

عینہ پر نظر ٹھر گئ وہ خود کو سمیٹے اس سے ڈری ڈری ۔۔۔ دروازے کو جکڑے کھڑی تھی ۔۔

اسکی گردن پر کئ نشان تھے جو اسکے دیے گئے تھے جبکہ ۔۔۔ اسکے پھٹے ہوئے بازو بکھرے بال اور سب سے اہم ۔۔۔ اسکی حسین آنکھیں جن کی کبھی زار انس نے ۔۔

تعریفوں میں زمین آسمان ایک کیا تھا۔۔

لاتعداد آنسو تھے۔۔۔۔

وہ بلاشبہ اس حلیے میں بھی زار۔۔۔۔ کو بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔۔

مگر نفرت نے ہر محبت کو۔۔ لپیٹ لیا تھا۔۔

دھندلا کر دیا تھا۔۔ وہ اسکی جانب بڑھا۔۔۔۔ عینہ نے گھبرا کر دروازہ کھولنا چاہا۔۔

زار کا حکم تھا۔۔۔۔ اسکے قدم "رک جاؤں وہیں نہ چاہتے ہوئے بھی تھم گئے۔۔۔۔

وہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

زارا سکے نزدیک آگیا۔۔۔عینہ خود کو چھپانے لگی۔۔زار

۔۔۔پھر سے اسکی جانب اسی ارادے سے بڑھا

تھا۔۔

اسنے عینہ کے بالوں کو جھٹکا دیا اسکا چہرہ اوپر اٹھا اور۔۔۔

اس سے پہلے وہ اسکے چہرے کی خوبصورتی کو بے دردی

سے۔

نوچ لیتا۔۔۔کہ عینہ کے لبوں سے تیزی سے نکالا

ن۔۔۔نکاح نکاح کرلیں مجھ سے۔۔خدا کے لیے نکاح کرلیں۔۔

میں اسکے بعد ایک لفظ نہیں بولوں گی مگر۔۔

وہ کہنے لگی تھی "اس گناہ کو مت کریں زار پلیز۔۔۔۔

زار رک گیا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑ کر۔۔۔۔وہ

چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر نہ جانے کس

زارنے اسکو جھٹکا۔۔اور دور دھکیلا۔۔۔

کھینچ کھینچ کر دو مکے اپنے غصے سے جلتے وجود کو کم کرنے کے لیے دروازے میں دے مارے۔۔۔۔۔عینہ بے ساختہ۔۔ بے حد رو پڑی وہ۔۔۔کتنا ہرٹ ھتا اور وجہ صرف وہ تھی۔۔۔یہ شاید سب وہ اسے تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی مگر دے بیٹھی تھی۔۔۔۔

وہ چند لمحے پیٹ موڑے کھڑا رہا۔۔اور پھر اسے پیچھے دھکیل کر باہر نکل گیا۔۔۔

عینہ حونک نظروں سے۔۔۔ اسکو دیکھنے لگی وہ اسکی بات مان کر جا چکا تھا کیا یہ حقیقت تھی۔۔ کہ۔۔ کیا اسنے اسے چھوڑ دیا تھا۔۔۔

ایسا کیسے ممکن تھا۔۔ اسکی بڑی بیوقوفی تھی کہ وہ۔۔۔ اٹھ کر خود کو بچا نہ سکی۔۔۔ اسنے دروازہ بند نہیں کیا ۔۔

خود کو اس سے محفوظ نہیں کیا یہ نہیں سوچا تھا وہ زاران شاہ ہے۔۔۔ وہ اپنے باپ سے بھی زیادہ ضدی ہے۔۔

وہ نفرت میں کچھ بھی کر گزرے گا۔۔ وہ اسے آگے جا کر کن امتحانوں میں کھڑا کر دے گا۔۔ اسنے نہیں سوچا وہ تو یہ سوچ رہی تھی کہ زارا اسکی بات مان

اسے۔۔ابھی کچھ وقت ہی گزرا تھا کہ وہ دروازہ بے دردی سے کھولتا دوبارہ اندر آگیا۔۔

دروازہ جس طرح کھولا تھا۔۔ سیدھا عینہ کے سر پر جا کر بجا۔۔۔

مگر زار کو پرواہ نہیں تھی۔۔۔اور عینہ۔۔۔سب سہنے کو تیار تھی سوائے اسکے کہ وہ اسکی عزت لوٹ کر ۔۔۔اپنے باپ کو نیچا دیکھاتا اور خود بھی تڑپتا۔۔۔

زار نے۔۔زمین پر بکھرے وجود پر بیڈ شیٹ بیڈ کھینچ کر پھینکی انداز احسان کرنے والا تھا۔۔عینہ۔۔۔اسکو

سہمی سہمی نظروں سے دیکھتی رہی۔۔۔ کہ وہ کیا کرنے والا ہے

یہاں تک کے زار۔۔ اسکے نزدیک بیٹھا۔۔۔۔ اسنے ایک ہاتھ سے دروازہ تھام رکھا تھا جبکہ وہ اسکو گھور رہا تھا۔۔۔۔

عینہ سے اسکی آنکھ سے آنکھ ملانا بے حد مشکل تھا۔۔ مٹے مٹے آنسو۔۔۔۔ تھے۔۔ اسکی آنکھوں میں

ابھی بہت رونا ہے تم نے۔۔۔۔ یہ رات تمہیں ہمیشہ یاد رہے گی اور۔۔ شاید ہر رات تمہیں اس بات کا احساس دلائے گی کہ۔۔۔ تم۔۔۔ نے اپنے ساتھ

کیا کر لیا ہے ۔۔۔ بہت جلد تمھیں اندازا ہو گا کہ تم نے
کسی زمین کے کیڑے یہ سڑک چھاپ
سے ۔۔۔ ٹکر نہیں لی "

م ۔۔ مجھ میں ۔۔۔ میں آپ سے ٹکر نہیں لے سکتی
۔۔۔ مجھے سے بھول ہو گئ غلطی ہو گئ ۔"

عینہ نے روتے ہوئے اسکے ہاتھ تھامے اسنے نفرت
اور ضبط سے روتے دیکھا تھا اسے

وہ اسے ۔۔ دور دھکیلتا بولا ۔۔۔ "مائے فٹ

یہ غلطی نہیں ہے تمھارے گلے کا عذاب ہے ۔۔
بلکل شرافت سے بنا کسی احتجاج کے میرے نکاح
میں آجاؤ ۔۔ باقی کی کہانی تمھیں بعد میں پتہ

وہ بولا۔۔۔ تو عینہ۔۔ شاکڈ سی اسکی ”چل جائے گی

صورت دیکھنے لگی۔

ہاں اسنے کہہ دیا تھا مگر اسے بلکل خیال نہیں تھا

کہ وہ۔۔ کچھ ایسا کر جائے گا۔۔۔

وہ کچھ بولنا چاہتی تھی زار نے اپنی خونی ”ز۔۔۔۔ز۔۔۔زار

نظریں اسپر گاڑھیں تو اسکا ہر لفظ وہیں دم توڑ گیا

۔۔۔

اپنے لیے اسکے سامنے احتجاج کیسے کرتی۔۔۔۔

کیا یہ محبت تھی اسکی۔۔۔

صرف اسں سوچ کے تحت کے شاید۔۔۔اسے یقین آ

جائے کہ محبت سچ تھی اسکی۔۔۔اسنے سر ہلادیا کہ وہ

بنا کسی احتجاج کے اسں سے نکاح کرے گی۔۔

زار کے دل و دماغ میں کوئی جزبہ نہیں تھا۔۔

فلحال سوائے نفرت کے وہ اپنے دل میں اسں معصوم

چڑیا کے لیے کچھ محسوس نہیں کررہا تھا۔۔سوائے

انتقام ہے

اسنے اسے اسی دروازے کے پاس بیٹھے رہنے دیا جبکہ

چادر میں چھپی وہ بس ایک پوٹلی لگ رہی تھی

۔۔۔

سسکتے سسکتے اسنے۔۔۔نکاح کے لیے حامی بھر دی۔۔
اور زار انس اشاہ کو قبول کر لیا جبکہ وہ اسی کڑک
اور گرج سے اسے قبول کر چکا تھا۔۔۔

اسکے دوست اسکے ساتھ اس کھیل میں
شامل تھے۔۔انھوں نے زار کو روکا بھی مگر۔۔۔زار نے
کسی کی نہیں سنی تھی وہ صرف اپنی من مانی اور مرضی کا
قائل تھا اور وہ وہی کر رہا تھا۔۔

اسنے مولوی سے بھی تہذیب لحاظ نہیں رکھا اور
سب کو وہاں سے چلے جانے کے لیے بنا جھجک
کہہ دیا۔۔۔

مولوی صاحب ۔۔جو اسکے دوست کے ۔۔ جانے والے تھے ۔۔۔ رشتے داری کی وجہ سے خاموش ہو گئے ورنہ وہ اسے سنا دینے کے بھرپور ارادوں میں تھے ۔۔

عینہ جونک نظروں سے زمین کو گھور رہی تھی کیا آج صبح اٹھنے سے پہلے اسنے یہ سوچا تھا کہ وہ ۔۔ آج
عینہ زارانس شاہ بن جائے گی

نہیں ۔۔۔ اسنے ایسا نہیں سوچا تھا ۔۔۔

باہر اسکے قدموں کی چھل پھل اٹھنے لگی تھی اندر اسکا خوف سے دل بیٹھ رہا تھا پورے گھر میں ان دونوں کے سوا کوئی نہیں تھا ۔

عینہ کے لیے یہ مشکل ترین مراحل تھے۔۔۔۔

وہ دوبارہ اسکے سر پر آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ اب اسے طنزیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے۔۔
۔۔عینہ کی "پوچھ رہا ہو۔۔اب کیا بہانہ لگاو گی
آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔۔

وہ پھر سے بولی۔۔شاید وہ رک جائے "ز۔۔۔زار۔۔
۔۔کسی آس کے تحت

کبھی ان لفظوں کے جواب میں۔۔ بھلے عینہ سو بار یہ نام
دھراتی وہ۔۔سو بار اسکے جواب میں زار کی جان
۔۔۔کہتا تھا اور اب وہ چپ کھڑا اسکی بے بسی پر
اپنی طنزیہ نظروں سے اسے گھور رہا تھا وہ اٹھی
۔۔اسکے سامنے تو بہت چھوٹی سی لگتی تھی۔۔۔۔

اسنے اسکا ہاتھ تھاما۔۔ اور زار نے اسکا ہاتھ "زار۔۔

جھٹک دیا۔۔۔

دروازہ لات مار کر بند کیا اور۔۔۔ جتاتی نظروں سے اسکے وجود سے۔۔ وہ بیڈ شیٹ جو خود پھینکی تھی اسکے وجود پر اتار کر زمین پر پھینک دی۔۔۔

عینہ نے سہم کر آنکھیں بند کر لیں۔۔

وجود لرزنے لگا۔۔۔

زار نے۔۔۔ گھما کر اسے بیڈ پر پھینکا تھا۔۔۔ اسکے لمبے بال پوری کمر پر پھیلتے بیڈ پر گیرنے کے سبب بیڈ پر بکھر سے گئے۔۔ زار کو اسکے بال بے حد پسند تھے۔۔۔

اور ان لمہوں کو جو آج آئے اسنے کبھی اسطرح نہیں سوچا

تھا کہ وہ ہر جزبے سے عاری ہوتا اسکی قربت میں آئے گا۔۔

عینہ رونے لگی تھی اسے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ زار کا ہر ارادہ خوف زدہ کر رہا تھا

اور اتنا ڈر لگ رہا تھا کہ۔۔۔ اسے لگا اسکے ہاتھ پاؤں اب اپنے بچاؤ کے لیے یہ اسے روکنے کے کام نہیں آئیں گے۔۔۔ اسکے ہاتھ پاؤں سن ہو گئے تھے۔۔۔

زار اسپر حاوی ہوا اسکی آنکھیں دیکھتے۔۔۔۔ وہ اسکے نزدیک ہوا۔۔۔ اپنے وجود سے شرٹ اتار کر بھی دور پھینک دی۔۔۔

عینہ نے زور سے آنکھیں بند کر لیں۔۔۔ وہ ماتھے پر تیوری لیے اسکا چہرہ پھر سے جکڑ گیا۔۔

عینہ کے لبوں سے آہ نکلی۔۔۔

شکر مناؤ نکاح کر لیا۔۔۔ یہ وہ احسان ہے جو تمھارے وہ زہر خند لہجے میں بول رہا تھا "گلے کا طوق بننے والا ہے۔

عینہ سمجھ نہیں سکی۔۔۔ نہ سمجھی سے اسے سننے لگی مگر آنکھیں نہیں کھولیں۔۔ اسکی تیز سانسیں۔۔ اور اتھل پتھل دھڑکنیں۔۔۔ زار۔۔۔ سن رہا تھا محسوس کر رہا تھا اور پھر۔۔ اسکی آنکھوں میں وہ چند چہرے اگئے۔ عینہ سے نفرت۔۔۔ میں شدت بڑھ گئ۔۔

زار اسکی گردن پر ایکدم وار کر گیا عینہ نے سسکتے تڑپی۔۔۔ اسکے انداز میں محبت چاہت۔۔۔ کچھ نہیں تھا

ہاں واقعی وہ اس سے نفرت کرنے لگا تھا۔۔اور اتنی نفرت کے اس نفرت کا کوئی شمار نہیں تھا

۔۔۔

آنکھیں کھولو دیکھو اپنی آنکھوں سے کیا تمہیں اب بھی لگتا ہے زار انس شاہ تم سے محبت کرے گا۔۔زار انس شاہ صرف تمہیں لوٹے گا۔۔۔

اور روز لوٹے گا۔۔۔اور تم کر کے دیکھاؤ کچھ۔۔اگر تم نے کوشش بھی کی گھر میں کسی کو یہ بتانے کی کہ تم میرے نکاح میں ہو تو۔۔۔

عینہ۔۔۔ مائی بیلوڈ عینہ۔۔۔ میں۔۔ صاف اس نکاح سے مکر جاؤں گا۔۔۔ تم کیا تمھارا سوتیلا باپ ۔۔ ارے وہ کیا سے گا بھی قبر سے اٹھ کر آکر یہ ثابت نہیں کر سکتا کہ۔۔ مس عینہ۔۔۔ گھر کی معصوم لڑکی زار انس شاہ کے بستر پر روز رات کو ہوتی ہے۔۔۔

اچھی بیویوں کیطرح اپنے فرض ادا کر رہی ہے۔۔۔

ڈیفنیٹلی۔۔۔ کسی کا باپ بھی مجھ سے اس نکاح کی حامی نہیں بھروا سکتا جب تک زار انس شاہ نہیں چاہے گا۔۔"

وہ اسکے کانوں میں زہر کی مانند اپنے لفظ اتار رہا تھا جبکہ عمل میں بے رحمی۔۔ عینہ کو پل دو پل میں سسکنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

وہ زار کی نفرت کے آگے ہار گئی تھی۔۔۔

وہ ہار گئی تھی اسکے پاس۔۔ یہ سچ بتانے کے لیے کچھ نہیں تھا کہ زار عینہ کی محبت جھوٹی نہیں تھی

وہ مانتا ہی نہ۔۔۔ وہ کبھی نہ مانتا

اسنے اپنی مرضی اپنی چاہ پوری کی تھی۔۔ وہ لمحے عینہ کے لیے تکلیف دہ تھے۔۔۔

عینہ نے۔۔۔ اسکی دی تکلیفیں۔۔۔ چپ چاپ سہی

اور جب اسکی چاہت۔۔ پوری وہ گئی۔۔۔ تو وہ اسے دور دھکیل چکا تھا۔

عینہ۔۔۔ یوں ہی چھت کو گھورتی رہی۔۔۔ بے بس سی۔۔ ہاں یہ اسکا احسان تھا کہ وہ نکاح کر چکا تھا۔۔۔

زار۔۔اسی کیطرف دیکھ رہا تھا وہ ہر حد توڑ کر آگے نکل چکا تھا۔۔

عینہ۔۔۔خود سے بھی نظریں نہیں ملا پا رہی تھی جس حلیے میں چھوڑ کر وہ اب اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

زار کے لبوں پر اپنی فتح کا جشن تھا تو عینہ کی آنکھوں میں بے بسی۔۔۔

اس بے رحمی پر تکلیف۔۔دل میں اٹھ رہی تھی۔۔۔۔

اور کیا کچھ نہیں تھا۔۔۔جو۔اس وقت عینہ کے اندر اٹھ رہا تھا وہ۔۔محبت سے نہیں نفرت سے اسکے قریب آیا تھا اسنے اپنی چاہت پوری کر لی تھی اپنی من مانی کر لی تھی۔۔۔اسکو واقعی لوٹ لیا تھا۔۔۔

زار نے اسکی آنکھوں سے آنسو بہتے دیکھا تو۔۔اپنی۔ٹانگ سے ہی بلنکیٹ اپنے اوپر کھینچا۔۔اسکے سرد پڑتے وجود کو ۔۔بلنکیٹ سے ڈھک دیا ہر عمل ایسا تھا جیسے احسان کر رہا ہو

وہ مطمئین تھا اسے کوئی شرمندگی نہیں تھی۔۔۔

ابھی تو اسنے سب سے کمزور مہرے کو تباہ کیا تھا وہ سب کو تباہ کر دے گا۔۔۔اسکی ماں۔۔۔بے گوری نہیں تھی جو اسکے باپ نے۔۔

اسکی ماں کو چھوڑا وہ بھی عمر کے اس حصے میں جب اسے سب سے زیادہ اسکی ضرورت تھی اور دنیا کی سب سے بری

عورت سے شادی کرلی۔۔

وہ اکھاڑ کر سب پھینک دے گا۔۔وہ اپنی ماں سے اتنی محبت کرتا تھا۔۔۔

اسکے دل میں کسی کے لیے کوئ رحم نہیں تھا پاس پڑی سسکتی عینہ کے لیے بھی کچھ نہیں رہا تھا۔۔

سب جان کر اسنے جو کیا۔۔۔اسنے اسکی پیٹھ کے پیچھے چھرا گھونپا۔۔اسنے یہ جرت کی۔۔۔۔ اسنے اسنے کرایا تھا یہ سب کچھ۔۔یہ باتیں زار کو ۔۔۔آگ کی بھٹی میں جلا رہیں تھیں۔۔اور وہ عینہ کو

۔۔۔اس آگ میں اپنے ساتھ جلانا چاہتا
تھا۔۔گویا وہ راکھ ہو جاتی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حسنین خان کی بیوی انس شاہ سے محبت کرتی ہے
یہ بات کس کو نہیں پتہ تھی۔۔۔سوائے ایک
شخص کے وہ خود حسنین خان تھا۔۔۔

قسمت کی کرنی ایسی تھی کہ۔۔۔وہ اپنی زندگی کی آخری
سانسوں میں بھی یہ نہیں جان سکا کے اسکی
بیوی۔

۔۔اسکے ساتھ خوش نہیں وہ ایک ربورٹ کیطرح اسکے ساتھ رہتی ہے

۔۔۔وہ خود طبعیتا ریزرو تھا۔۔ تبھی اسنے کبھی عالیہ کی ریزرونیس کو غلط نہیں سمجھا اور بس یہ ہی سمجھا کہ وہ مزاج کی ایسی ہے۔۔

عالیہ حسنین خان سے کئی گنا خوبصورت تھی اتنی کہ حسنین بس اسکی خوبصورتی میں محو تھا

۔۔جبکہ انس شاہ۔۔۔کے مقابلے میں حسنین خان کو کوئی دیکھتا تو شاید عالیہ کے ساتھ ہوئی اس زیادتی کو درست مانتا۔۔

دوسری طرف۔۔انس شاہ کی شادی۔۔افین سے ہوئی تھی جو انس شاہ کے مقابلے کچھ نہیں تھی اور پھر قدرتی۔۔۔

وہ ایک بار کے بعد دوبارہ کبھی ماں نہیں بن سکی ایک بار انس شاہ کے ہاں اولاد ہوئی جس کا نام زار انس شاہ تھا اور دوسری

طرف عالیہ نے حسنین سے خود ایک بیٹا صدام اور بیٹی عینہ کے بعد۔۔کبھی اولاد کی فرمائش نہ کرنے کا کہہ دیا اور حسنین تو اسکی ہر غلط کو درست مانتا تھا۔۔۔

اگلی صبح عینہ کو کمرے میں یوں ہی چھوڑ کر وہ سب کے اٹھنے سے پہلے۔۔ ہی اپنے کمرے میں آگیا تھا ۔۔۔ گھر میں سب آ گئے تھے مگر کسی کو علم نہیں تھا کہ زار کہاں تھا۔۔۔

وہ اپنے روم میں آیا۔۔ اور اسنے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا چہرے پر کوئی ایسی بات نہیں تھی جس سے ۔۔ کوئی انسان نارمل لگتا ہو۔۔ وہ دن رات سلگ رہا تھا۔۔۔

اسنے بالوں میں ہاتھ پھیرا تو اپنی کلائی پر اچانک نگاہ گئ تو چھوٹے سے ناخنوں کے نشان کو اسنے نفرت سے دیکھا تھا۔۔ اسکے وجود پر بس یہ ایک نشان تھا جو اسے سخت برا لگا تھا اور جو وہ عینہ کے ساتھ کر کے آیا تھا۔۔ اسکی اسے پرواہ نہیں تھی نہ اسنے سوچا کہ وہ ڈرپھوک لڑکی کس طرح خود کو سنبھالے گی۔۔ کیا

کرے گی۔۔ کیا نہیں کرے گی اور ویسے بھی اسکی ماں کتنی کھوجی عورت تھی وہ سب پچھ۔۔۔ بھاڑ میں جھونک چکا تھا

جیسے اسنے۔۔ اپنی ڈریسنگ کے ڈراسے۔۔ فرسٹ ایڈ بکس نکالا اور چھوٹا سا فرسٹ ایڈ نکال کر اپنی کلائی پر لگا لیا وہ اس نشان کو دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ سب کچھ اگنور کر کے وہ شاور لینے چلا گیا۔۔۔

تقریبا پندرہ منٹ بعد وہ واپس آیا تو وہ جینز شرٹ میں کافی ہینڈسم لگ رہا تھا گیلے بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔ اسنے۔۔ خود پر پرفیوم چھڑکا اور بال بنا کر وہ فریش ہو کر روم سے نکلا اور۔۔ سیدھا۔۔ وہ اپنی ماں کے کمرے میں آیا تھا دروازہ بجا کر وہ اندر داخل ہوا تو کہیں سے نہیں لگ رہا تھا یہ وہ ہی لڑکا ہے جو۔۔ رات کسی کو تباہ کر کے آیا ہے

۔۔۔۔چہرے پر بے حد نرمی محبت اور اپنائیت

تھی وہ اپنی ماں کے نزدیک بیٹھ گیا۔۔ جس نے

انھیں دیکھا۔۔ اور ہلکا سا مسکرائیں۔۔۔

"رات تم کہاں تھے زار

اسکے ہلکے ہلکے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتی وہ بولی۔۔

وہ جھوٹ بول گیا "میں رات گھر نہیں تھا

بنا ہچکچائے۔۔

وہ پیار سے بولیں۔۔۔۔ "اچھا۔۔۔ مجھے لگا تم گھر آئے ہو

تو وہ مسکرا دیا۔۔۔

وہ ہنس دیا۔۔ "آپکو ہمیشہ میری خوشبو آتی ہے

تم اتنا تیز لگاتے ہو پرفیوم۔۔۔ تو پورے گھر

میں تمھاری خوشبو تمھارے آنے سے محسوس ہو

جاتی ہے۔۔ اور پھر سب سے خاص بات۔۔۔ ماں

وہ۔۔۔بولیں توزار "کو اولاد کی آہٹ محسوس ہو جاتی ہے

مسکرایا۔۔۔

اور انکے ہاتھ تھام لیے انکے ہاتھوں کا رنگ۔۔۔اسکے مقابلے کافی۔۔۔خراب تھا۔۔لیکن وہ اسکی ماں تھی۔۔۔اسے چیڑ ہو گئ تھی خود سے بھی کہ وہ اپنے باپ پر کیوں گیا وہ اپنی ماں پر جاتا۔۔۔

اسکی ماں نے پیار سے اسکے گال پر ہاتھ رکھا۔۔۔

آفس جانا شروع کر دو زار۔۔۔جو ہو گیا میری جان اسے بدلا نہیں جا سکتا۔۔۔تمھارے بابا اس دن سے یہ ہی چاہتے تھے جس دن سے۔۔۔ہماری شادی ہوئ تھی۔۔اور میں نے انھیں خود اجازت دی ہے تو وہ بولیں اور روزا سے "میرا کوئ احتجاج نہیں بنتا۔۔۔

وہ یہ بات سمجھاتی تھیں۔۔۔اسنے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

میرا موڈ نہیں ہے آپکے شوہر کے متعلق بات کرنے کا

۔۔اور میں آفس اس دن چلا جاؤں گا جب وہ اپنی

اسنے حتمی بات کی۔ ”نئی بیوی کو چھوڑ دیں گے

وہ پھر سے بولیں۔۔ ”زار یہ میری اجازت ہے

تو کیوں دی آپ نے یہ اجازت۔۔۔ ہم خوش تھے

”نہ تینوں ساتھ

وہ خوش نہیں تھے ہم دونوں کے ساتھ انکی خوشی بھی ضروری

”تھی زار

ماں باپ کا فرض ہوتا ہے اولاد ہونے کے بعد وہ ماں باپ رہیں یہ چونچلے نہ ہی پالیں تو بہتر ہے پہلے اپنے ماں باپ کے سامنے ڈٹ جاتے۔۔ تو کوئی ان سے نہ پوچھتا مگر میں ان سے یہ سوال کر سکتا ہوں انھوں نے کیوں کی شادی۔۔۔ بہت شوق ہو رہا تھا تو ہمیں

وہ سرخ چہرے سے تڑخ کر "بات مت کیا کریں
بولا تو وہ چپ ہو گئیں۔۔

"تم غلط کر رہے ہو

"چلو غلط ہی سہی اب تو سب کچھ غلط ہی ہو گا۔۔۔

اسنے سر جھٹکا۔۔۔

زار وہ آفس۔۔۔ آپکی ضرورت ہے اس آفس کو بیٹے
وہ اسے سمجھانا چاہ رہیں تھیں "

اسنے غصے "اپنے نئے شادی شدہ بیٹے کو لے جائیں۔۔۔
سے کہا

وہ اسکی ضد کے آگے پریشان سی ہو گئیں تھیں "زار

۔۔۔۔۔

جبکہ وہ عاجز آتا مزید بحث کیے بنا وہاں سے
نکل کر چلا گیا۔۔۔

وہ باہر نکلا تو۔۔ صدام آفس کے لیے نکل رہا تھا۔۔

کیسے ہو زار۔۔یار آفس کیوں نہیں آرہے۔۔۔مجھے دیکھنا پڑ رہا ہے سب کچھ۔۔ میرا اپنا بھی کام ہے۔۔۔ تمھیں آفس آنا چاہیے۔۔ میں یہ سب زیادہ عرصے "میں نہیں کر سکتا

وہ۔۔ مسکرا کر اپنی پریشانی بتانے لگا۔۔۔

اپنے باپ سے کہیں وہ جائیں۔۔۔ آپکی ہیلپ کریں گے بھڑک کر کہتا۔۔وہ "۔۔۔مجھ سے نہ کہیں صدام کے پاس سے گزر گیا۔۔۔اسے حیرانگی ہوتی تھی یہ کیسا بیٹا تھا جس نے اپنی ماں کی شادی اس عمر میں کرائی تھی اسکے باپ سے۔۔۔۔

شاید اس میں غیرت نہیں تھی۔۔۔

وہ بری طرح پٹختا ڈائیننگ ٹیبل کی جانب بڑھا۔۔

جبکہ پیچھے سے صدام نے گھیرہ سانس بھرا

۔۔۔۔شاید اسکا عمل جائز تھا۔۔وہ سب

اچانک انکے گھر آکر رہنے لگے تھے وہ کیسے یہ

سب برداشت کرتا۔۔۔

اسے اکثر۔۔زار جائز لگتا تھا شاید اگر اسکا باپ

بھی زندہ ہوتا تو۔۔وہ کبھی ایسا نہ ہونے دیتا۔۔

وہ۔۔۔خود بھی ناشتہ کرنے آیا تو پیچھے سے نتاشہ بھی نکل آئی

۔۔اسنے جھک کر صدام کے گلے میں بازو ڈال لیا

۔۔۔

اسنے "ہنی۔۔۔آج میں مما کے گھر جا رہی ہوں

بنا زار کا خیال کیے۔۔پیار سے کہا تو صدام تھوڑا۔۔

ہچکچا گیا۔۔۔زار سامنے سرخ چہرہ لیے۔۔۔۔

بیٹھا تھا اسنے اپنے لیے کافی خود بنائی تھی۔۔۔۔

نتاشہ نے۔۔۔ منہ بنا کر زار کو دیکھا وہ اپنے گھر
میں ہوتے تھے تو۔۔ اس پر کوئی پابندیاں نہیں
ہوتی۔۔۔ جب سے یہاں آئے تھے تب سے۔۔ صدام
سب کے سامنے ریزرو ہو جاتا تھا بہت۔۔۔

اسنے نتاشہ کو دور کرتے ہوئے کہا زار "اوکے چلی جاؤ
خاموشی سے۔۔۔ بریڈ پر جیم لگا رہا تھا۔۔

اچانک اسکی ملازمہ۔۔ جلدی سے دوڑتی دوڑتی
آئیں۔۔

م۔۔ معافی چاہتی ہوں زار صاحب نے خود بنایا۔۔
ناشتہ۔۔۔ میں آپکو دے دیتی وہ بس بیٹی کی طبعیت
وہ پاس کھڑی۔۔ شرمندہ سی "خراب ہو گئی تھی
بولی

زار کا مزاج ایک لمحے کے لیے بھی درست نہیں ہوا

کوشش کی اور نہ جواب دیا۔۔ ملازمہ نے صدام کی جانب دیکھا صدام اور نتاشہ بھی اسی کیطرف دیکھ رہے تھے۔۔ جو اکڑا بیٹھا تھا۔۔۔

وہ ڈرتے ڈرتے بولی۔۔۔ "آپ۔۔ آپکو کچھ اور چاہیے۔۔

"زہر چاہیے لادو

ایکدم وہ چلایا اور جیم کی بوتل زمین پر دے ماری۔۔۔

جب میں نے کچھ کہا نہیں تو میرے سر پر سوار وہ دھاڑا تو "ہونے کی ضرورت نہیں ہے دفع ہو جاؤ سب سے پہلے گھبرا کر افین کمرے سے نکلی تھی ۔۔۔ملازمہ بے حد شرمندہ سی کچن میں واپس چلی گئ۔۔۔

نتاشہ نے لبوں کو او کی شیپ میں گول کرلیا۔۔ اتنا غصہ اور نخرہ تھا زار میں وہ اکثر حیران ہو

جاتی تھی کہ جو بھی لڑکی اسکی قسمت میں ہوگی اسکا کیا حال کرے گا وہ۔۔۔

وہ صدام کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔افنین تقریبا دوڑتی ہوئی زار تک پہنچی تھی

اسنے زار کی جانب دیکھا "کیا ہوا ہے۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔آپ نے ناشتہ نہیں کیا اب تک

وہ انکی جانب دیکھتے پوچھنے لگا

ہاں آج۔۔سکینہ کو دیر ہو گئی اسکی بیٹی کی طبعیت نہیں

افنین نے بتایا کیونکہ سکینہ کل ہی بتا گئی "ٹھیک تھی

تھی اسے

اگر اتنی ہی کام چوری ہے ملازماؤں میں۔۔۔تو نوکری سے نکال کر فارغ کریں ایک آپکا کا ناشتہ نہیں دے سکتیں

وہ بھڑکا "یہ

افنین اسکے غصے سے بے حد پریشان ہو چکیں "زار تھیں زار کی برداشت سے سب کچھ باہر تھا۔۔۔وہ۔۔۔

ناشتہ وہیں چھوڑ کر اٹھا اور۔۔۔اندر کچن میں آگیا۔۔۔

افنین نے صدام اور نتاشہ کیطرف دیکھا جو بلکل خاموش تھے وہ اس معاملے میں بول نہیں سکتے تھے۔۔

افنین اسکے پیچھے چلی گئیں

ملازمہ کچھ کہنا چاہتی تھی کہ وہ بنا دیتی ہے ناشتہ مگر۔۔۔افنین نے روک دیا اگر وہ۔۔کوئی بات کرتی تو وہ پھر سے الجھ جاتا۔۔۔

زار نے افنین کے لیے خود ناشتہ بنایا افنین۔۔نرمی سے اسکیطرف دیکھنے لگی۔۔۔

اسنے ناشتہ بنایا۔۔اور افین کا ہاتھ تھام کر وہ۔۔

ٹیبل کی جانب لے آیا۔۔تب تک

انس شاہ اور عالیہ بھی آ گئے۔۔زار کا چہرہ۔۔۔

سرخ ہونے لگا تھا کبھی اس عورت کی جگہ اسکی

ماں انکے ساتھ ہوتی تھی مگر یہ بھی حقیقت تھی انکے

ساتھ انکا رویہ کبھی اچھا نہیں تھا زار۔۔۔نے انھیں

اپنے ہاتھوں سے ناشتہ کرایا

وہ اسکا ہاتھ تھام کر "غصہ مت کرو میری جان

بولیں۔۔۔

جبکہ زار نے کچھ نہیں کہا اور۔۔۔

انس شاہ سے صدام نے اور نتاشہ نے سلام کیا

زار کے لبوں پر طنزیہ مسکان ابھری اور وہ انھیں

دیکھے بنا اپنی ماں کو ناشتہ کرا رہا تھا۔۔۔

عالیہ بھی بیٹھ گئ۔۔۔۔

اور انھوں نے توجہ دی تو عینہ نہیں تھی۔۔

نتاشہ بیٹے عینہ نہیں ہے۔۔۔ خیریت ہے وہ اتنی دیر

وہ فکر مندی سے بولیں۔۔ "سوتی تو نہیں

زار کے دل و دماغ میں کہی سکون سا اترا تھا

مما اسکا روم بند تھا میں نے ڈسٹرب نہیں

نتاشہ نے کہا تو۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھنے لگیں "کیا

۔۔۔

تو انس شاہ نے انکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

تم بیٹھو۔۔ آرام سے کل بھی طبعیت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔

وہ اسکی کیئر کرتے بولے۔۔ زار۔۔ نے "آجائے گی وہ۔

دانت پیس لیے۔۔۔ کل پورے گھر میں اسکی ماں

بھی اکیلی تھی انھیں۔۔۔ یہ تو پرواہ نہیں ہوئ تھی۔۔۔

وہ افین کو ناشتہ کرا کر اپنی جگہ سے اٹھا

انس شاہ نے اسے "بیٹھ جاؤ بات کرنی ہے تم سے

روکا اور شاید اس وقت یہ انھوں نے غلط کیا

تھا۔۔

اپنی محبوبہ سے باتیں کریں مجھ سے کرنے کی ضرورت

وہ جھلا کر بولا عالیہ شرمندہ سی رہ "نہیں۔۔۔

گئیں افین جب کے سر تھام گئیں۔۔۔

"تمیز سے بات کیا کرو زار ورنہ اچھا نہیں ہو گا

انس شاہ کو اسکا یہ ہی رویہ کھٹکتا تھا وہ بھی

صدام اور عینہ کیطرح اس رشتے کو قبول کر سکتا تھا

مگر اسکی انا ضد اور اکڑ ختم نہیں ہو رہی تھی۔۔

زار مسکرا دیا۔۔

جو آپ کر چکیں ہیں اس سے زیادہ بڑا کچھ ہو بھی نہیں سکتا

وہ تڑخا ”۔۔اور آپ اپنے کام سے کام کیوں نہیں رکھتے۔

انس شاہ غصے سے چیخے۔۔افین۔۔ایکدم بیچ میں ”زار

آئی۔۔

آپ آپ پلیز ریلکس ہو جائیں میں بات

“کرتی ہوں۔

سمجھا دو اسکو تمیز سے رہے گھر میں رہنا ہے تو

۔۔۔

اچھا تو مجھے گھر سے نکال دیں گے آپ۔۔

یہ اپنی نئی جوان اولاد کو پالنے کے لیے مجھے گھر سے نکالنا

وہ دھاڑا۔۔۔ “چاہتے ہیں

انس شاہ اسے گھورتے رہ گئے۔۔۔

اس عورت نے ہمارا گھر برباد کیا ہے تو آباد یہ بھی نہیں رہے گی”

وہ بھڑک کر عالیہ کو دیکھتا غرایا۔۔اور افین کا ہاتھ تھام کر وہ وہاں سے چلا گیا۔۔عالیہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔جبکہ صدام۔۔۔ بھی فکر مندی سے ماں کیطرف دیکھنے لگا البتہ نتاشہ مسکرا رہی تھی وہ تو خود حیران تھی بڈھی گھوڑی لال لگام شادی رچا کر بیٹھی تھی۔۔

اور زار جس طرح اسے زلیل کرتا تھا۔۔کافی مزا آتا تھا نتاشہ کو۔۔

انس نے عالیہ کا ہاتھ تھام لیا

پریشان مت ہو۔۔وہ مجھ سے بہت اٹیچ تھا۔۔ تبھی۔۔ اس طرح کر رہا ہے اسے سمجھ نہیں آ رہی ہے میری

“م... ا... کی ... لیے کم نہیں ... گی

انس شاہ۔۔خود بھی پریشان تھے

جبکہ عالیہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نہیں انس وہ جائز پر ہے میں نے آپ لوگوں

انس شاہ۔۔زرا خفا ہوئے۔۔ "اچھا چپ کرو

جو میں نے کیا اپنی زندگی میں اپنی مرضی سے کیا

وہ "اسکے لیے میں اپنی اولاد کو جواب دہ نہیں ہوں

اب کڑک لہجے میں بولے۔۔اور صدام کیطرف

دیکھا۔۔

بیٹا میں آپکا بہت شکر گزار ہوں ان حالات

"میں آپ میری بہت مدد کر رہے ہو

وہ بولے تو۔صدام نے نفی کی۔۔

آپ ایسے مت کہیں مگر زار کی فکر ہو رہی ہے وہ

"جزباتی لڑکا۔کچھ غلط نہ کر گزرے

کچھ نہیں کرے گا بلاوجہ کی ضد باندھے بیٹھا ہے

انس شاہ غصے ”حالانکہ سب ٹھیک ہو سکتا ہے

میں لگے۔۔ صدام کو لیٹ ہو رہا تھا تبھی وہ اپنی جگہ

سے اٹھا

“میں چلتا ہوں

وہ ماں سے مل کر چلا گیا جبکہ۔۔ نتاشا اسکے

پیچھے آئی

وہ خفگی سے بولی ”ہنی میری طرف نہیں دیکھا آج

صدام مسکرا دیا

وہ ”اتنی کریٹیکل سچویشن میں تمھیں رومینس سوجھ رہا ہے

ہنس دیا جبکہ نتاشہ بھی مسکرا دی۔۔۔

ان دونوں کی شادی کو چار سال ہونے والے تھے اور

چار سالوں میں نتاشہ۔۔نے صدام کو اولاد کی کوئی

خوشی نہیں دی تھی اسکی واضح رپورٹس تھیں کہ وہ ماں نہیں بن سکتی نتاشہ کو بہت ڈر لگتا تھا کہ کہیں صدام کسی اور میں انولو نہ ہو جائے اور وہ۔۔ اسی لیے اسپر بہت نظر رکھتی تھی مگر کاروبار میں صدام بری طرح الجھا ہوا تھا کہ کسی کیطرف دیکھنے کی زحمت بھی نہیں کرتا تھا جبکہ اسے بچے بے حد پسند تھے اور وہ عینہ کو اپنے بچوں کیطرح ہی ٹریٹ کرتا تھا۔۔۔

صدام اسکے ماتھے پر پیار کر کے گاڑی میں سوار ہو کر چلا گیا جبکہ نتاشہ اسکی گاڑی کو دور تک جاتا دیکھتی رہی اچانک وہ مڑی تو عینہ کی کھڑکی پر نظر گئی

"اس لڑکی کو کیا ہو گیا ہے اب تک باہر نہیں نکلی وہ سوچنے لگی۔۔ اور سوچتے ہو وہ عینہ کے کمرے کے باہر آ گئی

اسنے دھڑ دھڑ دروازہ پیٹ ڈالا۔۔عینہ کے لیے ”عینہ بستر سے اٹھنا اسوقت دنیا کا مشکل ترین کام تھا۔۔۔

وہ بے بسی سے رونے لگی اسکا وجود۔۔بری طرح دکھ رہا تھا

۔۔

نتاشہ نے اونچی آواز میں کہا ”عینہ دروازہ کھولو

عینہ کہنا چاہتی تھی کہ وہ چلی جائے

وہ اسے بتانا چاہتی تھی مگر بولنے کی ہمت نہیں ہو سکی

اسنے اٹھنے کی ہمت کی۔۔۔اسکے وجود پر۔۔۔شرٹ تھی وہ کانپ سی گئ اگر وہ یوں دروازہ کھول دیتی۔۔تو۔۔۔نتاشہ اسکا تماشہ بنا دیتی وہ بیڈ کے پاس زمین پر ڈھیر ہو گئ سسکیوں کو دباتے رونے لگی۔۔۔

جبکہ۔۔۔نتاشہ تو ضدی ہو گئ تھی۔۔۔

وہ دروازہ بجائے جارہی تھی

وہ "عینہ یعنی میں مما کو بلاؤ ایسی بھی کیا افیم پی کر سو گئی ہو

بھڑکی

وہ دھمکا کر چلی گئ "ٹھیک ہے میں بلاتی ہوں مما کو

عینہ نے اپنے ہر درد کو پس پشت ڈالا اور بھاگ کر

واشروم میں بند ہو گئ۔۔

وہ سسک رہی تھی

اسنے شاور کھولا اور شاور کے نیچے کھڑی ہو گئ تیز

ٹھنڈا پانی اسپر پڑ رہا تھا۔۔۔

اسکی آنکھیں رو رو کر سوجھ چکیں تھیں

۔۔

شاور لے کر اسنے۔۔اپنا لباس زیب تن کیا اور

۔۔۔زار کی شرٹ دیکھنے لگی۔۔

اسکی خوشبو چاروطرف پھیلی ہوئی تھی یہاں تک کے اسے خود میں سے بھی اسکی خوشبو آرہی تھی

اسنے اس شرٹ کو بھیگی پلکوں سے۔۔۔تہہ کر کے۔۔۔واشروم کے کیبنیٹ میں رکھ دیا۔۔۔

جبکہ جیسے ہی آئینے پر نظر پڑی ایکدم اسکی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔۔۔

اسکا حلیہ۔۔ناقابل قبول تھا۔۔۔

اسے ایک شعر یاد آیا تھا خود کو دیکھ کر آج۔۔۔

دل جلانے کے سوا جس شخص کو آتا نہیں کچھ بھی۔۔ **

** ہم نے اس شخص کو دلدار بنا رکھا ہے۔۔۔

وہ تڑپ تڑپ کر روئی تھی اسکی گردن اسکا چہرہ

۔۔۔۔

اس بات کا ثبوت تھا کہ اسکے ساتھ کچھ غلط ہو

گیا ہے بھلے جائز طریقے سے ہی۔۔وہ اتنی

نفرت کرتا تھا اس سے۔۔۔

ایکدم دروازہ پھر سے بجنے لگا۔۔

وہ گھبرا گئ

باہر آئ۔۔۔اور۔۔اسنے دروازے کے نزدیک جا کر کہا

اسنے کہا تو "م۔۔میں آرہی ہوں شاور۔۔۔لے رہی تھی

۔۔عالیہ نے سکون کا سانس لیا۔۔۔

مجھے فکر ہو رہی تھی بیٹا چلو آجاؤ جلدی کالج بھی جانا

وہ بولیں تو اسنے آتی ہوں کہہ کر جلدی سے "ہے تم نے

رونا بند کیا۔۔کیونکہ کوئی فائدہ ہی نہیں تھا۔۔۔

وہ ڈریسنگ کے سامنے آئی بار بار آنکھیں بھیگ رہی تھی

اسنے فاؤنڈیشن سے ان سب چیزوں کو چھپایا۔۔۔

کہ کسی کو بھی دیکھانے نہ دے۔۔اور۔۔۔اپنے چہرے

کو بھی کور کیا یہ اسنے۔۔۔پہلی بار یوں لگائی تھی ورنہ

اسکے۔۔موتیوں کی طرح چمکتے حسن کو ضرورت

نہیں تھی۔۔

جب اسے تسلی ہو گئی تو۔۔۔

اسنے آنکھوں پر گلاسز لگا لیے اس سے۔۔اسکی سوجھی

ہوئی آنکھیں کم لگتی۔۔۔

وہ اکثر یوز کر لیتی تھی حالانکہ اسکی نظر اتنی بھی

خراب نہیں تھی۔۔۔بالوں میں کیچر لگا کر۔۔وہ باہر

آئی۔۔اور لاونج میں آ گئی بھوک بھی لگی۔۔تھی جیسے ہی

اسنے لاونج میں قدم رکھا زار بھی افنین کے

کمرے سے اسی وقت باہر نکلا اور۔۔۔ دونوں کی نگاہ ایک

دوسرے سے ملی۔۔۔۔

عینہ لمحوں میں اپنی نگاہیں پھیر گئی جبکہ زار کے چہرے

پر۔۔۔ اکڑ ہی الگ تھی وہ۔۔ اپنا راستہ بدل گیا۔۔ عینہ کی

آنکھیں۔۔ نم ہو گئیں وہ۔۔۔

مما کے پاس آگئی۔۔۔

انھوں نے اسے چھوا تو اندازا ہوا اسے تو بخار ہو رہا ہے۔۔

وہ اور انس شاہ دونوں پریشان ہو گئے

عالیہ فکر مندی سے "عینہ تمھیں بخار کیسے ہوا ہے

بولیں جبکہ عینہ سے اب مزید برداشت نہیں ہو رہا

تھا وہ سسک اٹھی تو انس شاہ بھی چیئر چھوڑ کر اٹھے

البتہ نتاشہ یہ ڈرامہ دیکھ رہی تھیں سے عینہ کی معصومیت سے سخت چیڑ تھی خاص وجہ یہ تھی کہ صدام کو وہ اولاد نہیں دے سکتی تھی اور عینہ صدام کی محبتوں کی حقدار تھی اسنے عاجزا کر ادھر ادھر دیکھا۔۔۔

انس شاہ نے عینہ کا۔۔ہاتھ تھام کر اسے چیئر پر بیٹھایا

۔۔۔۔

وہ بیٹھ گئ مگر آنسو گیر رہے تھے۔۔۔

رونے والی تو کوئ بات نہیں چلو ہم ڈاکٹر کے پاس انس شاہ پیار سے بولے تو عینہ گھبراا اٹھی ”چلتے ہیں ن۔۔ نہیں میں ٹھیک ہوجاؤں گی مما مجھے میڈیسن دیتی ہیں میں ٹھیک ہوجاؤں گی ڈاکٹر کے پاس جانے کا کیافائدہ ہے“ وہ تیز تیز بولنے لگی

انس شاہ ہنس رہے

وہ بولے تو عینہ "لگتا ہے تم انجکشن سے گھبراتی ہو

شرمندہ بھی ہو گئ۔۔ شاید ایک وجہ یہ بھی تھی

عالیہ بھی مسکرادیں۔۔

ہاں یہ بچپن سے ہی انجکشن کے نام پر ایسے ہی بھاگتی ہے۔۔

پھر تو ایسا کرو کالج سے چھٹی کرلو اور ریسٹ کرو میں

"میڈیسن اور ناشتہ تمھارے روم میں لے آتی ہوں

انکی بات پوری ہونے سے پہلے وہ بولی "نہیں مما

سب اسے ایسے کہہ کر تنگ کر رہے تھے وہ رو دینے کو تھی

اسکے پورے کمرے میں زار کی خوشبو کے سوا کچھ

نہ تھا۔۔ اور کون اسکی خوشبو نہیں پہچانتا تھا

یہ تو شکر ادا کر رہی تھیں وہ کہ شاور لینے کے بعد

اسکے وجود سے اسکی خوشبو آنا بند ہو گئ تھی۔۔

وہ زرا شرمندگی "میں یہیں کھا لیتی ہوں نہ

سے بولی کیسے جھوٹ بول رہی تھی وہ سب سے۔

عالیہ کچھ کہتی کہ۔۔انس شاہ نے روکا اگر وہ "مگر

یہاں ٹھہرنا چاہتی ہے تو کوئی مسلہ بھی نہیں۔

وہ مسکرائے تو عالیہ چپ ہو گئیں یہ انس

شاہ ہی تھے جنھوں نے انھیں چپ کرا دیا تھا ورنہ وہ

اپنی من مانی ہی کرتیں۔۔۔

عینہ نے اپنے رونے کو اور بخار کو ایکطرف رکھ کر ناشتہ

کیا عالیہ نے اسے دوائی دی۔۔اور انس شاہ اس

سے

چھوٹی چھوٹی باتیں پوچھنے لگے جن کے جواب دیتی وہ کافی

کیوٹ لگ رہی تھی۔۔

لون کی کھڑکی سے یہ سارا منظر زار نے دیکھا تھا خون میں انگارے سے لگ گئے تھے کبھی وہ اتنی ہی توجہ سے اسکی بات سنتے تھے اور آج۔۔ اس لڑکی اس دھوکے باز لڑکی کو سن رہے تھے وہ پاؤں پٹختا اپنی گاڑی میں بیٹھتا وہاں سے چلا گیا عینہ خان اگر عینہ انس شاہ بننا چاہ رہی تھی تو یہ اسکا خواب تھا بس۔۔۔

وہ آفس جانے کے بجائے اپنے دوست کے فلیٹ میں آگیا۔۔۔

یہ تو اسکا روز کا معمول تھا وہ آفس جاتا تھا۔۔ ایکطرح سے اسنے کاروبار سنبھال رکھا تھا اور اب انس شاہ کی ضد میں اسنے ہر چیز سے لاپرواہی بھرتی ہوئی تھی

وہ وہاں آیا اور۔۔ ایزی ہو کر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

وہاب نے اسکو غور سے دیکھا وہ ایسے ہی نہیں آتا تھا

اکثر زیادہ مزاج خراب ہوتے تھے تب ہی گھر

سے دور ہوتا تھا۔۔اور جب سے انس شاہ نے

دوسری شادی کی تھی مزاج اسکے پہلے زرا کڑوے

تھے اب تو کریلے کی طرح کڑوے ہو چکے تھے۔۔

وہاب اسکے نزدیک آکر بولا۔۔اسنے "کیسے ہو برو

خاموشی سے اسکے بغل گیر ہوا اور۔۔دوبارہ بیٹھ

گیا۔۔۔

گرل فرینڈز کا سٹاک ختم تھا تمہارے پاس مجھے

وہ بولا۔۔تو وہاب نے حیرانگی سے "ایک چاہیے

پہلے اسے دیکھا اور پھر بے ساختہ اسکا قہقہہ

بلند ہوا

کیا بکواس ہے یار کیسے کہہ رہے ہو گرلفرینڈ نہ ہو گئ۔۔ موبائل ہو گئے۔۔ سٹاک مال ہے مجھے بھی ایک دو

وہ انجوائے کرنے لگا تھا اسکی بات کو جبکہ زرا کے لبوں کو مسکان چھو کر بھی نہ گزری۔۔

وہ بولا تو۔۔ وہاب نے حیرانگی سے "میں سنجیدہ ہو دیکھا

وہ تو پکا عاشق مزاج انسان تھا عینہ عینہ عینہ اور بس عینہ کے آگے دیکھائی ہی کچھ نہیں دیتا تھا اسے۔۔ ساری۔۔۔ یونیورسٹی لائف میں اسنے اسے فورڈ کیا کہ اسکی پرسنلٹی اسکی سمارٹنس۔۔ اسکے پیسے۔۔ اسکے نخرے کی لڑکیاں دیوانی ہیں مگر وہ۔۔ یونیورسٹی کے راستے میں پڑنے والے کالج کی ایک معصوم چڑیا پر

مر اتھا اور ایسا کہ اسنے اسے کبھی نہ چھوڑنے کی قسم
کھالی تھی اور پھر وہ شادی بھی تو کر چکا تھا

وہاب نے پوچھا تو اسنے "کیا کرنا چاہتے ہو وہ تم
گھیرہ سانس لیا۔۔۔

اسنے۔۔ "عینہ۔۔۔زار شاہ کو ہر ممکنہ تکلیف دینا
پاکٹ سے سیگریٹ کا کیس نکال کر سلگائی۔۔۔ تو
وہاب چپ ہو گیا

دیکھو زار۔۔ تم۔۔۔اس بے جان کو کیوں مار دینا
چاہتے ہو جبکہ تم جانتے ہو تم اس سے کتنی محبت
وہ بولا تو وہاب اس وقت زار کو دنیا کا "کرتے ہو
سب سے برا انسان لگا تھا۔۔

میری محبت اس دن دم توڑ چکی تھی جس دن عینہ کا
اصل روپ دیکھا تھا جس دن وہ۔۔ میرے

میرے گھر آئی تھی جس دن میری ماں رات۔۔

اتنا روئی تھی۔۔ کہ۔۔ میں اتنا اتنا بڑا ہونے کے باوجود

خود میں ہمت نہیں جٹا پا رہا تھا۔۔۔ کہ۔۔۔ انکو جا

کر سمیٹ لوں۔۔۔ میرے باپ نے غلط کیا

میری ماں کے ساتھ۔۔ اور اسی کی محبوبہ کی بیٹی۔۔۔

جس عورت کے بارے میں میں نے اسے سب

بتایا اپنی نفرت کی انتہا بتائی وہ سنتی رہی

مزے لیتی رہی۔۔۔

اور کس جرت سے وہ۔۔ بنا جھجھکتے میرے گھر

آئی۔۔۔ میرا مذاق بنایا عینہ نے میں اسے سب کے

سامنے تماشہ بنا دوں گا میرے باپ کو مجھ زیادہ وہ عینہ

اور صدام پسند ہیں کہ۔۔ تم دیکھتے جاؤ میں کیا کیا

کرتا ہوں۔۔"

وہ غصے سے بھڑک رہا تھا۔۔بے چین سا ہوتا سیگریٹ کا دھواں ناک کے نتھنوں سے نکال کر۔۔وہ پہلو بدل گیا۔۔

جبکہ وہاب یہ سب جانتا تھا عینہ کی غلطی تھی۔۔وہ اسکے بارے میں سب جانتے تھی پھر بھی عینہ نے اسے نہیں بتایا۔۔مگر ایکطرح وہ جائز تھی شاید اس خوف سے کے زرا اسے چھوڑ دیتا۔۔شاید کوئی اور خوف تھا مگر۔۔۔

اس معاملے میں کچھ کہا نہیں جا سکتا تھا نہ ہی زار کو سمجھایا جا سکتا تھا۔۔۔

مگر اجازت انھیں آنٹی نے دی تھی۔۔زار۔۔تم وہاب "اس بارے میں اور کتنے دن احتجاج کرو گے نے اسے سمجھانا چاہا۔۔۔

میری ماں نے اجازت دی اور انس شاہ اتنا

تڑپ رہا تھا کہ اس عمر میں شادی رچالی۔۔

میرے بارے میں نہیں سوچا۔۔۔

ڈو یو تھینک۔۔۔۔ آئی ایم فول۔۔۔۔

ایکچلی مجھے بیوقوف بنایا گیا ہے مگر مزید نہیں۔۔

میں نے تمھیں کہا ہے کسی لڑکی کا انتظام کرو مجھے

وہ آخر میں دوبارہ مدعے پر آیا "چاہیے

وہاب اس کا دوست تھا وہ اپنے دوست کے لیے

سب کر سکتا تھا اسنے سر ہلایا۔۔

اسنے کہا تو۔۔۔ زار نے سر ہلایا۔ "تم ایزی ہو جاؤ۔۔

وہ کچھ دیر وہاں بیٹھا رہا۔۔۔

اور پھر اٹھ گیا۔۔۔۔

جبکہ وہاب نے اسے بتایا کہ۔۔ وہ۔۔ جلد ایک لڑکی کا نمبر اسے سینڈ کرے گا۔۔۔

زار وہاں سے کافی دیر سڑکوں پر پھیرتا رہا یہاں تک کے اسنے۔۔۔ سمندر پر اپنی پوری شام گزاری تھی۔۔۔

اور جب رات کی سیاہی پھیلنے لگی اور وہاب نے اسے نمبر سینڈ کیا تو اسنے سیگریٹ پھینک کر جوتے سے رگڑ دی

اسکے ہونٹ سیاہی مائل ہو چکے تھے۔۔ سموکینگ کی زیادتی سے۔۔۔ اسکا سر بھی چکرا رہا تھا صبح سے کچھ کھائے پیے بنا وہ خود کو جلا رہا تھا بس۔۔۔

اسنے اس لڑکی کے نمبر پر ہائے کا میسج چھوڑا اور خود دوبارہ اپنی کار میں بیٹھ کر گھر کی راہ لی۔۔۔

دل تو بلکل نہیں تھا جانے کا مگر وہاں اسکی ماں تھی اور وہ اسکے لیے تمام چیزوں سے اہم تھی تبھی وہ گھر واپس لوٹا مگر گھر میں انٹر ہوتے ہی اسے اندازا ہوا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا چڑیا گھر لگ رہا تھا

عالیہ کی بہن اور اسکی فیملیز اور بھی بہت مہمان تھے زار نے سپاٹ نظروں سے سب کیطرف دیکھا ان سب نے بھی زار کو دیکھا عینہ بے ساختہ اسے دیکھ کر کھڑی ہو گئ۔۔

زار کی نظروں میں۔۔۔بے حد نفرت تھی حقارت تھی ان سب کے لیے۔۔۔

عینہ اپنی بے اختیاری پر شرمندہ سی ہوتی بیٹھ گئ وہ۔۔اپنے کزنز۔۔۔

حسیب حماد کے ساتھ بیٹھی تھی ان سے باتیں کر کے کچھ بہتر محسوس کر رہی تھی۔۔زار نے اسے۔۔دیکھا تھا پوری توجہ سے عینہ سہم سی گئ تھی۔۔

عالیہ خود ہی اٹھیں۔

اوزار۔۔ان سے ملو یہ میری بہن ہیں یہ انکے ہسبینڈ

عالیہ نے تعارف "اور یہ حسیب اور حماد کرایا زار طنزیہ نظروں سے انھیں دیکھنے لگا۔۔۔

میں تو منہ نہیں لگنا چاہتا تمھاری جیسی آوارہ عورت کو۔۔اور تمھاری اتنی جرات کے تم میرے گھر میں مجھے اپنے ان پھٹیچر رشتے داروں سے تعارف کراؤ۔۔۔

ویسے تو تمھاری جرتوں کو سلام۔۔ایک انسان کی بیوی ہوتے ہوئے۔۔اس سے شادی رچانا۔۔حسنین خان

انس شاہ کی کوئی اولاد کر کے کالس منہ پر مل لینا

ایک بات سمجھ جاؤ میرا تم سے۔۔ تمھارے اس کاڑھ کباڑ سے۔۔ کوئی واسطہ نہیں۔۔۔ اپنی اوقات میں رہو یہ گھر میرا ہے تمھارا نہیں۔۔۔ میری ماں کا ہے اور تم یہاں صرف۔۔ کوڑے کی حیثیت رکھتی ہو"

کھری کھری سنا کر وہ ایک خونی نگاہ عینہ پر ڈال کر۔۔ وہاں سے جانے کے لیے مڑ اگیا۔ عالیہ اس بے عزتی پر۔۔۔ بے حد نیچا محسوس کر رہی تھیں۔۔۔ تمھاری ماں سے نہیں وہ مجھ سے محبت کرتے تھے اور تبھی انھوں نے مجھ سے شادی کی۔۔۔ اگر تمھاری ماں میں کوئی بات ہوتی تو شاید۔۔ وہ عورت انس شاہ کو۔۔ آج کسی اور کا ہونے۔۔

وہ ایزیوں کے بل "آئے یو باسٹرڈ بلڈی۔۔۔چیپ وومن پلٹا اور۔۔دھاڑا کہ عالیہ سمیت سب گھبرا گئے بس یہ کشر تھی زار کھینچ کھینچ کر۔۔عالیہ کے منہ پر تھپڑ جبڑ دیتا عینہ بھاگ کر عالیہ کے آگے آئی تھی۔۔

تم یہ کلئیریفائی کرو گی کہ میری ماں میں کوئی بات ہے یہ نہیں تم تم دو ٹکے کی عورت۔۔۔تمھارا کوئی کردار ہے بھی۔۔۔"

وہ اپنے سے باہر ہونے لگا۔۔عالیہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

عینہ ماں کے آگے کھڑی تھی جبکہ وہ عینہ کو نہیں عالیہ کو گویا کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا

۔۔۔

بیٹا کیا ہوگیا ہے اس طرح بڑوں سے بات کی

اسکی بہن کے شوہر نے بیچ میں آنا "کرتے ہے

مناسب سمجھا ورنہ وہ عالیہ ہ پر ہاتھ اٹھا دیتا

--

افنین نماز ادا کر رہیں تھیں ورنہ اب تک اس

چیخ وپکار پر وہ نکل چکی ہوتی--

زار نے ہاتھ بلند کیا

دو منٹ میں نکلو سب ہے سب یہاں سے

اسنے سب کو باہر کا راستہ دیکھایا-- "

سب کے چہرے سرخ ہو گئے

عالیہ غصے سے آگے بڑھیں وہ انکی فیملی تھی اور "زار

وہ ایسی حرکت نہیں کر سکتا تھا

تمھیں تکلیف ہو رہی ہے تو نکلو ان سب کے ساتھ تم

وہ چلایا۔۔۔ ”بھی

پیچھے سے افنین دوڑتی ہوئی آئی

اسکا بیٹا آپے سے باہر ہو رہا تھا اور اسے وہ خود ہی سنبھال سکتی تھی۔۔ نتاشہ جو سو رہی تھیں وہ بھی دوڑ کر آئی۔۔۔

جبکہ زار تو عالیہ کی دھجیاں بکھیر دینا چاہتا تھا۔۔

زبان نکال لوں گا میں تمھاری اگر میری ماں کے بارے

وہ انگلی اٹھاتا ان کے نزدیک ”میں ایک لفظ بھی بولا تو آیا کہ عینہ نے گھبراتے ہوئے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کیا

۔۔

م۔۔۔ میں بھائی کو بلا لوں گی م۔۔ میری مما سے۔۔۔

وہ۔۔اٹکتے اٹکتے گولی زار نے عینہ کیطرف دیکھا "۔۔دور رہیں

اس کی آواز زار کے آگے نکلی تھی عینہ نے اپنے لیے نئ مشکل

کھڑی کرلی تھی۔۔

افنین نے زار کو "زار زار کیا کر رہے ہو چلو یہاں سے

کھینچا

میں۔۔میں معافی چاہتی ہوں آپ سب سے

افنین بولی "

زار چیخا۔۔تلملا اٹھا "ماں

افنین نے اسے گھورا۔۔اور۔۔اسے کھینچ کر اندر "زرا بس

لے گئ۔۔

جبکہ عالیہ بری رح رو دیں انکی بے عزتی کر گیا تھا

وہ۔۔دھجیاں اڑا گیا تھا جیتا گیا تھا یہ گھر اسکا

ہے۔۔۔

وہ بے حد رونے لگیں تھیں حماد اور حسیب دونوں ہی

چھوٹے چھوٹے تھے۔۔اسکے بھائیوں کے طرح تھے۔۔۔

عینہ انیس سال کی تھی اور وہ دونوں بھی انیس سال کے

ہی تھے مگر زار کے دماغ میں تو کھٹک چکے تھے۔۔

وہ کمرے میں آیا تو ماں کی جانب گھور کر دیکھنے لگا

افین رونے لگی "کیوں زلیل کر رہے ہو زاد مجھے

آپکو زلیل کر رہا ہوں وہ عورت بکواس کر رہی تھی کہ

آپ میں کچھ ایسا نہیں کہ انس شاہ کو اپنا کر

سکتیں اسکی اس۔۔چپ عورت کی اتنی

وہ پھر سے "جرت ہو گئ زبان جدا کر دوں گا میں

باہر نکلنے لگا کہا افین نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

جبکہ اسکا دل ٹوٹا تھا۔۔عمر کے اس حصے میں اکر

کیا کیا سننا پر رہا تھا

وہ بولیں تو لہجہ بے حد دھیما تھا "زار چھوڑ دو

ایسے کیسے چھوڑ دو ان کے شوہر کو آنے دیں میں انھیں سے

پوچھو گا کہ یہ عورت میری ماں کے بارے میں

بکواس کس طرح کر سکتی ہے۔اور اگر اسنے ایا

وہ دھاڑا "کیا میں اسکا جینا حرام کر دوں آگ

۔۔جبکہ افنین نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا انکی آنکھوں سے

آنسو بہنے لگے خدا کے لیے زار مت چیخوں اتنا مجھے کچھ ہو

وہ رو دیں جبکہ زار۔۔انکے رونے پر ایکدم انکے "جائے گا

قریب ہوا۔۔

آپ آپ کیوں رو رہیں ہیں میں ہوں کہ میں ان

اسنے اپنے "سب کو دیکھ لوں گا ماں آپ مت روئیں

ماں کو پیار سے کہا۔۔

وہ بولیں۔۔۔"تمھارا غصہ مجھے تکلیف دے رہا ہے زار

تمہارا یہ رویہ تکلیف دے رہا ہے تمہارا باپ مجھے
ایسی نظروں سے دیکھتا ہے جیسے یہ سب میں
کرا رہی ہوں میرے سر پر آئے سفید بالوں کی لاج رکھ لو
وہ روتے "۔۔خدا کے لیے ان سب سے الجھنا چھوڑ دو
ہوئے اسکے آگے ہاتھ جوڑ گئیں زار کو لگا اسکا دل نکل گیا
ہو۔۔چیر دیا ہو اسکا دل کسی نے اسنے اسکے ہاتھ تھام
لیے۔۔اور انھیں بھی سینے میں بھینچ لیا۔۔

وہ چپ ہو گیا تھا۔۔جبکہ دانت پر دانت جمائے
ہوئے تھے۔۔۔

وہ انکے پاس بیٹھا رہا افین نے اس سے وعدہ لیا
کہ وہ دوبارہ ان لوگوں سے نہیں جھگڑے گا اور اسنے وعدہ
بھی کر لیا۔۔

وہ کافی دیر بیٹھا رہا۔۔اور جب افین سو گئیں تو وہ وہاں
سے اٹھا۔۔

وہ نہیں جانتا تھا صدام اور انس شاہ واپس

لوٹ آئیں ہیں یہ نہیں۔۔ مگر۔۔

عینہ دماغ میں پھنسی ہوئی تھی۔۔

وہ اپنے روم کی جانب چلنے لگا اس وقت لاونج میں

کوئی نہیں تھا اسنے۔۔۔

بڑے دھڑلے سے عینہ کے روم کا دروازہ کھولا۔۔۔

عینہ۔۔۔روم میں نہیں تھی اسنے اسکو تلاشنے کے لیے

واشروم کا دروازہ بھی زور سے لات مار کر کھول دیا۔۔ مگر

وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔۔

وہ چپ چاپ اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔

عینہ عالیہ کے روم سے واپس ارہی تھی انس شاہ اور

صدام کو دیر ہو گئ تھی۔۔۔

آج عالیہ بہت رو رہی تھی اسے بھی بہت رونا آیا۔۔وہ کیسے اسکی ماں کو ایسے ناموں سے پکار سکتا تھا اتنی انسلٹ کر سکتا تھا

وہ اپنے روم کی جانب جانے لگی کہ کسی نے اسکی کلائی جکڑی۔۔اور اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

عینہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔زار کچھ "زار نہیں بولا وہ اسے اپنے کمرے میں گھسیٹ کر لے جا رہا تھا۔۔

وہ احتجاج کرنے لگی مگر زار عینہ "زار ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔ کو گھسیٹ کر اپنے روم میں لے آیا۔۔اور دروازہ دھاڑ سے بند کر دیا

عینہ کمرے کے بیچ میں کھڑی تھی۔۔۔

زار کی آنکھوں میں سرخی دیکھ کر۔۔عینہ بے حد ڈر گئ تھی

۔۔۔

مائے وائف اپنے شوہر کو ٹائم نہیں دینا تم نے تم کیسے بھول

وہ افسوس کرتا اسکے نزدیک انے لگا عینہ خود کو "گئ عینہ

اسں سے دور کر رہی تھی

وہ رو دی "زار

وہ آنکھوں کو دلکش جنبش دیتا بولا تھا "زار کی جان

اسکا مذاق اڑایا ہو جیسے عینہ جبکہ تھم گئ وہ پیچھے چلی گئ جب

وہ اسے تنگ کرنے کے لیے بار بار زار زار کہتی تھی اور وہ

تنگ ہوئے بنا اسے یہ ہی بات دھراتا تھا۔۔

وہ بولی۔۔ تو اندازہار اہوا "مت کریں میرے ساتھ ایسا

تھا۔۔

جبکہ زار کا اثر و سوچ چار و جانب اتنا تھا کہ وہ خود کو اسکے آگے ہارتا وہا محسوس کر رہی تھی

کیا کیا ہے عینہ میں نے۔۔۔ایک بیوی کا حق ہے شوہر کے فرائض پورے کرنا میں نے تو اپنا حق لیا وہ معصومیت سے بولا تو عینہ کو۔۔ "ہے تم خوامخواہ رو رہی ہو اس حق کی ادائیگی کتنی مہنگی پڑی تھی وہ سب یاد آیا۔۔۔

وہ بولی زار اسکے قریب اگیا "آپ مجھے جانے دیں ۔۔۔اسکو دیوار کے ساتھ لگا کر وہ۔۔۔

سخت نظروں سے اسے دیکھنے لگا

عینہ زار شاہ

گھمبیر آواز ابھری اسنے عینہ کی گردن پر لگی فاؤنڈیشن کو اپنی انگلی سے رگڑ کر اترا۔۔

تم زار شاہ کی نفرت کے پیمانے ناپ نہیں سکتی۔۔ ابھی تو شروعات تھی اور تم مجھے دھمکانے لگیں اپنے بھائی کی دھمکی دینے لگیں

"بہت غلط بات ہے عینہ۔۔

وہ اب اپنے انگوٹھی کو جا بجا حرکت دے رہا تھا ۔۔ جبکہ عینہ کی آنکھ سے آنسو نکلا۔۔

"زار میری ماں ہیں وہ

تو اچار ڈالوں تمھاری ماں کا میں

تمھاری ماں ہے تمھاری ماں۔۔ اور میری ماں کچھ نہیں وہ گھٹیا دو ٹکے کی عورت جو ایک مرد کے مرتے ہی اپنے محبوب سے شادی رچا کر میری اور میری ماں پر عذاب کی طرح مسلط ہو گئ۔۔۔ وہ تمھاری ماں ۔۔۔ تو بہت عظیم عصر ہے۔۔ اسے کتنا گھمنڈ ہے

خود پر اپنے حسن جمال پر۔۔جب اسکی بیٹی کے وجود

میں زار شاہ۔۔۔۔کی اولاد۔۔۔۔پالے گی اس دن اس

عورت کی صورت دیکھنی ہے مجھے اس دن۔۔اس

گھمنڈ پر جوتیاں۔۔۔۔جوان دیکھی اسکے منہ پر پڑیں گی۔۔

میں۔۔اس دن کا منتظر ہوں۔۔عینہ اور تم کس کس

حق سے تم مجھے اپنے بھائی کی دھمکی دو گی ہاں۔۔وہ تمھارا۔۔

بے ضمیری بے غیرت بھائی۔۔۔جو۔۔ماں کے

شوہر کے گھر اکر پڑا ہے اسکی دھمکی۔۔

ارے مجھے تو لگتا ہے تمھارا سارا خاندان پنچ ہے۔۔۔۔۔

وہ دیوار پر ہاتھ مارتا اسے باتیں سناتا دور ہوا۔۔"

شعلے اسکے منہ اے اگل رہے تھے اور عینہ کے دل میں

جیسے کوئی سلگا رہا تھا انھیں۔۔وہ۔۔۔سرخ نظروں

سے اسکی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ کیا سوچ بیٹھا ہے اسکے بارے میں۔۔ وہ وہ ایسا کرے گا اسکے ساتھ نہیں۔۔ مما جتنا اس سے پیار کرتی تھیں اتنی بعض اوقات سخت بھی ہو جاتی تھیں اور آج تک۔۔۔۔ اسکے پاس اپنا موبائل نہیں تھا۔۔۔

انھوں نے۔۔۔ اپنا موبائل یوز کرنے کے لیے دیا ہوا تھا۔۔ زار سے اسکی اٹیچمنٹ زار کی اپنی وجہ سے ہوئ تھی۔۔ اور اس ٹیچمنٹ میں زار نے خود اسے اس سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا تھا ورنہ اسکی ماں۔۔۔

اسے ہر ایسی چیز سے دور رکھتی تھی

زارا اس وقت میں بھی ضدی تھا۔۔ اور اپنی ضد پر اسنے عینہ کو اپنی جانب مائل کر لیا تھا۔۔۔

کہ۔۔۔عینہ بھی اسس سے محبت کرنے لگی اور جب

محبت نے دل کو اپنے قبضے میں کیا تو وہ۔۔زار کے دیے

ہوئے کونفیڈینس سے ساری پریشانیاں بھول گئ تھی

مگر اب سب کچھ الٹ ہو گیا تھا جو اسکی

طاقت تھا وہ ہی اسے۔۔۔

توڑ دینا چاہتا تھا۔۔

عینہ نے آنسو صاف کیے وہ پیٹھ موڑے کھڑا تھا

شاید اپنا غصہ کم کرنا چاہ رہا تھا

عینہ نے بنا مزید کچھ کہے وہاں سے باہر۔۔نکلنے کا سوچا اور

دروازے کیطرف قدم اٹھائے اسس سے پہلے وہ

دروازہ کھولتی زار۔۔۔نے اسے اپنے مظبوط بازؤں میں اٹھا

لیا۔۔۔

ادھ کھلا دروازہ لات مار کر بند کر دیا۔۔۔

وہ تڑپ اٹھی زار نے جیتاتی نظروں سے اسکیطرف دیکھا اور۔۔۔ دروازے کو لاک کرلیا۔۔

نہیں زار۔۔۔ سب سب میرے بارے میں پوچھیں گے پلیز مجھ پر یہ ظلم نہ کریں زار بھیا اگر پوچھیں گے اپکے کمرے میں دیکھ لے گا مجھے کوئی زار پلیز۔۔ مت کریں ایسا۔۔۔

زار نے دو قدموں کے فاصلے پر اپنے جہازی ساز بیڈ پر اسے پھینکا۔۔۔

عینہ نے دوسری طرف سے بھاگنا چاہا کہ زار نے اسکے پاؤں کو اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں جکڑ کر ایک جھٹکے سے کھینچا۔۔

فلحال تم سزا کی مستحق ہو۔۔

تم میرے خلاف اپنی ماں کے سامنے کھڑی ہو گی

عینہ۔۔۔

میرے خلاف۔۔۔۔ جاؤ گی۔۔۔

نہیں میں ایسا تمھیں کرنے ہی نہیں دوں گا تم چاہو گی بھی تب بھی نہیں۔۔ تمھیں میرے ساتھ رہنا ہے جب تک میری چاہت ہو گی عینہ اور جس دن میرا۔۔ انتقام تم سے۔۔ تمھاری منحوس ماں سے۔۔ تمھارے سوتیلے باپ سے۔۔۔ اور تمھارے اسے بے ضمیری بھائی سے ختم ہو جائے گا۔۔ اس دن میں دوسری شادی کروں گا۔۔۔

زار شاہ کی شادی۔۔ پورا شہر دیکھے گا اس دن۔۔۔۔

ایسی لڑکی سے شادی کروں گا جو میں صرف زار کے نام کی ہو گی

زار دن کو رات کہے گا تو اسے ماننا پڑے گا یہ رات ہے تمھاری طرح نہیں۔۔۔۔

کہ محبت کی اڑھ میں پیٹھ میں چھرا گھونپ دے گی۔۔۔۔"

عینہ کی مزاحمت دم توڑ گئ وہ اسکی دوسری شادی کے ذکر پر ساکت رہ گئ۔۔

بے حد حیرانگی سے زار کیطرف دیکھنے لگی جس نے ایک تمسخرانہ نظر اسپر اٹھائ اور بنا۔۔۔ کسی ہچکچاہٹ کے اسنے عینہ کی۔۔ گردن پر حق سے قبضہ کیا تھا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔ بہک گیا تھا۔۔۔۔ وہ سرکش طوفان کیطرح اسکو۔۔ اپنے قبضے میں کیے۔۔۔ اسکے انگ انگ۔۔۔ پر یہ بات ثابت کر رہا تھا کہ وہ سزا کی

عینہ کو البتہ ایسا لگ رہا تھا اس میں جان باقی نہیں رہی۔۔۔

زار اسکو چھوڑ دے گا۔۔۔۔

اسکا دماغ یہ سب قبول نہیں کرنا چاہتا تھا

زار نے نفرت سے اسکی غائب دماغی کو نوٹ کیا اور اسکا چہرہ اپنے ہاتھ کی گرفت میں جکڑ لیا۔۔۔

فلحال تمھیں میں کچھ اور سوچنے کی اجازت نہیں دیتا ۔۔اسوقت صرف زار شاہ کو۔۔ سوچنا ہے تم نے ۔۔۔اور مزید مجھے تمھاری غائب دماغی۔۔۔۔

جنگلی پن پر اتار دے گی۔۔۔۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو۔۔۔۔ اسنے۔۔اسے باور "تم میری طرف متوجہ ہو۔۔ کرایا۔۔۔

عینہ کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ گیا جسے زار شاہ نے اپنی انگلی پر چنا اور۔۔۔ مسکرا کر اسکے بالوں میں ہاتھ ڈالتا وہ سختی سے اسکے بال جکڑتا۔۔۔ اسکے چہرے پر جھک چکا تھا۔۔۔

زار کے انداز میں۔۔۔ بے تابی تھی۔۔۔

جیسے وہ اپنے ساتھ اسے بھی بے چین کر دینا چاہتا ہو۔۔

عینہ۔۔ نہ جانے اسکے حکم کی تابع کیوں ہو گئی تھی

شاید اسکے چھوڑ دینے کا خوف تھا۔۔۔

وہ اسکی طرف متوجہ تھی اسکے حکم کو سر آنکھوں پر رکھ چکی تھی۔۔۔

شاید یقین دلانا چاہتی تھی کہ کسی بھی طرح کسی بھی طرح وہ یقین کر لے کہ زار سے اسکی محبت جھوٹی نہیں تھی اور عینہ سے زیادہ زار سے کوئی محبت نہیں کر سکتا۔۔۔عینہ زار سے محبت نہیں عشق کرتی ہے۔۔۔

عینہ کے ہاتھ جیسے ہی زار کی گردن میں حائل ہوئے زار۔۔۔ کی بے تابی دیوانگی کی صورت اختیار کر گئی۔۔۔

وہ دیوانگی۔۔۔۔ سے اسپر۔۔ برسنے لگا۔۔۔

عینہ۔۔۔ کے اندر۔۔ نئے خوف نے جنم لے لیا تھا

۔۔۔

وہ خود کو زار کے حوالے کر چکی تھی۔۔۔ اسنے نہیں سوچا تھا۔۔ کہ اسکی ماں اسے ڈھونڈنے آئے گی۔۔۔ تو۔۔ اسکے کمرے میں اسے نہیں پا کر وہ۔۔ کیا کرے گی۔۔۔

یہ پھر۔۔ نتاشہ اپنے کمرے سے نکلے گی عینہ کو نہ

۔

یہ بھیا جب اسے بلائیں گے تو وہ نہیں جائے گی تو وہ کیا سوچیں گے۔۔ یہ پھر انس شاہ جب اسے ۔۔پکاریں گے تو۔۔وہ جواب نہیں دے گی تو۔۔سب گھر والے اسے کہاں تلاشیں اسنے صرف اتنا سوچا تھا اسکی محبت تکلیف میں ہے۔۔

اور زار کے قدموں میں وہ جان بھی وار دینا چاہتی تھی۔۔۔بس وہ یقین تو کرتا اسکا۔۔ اسکی غلطی کو معاف تو کرتا۔۔۔۔

کمرے کی خاموش فضا میں عینہ۔۔۔اور زار شاہ کے بیچ موجود محبت کا وجود تھا۔۔۔۔

مگر زار شاہ شاید اس بات کو کبھی نہ مانتا۔۔

زار کی آنکھ کھلی۔۔۔۔ تو عینہ کو پاس موجود پایا۔۔۔

وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔۔۔۔

عینہ کا سر اسکے سینے پر تھا۔۔۔ زار کے اٹھنے پر ایکدم وہ بھی جاگ گئ۔۔۔ اور زار کیطرف دیکھ کر وہ ایکدم گھبرائ

پھر ادھر ادھر دیکھا۔۔۔ اور پھر بیڈ شیٹ کو خود پر کھینچ کر۔۔ وہ۔۔۔۔ پریشانی سے۔۔۔۔ رونے لگی تھی۔۔۔

وہ "بند کرو یہ رونا دھونا اور جاؤ اپنے کمرے میں تڑخ کر بولا جیسے۔۔ اسے کوئ غرض نہیں جو کچھ وہ۔۔ کر رہا ہے۔۔۔

عینہ نے زار کیطرف دیکھا۔۔وہ جو اس وقت زار کے کیے گئے ہر عمل کی گویا تھی۔۔۔۔

اسکا چہرہ اسکی گردن۔۔۔۔

عینہ۔۔۔نے آنسو صاف کیے۔۔

زار۔۔۔نے۔۔ سائیڈ ڈرا سے سیگریٹ نکالا اور۔۔

سیگریٹ۔۔ سلگا کر وہ اٹھ کر بالکنی میں چلا گیا۔۔

شاید اتنا احسان کر دیا تھا اسپر۔۔۔۔

دن کے اجالے پھٹنے کو بے تاب تھے۔۔عینہ خود کو سمیٹتی۔۔۔

وہاں سے۔۔۔ چلی گئ مگر جانے سے پہلے اسنے ایک نظر۔۔۔زار کی پشت پر ڈالی تھی۔۔

سیگریٹ کے دھویں۔۔اڑاتا وہ لاپرواہی کی انتہا پر تھا۔۔

عینہ اسکی محبت چاہت کی عادی تھی۔۔ یہ سب کیا ہو گیا تھا۔

ایک سسکی سی اسنے بھری اور وہ بھاگ نکل گئ

جبکہ۔۔زار شاہ نے اس سسکی کو باخوبی سنا تھا۔۔۔

سیگریٹ۔۔۔۔کو اسنے۔۔غصے سے لون میں پھیل دیا۔۔جبکہ۔۔۔اپنے بال مٹھیوں میں جکڑ لیا۔۔۔

اسے کسی طور سکون نہیں تھا۔۔۔

عالیہ نے انس شاہ کو زار کی ساری بد تمیزی بتا دی تھی اور انس شاہ کو زار پر کافی غصہ بھی تھا۔۔

زار سے عالیہ کو کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی مگر پھر

بھی۔۔ وہ زار کی کل رات کی گئی حرکت پر بری طرح

بھڑکیں ہوئیں تھیں انس شاہ نے انھیں تو چپ

کر دیا۔ کہ وہ خود اس سے بات کریں گے وہ نہ روئے

جبکہ۔۔۔وہ۔۔۔عالیہ کے اٹھنے سے پہلے ہی۔۔۔

افنین کے پاس آ گئے۔۔۔

انھوں نے دروازہ کھولا۔۔۔وہ جاگ ہی رہیں تھیں

شاہد باہر ہی نکل رہیں تھیں۔۔۔

انس شاہ کو دیکھ کر رک گئیں

وہ بولیں۔۔۔ ”خیریت

تمھارے ساتھ میں نے ایک وقت گزارا ہے اور

میں جانتا ہوں کہ۔۔ یہ سب تم اس سے

نہیں کرا رہی مگر۔۔۔ تم اسے یہ تمیز دے سکتی ہو

۔۔ کہ وہ گھر کا ماحول۔۔۔ نہ خراب کرے اور جس

طرح عینہ اور صدام نے اس رشتے کو قبول کیا

ہے۔۔ وہ خود بھی اس رشتے کو۔۔ قبول کرے۔۔۔۔ وہ "

سخت لہجے میں بولا رہے تھے۔۔۔

افیم نے۔۔ انکی مکمل بات سنی اور انکی جانب دیکھا

۔۔۔

بس اتنے سے جواب میں "وہ انس شاہ ہی ہے۔

شاید وہ انس شاہ۔۔ کو سارے جواب دے گئیں

تھیں

وہ انکی بات کا جواب نہ دے سکے۔۔ جبکہ۔۔۔

افنین کمرے سے باہر نکل گئیں

انس شاہ وہیں۔۔ انکے دو لفظی مختصر جواب پر ٹھہر

گئے

افین جبکہ باہر آئیں۔۔۔ اور۔۔۔ آج انھوں نے زار کے لیے

خود ناشتہ بنایا۔۔۔

اسنے انکی بات مانی تھی وہ۔۔۔ مطمئین تھیں بس وہ

چاہتی تھیں کسی طرح زار آفس جانے لگے۔۔۔

انس شاہ انکے پاس کیچن میں اگئے۔۔

یہ طنز کرنے کا مقصد جب اجازت خود دی تھی

تو"..

وہ بولے۔۔۔

میری مجال آپ پر کبھی طنز کرنے کی نہیں ہوئ

۔۔۔ آپکو غلط محسوس ہوا ہے میں نے آپکو اطلاع دی

تھی بس" وہ۔۔ پراٹھا بناتے ہوئے بولی انس شاہ

تیزی سے اسکے ہاتھوں کی حرکت دیکھ رہے تھے۔۔

میں باخوبی جانتا ہوں وہ تمھاری کرنی بات مانتا ہے

تو اسے سمجھا دو کے عالیہ کو قبول کرے کہ کے

"اس سے بدتمیزی کرے

وہ بولے تو افین۔۔۔نے انکیطرف دیکھا۔۔

انھیں علم تھا انس "کیا آپ کھائیں گے۔۔

شاہ انکے ہاتھ کے پراٹھے شوق سے کھاتے تھے۔۔۔

انس شاہ خاموش کھڑے رہے۔۔

وہ۔۔بولے۔۔ "میری بات کا جواب نہیں ہے

سمجھا دو گی سمجھ اب بھی جاتا ہے اگر پیار سے

وہ دوسرا پراٹھا "سمجھائیں گے تو شاید سمجھ جائے

توے پر ڈالتیں بولیں۔۔۔

اور تمھیں لگتا ہے انس شاہ نے اپنے باپ کی سنی

وہ برجستہ طنز خود بھی کر گئے "تھی سوائے اپنی ماں کے

افین خاموشی رہ گئیں۔۔

تو اس رسم کو توڑ دیں۔۔۔انس شاہ نے کچھ اچھا بھی

وہ انکے لیے ناشتہ تیار کر چکیں تھیں۔۔۔ "نہیں کیا

انس شاہ۔۔۔ ٹیبل پر جا کر بیٹھ گئے

افین نے انکے آگے ناشتہ رکھا۔۔۔ تو وہ کھانے لگے

۔۔۔

افین۔۔البتہ انکے لیے دودھ کا گلاس رکھ رہی تھی تبھی

زار آیا۔۔۔

اور خوشگواری حیرت سے ماں باپ کو دیکھ کر وہیں

رک گیا۔۔۔۔

اسنے۔۔ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا وہ کتنی۔۔پر سکون لگ رہیں تھیں انس شاہ کے ارد گرد کام کرتی ہوں۔۔۔

جب چہرے پر۔۔۔خوشی تو نہیں تھی مگر وہ بے چینی بھی نہیں تھی۔۔

زار۔۔۔ان دونوں کے قریب آیا۔۔اور چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا

"ہیلو ڈیڈ

وہ مسکرا کر بولا انس شاہ نے چونک کر دیکھا۔۔۔

وہ بولا۔۔۔تو افین نے نفی کی "ہائے مام

وہ بولا اور اسکے آگے پراٹھا رکھ دیا۔۔۔ "سلام کیا کریں

انس شاہ نے اسکے چہرے پر۔۔۔اطمینان دیکھا ۔۔۔وہ انکی اولاد تھی وہ اسکے لیے برا نہیں چاہتے تھے مگر عالیہ انکی محبت تھی

افنین نے اسکے گھنے "آج آپ آفس جائیں گے

بالوں میں ہاتھ پھیرہ۔۔

ڈیفنیٹلی۔۔۔

اگر کوئی ہمارا احساس کرے گا تو میں بھی اسکا

زارنہ چاہتے ہوئے بھی انس "احساس کروں گا

شاہ کو دیکھتا طنز کر گیا۔۔۔

مجھ پر طنز برسانے کی اور میری برابری کی تمھیں

ضرورت نہیں ہے۔۔۔

عالیہ کے ساتھ آج کے بعد بدتمیزی نہیں کرنا وہ

"بڑی ہیں تم سے اور یہ گھر انکا بھی ہے

کیا اس عورت کی موجودگی کی ہم تینوں میں

ضرورت ہے۔۔ کیا آپکو لگتا ہے وہ عورت۔۔۔ ہم لوگوں

وہ "میں ہونی چاہیے اور کچھ ادھورا ہے اس کے بنا

بولا تو لہجہ خود با خود سخت ہو گیا۔۔۔

افین یہ جنگ اس وقت نہیں چاہتی تھی زار کا

ہاتھ تھام کر اسے روکنے لگی۔۔۔

زار کو انکا "ماں میں ان سے جواب چاہتا ہوں

روکنا اچھا نہیں لگا۔۔۔۔

جس دن تمھیں محبت ہو گی اور وہ تمھیں ملے گی نہیں اس

دن تم سے یہ سوال کروں گا"

میری ماں کے آگے میری محبت۔۔۔۔ جوتے کی

اسنے جتا جی نظریں اٹھائیں۔۔۔۔ "نوک پر۔۔۔۔

میں تم سے بحث نہیں کرنا چاہتا یہ میری اپنی

مرضی تھی میری بیوی کی اجازت تھی اور میں

تمھیں اپنی زندگی میں کیے گئے کسی فیصلے کا جواب دہ

نہیں ہوں۔۔"

"تو ڈیڈ مجھ سے بھی ایسی ہی امید رکھیے گا

وہ انگلی اٹھا کر بولے "تم مجھے غصہ نہ دلواو تو بہتر ہے

اپنی نئی بیوی کے دل میں چپین ڈالے وہ تو آپ بہت

کچھ کر سکتے ہیں۔۔ میرے ساتھ ماں کے"

وہ بھڑکے۔۔ "زار

افنین بولیں جبکہ "زار ناشتہ کر لو چپ چاپ

دونوں باپ بیٹے ایک دوسرے کو کھا جانے والی

نظروں سے دیکھنے لگے

آپ یہاں بیٹھیں۔۔ انکے ساتھ مجھے آپ دونوں کو

وہ بولا۔۔۔ تو افنین نے حیرانگی "اکٹھا دیکھنا ہے ہے

سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

جبکہ زار نے زبردستی اسے انس شاہ کے ساتھ بیٹھا دیا۔۔انس شاہ کے انداز میں کوئی فرق نہیں آیا جیسے یہ کوئی بڑی بات نہ ہو۔۔وہ چپ چاپ ناشتہ کرتے رہے۔۔

زار مطمئین سا ہوگیا۔۔۔

افین اٹھنا چاہتی تھی انس شاہ نے خود "ناشتہ کرو ہی اسے بیٹھنے کا کہتے ناشتے کیطرف متوجہ کیا۔۔۔

کہ اس وقت۔۔اس دماغ خراب کے دماغ میں کوئی تو تسلی پیدا ہو۔۔۔۔

زار۔۔واقعی خوش دیکھائی دے رہا تھا۔۔

افین انس شاہ کے ساتھ ناشتہ کر رہیں تھیں زار ان دونوں کے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔

جبکہ عالیہ یہ منظر کمرے کے دروازے

میں کھڑی بے یقینی سے دیکھ رہیں تھیں۔۔

ہاں پہلے انھیں افنین سے کوئی مسلہ نہیں تھا۔۔۔

مگر اب انکے دل میں جیلسی آٹھ چکی تھی۔۔کیونکہ

افنین انس شاہ کے ساتھ انھیں بلکل اچھی نہیں

لگ رہیں تھیں۔۔

وہ۔۔دوبارہ کمرے میں چلی گئیں یہ الگ

بات تھی کہ انکی آنکھیں اس جیلسی سے بھیگنے لگیں

تھیں

یہ عمر تو نہیں تھی جیلسی کی مگر پھر بھی وہ جل

چلیں تھیں۔۔۔

دوسری طرف۔۔صدام اور نتاشہ بھی ٹیبل پر آ

چکے تھے صدام نے سلام کیا سب کو۔۔۔جبکہ

نتاشہ تو منہ پر ہاتھ رکھے افنین اور انس شاہ کو دیکھ رہی تھی صدام کو البتہ فرق نہیں پڑا تھا کیونکہ افنین بھی انس شاہ کی بیوی ہی تھیں۔۔۔

وہ۔۔خاموشی سے زار کے ساتھ بیٹھ گیا جبکہ اسکے بیٹھتے ہی زار اٹھ گیا۔۔

اوکے میں آفس کے لیے ریڈی ہو کر آتا ہوں۔۔

اسنے ماں کو پیار سے "اور آپ اچھے سے ناشتہ کیجیے گا کہا تو وہ مسکرا دیں

زار کے جاتے ہی فورا اٹھیں اور کچن میں چلیں گئیں

وہ بولے۔۔ "بہت بد تمیز ہے یہ تم فیل مت کرنا تو صدام مسکرایا

اٹس اوکے۔۔

صدام نے کہا تو انس شاہ نے "ویسے گڈ ٹو سی یو بو تھ
کوئی جواب نہیں دیا

وہ "تمھاری ماں نہیں آئی اب تک میں لاتا ہوں اسے
کہہ کر چلے گئے جبکہ صدام کا شور بہت دل تھا آج
پراٹھا کھانے کا

--

"نتاشہ مجھے پراٹھا بنا دو۔۔

نتاشہ چیخی۔۔۔۔ "میں

صدام ہنس دیا۔۔

وہ بولا تو نتاشہ کے دماغ "اب میری بیوی بھی تم ہی ہو۔۔
میں ایک بات آئی۔۔

اسنے صدام سے پوچھنا ضروری سمجھا۔۔

اگر۔۔ تمھاری دو بیویاں ہوتی۔۔ تو تم کس کے حق میں ہوتے

نتاشہ کے سوال پر وہ کھل کر ہنسا۔۔ ”صدام

اسنے اسکا گال چھوا تو۔۔نتاشہ کی خوشی کا ”تمھارے

ٹھکانہ نہیں رہا

“اوکے میں میڈ سے بنوا دیتی وہ تمھیں پراٹھا

صدام زرا الجھ کر بولا۔۔ “نہیں یار تم خود بنا دو

نتاشہ کھکھلائ۔۔ “ہنی مجھے پراٹھا بنانا کب آتا ہے

صدام نے افسوس سے اسکی جانب دیکھا

“تو میرے لئے سیکھ لو

وہ ہنس دی ”ارے

میرے نیلز خراب ہو جائے گے اور ویسے بھی یہ

دیہاتی لڑکیوں کے کام ہیں میں ایسے کام نہیں کرتی مگر

“تمھیں پسند ہے تو بنوا دیتی ہوں

وہ کہہ کر چلی گئی جبکہ صدام۔۔ گھیرہ سانس بھر کر عینہ کے بارے میں سوچنے لگا وہ رات بھی اسے دیکھی نہیں تھیں

وہ۔۔۔ اسکا منتظر تھا کہ وہ روم سے اجائے کیونکہ اسکے کالج کا وقت بھی وہ چکا تھا۔۔۔

انس شاہ کی کسی بات کا جواب عالیہ کے پاس میں تھا۔۔

وہ بولے تو۔۔۔ عالیہ نے انکا ہاتھ اپنے بازو پر "کیا ہوا سے ہٹایا۔۔۔

وہ چیڑ کر بولی۔۔۔ "اپنی پہلی بیوی کے پاس جائیں

انس شاہ کا قہقہہ ابھرا

عالیہ برا مناتے بولی "ہنسنے کی بات ہے یہ

یار اٹس کامن۔۔ افکورس وہ میری بیوی ہے۔۔

انھوں نے کہا"مگر تم محبت ہو

ہاں یہ بات ان کے سامنے تو آپ کبھی نہیں کہیں

گے" وہ بولی۔۔

تو انس شاہ نے شانے آچکاے

سب کے سامنے کہنے میں کیا حرج ہے میں

نے چوری تو نہیں کی۔۔۔

زاران سے آفس میں اپنے روم کی چابی لینے ایا تھا

عالیہ کی باتیں سن کر اسے لگا آگ اسکے قدموں

میں لگی ہے اور سر پر بھی بجھے گی نہیں۔

عالیہ مسکرا دی۔۔

وہ انقریب سے اطراف افین اور زار دونوں کے

سامنے کرانے والی تھی۔

زار کی کی گئی بے عزتی کا احساس زرا کم ہوتا۔۔۔

انس شاہ صدام اور زار تینوں ہی آفس چلے گئے تھے

جبکہ نتاشہ نے آج بھی عینہ کا دروازہ پیٹ ڈالا تھا اب

تو وہ لڑکی اسے مشکوک لگنے لگی تھی ہر وقت دروازہ بند

کیے پڑی رہتی تھی۔۔۔

مگر عینہ کچھ دیر میں ہی باہر اگئی اسکی آنکھیں زرا سوجی

ہوئی تھیں۔۔۔

تبھی نتاشہ نے اسے پکڑ لیا۔۔

کیا مسلہ ہے تمھارے ساتھ ہر وقت کمرے کو تالا

اسنے غصے سے پوچھا۔۔۔ "چڑھا کر کیوں رکھتی ہو

عالیہ بھی پیچھے آگئیں افنین اپنے روم میں تھی

ٹھیک پوچھ رہی ہے وہ تم سے۔۔ تمھارا روم کل بھی لاک

تھا کل بھی کالج نہیں گئ چلو بخار تھا تمھیں۔۔ مگر

اب کیا ایشو تھا بیٹا پڑھائی وڑھائی چھوڑ دی ہے

عالیہ کے غصہ کرنے پر۔۔۔ عینہ پریشانی سے۔۔ "

نظریں جھکا گئ۔۔

اسکے پاس جواب نہیں تھا کوئی سوائے اس بات

کے کہ

سوری مما نیکسٹ ٹائم میں خیال رکھو گی۔۔۔ آئندہ

وہ بولی۔۔ تو۔۔۔ عالیہ نے زرا گھور "چھٹی نہیں کرو گی

کر۔۔۔ اسے۔۔۔ ناشتہ کرنے کا کہا۔۔

وہ ناشتہ کرنے ٹیبل پر بیٹھ گئ وہ ناشتے سے زیادہ اپنے

ہونٹوں کو کاٹ رہی تھی کہ کہیں وہ اسے نوٹس نہ کر لیں

اور اگر ایسا ہو گیا تو شاید وہ جان سے مار دیں گی۔۔ اسکو

۔۔

وہ۔۔ اس سے پیار کرتی تھی مگر سختی بھی بہت کرتی تھی

۔۔

عینہ نے ناشتہ کیا اور۔۔۔ اپنی جگہ سے اٹھی

یہیں بیٹھو ایک بات کرنی ہے مجھے تم سے

عالیہ بولیں۔۔۔ عینہ کے رنگ فق ہو گئے۔۔۔ "

وہ بیٹھ گئ بے چینی سے پہلو بدلنے لگی۔۔

ناہید اسفر کے لیے تمھارا ہاتھ مانگنے آنا چاہتی ہے۔۔

عالیہ نے "ناہید آنٹی کو تو تم جانتی ہو نہ۔۔۔۔

اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

اسنے غائب دماغی سے اثبات میں سر ہلا دیا

دماغ میں ایکدم جھٹکا لگا تھا اب یہ کون سا نیا امتحان اگیا تھا

ہاں تو اسفر کا بھی پتہ ہے تمھیں وہ۔۔۔ آنا چاہتی تھیں ۔۔ پہلے سوچ رہی تھی صدام اور انس سے بات کروں لیکن پھر تم سے پہلے۔۔۔ پوچھ لیا۔۔۔

وہ بولیں تو "تمھیں اس رشتے پر کوئی اعتراض تو نہیں

عینہ سر جھکا گئ۔۔ اسکی آنکھوں سے۔۔ آنسو۔۔۔ ٹوٹ ٹوٹ کر گیرنے کو بے تاب تھے مگر وہ رو نہیں پا رہی تھی۔۔ وہ انھیں کیسے کہتی۔۔۔ کہ۔۔۔ وہ نکاح کر چکی ہے۔۔۔

ہاں وہ اسے۔۔ جان سے مار دیتی۔۔۔

وہ انکار کرنا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن انکار کی وجہ کیا ہو سکتی تھی انکار کی کوئی وجہ نہیں تھی

عینہ بولی نتاشہ "مما میں ابھی ابھی میں پڑھ رہی ہوں

اسے۔۔ اپنی تیز نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھی اسے عینہ کی حرکات کچھ ٹھیک نہیں لگ رہیں تھی

ہاں تو کون سا کل تمھاری شادی کر رہی ہوں۔۔۔ بس ابھی منگنی کی رسم ہو جاتی ہے پھر دو سال تک

وہ اب قدرے نرمی سے بولیں۔۔۔ "شادی کر لیں گے

انھوں نے بتایا تو وہ چپ ہو گئ۔۔ اگر وہ زار کا نام لیتی تو اسکی۔۔۔ ماں کیا ری ایکشن دیتی۔۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی آخر کس طرح یہ بات روکے

وہ۔۔۔ اب "مما پلیز کچھ ٹائم بعد کر لیں گے منگنی

عالیہ کو حیرانگی ہوئی وہ رو دینے کو کیوں تھی۔۔۔

وہ پوچھنے لگیں عینہ "تم میرے غصہ کرنے پر ایسی ہو رہی ہو

کی آنکھوں سے آنسو گیرنے لگے اور وہ نفی میں سر ہلا

گئ

وہ اسکے پاس آکر "پھر کس بات پر رونا رہا ہے

بیٹھ گئیں۔۔۔

وہ۔۔بولی اور آنسو صاف کیے تو "مما مجھے ڈر لگتا ہے

عالیہ مسکرادیں وہ اسپر سختی کرتی تھیں تو وہ اکثر

ایسی ہی ہو جاتی تھی۔۔

اب تم بڑی ہو گئ ہو عینہ اس میں ڈرنے والی تو کوئ

وہ مسکرائیں تو نتاشہ اس ڈرامے کو "بات نہیں

مزید دیکھے بنا اٹھ گئ اسے کچھ دیر تک اپنی ماں کے

گھر جانا تھا۔۔۔

تبھی عینہ اور عالیہ ابھی باتیں کر رہے تھے کہ۔۔ نتاشہ اگئ

۔۔

اسنے کہا تو "میں مما کے ہاں جا رہی ہوں

عالیہ نے سر ہلا دیا اور نتاشہ چلی گئ۔۔۔

جبکہ عالیہ نے عینہ کو بات کے اختتام پر یہ کہہ دیا تھا کہ کل پرسوں تک اسفر اور ناہید آئیں گے۔۔ تو وہ ریڈی رہے ابھی صرف منگنی کی رسم ہی ہو گی اور۔۔۔

عینہ چاہ کر بھی انکار نہیں کر پائی کیونکہ اسکے پاس کوئی انکار کی وجہ تھی ہی نہیں۔۔۔

وہ عالیہ کی باتیں غائب دماغی سے سنتی رہی جو اسے ۔۔۔ اسفر کے بارے میں بتا رہی تھی اسفر کو وہ تو جانتی تھی مگر زار نہیں نہ ہی اسفر کا کوئی کبھی ذکر کیا تھا اسنے زار سے۔۔ نہ جانے وہ اس خبر پر

وہ بے حد پریشان ہو گئ تھی شاید زندگی میں سے
سکون ہی نہیں رہا تھا۔۔

عالیہ باتیں کرتے کرتے زار تک پہنچ گئ تھی "اور وہ زار

عینہ اس نام پر چونک کر اپنی ماں کو دیکھنے لگی

کس قدر بدتمیز ہے منہ پھٹ ہے تم دیکھنا
اسکو تو اسی کے باپ سے سیدھا کرادوں گی میں

عالیہ نے سر جھٹکا "

عینہ نے "مما ہمارا مسلہ تو نہیں۔۔۔ انکل انکے رئیل بابا ہیں
زرا سی کوشش کی تھی ماں کو سمجھانے کی۔۔۔

میں نے کب منا کیا ہے وہ اسکا۔۔ اصل باپ
نہیں مگر۔۔ تم نے دیکھا کیسے تمھاری ماں کی عزت
افزائی کر کے گیا تھا اور صبح جان بوجھ کر مجھے
دیکھانے کے لیے افنین اور انس کو ساتھ بیٹھا کر

اہمیت کم کرنا چاہتا ہے اور۔۔اگر وہ ایسی کوشش کرے گا تو۔۔۔پھر میں۔۔۔ہاتھ پر ہاتھ دھرے اپنی بے عزتی سنتی رہوں ایک بات تم یاد رکھنا عینہ تمھاری ماں نے کبھی۔۔۔اپنی عزت پر کامپر ومائز نہیں کیا ۔۔۔

وہ غصے سے بولیں عینہ جانتی تھی اسکی ماں کے نزدیک اسکی عزت کتنی اہم ہے۔۔۔۔

وہ خاموش ہو گئ۔۔۔۔

کیونکہ اسکا کچھ کہنا۔۔۔کسی کو بھی اسکی طرف متوجہ کر سکتا تھا۔۔۔

عینہ کچھ دیر وہیں بیٹھی رہی اور۔۔عالیہ خود ہی تھک کر اٹھ کر چلی گئیں جبکہ۔عینہ۔۔۔۔اپنے روم میں اگئ۔

۔۔

اسے بہت عجیب لگ رہا تھا سب کچھ سب
ٹھیک ہی تو تھا۔۔

اگر زار انس شاہ کا بیٹا نہ ہوتا تو۔۔ وہ آج اپنی ماں سے
کہہ دیتی کے وہ کسی اور کو پسند کرتی ہے اور

اسی سے شادی کرنا چاہتی ہے۔۔۔ اسکا سر درد کر رہا
تھا۔۔ ان سب باتوں کو سوچ کر تبھی وہ لیٹ گئ اور
آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

جلد ہی اسکو نیند نے اپنے آغوش میں بھر لیا
تھا سمجھ نہیں ارہا تھا محبت کو دیکھے یہ۔۔۔ ماں
کے فیصلے کو۔۔۔

صدام زار کے آنے کے۔۔ بعد خود ہی ہر چیز سے پیچھے ہٹ گیا تھا اور یہ ایکطرح اچھا بھی نہیں تھا پہلے انکے۔۔ گھر میں وہ رہنے لگے تھے اور پھر اسکے بیزنیس پر وہ حق جماتا یہ کچھ ٹھیک نہیں تھا۔۔

وہ اپنے کیبن میں بیٹھا اپنے کام کی فائل دیکھ رہا تھا صبح سے زار کو بھی کام کرتا دیکھ رہا تھا زار کا الگ ہی انداز تھا اسنے ایکدم ہی سارا کام سنبھال لیا تھا صدام ۔۔ کو اچھا لگا تھا اسکا۔۔ انداز کے وہ ہر کام میں کھرا تھا البتہ وہ صدام کے ساتھ۔۔ رویہ اچھا نہیں رکھتا تھا نہ ہی وہ بولا تھا۔۔ مگر۔۔ انس شاہ سے ۔۔۔ بات کرتا ہوا اور آفس میں ورک کرتا ہوا

۔وہ۔۔ درحقیقت وہاں کا مالک ہی لگ رہا تھا۔۔

صدام اپنی فائلز بند کر کے۔۔ اپنے مینجر کو کال کرنے لگا اسکی ایک چھوٹی سی کمپنی تھی۔۔۔

اور قدرت نے اسکو ایک بڑے سارے آفس کا

مالک بنا دیا تھا۔۔

مگر وہ لالچی نہیں تھا تبھی اپنے کام سے کام رکھا تھا

اسنے انس شاہ کے لاکھ کہنے کے باوجود اسنے زار کی

جگہ نہیں لی تھی۔۔ وہ ایک پل کے لیے۔۔ اپنی زندگی کو

سوچنے لگا۔۔۔

نتاشہ نے اسے اولاد نہیں دی تھی۔۔۔

اور بچے اسے بہت پسند تھے۔۔

نتاشہ سے محبت کی وجہ سے کبھی وہ اس بات کا

اظہار نہیں کر سکا کہ اسے۔۔۔

اولاد کی ضرورت ہے۔۔۔

مگر کب تک کب تک وہ صرف نتاشہ کے

بیگ گراؤنڈ کی وجہ سے خاموش رہے گا۔۔۔

نتاشہ کا بیگ گراؤنڈ بہت سٹرونگ تھا۔۔

اور اسے لگتا تھا کہ صدام۔۔۔ اسکے پیسے کی وجہ سے کبھی منہ نہیں کھولے گا مگر اولاد وہ کمی تھی جس کو ۔۔نتاشہ پورا نہیں کر پا رہی تھی اور ہر گزرتے وقت کے ساتھ۔۔ اسے۔۔۔ اور بھی شدت سے اس کمی کا احساس ہوتا تھا۔۔

نتاشہ اپنے گھر میں داخل ہوئی۔۔ اور صوفے پر ڈھیر ہو گئ اسکی ماں پارٹی میں جانے کے لیے ریڈی تھی۔۔

اسے دیکھ کر۔۔ لیونگ روم میں اگئیں

دونوں ماں بیٹی۔۔بہت فارمل انداز میں ایک

دوسرے سے ملیں۔

وہ اس سے پوچھنے لگی "اور کیسی ہو کیسے آنا ہوا

نتاشہ "کچھ نہیں بس گھر پر بور ہو رہی تھی تو یہاں اگئ

نے شانے اچکائے

کب تک یوں پھیرتی رہو گی۔۔۔تمھیں اولاد کی

اسکی ماں نے کہا تو وہ انھیں "ضرورت ہے۔نتاشہ

دیکھنے لگی

کہاں سے لاؤ میں رپورٹ کے بارے میں آپ

وہ غصے سے بولی "جانتی ہیں پھر بھی ایسی باتیں کر رہیں ہیں

تم نہایت بیوقوف ہو۔۔اور۔۔بیوقوف ہی رہو گی

اللہ اللہ کر کے تو میری فکر ختم ہوئی ہے جب تمھاری اس بڈھی ساس نے انس شاہ سے شادی کی ہے

چلو تمھارا ایک گراؤنڈ تو مظبوط ہوا۔۔

انس شاہ کا بیٹا زندہ ہے ابھی اور وہ بھی ایسا اڑیل ہے کہ ۔۔۔جو آپ سوچے بیٹھیں ہیں ویسا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ ایک وہ گھر ہی ہے صدام کے نام اور چھوٹی سی کمپنی ---"

وہ بولی اور سر جھٹکا

تم تو ہی بیوقوف۔۔۔انس شاہ جب تک تمھاری ساس کا عاشق رہے گا تب تک تو تم لوگوں کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا کتنے آرام سے تم انس شاہ کی پراپرٹی اپنے

نام اتروا سکتی ہو مگر ۔۔ یہ تب ہو گا جب تمھارے ہاں

"اولاد ہو گی یہ صدام کے اولاد ہو گی

ک ۔۔ کیا مطلب آپ کی اس بات کا صدام

وہ زرا گھور کر انھیں دیکھنے لگی ۔۔ جبکہ انھوں نے ۔۔ "کی اولاد

نفی میں سر ہلایا

تمھیں ہزار بار کہا ہے کسی غریب کو پکڑ کر

صدام کی شادی کرا دو ۔۔ بچے لو اور اسے ہیک کرا کر ۔۔

وہ بولیں تو "بچوں کی ماں بنو اور سٹرونگ ہو گھر میں

نتاشہ نے تالی بجائی

بہت اعلیٰ ایک میرا شوہر ۔۔۔ ہے اور آپ

اسکو باٹنے کی بات کر رہی ہیں ۔۔

میں صدام سے بہت محبت کرتی ہوں اور وہ بھی مجھ

سے سوال ہی پیدا نہیں ہو گا میں کسی اور سے اسکی

میں تمہارا کچھ نہیں کر سکتی پھر بیٹھو یوں ہی اکیلی میں جا رہی ہوں آج اگر بچے ہوتے تو روز منہ اٹھا کر نہ ادھر ادھر نکل جاتی ماں سمجھا رہی ہے مگر ابھی تو محبت کا بھوت سوار ہے۔۔جب عمر تھوڑی سی بڑھے گی تو یہ محبت کا بخار اتر جائے گا اور وہ غصے "تب تمہیں پتہ چلے گا۔۔۔اولاد کتنی ضروری ہے سے بھڑکتی کہہ کر وہاں سے چلی گئیں جبکہ نتاشہ نے غصے سے وا اس اٹھا کر پھینک دیا۔۔۔

شادی سے پہلے سے ہی وہ بچوں سے نفرت کرتی تھی مگر اسے یہ پتہ نہیں تھا کہ اسکے ہی بچے نہ ہوئے تو اسکو کیا کچھ سننا پڑے گا اور بچے کتنے اہم بن جائیں گے۔۔

وہ خود ہی کچھ دیر میں اٹھ کر وہاں سے نکل کر دوبارہ گھر آ گئی تھی۔۔

رات وہ تینوں ساتھ ہی واپس لوٹے تھے زار الگ

گاڑی میں تھا جبکہ صدام اور انس شاہ ایک

ساتھ زار نے اپنی گاڑی روکی اور۔۔وہ گاڑی کی چابی۔۔ڈرائیور

کیطرف اچھال کر۔۔اندر چلا گیا جبکہ انس شاہ

بس اسے گھور کر رہ گئے۔۔۔

اس لڑکے کو کتنی بار سمجھایا ہے گاڑی خود پارک کیا کرو

انس شاہ ""مگر نہیں سمجھ کچھ نہیں آتی اسکو

بڑبڑائے تو صدام مسکرا دیا۔۔۔

۔اسے یہ موقع ""میں نے آپ سے بات کرنی تھی

ٹھیک لگا تھا

انس شاہ نے اسکیطرف دیکھا۔۔

ایکچلی میں اب اپنے بیزنیس پر فوکس کرنا
چاہتا ہوں تو زار آنے لگا ہے تو میں اپنی کمپنی پر
فوکس کروں گا۔۔۔

وہ کمپنی چھوٹی ہے یہ بڑی میرے باپ کی ہے اور مجھے
اسے ہی چلانا ہے آپکے اسرار پر پہلے بھی میں نے آپکی
کمپنی جوائن کی تھی تو اب میں وہاں نہیں آنا چاہتا
صدام بولا تو انس شاہ خاموش ہو گئے "

حسنین کی کمپنی ایک ڈوبی ہوئی کمپنی ہے تم کوشش کرو
کہ اس سسٹم کو بند کر دو اور۔۔۔ میرے ساتھ
"جوائنڈ ہو جاؤ

انس شاہ کی بات پر پہلی بار صدام نے انھیں
سرد نظروں سے دیکھا تھا۔

حسنین خان کی کمپنی چھوٹی تھی یہ بڑی۔۔انکا نام

چلانے کی لیے انکا بیٹا ہے۔۔۔

اسنے کہا تو انس شاہ خاموش ہو گئے۔۔۔"

اور صدام گاڑی سے باہر نکل گیا۔۔۔

دوسری طرف سے انس شاہ بھی نکل گئے دونوں

اندر ائے تو عالیہ کھڑی تھی۔۔وہ روز انکا ویلکم کرتی تھی

ابھی زار گزر کر گیا تھا تب وہ یہاں نہیں تھیں انھوں

نے پہلے بیٹے کو پیار کیا اور پھر انس شاہ کو سلام

۔۔۔۔

کھانا آج میں نے ریڈی کیا ہے۔۔۔احبائیں آپ

وہ بولیں تو انس شاہ اور "لوگ جلدی فریش ہو کر

صدام سر ہلا کر چلے گئے۔۔

دوسری طرف۔۔عالیہ اور عینہ نے مل کر ٹیبل لگائی کچھ ہی دیر میں سب فریش ہو کر اگئے

۔۔۔

جبکہ انکے بیچ افین اور زار نہیں تھے انس شاہ نے میڈ کو پکارہ

وہ بولے تو عالیہ کو نہ جانے "زار اور افین کو بلاؤ کیوں اچھا نہیں لگا اب۔۔افین اتنی بھی اہم نہیں تھی کے اسے یاد کیا جاتا۔۔۔

ملازمہ چلی گئ تو۔۔۔زار جو اپنی ماں کے پاس بیٹھا تھا ان سے باتیں کر رہا تھا اس بلاوے پر خوش ہوا تھا ۔۔۔اور صبح ناشتے کا منظر یاد آگیا۔۔

تبھی وہ منہ دھو کر۔۔بال پیچھے کرتا۔۔بلیک شرٹ کی کف کہنیوں تک فولڈ کیے باہر نکلا پیچھے افین بھی تھی تو انکی

فیملی کو ٹیبل پر جمع دیکھ اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا

وہ انس شاہ کے عین سامنے والی چیئر پر بیٹھ گیا جو
کہ سربراہی کرسی تھی۔۔

سب خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے افین زار کے
پاس بیٹھی تھی۔۔زار بے حد سنجیدہ تھا صرف اپنی
ماں کی وجہ سے ورنہ وہ یہاں کبھی کسی صورت نہ
بیٹھتا۔۔۔

عینہ اسے چور نظروں سے دیکھ رہی تھی آج تو پورے دن بعد
دیکھا تھا۔۔۔

ورنہ مختلف اوقات میں نظروں کا تصادم ہو
جاتا تھا زار تو اس سے بلکل بیگانہ تھا۔۔۔

عینہ۔۔پلیٹ میں چمچ یوں ہی چلا رہی تھی۔۔۔بنا کچھ کھائے

افنین نے زار کے لیے کھانو نکالا۔۔۔اور زار نے خاموشی سے کھانا شروع کر دیا۔۔۔

پہلا لقمہ لیتے ہی وہ "کس نے بنایا ہے یہ کھانا پلیٹ دور کرتا بولا۔۔۔

سب نے اسکیطرف دیکھا۔۔

وہ چلایا۔۔۔ "سکینہ

افنین نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا "زار

مما میں کھانے میں اتنی مرچیں نہیں کھاتا یہ بات سکینہ جانتی ہے اس کا دماغ تو نہیں حل گیا جو ڈبے پلٹ دیے اسنے مرچوں کے" وہ بھڑکا۔۔۔

عینہ کے "مگر کھانے میں مرچیں تو نہیں

منہ سے بے ساختہ نکلا تھا۔۔اور منہ سے نکلتے ہی

اسے زار کی آنکھوں میں اپنی موت دیکھائی دینے لگی

اسنے سب کے سامنے معافی "بس۔۔۔سوری

مانگ لی عالیہ نے عینہ کو گھور کر دیکھا کہ کس

بات پر اسنے معافی مانگی ہے۔۔

سکینہ دوڑ کر باہر آئی۔۔

وہ زار صاحب آج تو تمام کھانا چھوٹی بیگم نے بنایا

ہے۔۔۔ میں معافی چاہتی

"میں آپکے لیے کچھ بنا دیتی ہوں

وہ بولی تو زار پلیٹ پیچھے کرتا کھڑا ہو گیا

وہ "ایک کھانا بھی حرام ہے اس گھر میں

اکھڑ کر بولتا جانے لگا۔

انس شاہ اسکی ساری حرکتیں دیکھ رہے تھے

افین شرمندہ سی تھی

زار۔۔ سپائیسی کھانا نہیں کھاتا۔۔۔ بچپن سے ہی۔۔

وہ چپ ہو گئی۔۔ "کھانا اچھا بنا ہے۔ مگر۔۔

انس شاہ "تو کل سے اسکے لیے کھانا تم خود بنا لینا

بھی جانتے تھے یہ بات اور زار۔۔ اکثر سکینہ پر

بھڑکتا تھا کھانے میں مرچوں کی وجہ سے

بہت تبھی انس شاہ بولے۔۔۔

تو افین نے سر ہلا دیا

وہ کہہ کر خود بھی اٹھ گئی اور زار کے "جی ٹھیک ہے

کمرے کیطرف بڑھ گئی جبکہ سکینہ نے سارا کام چھوڑا

جو عالیہ نے اسے کہا تھا کہ وہ۔۔۔

روٹیاں ڈال دے۔۔۔ اور زار کے لیے کھانا بنانے لگی

عالیہ کے دل میں اور بھی جلن اٹھ گئی تھی زار کے نام کی کہ وہ ایسی بھی کیا توپ چیز ہے جو اسکے ہاتھ کا بنا کھانا نہیں کھا سکتا اور انس شاہ اسے سپورٹ کر رہے تھے اس معاملے میں۔۔۔

اسے شدید غصہ آیا۔۔اور عینہ اس بات پر گھبرا رہی تھی کہ آگے کیا ہوگا اسکے منہ سے نکلا ہی کیوں۔زار سے بچنے کے لیے۔۔۔اج اسنے سوچ لیا تھا وہ روم میں نہیں جائے گی اسے ڈر لگ رہا تھا ابھی سے ہی

سکینہ نے اس کا کھانا بنا دیا تھا۔۔۔ زار نے اپنے روم

میں ہی کھانا کھایا۔۔۔۔

۔۔ ”کیا کھانے میں مرچیں زیادہ تھیں

افنین نے پوچھا تو وہ۔۔ نفی میں سر ہلانے لگا

وہ ”اتنے زہریلے ہاتھوں نے بنایا تھا میں کیوں کھاتا

بولا تو افنین نے سر تھام لیا

”کسی دن پیٹے جاؤ گے زار اپنے باپ سے

وہ نخوت سے بولا۔۔۔۔ ”آویں

اسنے کہا۔۔۔ تو افنین نے سر نفی ”بچہ نہیں ہوں

میں ہلایا

”اپ نے سنا۔۔ اس عورت کی میسنی بیٹی کو

زار نے کلس کر کہا

افنین اسکا کمرہ ٹھیک "عینہ کی بات کر رہے ہو
کرتیں بولیں

وہ شانے اچکا کر بولا۔۔۔ "ہاں جو بھی ہے وہ
اچھی بچی ہے ڈری سہمی سی رہتی ہے کبھی کھل کر بولتی بھی
افنین نے کہا تو۔۔زار نے ماں کیطرف "نہیں۔۔۔
دیکھا

وہ پانی کا گلاس لبوں سے لگا گیا "اتنی بھی اچھی نہیں ہے
اب میں نے تمھیں یہ تو نہیں کہا اسے پسند کرو
وہ ہنس دیں۔۔۔"

زار کچھ نہیں بولا

آپکو ان میں سے کسی کی فیور کی ضرورت نہیں ہے
"۔۔۔

وہ اٹھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

اب عینہ کے پیچھے مت پڑ جانا۔۔۔اور زیادہ مت سوچو

فریش ہو جاؤ"

افنین اسکے کپڑے الماری میں لگاتی بولیں۔۔۔تو۔

زار ایک پل کے لیے رک گیا

اسکے پیچھے پڑنے سے تو ماں آپ بھی نہیں روک

سکتیں"وہ بڑبڑایا۔۔۔اور۔۔واشروم میں چلا

گیا۔۔۔

عالیہ کا انداز انس شاہ کے ساتھ روکھا روکھا

سا تھا۔۔۔

انس شاہ نے انکا ہاتھ پکڑا

وہ پوچھنے لگے "کیا مسلہ ہے ایسے کیوں پریشان ہو

عالیہ نے "انس۔۔کیا وہ کھانا اچھا نہیں تھا

بھیگے لہجے میں وپچھا

انس شاہ ہنس دیا۔۔اور اسکے آنسو صاف "ارے

کیے

افکورس اچھا تھا مگر زار بچپن سے ہی سپائیسی فوڈ

نہیں کھاتا۔۔اسے چیڑ ہے زیادہ مرچوں والے

کھانے سے۔۔اور۔۔بہت ہنگامہ کھڑا کر دیتا ہے

اگر اسکی پسند کا کھانا نہ بنے اور ویسے بھی تمھیں کیا

ضرورت ہے کسی کے لیے محنت کرو تم صرف

میرے لیے بناؤ۔۔زار کا کھانا اسکی ماں بنا لے گی

انس شاہ نے سمجھایا۔۔"

وہ "مگر پھر بھی۔۔اسطرح انسلٹ کر دی اسنے میری

اچھا تم تو تو مت میں کل پوچھتا ہوں اس سے ویسے

"اس لڑکے میں تہذیب کی شدید کمی ہے

اسطرح تربیت کی ہے افنین نے اسکی وہ بلکل لحاظ

وہ۔۔ بولیں تو انس شاہ نے۔۔ نے گھیرہ "نہیں کرتا۔۔

سانس بھرا۔۔۔

دیکھو عالیہ۔۔۔ اسکے لیے ابھی مشکل ہے یہ سب

برداشت کرنا میری توجہ کا بٹ جانا وہ صرف

یہ چاہتا ہے اسکا باپ صرف محبت کرے تو

اس سے۔۔۔ کسی اور کو نہ دیکھے اسکی ماں محبت

کرے اس سے کرے وہ ہر رشتے اور جزبے کو لے کر

بے حد جزباتی ہے اور یہ بات اب کی نہیں ہے

تمھارے آنے کے بعد ایسا ہوا ہے میں جانتا ہوں

یہ اسکی عادت ہے میری توجہ کے بٹنے کی

وجہ سے وہ۔۔ایسا۔ہارڈ رویہ دیتا ہے۔۔ تم اس سے بات کیا کرو بولا کرو۔۔۔

"عادی ہو جائے گا تمھارا

زارنہ ہوا جانور ہو گیا جسے عادت ڈالوں میں

عالیہ نے دل میں سوچا اور سر جھٹکا۔۔"اپنی منہ سے نہیں کہا کیونکہ وہ دیکھ سکتیں تھیں انس شاہ کو بھی زار سے محبت ہے۔۔

وہ بولیں "اچھا مجھے عینہ کے بارے میں بھی بات کرنی تھی

انس شاہ۔۔کی ساری توجہ اسکیطرف تھی "ہاں بولو

میری دوست ناہید اسفر اپنے بیٹے کے لیے عینہ کا رشتہ مانگنے آنا چاہتی ہے۔۔ویسے تو میں جانتی ہوں عینہ ابھی چھوٹی ہے مگر۔۔اسکی بہت خواہش ہے ہر روز فون کرکے۔۔بہت فورس کرتی ہے تو میں نے بھی

سوچا چلو منگنی ہو ہی جائے شادی پھر اسکی

عالیہ "تعلیم مکمل ہونے کے بعد ہو جائے گی

نے بات مکمل کی۔۔

"عینہ بہت معصوم ہے تم لگتا ہے اسفر اسکے لائق ہے

انس شاہ نے۔۔۔ کہا تو عالیہ ہنس دی

کیوں نہیں بہت تہذیب والا بچہ ہے۔۔ پڑھا

لکھا ہے۔۔۔ اچھی پوسٹ پر ہے۔۔۔ اور مجھے تو بہت

عالیہ کے کہنے پر انس شاہ مسکرا رہے "پسند ہے

ٹھیک ہے پھر تمھیں پسند ہے تو۔۔۔ کوئی مسلہ نہیں

انس شاہ کی بات پر وہ مسکرا دیں۔۔۔ "

جبکہ انس شاہ ہنس دیے۔۔۔۔

چلیں پھر میں اسے کل آنے کا کہتی ہوں ڈیٹ

وغیرہ فائنل کر لیں گے آپ اسفر سے ملیں گے

وہ بولی تو انس شاہ نے سر اثبات میں ہلایا "کہ

اور لیپ ٹاپ کھول لیا عالیہ بالکنی میں ناہید

سے بات کرنے آئیں۔۔ تو سیدھا نظر گیٹ کے

پاس۔۔لون کی گھاس پر بیٹھے زار پر گئ وہ اس کالی

رات میں۔۔ اپنے دو کتوں سے کھیل رہا تھا۔۔۔

دونوں کتے اس پر چڑھتے تو کبھی اسکو پیار کرتے۔۔

جبکہ وہ بلیک ٹی شرٹ اور جینز میں بے حد

ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

اسکے ہسنے کی آواز لون میں گونج رہی تھی۔۔۔

عالیہ چند لمحے اسے دیکھتیں رہیں اور پھر۔۔

نفرت سے۔۔ سر جھٹکا۔۔

اور جھولے پر بیٹھ کر ناہید کو کال ملالی۔۔۔

نتاشہ بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔ اسنے فیل کیا تھا آج کل صدام آفس ورک میں زیادہ ہی بیزی ہو گیا تھا نہ اسے ٹائم دیتا تھا نہ ہی توجہ۔۔

وہ بولی۔۔ وہ بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی جبکہ صدام "صدام صوفے پر بیٹھا ورک کر رہا تھا۔۔

وہ مصروف سا بولا۔۔ "ہاں بولو

کیا تمھیں میرے علاوہ بھی کوئی پسند آ سکتی ہے

اسنے ایسے ہی پوچھ لیا"

صدام نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا وہ "میں نے کیا کبھی کہا ہے ایسا اس وقت کافی مصروف تھا اور یہ سوال اسکے نزدیک بے حد فضول تھا۔۔۔

وہ محبت کرتا تھا اس سے ڈیٹس اِیٹ

نہیں میں نے ویسے ہی پوچھ لیا۔۔

تم انس شاہ کے۔۔ بیزنیس میں اچھے سے انولو ہو

نتاشہ "رہے ہو ویسے یہ ہمارے حق میں اچھا ہے

مسکرائی

دماغ ٹھیک ہے تمھارا۔۔ میں دوبارہ سے اپنی کمپنی جوائن

صدام نے اسے اطلاع دی "کر چکا ہوں

نتاشہ تو حیران رہ گئی "واٹ

صدام تھکا تھکا سا صوفے کی پشت سے ٹیک لگا "یس

گیا

تم پاگل ہو۔۔ جہاز کو چھوڑ کر۔۔ تم دوبارہ سے ایک چھوٹی

نتاشہ تلخی سے بولی۔۔ "کشتی میں سوار ہو گئے ہو

جبکہ صدام کو اسکا رویہ برا لگا۔۔

وہ تیوری چڑھا کر بولا تو۔۔ ”تم کیسے بات کر رہی ہو۔

نتاشہ سٹپٹائی۔۔۔

س۔۔ سوری ہنی بٹ۔۔ میں حیران ہوں ہمارے

پاس۔۔ انس شاہ کی کمپنی کو اپنے نام کرانے کا اچھا

موقع تھا“

”نتاشہ سیریسلی۔۔ مجھے اب حیرانگی ہو رہی ہے

صدام۔۔۔ کو غصہ آیا۔۔۔

میں نے ایک دن بھی ایسا نہیں سوچا اور تم کیا کچھ

وہ بھڑکا “سوچے ہوئے ہو

نتاشہ کو بھی غصہ آیا ”تم مجھ پر غصہ کر رہے ہو صدام

۔۔۔

تو اور کیا کروں تم نے اپنی بکواس سنی ہے میں

وہ بولا "خوش ہوا اس میں جو میرے پاس ہے

اور دوبارہ لیپ ٹاپ دیکھنے لگا نتاشہ تو غصے سے کھولنے لگی

صدام کے غصے سے واقف تھی۔۔ تبھی زیادہ بحث نہیں کی وہ کبھی کبھی ہی غصہ کرتا تھا مگر جب کرتا تھا تو پچھ نہیں دیکھتا تھا۔۔ نتاشہ تبھی ہر وقت سوئیٹ رہتی تھی کہ وہ غصہ نہ کرے۔۔۔

نتاشہ نے پوچھا۔۔ تو۔۔۔ "صدام تمھیں اولاد چاہیے

صدام نے اسے۔۔ دیکھا

صدام کو آج اسکی باتیں فضول "تم خرید کرلانے والی ہو لگ رہیں تھیں

ن۔۔ نہیں۔۔ خریدنے کی کسی بات ہے میں سوچ

وہ بولی شادا سے "رہی ہوں تمھاری دوسری شادی کرادوں

ٹیسٹ کرنا چاہتی تھی کہ وہ کیاریایکشن دیتا ہے مگر

صدام کے انداز میں وہی لاپرواہی تھی۔۔

اللہ نے مجھے اولاد دینی ہو گی تو تم سے ہی دے دے گا۔۔۔

اسنے کہا۔۔ "فالتو باتیں کم سوچو اور سو جاؤ

تونتاشہ خوش ہو گئ۔۔ یعنی اتنی اہمیت تھی صدام کی

اسکی نظر میں مگر یہ تو بہت غلط ہوا تھا کہ

انس شاہ کے بیزنیس سے صدام الگ ہو گیا

تھا۔۔۔ اسنے سوچا صبح مما سے اس موضوع پر

بات کرے گی

وہ اپنے کتوں سے کھیل کر اپنے روم میں جانے لگا کہ رک گیا۔۔۔

عینہ کا روم اسکے بلکل اوپوزیٹ تھا۔۔۔اسے کچھ دیر پہلے کی بات یاد آئی ماتھے پر کئی بل ڈالے وہ اس کے کمرے کیطرف بڑھ گیا صدام کا کمرہ دیکھا دروازہ بند تھا۔۔۔اسنے عینہ کے کمرے کا دروازہ کھولنا چاہا مگر دروازہ لاک تھا

اسنے سوچا۔۔۔گویا "یعنی اب مجھ سے چھپا جا رہا ہے وہ جان کیا تھا وہ اپنی بات کی وجہ سے اس سے چھپ رہی ہے۔۔۔

اسنے اپنی پاکٹ میں سے چابی نکالی اور دروازہ کھول لیا۔۔دروازہ کھول کر وہ اندر ایا۔۔تو اندر بلکل اندھیرہ تھا

اسنے لائٹس اون کر کے دیکھا مگر یہاں کوئی نہیں

تھا۔۔وہ اس سے چھپ رہی تھی ڈر گئی تھی۔۔۔

زار۔۔۔کو غصہ آنے لگا۔۔۔

حالانکہ اسنے کہا تھا وہ کسی کی حمایت نہیں لے گا

خاص کر عالیہ کی تو قطعاً نہیں۔۔

وہ کہاں ہو سکتی تھی لون سے تو وہ خود آرہا تھا

حال میں وہ کھڑا تھا۔۔۔اور انس شاہ کے

کمرے میں اس وقت وہ ہو نہیں سکتی تھی۔۔

صدام کا روم بھی لاک تھا۔۔۔

وہ اندازے کے مطابق ٹیرس کی جانب بڑھنے لگا

۔۔

ٹیرس پر مکمل اندھیرہ تھا۔۔۔

عینہ اسکے بھاری قدموں کی آواز پر پہلے ہی ڈر کر چھپ گئی تھی پیچھے کیطرف زار سمجھ گیا تھا وہ ادھر ہی ہے کیونکہ اسکی تیزی پکڑتیں سانسیں۔۔۔صاف سنائی دے رہیں تھیں

زار۔۔۔نے۔۔۔ٹیرس کا بلب اون کیا۔۔عینہ نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے

وہ "ایم سوری م۔۔مجھے میں بہت زیادہ سوری ہوں زار رونے والی ہو رہی تھی۔۔

زار سرد "تمھیں سزا ہے بنا معافی نہیں ملے گی۔۔۔ لہجے میں بولا یہ الگ بات تھی اسکی کیوٹنیس پر وہ اسکی طرف بلاوجہ ہی مائل ہو رہا تھا۔۔۔

عینہ نے بے چارگی سے دیکھا زار نے انگلی کے اشارے سے اسے پاس آنے کو کہا جبکہ وہ خود دیوار کو ٹیک لگا

عینہ کے بال اڑ کر اسکے چہرے پر آنے لگے جبکہ وہ۔۔۔

معصومیت سے۔۔۔اسکیطرف بڑھ رہی تھی

عینہ اسکے نزدیک سس گئ

زار کو اسوقت اسپر غصہ "تم مجھ سے چھپ رہی تھی

نہیں ارہا تھا نہ جانے کیوں۔۔۔۔

تبھی اسنے عینہ کو مصنوعی گھورتے۔۔۔ہوئے پوچھا۔۔

عینہ نے جلدی سے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

وہ سختی سے بولا۔۔ "کیوں

عینہ جھکے جھکے سر سے بولی۔۔۔ "ڈر لگ رہا تھا۔۔

زار نے اسے نزدیک کر لیا۔۔ "اب کہیں لگ رہا

عینہ کی پلکیں جھک گئیں۔۔۔

وہ رک گئ۔۔زار کا بازو اسکی "ل۔۔لگ رہا ہے۔۔ مگر

کمر میں حائل ہوا تھا۔۔۔

عینہ سٹپٹائی۔۔۔ شرم سے چہرہ سرخ ہو گیا۔۔۔

وہ گھمبیر لہجے میں بولا اور نظر اسکے دوپٹے کے ”مگر

زرا سے سرکتے ہی اپنے دیے گئے نشان پر گئ۔۔۔

عینہ کے معاملے میں وہ اس وقت شدت سے

بے اختیار ہونے لگا تھا۔۔۔

وہ بولی۔۔ جھجھکتے ہوئے۔ ”مگر آپ غصہ نہیں کریں گے

اسنے انگلی سے اسکے بال کان کے پیچھے کیے۔۔۔ ”کیوں

عینہ کا دل دھڑک رہا تھا دل کی دھڑکن کی آواز زار

باخوبی سن سکتا تھا۔۔

وہ بولی۔۔۔ ”کیونکہ میں سوری ہوں

زار نے اچانک اسکی گردن جکڑ کر اسے دیوار سے لگا دیا

۔۔۔

عینہ کی آنکھیں پھٹ گئیں۔۔

"اب بتاؤ کیا لگتا ہے تمھیں

اسکے بے رخی سے کہنے پر۔۔۔عینہ بے بسی سے بولی "زار

۔۔

سخت نفرت ہے مجھے تم سے تو اپنے انداز کی

وہ" دلفریبی سے مجھے لبھانے کی ضرورت نہیں

بھڑک کر بولا

۔۔

اور اسے خود سے دور دھکیلا۔۔۔

عینہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔ "جھوٹ

زار کا ضبط جواب دینے لگا "عینہ تھپڑ مار دوں گا میں

وہ سر جھکا گئ۔۔ "مار دیں مگر یہ مت کہیں

زیادہ نہیں زبان چل رہی دو منٹ میں زبان بند کرا

وہ اسکا چہرہ اپنی سخت انگلیوں "دوں آگ تمہاری

میں جکڑتا بولا۔۔۔

عینہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

مزید تم مجھے فریب نہیں دے سکتی ایک بار

وہ ان آنکھوں سے "دھوکا کھالیا ہے تم سے میں نے

نگاہیں چرا تا۔۔غصے سے بولا۔۔۔

م۔۔میں نے غلط کیا آپکو بتایا نہیں مگر۔زار۔۔

آپ آپ خود بتائیں میری محبت جھوٹی ہے کیا

وہ رونے لگی "۔۔۔

ہاں جھوٹی ہے صرف جھوٹ ہو تم۔۔ تمہارے ساتھ

میں نے شئیر کیا کہ میرا باپ میری ماں کے

وہ دیوار میں مکہ "ساتھ کیا کرتا ہے اور تم محظوظ ہوتی رہی

ایسا نہیں ہے۔۔م۔۔۔ میں ڈر جاتی تھی۔۔کہ جس

دن آپکو پتہ لگے گا اس دن کیا ہو گا" وہ سسکی۔۔

تو کیا ہوا اس دن" وہ۔۔اسکی گردن پھر سے دبا گیا

۔۔

وہ کچھ نہیں بولی سسکتی رہی۔۔۔

کیا ہوا عینہ اس دن۔۔۔۔تم صرف قابل نفرت

ہو۔اگر تم۔۔پہلے مجھے آگاہ کر دیتی تو میں" وہ رک گیا

۔۔

تو آپ کیا کرتے زار۔۔۔م۔۔مجھے چھوڑ دیتے۔۔۔۔ہمم

ایسا ہی ہے کہ میں اسی بات سے ڈرتی ہوں کہ

کہیں آپ مجھے چھوڑ نہ دیں۔۔" وہ اسکی شرٹ

کو مٹھیوں میں بھینچتی بولی۔۔۔

مجھ سے تمھیں اگر کوئی امید ہے تو تم سراسر بیوقوف

وہ طنزیہ مسکرایا۔۔ ”لڑکی ہو

ع۔۔عینہ آخری سانس تک صرف زار کی ہے۔۔۔

وہ۔۔نرمی سے بولی ”میری محبت میں کھوٹ نہیں

۔۔اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔۔۔

زار۔۔۔ان آنکھوں سے نگاہیں چرانے کے باوجود بھی چرا

نہیں پارہا تھا۔۔

زار نے اسکا ہاتھ جکڑا اور اسے لیے نیچے اترنے لگا۔عینہ

جانتی تھی وہ اسے اپنے روم میں لے جائے گا۔۔

عینہ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا

وہ اپنے آنسو ”ز۔۔زار اسکے نتائج بہت برے ہوں گے

صاف کرنے لگی

یہ ہی تو میں چاہتا ہوں۔ اسکے برے برے نتائج سامنے آئیں"

وہ مسکرا دیا۔۔۔

عینہ۔۔۔ حیران رہ گئ۔۔۔

وہ طنز کرنے لگا "کیا ہوا محبت بھک سے اڑ گئ۔۔۔

۔۔۔

وہ۔۔ دور ہوئ۔۔۔۔ "میری ماں کی سزا مجھے مت دیں

تمھیں کس نے کہا تمھاری ماں کی سزا تمھیں مل رہی ہے۔۔۔ یہ تو۔۔ مجھے دھوکا دینے کی سزاا ہے کہ روز تمھیں۔۔ تمھارا جرم چھپانا پڑتا ہے" وہ اسکی گردن کی جانب اشارہ کرتا بولا لہجے میں طنز تھا تمسخر تھا۔۔۔

کب۔۔ کب تک دیں گے مجھے یہ سزا۔۔ سب مجھے نوٹ کرتے ہیں" وہ بے بسی سے بولی۔۔

زار لاپرواہی سے بعلا۔۔ "تمھارا مسلہ ہے

وہ رو دی۔۔۔ "زار

زار نے۔۔ بنا مزید کوئی بھی بات سنے اسے بازوں

میں اٹھا لیا عینہ اسی کی شکایت اسی کے سینے سے

لگی کرنے لگی

آپ بہت برے ہیں زار بہت برے آپکو مجھ پر یقین

نہیں وہ رو رہی تھی۔۔

جبکہ زار بس سن رہا تھا اسنے کچھ نہیں کہا۔۔۔

وہ اسے اپنے روم میں لے آیا۔۔۔

اور اسے اتار کر۔۔ اسنے روم کا دروازہ لاک کر لیا۔۔۔

عینہ کے چہرے پر خوف و حراس کی لہر اٹھ رہی

تھی۔۔

اسنے حکم دیا۔۔ "وہاں جا کر لیٹ جاؤ

وہ اسے روکنا چاہتی "زار پلیز مت کریں ایسا۔۔۔

تھی۔۔۔۔

کل پھر اسے سب کی نظروں سے بچنا پڑتا۔۔۔

وہ "تو تم چاہتی ہو۔۔ کہ میں تم سے سختی سے پیش آؤں

۔۔۔غصے سے چیخا۔۔۔

عینہ کا دم نکل گیا۔۔۔

وہ جلدی سے اسکی بتائی ہوئی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی

۔۔

چہرے پر رنگ اڑ رہے تھے۔۔

پریشانی سے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے۔۔

اسکے پاس کوئی چارہ نہیں تھا

۔۔

زار نے اپنی ٹی شرٹ اتاری۔۔۔ صوفے پر پھینکی روم کی لائٹس آف کیں۔۔

عینہ۔۔ ادھر ادھر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

مگر اندھیرہ تھا۔۔

زار نے۔۔ نائیٹ بلب اون کر دیا۔۔ اور۔۔ اسکے برابر اکر بیٹھ گیا

عینہ گھبرا کر بیچ میں فاصلہ بنا گئ۔۔

زار نے اس فاصلے کیطرف دیکھا

وہ "دو تھپڑ لگا کر تمہارا دماغ سیٹ کر دینا چاہیے مجھے بھڑکا۔۔

عینہ اسکے نزدیک ہو گئ۔۔۔

زار نے اسکی کمر میں بازو حائل کیا۔۔۔

اور اسے اپنے ساتھ۔۔ بیٹھا لیا۔۔۔

عینہ۔۔ کی نظریں جھکی ہوئی تھیں اٹھنے کا نام نہیں لے رہیں تھیں اسنے سختی سے آنکھیں بھینچ لیں آگے کیا ہونے

والا تھا۔۔

جبکہ زار اسکے فیس ایکسپریشن دیکھ رہا تھا اسنے بنا کچھ کہے ایل سی ڈی اون کی اور۔۔ایک ہارر مووی لگالی۔۔

وہ جانتا تھا عینہ کا دم اور کس کس طرح نکالنا ہے ایک ہی طریقے سے اسکی جان نہیں نکالنی تھی

کمرے میں مووی کی آواز گونجی عینہ نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔

ایک نظر ایل سی ڈی کی طرف دیکھا دوسری زار کیطرف جس کی توجہ بلکل اسکیطرف نہیں تھی ابھی وہ سوچتی ہی کہ۔۔اچانک اٹھنے والی چیخ سے عینہ کی بھی چیخ نکل گئ زار نے اندھیرے میں اپنی ہنسی کا گلہ گھونٹا

تھا

عینہ اب پھٹی پھٹی نظروں سے سکرین کیطرف دیکھ رہی تھی۔۔ گویا دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھی اور دیکھ بھی رہی تھی

سکرین پر ہارر سین تھا۔۔ لڑکی کا گلہ۔۔۔ ایک ہاتھ نے جکڑ ہوا تھا اور اس لڑکی کو اندھیرے میں کھینچ رہا تھا

عینہ۔۔ چیخنے لگی "زار۔۔ زار۔۔ بند کریں پلیز بند کریں زار اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا اسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

زار کی سرد آواز ابھری۔۔ عینہ نے۔۔۔ ہاتھ ہٹا کر ا "آئے سکو۔۔ بے چارگی سے دیکھا

جب تک میں دیکھ رہا ہوں تب تک دیکھو بنا کسی چیخوں پکار کے ورنہ تمھیں اس کمرے سے نکلنے نہیں دوں گا پھر صفائیاں دیتی رہنا اپنی ماں کو۔۔ کہ کیوں تھی تم اسنے دھمکایا۔۔۔ تو۔۔۔ عینہ "میرے کمرے میں

اسکی دھمکی میں کہاں آتی ایسا ممکن ہی نہیں تھی

--

ڈرتے --ڈرتے ---اسنے مووی دیکھی تھی

کبھی وہ آنکھیں میچ لیتی تو-زارا سے زور سے چٹکی کاٹ دیتا- تو اسے آنکھیں کھولنی پڑتی--

کبھی وہ زار کو ہی پکڑ لیتی

کبھی شرما کر--چہرہ جھکا لیتی--

تو کبھی-- کسی سین پر ہنس پڑتی پھر زار کے گھورنے پر ---ایکدم اپنی ہنسی روک لیتی--

اسے زار دنیا کا ظالم انسان لگ رہا تھا مووی ٹھیک سے دیکھی بھی نہیں تھی کہ--اسکا سر زار کے شانے پر لڑھک گیا--

وہ سو گئی تھی زار کا میٹر گھوما وہ کہاں کی ملکہ تھی یہ اسکی سزا تھی کوئی لطف اندوز پارٹی نہیں اسنے عینہ کو جھنجھوڑ دیا

عینہ نیندوں میں سرخ نظروں سے اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔۔

زار۔۔بے ساختہ ضبط کھوتا اسکے چہرے پر جھکا تھا ۔۔عینہ کی نیند بھک سے اڑی وہ کچھ دیر میں اسکو تارے دیکھاتا دور ہوا۔۔۔

جاگتی رہو اب تم اگر تم سوئے تو۔۔یاد رکھنا۔۔۔

زار۔۔نے "تھپڑوں سے منہ سرخ کردوں گا آنکھیں بند کریں۔۔

عینہ نے اسکا شانہ ہلایا "زار مجھے ڈر لگے گا "زار نے آنکھیں کھول کر اسے بری طرح گھورا۔۔

وہ چپ ہو گئ۔۔ ”س۔۔ سوری

وہ تنگ آتا بولا “اب بولنا مت اور نہ سوری کہنا

عینہ نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

۔۔ ”جی۔۔ سوری اب نہیں بولو گی

زار نے آنکھیں کھولیں۔۔

عینہ ڈر گئ۔۔ ”س۔۔ سوری

اسنے منہ پر ہاتھ ”زار نے دانت پیسے۔۔ س۔ سوری

رکھ لیا زار نے جبکہ ایک لمبا سانس کھینچا اور ا

سکی گردن میں ہاتھ ڈال کر اسے کھینچ لیا۔۔

اور سر تک کمبل اوڑھ لیا۔۔۔

۔۔ ”یو میڈ میں کریزی

آواز ابھری تھی۔۔۔

عینہ کمرے سے نکلی اسے سخت نیند ارہی تھی۔۔

وہ اپنے روم کے دروازے پر تھی کہ۔۔عالیہ کی آواز پر چیخ پڑی۔۔

اور۔۔۔آنکھیں پھاڑ کر دیکھنے لگی۔۔

زارکا "کہاں سے ارہی ہو تم کیا حلیہ بنایا ہوا ہے کمرہ بلکل دوسری سمت میں تھا تو۔۔شک کا کوئی چانس تو نہیں تھا مگر وہ جواب طلبی کر رہی تھی

"م۔۔ما۔۔مما میں

انس شاہ کی آواز پر اسنے دوپٹہ ٹھیک "کیا ہوا ہے

کیا

اس لڑکی کو دیکھ رہی ہوں۔۔ آج اسکا رشتہ پکا کرنا ہے

ڈھنگ سے رہنا بھی نہیں آتا اسکو۔۔۔ جاؤ کمرے

عالیہ خود ہی غصہ کرتی بولیں تو۔۔۔ "میں

عینہ شرماتی کمرے میں بند ہو گئ۔۔۔

تیز تیز سانسیں لے رہی تھی۔۔۔

انس شاہ نے کہا "کیوں ڈانٹتی ہو اسکو

آپ نے دیکھا نہیں۔۔۔ کیسے گھر میں پھیر رہی

عالیہ خفا ہونے لگی " ہے

وہ کہتے انھیں لے گئے "کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ چلو واک پر

زار۔۔ناشتے کی ٹیبل پر فریش سا آیا تھا وہاں حالات ویسے ہی تھے وہ چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا جس سے افنین نے وعدہ لیا تھا وہ کم از کم ہی بولتا تھا آفس بھی جانے لگا تھا

ایک نظر اسنے یونیفارم میں نیند سے جھولتی ہوئی عینہ پر ڈالی۔۔اور کافی کا مگ اٹھالیا۔۔

افنین نے اسکے سامنے ناشتہ رکھا تو اسنے اپنی ماں کے ہاتھ چوم لیے

وہ بولا اور۔۔ افین مسکرا دیں انس شاہ بھی "تھنکیو

پرسکون دکھ رہے تھے کہ وہ بنا کسی ہنگامے کے آج بیٹھا

ہے۔

عالیہ غصہ کرنے لگی "عینہ کتنی نیند ا رہی ہے تمھیں

عینہ سٹپٹا کر سیدھی ہوئ۔۔

اسنے کہا اور پلیٹ پر جھک گئ "س۔۔ سوری مما

کسی کی سخت نظروں کا احساس ہوا تو زار پر سیدھا

نگاہ گئ وہ ضرورت سے زیادہ ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔ اسی

کیطرف دیکھ رہا تھا کسی کا بھی لحاظ کیے بنا۔۔

عینہ نے نگاہ پھیر لی۔۔۔

زار بولا تو۔۔ انس "ڈیڈ مجھے دو منتھس کا ریکارڈ چاہیے پیچھلا

شاہ نے سر ہلایا۔۔

"وہ۔۔ میں نے کل فائلز بجھوائے تو تھی تمھیں

مگر اس فائلز میں ریکارڈ نہیں تھا۔۔ میں

مریم کو بھیجوں گا آپ فائلز اسے دے دیجیے گا مجھے

اسنے تفصیلی "سائیٹ پر جانا ہے۔۔ اسکے علاوہ

بتایا

زارکا۔۔۔ لہجہ اسکی بات کا انداز "او کے ٹیک کیئر

۔۔ اسکا رویہ عالیہ کو چبھ رہا تھا یعنی وہ باپ پر بھی

کیسے حکم چلا رہا تھا۔۔۔

کوئی نیچے ہونے والی بات نہیں تھی اور باپ کو تو دیکھو کیسے

مان رہا ہے اسکی

جبکہ عینہ تو اسکی آواز کے روعب میں آ گئی تھی۔

عالیہ نے پوچھا "واپسی کب ہے تمھاری

عینہ نے بتایا "دو بجے

نہیں پھر مت جاؤ آج۔۔اسفر اور ناہید آئیں گی

تو۔۔تم۔۔کالج سے اس حلیے میں آؤ گی اچھا نہیں لگتا

ٹیبل پر خاموشی تھی۔۔۔"

عالیہ بول رہی تھی زار کی نظروں میں الجھن تھی۔۔۔

جبکہ عینہ کو لگا اس کا دل کانوں میں دھڑک رہا ہے

رات وہ ساتھ تھے مگر وہ پھر بھی اسے اسفر کے

بارے میں نہیں بتا سکی تھی

مما۔۔۔ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔عینہ۔۔تم آج چھٹی کر لو

صدام بولا۔۔۔"کل چلی جانا

عینہ۔۔نے سر جھکا کر اثبات میں ہلا دیا

زار ناشتہ کر چکا تھا مگر اٹھا نہیں۔۔۔

چہرے پر سخت تاثر لیے بات کی تہہ جانا

چاہتا ہو جیسے۔۔۔

مگر۔۔اسکی فون کال بجنے لگی تھی تبھی اسے اٹھنا پڑا۔۔۔

عینہ نے اسکی پشت دیکھی تھی اسے۔۔۔کچھ بہت برا ہونے کا احساس ابھی سے ہو رہا تھا

عالیہ نے عینہ کو کالج جانے سے روک لیا تھا

۔۔۔زار۔۔آفس چلا گیا تھا۔۔جبکہ صدام بھی۔۔انس شاہ آج گھر پر تھے عینہ بے حد گھبرائی ہوئے تھی۔۔

وہ نہیں جانتی تھی زار اس بات کا کیا ری ایکشن لے گا

ایک طرف زار کی فکر تھی تو دوسری طرف نتاشہ کی کھوجتی ہوئی نظریں جیسے کچھ تلاش رہی ہوں

عینہ آج روم کا دروازہ بند کر ہی نہیں سکتی تھی کیونکہ عالیہ اور نتاشہ بار بار آجا رہیں تھیں گھر میں زبردست کھانے کا اہتمام ہو رہا تھا

انس شاہ کو درحقیقت عالیہ نے روکا تھا کہ وہ گھر پر رکے کہیں پیچھے زار آکر اسکی بے عزتی نہ کرے مہمانوں کے سامنے۔۔۔

انس شاہ نے اسکی بات کی نفی بھی کی مگر عالیہ کے ایک نہ سننے پر انھیں اسکی بات چار نچار ماننی ہی پڑی۔۔۔

عالیہ البتہ آج بہت خوش تھی۔۔۔

اسنے عینہ کو۔۔۔ نیا جوڑا دیا اور اسے تیار ہونے کے لیے کہا۔۔ جبکہ نتاشہ کو اسکی مدد کا کہا۔۔۔

اور خود کچن میں اگئیں دیکھنے کے لیے جو چیزیں انھوں

نے کہیں تھیں۔۔وہ بن بھی رہیں ہیں یہ نہیں۔۔۔۔

مگر جیسے ہی وہ کچن میں آئی تو سکینہ عجلت میں۔۔۔

کچھ اور بنا رہی تھی جب کہ انکا سارا سامان

ایکطرف پڑا تھا

کیا کر رہی ہو سکینہ۔۔۔ تھوڑی ہی دیر میں مہمان ا

وہ زرا غصے ”جائیں گے تم نے کھانا تیار نہیں کیا ابھی

میں بولیں۔۔

چھوٹی بیگم صاحبہ زار صاحب کی طبعیت

خراب ہو گئ ہے انھوں نے فون کر کے۔۔۔مجھے سوپ

بنانے کا کہا ہے۔۔ ابھی ملازم لینے آ رہا ہے میں بنا

دوں پھر آپ کا کام کر دوں گی“

سکینہ ۔۔۔ سوپ میں سامان ڈالتے ہوئے بولی ۔۔۔ تو عالیہ کا بس نہیں چلا اس منحوس زار کے ہی ٹکڑے کر دے ۔۔۔

وہ کافی نفرت سے بولیں تھیں "کیا ہوا ہے اسے

سکینہ نے اسکی شکل دیکھی ۔۔۔

شاید ۔۔ انھیں بخار یہ زکام ہوا ہے ۔۔ انکی آواز بھی بہت خراب لگ رہی تھی جی لیکن جو بھی ہوا ہے غلط ہی ہوا ہے مطلب اگر وہ بیمار ہو جائیں تو سارا گھر سر پر اٹھا لیتے ہیں ۔۔۔ بڑے صاحب اور بڑی بیگم صاحب بھی پریشان ہو جاتی ہیں ۔۔ جی ہم تو دعا سکینہ کے تو " کرتے ہیں کہ وہ بیمار ہی نہ ہوں ۔۔۔۔

طوطے ایسے آڑے ہوئے تھے جیسے زار بیمار نہ ہو گیا ۔۔ پرائم منیسٹر بیمار ہوا ہو ۔

وہ بولی "اچھا تم۔۔۔ سبزیاں کاٹو میں چمچ چلا لیتی ہوں

تو سکینہ نے چمچ پر گرفت تنگ کرلی

نہیں میں کرلیتی ہو۔۔ آپ بس تھوڑی دیر انتظار

وہ بولی اور فریزر میں سے انڈے لینے کے لیے "کرلیں

مڑی

عالیہ کو اسکی یہ حرکت بہت بری لگی تھی

۔۔

اول تو اسکا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر سکینہ کی

حرکت نے۔۔ اسے تپ چڑھا دی تھی تبھی

اسکے مڑتے ہی اسنے۔۔ مرچوں کا ڈبہ اٹھایا اور

۔۔ زار کے چائنیز ویجیٹیبل سوپ میں اسنے

مرچیں الٹ دیں۔۔۔

اور جلدی سے پیچھے ہٹ گئی

وہ بولی اور ہاتھ جھاڑ کر "جلدی بنا کر باقی کام شروع کرو

مسکراتی ہوئی چلی گئی۔۔۔

جبکہ سکینہ نے سر ہلا کر

۔۔جلدی جلدی اپنا کام مکمل کیا تھا کچھ دیر میں

ملازم آگیا تو۔۔ سکینہ نے سکون کا سانس لیا اور

ملازم کو۔۔باول پکڑا کر۔۔وہ اپنے کام پر چلی گئی۔۔

عالیہ کھڑی ہوئی اس ڈبے کو جاتے ہوئے دیکھ

رہی تھی۔۔

تبھی وہاں افین آگئی۔۔وہ نماز پڑھ کر آئی تھی۔۔۔

اسنے پوچھا "تم نے زار کا سوپ بھیج دیا سکینہ

"جی بڑی بیگم صاحبہ ابھی بھیجا ہے

سکینہ نے بتایا۔۔

وہ اندر کچن میں آئی۔۔ عالیہ کو "کیا بنایا ہے

سکینہ کا اسے بڑی اور اسے چھوٹی کہنا۔۔ بھی بلکل پسند

نہیں آیا۔۔ تبھی وہ زرا۔۔۔ غصے سے سکینہ کو دیکھنے لگی۔۔

جی ویسا ہی جیسا آپ نے بتایا ہوا ہے مرچیں تو

سکینہ "ڈالی ہی نہیں نمک بھی بہت تھوڑا ڈالا ہے۔۔

کے بولنے پر۔۔ اسنے۔۔ سر ہلایا۔۔

اور۔۔۔ عالیہ کی طرف دیکھا۔۔

افشین نے ویسے ہی سوال کرلیا۔۔۔ "کوئی ارہا ہے آج

ہاں میری بیٹی کے سسرال والے آرہے ہیں رشتہ

وہ زرا اترا "فائنل ہی ہے بس منگنی کی تاریخ طے ہو گی

کر فخر سے بولی۔۔

افشین نے مسکرا کر کہا۔۔۔ "اچھا اچھا ماشاء اللہ

افین۔۔۔ "سکینہ۔۔۔ تمھاری بہن نہیں آئی آج کام پر سکینہ سے پھر سے بولی۔۔۔

عالیہ اسکیطرف دیکھ رہی تھی وہ عام سی شکل و صورت کی عورت تھی۔۔ ہر وقت نماز کے سٹائل میں دوپٹہ اوڑھے رکھتی تھی نہ جانے اسکے بیٹے کو کیوں لگتا تھا یہ عورت انس شاہ کے مقابلے کی ہے۔۔۔۔

اور۔۔ گھر کی مالکن کیطرح۔۔ وہ۔۔ سکینہ سے سوال جواب کر رہی تھی جبکہ عالیہ نے تو خود کبھی یہ سوال نہیں کیے تھے یہ گھر اسکا بھی تھا اسے بھی ۔۔۔۔اس گھر پر توجہ دینی چاہیے تھی جس سے یہ واضح ہوتا کے۔ اس گھر پر اختیارات عالیہ کے ہیں چلو کسی اور پر نہیں زار پر تو ہوتا۔۔۔

مگر فلحال وہ خاموش رہی۔۔۔

سکینہ "جی باجی۔۔اسنے آج بازار جانا تھا تو چھوٹی کر لی

شرمندگی سے بولی

پھر کوئی فائدہ نہیں ہے سکینہ جب گھر کے کام

پورے نہ ہوں۔۔۔چند روز میری طبعیت خراب

کیا ہوئی

تم لوگوں نے گھر کو جنگل بنا دیا۔۔

اپنے بیٹے سے کہو اسکو بلائے اور گھر کی ٹھیک سے صفائی

وہ زرا سختی سے بولی سکینہ۔۔کام چھوڑ کر ایاز کو "کرے آ کر۔۔۔

کہنے چلی گئی۔۔

افنین جب کے۔۔ایک نگاہ عالیہ پر ڈال کر باہر آ

گئیں۔۔۔

عالیہ "شکل و صورت ہے نہیں مالکن بن رہی ہے

نے دل میں سوچا تھا۔۔۔

اور سر جھٹک کر افنین کے نکلتے ہی سکینہ پر چڑھ

دوڑی

یہ کیا تم ہر کسی کے کہنے پر کام چھوڑ دیتی ہو کس زبان میں سمجھاؤ مہمان آنے والے ہیں اب مجھے کھانا پورا کیے بنا یہاں سے باہر نکلتی نظر نہ آنا گھر وہ غصے "میں اور بھی ملازم ہیں وہ کر لیں گے یہ سب سے کہہ کر چلی گئ

باہر افنین نے ملازموں کو بلا کر صوفے کے کور بدلوائے۔۔ تو عالیہ کو احساس ہوا۔۔ یہ اسکے کام تھے کرنے کے۔۔

وہ گھر کی انس شاہ کے دل کی مالک تھی اس وقت افنین سے سخت جلن محسوس ہو رہی تھی۔۔ اسے۔۔۔

انس شاہ بھی [illegible] ہو کر باہر آ گئے

اچھا کیا یہ کور چینج کرا دیے تم نے۔۔ عجیب فیلینگز ا

رہیں تھیں انھیں دیکھ کر کتنے دنوں سے یہ ہی چڑھے

انس شاہ۔۔ صوفے پر بیٹھتے ہوئے۔۔ "ہوئے تھے

ایک سرد سانس کھینچتے بولے عالیہ کا دل جل

کر بھسم ہو گیا۔۔۔

کیونکہ۔۔۔ افنین سے انس شاہ۔۔ کس طرح

نارمل ہو کر بات کر رہے تھے۔۔

آپ نے ملازم کو کچن کا سامان پورا کرنے کا کہا نہیں

اب تک۔۔۔ اگلا مہینہ لگنے کو ہے۔۔ پھر بعد

میں تنگی ہو گی۔۔ سکینہ نے لسٹ بنا دی ہو گی"

افنین۔۔۔ بولی۔۔

اوہ ہاں۔۔۔ سوری میں بھول گیا۔۔۔ تمھاری طبعیت

ٹھیک ہو گئ ہے جو گھر کے کام۔۔ دیکھ رہی ہو پھر وہ تمھارا

شاہ کچھ یاد آنے پر بولے عالیہ کو انکے بیچ اپنا آپ

۔۔بے حد بے کار لگ رہا تھا۔۔۔۔

جیسے وہ دونوں۔۔ہی گھر کے اہم معملات کو جانتے ہوں

اور بول رہے ہوں جبکہ وہ۔ تو بس غیر ضروری شخص ہے

۔۔۔

افنین نے نگاہ اٹھا کر اسکیطرف دیکھا بولی کچھ نہیں

۔۔۔۔

لون بھی خراب ہو رہا ہے۔۔۔مالی۔۔ چار دن سے

چھٹی پر ہے۔۔ آپ نے توجہ نہیں دی پھر آپکے

پلانٹس خراب ہوں گے تو آپ مجھ پر چیخیں گے۔۔

وہ فوراً اسکی بات "کے تمھاری توجہ گھر پر نہیں ہے

اسے لوٹا گئی تو۔۔۔انس شاہ کے چہرے پر نا جانے

کیوں بے ساختہ مسکراہٹ اگئی۔۔۔

وہ بنا کچھ کہے اسکی بات مانتے ہوئے مالی کو فون کر رہے

تھے۔۔۔

افنین۔۔ باہر چلی گئ تو انکی نگاہ دور کھڑی عالیہ پر گئ

۔۔ ہاتھ سے انھوں نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا کہا۔۔۔

عالیہ انکے پاس بیٹھ گئیں۔۔۔

کیا ہوا سارے انتظامات پورے ہیں تم نے چیک کر

انس شاہ نے سیل فون آف کرتے ہوئے۔۔ "لیا

سوال کیا۔۔۔

عالیہ نے چہرے پر" انس ایک بات پوچھوں

معصومیت طاری کی۔۔۔

انس شاہ مسکرا کر سر ہلا گئے۔۔

"انس بس مجھے عجیب سا لگتا ہے

وہ سمجھے نہیں "کیا

آپ افنین سے۔۔ایسے بات کررہے تھے جیسے وہ گھر

کی بڑی ہے اور سارے۔۔اہم کام گھر کے اسنے

سنبھالے ہوئے ہیں اور چند روز وہ بیمار ہوئی تو گھر

اجاڑ ہو گیا۔۔۔

توکیا میں نے آپکا گھر صاف نہیں رکھا آپکی

عالیہ بولی تو انس شاہ کا بے "مرضی سے

ساختہ قہقہہ ابھرا

یہ عمر نہیں عالیہ کے تم جلو افنین سے وہ

وہ۔۔ہولے تو عالیہ نے منہ بنالیا۔۔ "بھی

دیکھو وہ شروع سے یہ سب کرتی آئی ہے اور گھر کو

سنبھالتی ہے۔۔۔ تو تبھی بس۔۔ میں نے اس سے

یہ باتیں کیں ہیں اس میں وہ باتیں نہ شاید اسکے

دماغ میں ہو گئیں جو تم نے سوچیں نہ میرے

دماغ میں ہیں"

انس شاہ شانے اچکا گئے

عالیہ نے خفگی سے "ہاں اسکی حمایت کرلیں

کہا تو انس شاہ پھر سے ہنس دیے

نہیں کرتا اوکے۔۔۔اب جاو سارے کام دیکھو۔۔

وہ نرمی سے بولے تو عالیہ "کوئی کمی نہ رہ جائے

مسکرا کر اٹھ گئ

محبت تو انس شاہ کو عالیہ سے ہی تھی۔۔اور

عالیہ کے علاوہ وہ کسی سے کر بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔

زار گھر لوٹا تھا۔۔۔اسکی آنکھیں سرخ ہو رہیں

تھیں ناک بھی سرخ ہو رہا تھا۔۔فلو کی وجہ سے

۔۔۔جبکہ چہرہ بیمار ہونے کی وجہ سے اور بھی کہیں

گناہ ہینڈسم اور حسین لگ رہا تھا کہ شرٹ

کے بازو اوپر فولڈ کیے۔۔۔ کوٹ ہاتھ پر ڈالے۔۔۔۔ اسکے

بگڑے ہوئے تیور کچھ اچھا پتہ نہیں دے رہے تھے۔۔۔

وہ سیدھا۔۔۔۔ کمرے میں چلا گیا۔۔۔۔

عالیہ نے ہی اسے سب سے پہلے دیکھا تھا

انھوں نے سوچا مہمان "یہ مصیبت گھر کیوں اگئ

بس آنے کو تھے عالیہ تیار تھی۔۔ انس شاہ نے

بھی اسے روم میں جاتے ہوئے دیکھا۔۔

پھر ٹائم دیکھا یہ اتنی جلدی کیوں آیا ہے وہ پر سوچ ہوئے

۔۔۔ تبھی۔۔۔۔ صدام بھی عجلت میں داخل ہوا۔

مما وہ اگئے ہیں آپ ریسیو کریں میں فریش ہو کر

اسنے کہا تو عالیہ نے سر ہلایا۔۔۔ "آتا ہوں

عالیہ باہر نکلی ناہید اور اسفر گاڑی سے اتر رہے تھے۔۔

اسفر ایک قدرے بڑی عمر کا لڑکا تھا۔۔۔عینہ سے تو کافی بڑی عمر کا تھا۔۔۔

چہرے پر بلا کی سنجیدگی۔۔۔اور۔۔۔سوبرپن تھا۔۔۔کے شاید مشکل سے ہی وہ ہنستا ہو گا۔۔۔

انس شاہ کو وہ صدام جتنا لگا تھا۔۔جبکہ ناہید البتہ کافی پرجوش انداز میں ملی تھی اسفر انس شاہ سے ملا ۔۔اور وہ لوگ مٹھائیوں کے ٹوکرے لیے اندر آ گئے۔۔۔

سب لاونج میں بیٹھے

ناہید "بہت خوبصورت ہے عالیہ تمھارا گھر تو مسکرا کر بولی تو عالیہ بھی مسکرا دی

اسفر اور ناہید بیٹھ گئے اور انکے بیٹھتے ہی سکینہ نے انھیں جوس سرو کیا۔۔

جبکہ دوسری طرف انس شاہ عالیہ بھی

بیٹھ گئے۔۔۔

کچھ ہی دیر میں صدام بھی اگیا۔۔

صدام اسفر سے باتیں کر رہا تھا اسفر۔۔ایک
کمپنی میں منیجر کی پوسٹ پر تھا تنخواہ اچھی تھی

۔۔اسکی جبکہ وہ بے حد سنجیدہ انسان لگ رہا تھا

کھ دیر وہ بیزنیس کی اور ناہید اور عالیہ اپنی باتیں

کرتے رہے

ناہید نے خود ہی کہا۔۔ ”ارے عینہ کو تو بلاؤ

تو عالیہ مسکرائ

انھوں نے پکارہ “ہاں نتاشہ

نتاشہ کی آواز آئ۔۔ ”آئ مما

سیاہ اور سرخ کمبینیشن کے لباس میں۔۔۔

سفید۔۔ ملائی جیسی رنگت لیے چہرہ۔۔ جس پر کچھ

خوف کے آثار بھی تھے۔۔۔ جبکہ ہاتھ الگ کانپ

رہے تھے نظریں جھکائے۔۔ ہلکی گلابی لپسٹک سے لبوں کو رنگے

وہ چائے لے کر آئی اسفر اسکے بے شمار اور کم عمر

حسن کو دیکھتا رہ گیا۔۔

جبکہ۔۔۔ دوسری طرف انس شاہ نہ

جانے اسفر کی نگاہوں سے کیوں۔۔۔ عجیب محسوس

کر رہے تھے جیسے یہ نگاہیں عینہ پر اچھی نیت سے نہیں پڑ

رہیں

وہ خود اٹھے اور عینہ کو اپنے برابر بیٹھا لیا

عینہ نے انس شاہ کا ہاتھ تھام لیا۔

عالیہ اور صدام مسکرائے تھے۔۔ انس شاہ۔۔ کا

تھا تو اسکی طرف بھی مگر عینہ پر زیادہ تھا۔۔

عینہ نے سلام کیا چاپائے سرو کی اب وہ انس شاہ کے بلکل ساتھ بیٹھی تھی جیسے اسے اپنی ماں اور بھائی سے زیادہ یہاں حفاظت ملے گی۔۔

ناہید نے عینہ کو پیار کیا پانچ ہزار کا نوٹ اسکے ہاتھ میں تھما دیا۔۔

عینہ پلکیں جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

بھئی مجھے تو عینہ بے حد پسند ہے بس منگنی کی تاریخ دو عینہ کے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کر اسے اپنا کر لیں گے ہم" ناہید بولی تو سب مسکرا دیے۔۔۔

اسفر اب بھی عینہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

۔عالیہ "ہاں کیوں نہیں۔۔پہلے کچھ کھا لیتے ہیں بولیں سکینہ سے ٹیبل تیار کرنے کو کہا

نتاشہ ”تمھاری بہو کے کوئی اولاد نہیں ہوئی اب تک

کیطرف دیکھ کر ناہید بولیں تو عالیہ چپ ہو گئیں

جبکہ نتاشہ نے بے چینی سے پہلو بدلا

ہو جائے گی جب اللہ نے چاہا تو کیونکہ اولاد کا اختیار تو

صدام بیچ میں بولا۔۔۔ ”اللہ کے ہاتھ میں ہے نہ

مگر بیٹا اولاد پھر بھی ضروری ہے تم چیک کراو اپنی بیوی کا

ناہید نے کہا تو صدام نے سر ہلا دیا “

وہ مزید کیا بتاتا۔۔۔

کچھ دیر میں کھانا لگ گیا نتاشہ کو وہ عورت

سخت زہر لگ رہی تھی اب۔۔

تبھی اس سے وہ بولے بنا ہی ٹیبل پر آ گئی۔۔

جبکہ دوسری طرف ۔۔۔ عالیہ نے ناہید کو
کہا ۔۔

وہ سب ٹیبل پر بیٹھے

عینہ بھی تھی ساتھ ۔۔

عینہ سے کچھ کھایا نہیں جا رہا تھا ۔۔۔ اسفر کی
نظریں ۔۔۔ جیسے بے چین کر رہیں تھیں اسفر
عین اسکے سامنے بیٹھا تھا ۔۔۔۔

میرا اسفر تو بہت سلجھا ہوا اور ۔۔۔ عورت کی
عزت کرنے والا انسان ہے عالیہ تم جانتی تو ہو
۔۔۔ بس آنکھیں بند کر کے میرے بیٹے کے ہاتھ
ناہید بولی تو ۔۔ عالیہ نے "میں اپنی بیٹی کا ہاتھ دے دو
مسکرا کر سر ہلایا انس شاہ خاموش بیٹھے تھے ۔۔

ویسے تو عینہ عالیہ کی بیٹی تھی انکا کوئی حق نہیں تھا یہ پھر جتنا وہ دیتی مگر اسفر انھیں پسند نہیں ایا تھا ریزن کوئی نہیں تھی۔ نہ ایسا تھا کہ وہ اسکے بارے میں جانتے ہوں مگر۔۔ انکو اسفر پھر بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔

وہ چپ چاپ کھانا کھاتے رہے تھے۔

ٹیبل پر۔۔ باتیں ہو رہیں تھیں اور ان باتوں کے بیچ۔۔ چمچ اور پلیٹوں کی ہلکی ہلکی آواز بھی شامل تھی۔۔

ویسے انس بھائی۔۔۔ آپ کی پرانی بیوی اور۔ بیٹا نظر ناہید نے زرا عجیب سا ہنس کر کہا "نہیں آرہے

۔۔۔

انس نے انکی طرف دیکھا۔۔۔

میری بیوی کا نام افنین ہے۔۔۔اور بیٹا زار انس شاہ

بلاوجہ انکی۔۔ناپسندیدگی سی۔ناہید اور انکے بیٹے "

کیطرف چل پڑی تھی تبھی وہ ٹکا سا جواب دے گئے

ناہید نے عالیہ کو دیکھا۔۔۔

عالیہ کے چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی

ناہید اب زرا سنجیدہ ہو گئ۔۔ "جی انھیں کا پوچھ رہیں ہوں

زار روم میں ہے اور افنین۔۔۔شاید۔۔۔ سکینہ کی بہن

انس "کے پاس گئ ہے اسکی طبعیت ٹھیک نہیں تھی

شاہ بتاگئے۔۔

ناہید نے جواب دیا اور خاموش ہو گئ "اچھا

یہ جتاتا لہجہ عالیہ کے نوالے اٹکا گیا تھا جیسے

۔۔انھوں نے اپنی بیوی اور بیٹے کا ذکر کیا۔۔۔

ناہید عالیہ کے ایکسپریشن نوٹ کر رہی تھی۔

ماحول میں خاموشی تھی۔۔۔

اچانک ہی زار کے روم کا دروازہ کھولا۔۔ وہ آدھا کمرے میں آدھا باہر کھڑا تھا اپنے سرخ نظروں سے ٹیبل پر مہمانوں کو دیکھا۔۔۔ دماغ اسوقت ماؤف ہو چکا تھا۔۔

درحقیقت بچپن سے ہی اسے سپائیسیز سے الرجی تھی۔۔۔ اگر ایک لقمہ بھی وہ لے لیتا۔۔ اسکا سر بھاری ہو جاتا تھا۔۔۔ اور۔۔۔ چہرے پر سرخ نشان پڑ جاتے تھے۔۔ اور آج آفس جا کر نا جانے کیوں اسے فیور الگ چڑھ گیا تھا۔۔ وہ ساری چیزیں مل کر زار کا دماغ خراب کر چکیں تھیں۔۔۔

اسکے چہرے پر وہ سرخ نشان بھی خوب جچ رہے تھے بال بکھرے ہوئے تھے جبکہ وہ ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں تھا۔۔۔ اپنے سرخ آنکھوں کو۔۔ دیوار کے

پاس لگے کیبنیٹ کیطرف موڑا اور۔۔۔ وہاں لگا ڈیکوریشن کا

سامان واس اور دوسری قیمتی چیزیں اٹھا کر

۔۔ پھینکنا شروع کر دیں۔۔ وہ ساری چیزیں۔۔۔ باہر

لون کیطرف جاتے دروازے میں۔۔ جا کر پڑی

زمین میں چکنا چور ہو جاتی۔۔۔

ٹیبل پر موجود سب مہمان ایکدم کھڑے ہو گئے

انس شاہ کی نگاہ زار پر گئ اسنے ایک ہاتھ سے سر

تھاما ہوا تھا جبکہ۔۔۔

وہ ایکدم دھاڑا

جیسے چھوٹے بچے کو ماں نہ ملی تو وہ۔۔۔ سب تباہ ”مما

کر دے گا۔۔۔

وہ پھر چیخا ”مما

انس شاہ۔۔۔ ایکدم سب چھوڑ کر اسکیطرف دوڑے

بے ساختہ عینہ بھی یہ حالات دیکھ کر چیئر سے اٹھی اور باہر کیطرف نکل گئ اور اچانک نتاشہ کی نظروں نے اسکے قدموں کو بریک لگادی وہ۔۔اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی عینہ۔۔وہیں رک گئ چیئر کو زور سے تھام لیا وہ نہیں جانتی تھی زار یہاں موجود ہے۔۔۔

اور زار کو کیا ہوا ہے اسے تو کچھ بھی نہیں پتہ تھا۔۔۔

دوسری طرف انس شاہ نے بیٹے کا چہرہ دیکھا ۔۔انھیں کہانی سمجھ ارہی تھی

انھوں نے بچوں کیطرح زار کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں "زار میں تھام لیا۔۔۔

اس انداز میں اتنی محبت تھی کہ وہاں کھڑے سب لوگ یہ منظر دیکھ رہے۔۔

میرے بیٹے کیا ہوا ہے یہ تمھیں۔۔ تم نے کون سی

چیز کھائی ہے وہ۔۔۔پوچھنے لگے زار نے انکے ہاتھ

جھٹک دیے۔۔۔

ممّا۔۔ کہاں ہیں ممّا بھاری آواز میں وہ پھر سے

چیخا۔ سر میں شدید درد اٹھ رہا تھا۔۔

انس شاہ۔۔ نے۔۔ ملازم کو چیخ کر بلایا وہ جانتے تھے

افنین ہی اسے سمبھالے گی افنین کو بلانے کا کہا۔۔۔

انس اسے اندر لے جانے لگے "زار اندر چلو

نہیں۔۔۔۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔۔ اس سکینہ کا دماغ

خراب ہے۔۔۔ میں آج اسکا خون کر دوں گا اسنے

میرے سوپ میں۔۔ کیا زہر جھونکا تھا وہ حلق

کے بل چلایا تھا سکینہ پتے کیطرح کانپ اٹھی تب ھی

۔۔۔افنین آئی۔

اور ایک نظر مہمانوں پر ڈال کر جیسے ہی زار کو دیکھا وہ دوڑ کر اپنے بیٹے تک پہنچی تھی

انھوں نے۔۔ اسکے ہاتھ تھام لیے۔۔۔۔۔ "زار

بخار سے۔۔۔ وہ تپ رہا تھا۔۔

وہ ماں کو دانت پیسے دیکھنے لگا۔۔۔ جیسے سارا قصور افنین کا ہو

افنین پہلی بار غصے سے سکینہ کیطرف "سکینہ مڑیں

وہ بے "تم نے۔۔۔ زار کے کھانے میں کیا ملایا تھا

حد غصے سے چیخی یہ ہی صورت حال انس شاہ کی تھی وہ بھڑکیلی نظروں سے۔۔ سکینہ کو دیکھ رہے تھے

دوسری طرف عالیہ مسکرادی کیونکہ ماجرا

سمجھ چکی تھی۔۔بچاری سکینہ کا تو سانس ہی نکل گیا تھا جبکہ عالیہ مسکراہٹ گھیری ہو گئ یعنی مرچوں سے زار کو اتنا سخت مسلہ ہے۔۔۔

وہ مدھم سا مسکرائیں۔۔

زار میری جان آپکو تو بخار بھی ہے۔۔۔

سر میں درد ہو رہا ہے ہم ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں۔

"

وہ دونوں ماں باپ سے ہاتھ "مجھے نہیں جانا کہیں چھڑا کر۔۔کمرے میں چلا گیا مارے غصے کے کمرے میں بھی چیزیں پھینکنے لگا

بے ساختہ "کتنا نقصان کر رہا ہے یہ پاگل انسان اسفر کے منہ سے نکلا تو عالیہ کے تو دل میں سکون اتر گیا۔۔۔

واقعی یہ پاگل ہے۔۔ دماغی مریض جیسا۔۔۔۔

آپ لوگ بیٹھیں۔۔۔ ہم تو اپنا کھانا مکمل کریں وہ۔۔

افنین دیکھ لے گی انس ابھی اجائیں گے۔۔۔

عالیہ نے سب ”ایسی ہی حرکتیں کرتا ہے یہ

کو بیٹھنے کے لیے کہا عینہ کو اسفر کی بات سخت بری

لگی مگر وہ ایک لفظ بھی منہ سے نکال نہیں سکتی تھی۔۔

ناہید نے بھی سر ہلایا۔۔۔

مما جب اسے۔۔۔ ایک ایشو ہے تو سکینہ کو خیال

رکھنا چاہیے تھا۔۔۔

اسکے چہرے پر نشان دیکھیں ہیں آپ نے۔۔۔

صدام کو ماں کا انداز پسند نہیں آیا“

ان نشانوں کے ساتھ بھی بہت ہینڈسم لگ رہا ہے

نتاشہ سر جھٹک کر ہنس پڑی۔۔۔ “

صدام نے چونک کر اسکیطرف دیکھا۔۔سب نے ہی اسکیطرف دیکھا تھا۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا

"میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں

وہ۔۔زار کے روم کیطرف جانے لگا۔۔

عالیہ غصے سے بولیں۔۔۔ "صدام

تم تو جانتی ہو۔۔میرے بچوں میں سے ہمدردی کا بخار

عالیہ تپ کر بولیں۔۔۔ "ختم نہیں ہوگا۔۔

عینہ الگ دم خشک کیے بیٹھی تھی۔۔۔

سب کی نظریں اب عینہ پر تھیں جبکہ۔۔صدام ۔۔۔زار کے روم میں چلا گیا

اسفر نے۔۔عینہ کے ہاتھ پر "ٹیک اٹ ایزی عینہ۔۔۔ ہاتھ رکھا۔۔

عینہ کانپ سی گئ۔۔۔

اگر وہ۔۔۔پاگل جسے سب دماغی مریض کہہ رہے تھے

یہ منظر دیکھ لیتا تو شاید اسفر یہاں سے زندہ

لوٹ کر جاتا۔۔۔۔

عینہ نے آہستگی سے اپنا ہاتھ نکال لیا اسکے ہاتھ کے نیچے سے

اور سر ہلا دیا۔۔۔

عالیہ اور ناہید مسکرادیں۔۔۔۔

ناہید "ویسے انس کو اپنے بیٹے سے بہت ہی محبت ہے

نے کہا۔۔۔

عالیہ نے کمرے کیطرف دیکھا دروازہ بند تھا

۔۔زار کے بے قابو ہونے کی۔۔۔اور انس شاہ افین

اور اب تو صدام کے اسے سنبھلنے کی آوازیں آرہیں

تھیں۔۔۔۔جبکہ چیزیں بھی ٹوٹنے کی آوازیں تھیں

اچانک انس شاہ اور افنین باہر نکلے۔۔۔۔

ہزار بار کہا ہے میں نے تمھیں

۔تم زار کا کھانا خود بنایا کرو۔۔ تمھیں سمجھ نہیں آتی

انس شاہ افنین پر چڑھ ”میری بکواس

دوڑے۔۔۔۔

افنین کو بھی محسوس ہو رہا تھا یہ اسی کی غلطی ہے

۔۔۔۔

اگر میرے بیٹے کو کچھ ہوا نہ افنین۔۔۔ تمھیں زندہ نہیں

چھوڑو گا۔ یہ یاد رکھنا۔۔۔۔ وہ کبھی بھی قابو میں نہیں

آئے گا جب تک اسے انجیکشن نہیں لگیں گے۔۔۔

میں گاڑی نکالتا ہوں تم۔۔۔۔ صدام کی ہیلپ سے

۔ “اسے باہر لے کر آؤ

افنین نے سر ہلایا اسکی آنکھیں اپنی لاپرواہی پر بھیگنے لگیں تھیں۔۔۔۔وہ اندر چلی گئ۔۔۔۔

جبکہ عینہ پھر سے کھڑی ہو گئ تھی معملہ اب زیادہ سیریس بن چکا تھا۔زار کو اتنا مسلہ تھا۔۔ سپائیسیز سے۔۔اسنے کبھی ذکر ہی نہیں کیا تھا۔۔

عالیہ بولیں۔انس شاہ سنی ان سنی کر "انس کے۔۔عجلت میں باہر نکل گئے۔۔کہ۔۔۔بیٹے کے آگے عالیہ کی بھی ویلیو نہیں تھی۔۔۔

افنین اور صدام اسے باہر لے کر آئے

اسنے دونوں کے ہاتھ جھٹک دیے

جیسے واقعی وہ دماغ سے آؤٹ ہو چکا ہو۔۔۔

اور بنا کسی کیطرف دیکھے وہ خود ہی۔۔۔

باہر نکل گیا افین اسکے پیچھے دوڑیں تھیں۔۔۔ صدام نے بھی انکے ساتھ جانا۔۔۔ مناسب سمجھا تھا

۔۔۔۔

عالیہ اپنے بیٹے کو بھی روکنا چاہتی تھی مگر۔۔ کوئی نہیں رکا تھا۔۔۔

وہ سب چلے گئے تھے۔۔۔

عینہ کو شدید رونا ارہا تھا۔۔ زار کی کنڈیشن پر۔۔۔۔

عالیہ نے ایک لمبا سانس بھرا یہ اسکی شدید بے عزتی تھی۔۔ اور زار اسے بے عزت ہی کرتا تھا۔۔

"اگلے ہفتے منگنی فائنل کرلیتے ہیں جمعے کے روز عالیہ نے کہا۔۔۔ عینہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئ۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عینہ رات بھر پریشانی سے ادھر ادھر ٹہلتی رہی مگر وہ زار تک نہیں پہنچ سکی تھی اور زار تک پہنچنا تھا بھی بے حد مشکل کیونکہ۔۔۔ اسکے روم میں غصے سے۔۔ عالیہ اگئ تھی۔۔ اور وہ انس کے بارے میں برا بھلا کہہ رہی تھی کیونکہ زار کے پاس انس اور افنین دونوں تھے۔۔۔ وہ دونوں اسے کسی چھوٹے بچے کیطرح ٹریٹ کر رہے تھے عالیہ کے لیے یہ بات ناقابل ہضم تھی کہ۔۔ انس شاہ۔۔ زور کو کسی دودھ پیتے چھوٹے بچے کیطرح ٹریٹ کیوں کر رہے ہیں۔۔۔ اسے اب وقت کے ساتھ یہ بات زیادہ بری لگ رہی تھی کہ اسنے۔۔۔ ایسا کیوں کیا۔۔۔ آخر ڈالی ہی کیوں اسنے۔۔ اسکے کھانے میں مرچیں نہ وہ ڈالتی اور نہ ہی معملہ بگڑ تا عینہ۔۔ دوسری طرف۔۔۔ جائے نماز

سمیٹ کے زار کے لیے بہت ساری دعائیں کر کے۔۔

اسکے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئ۔

نہیں مجھے تم بتاو۔۔۔وہ زار۔۔ کوئ دودھ پیتا بچہ ہے جو

۔۔وہ غصے ”انس اسکے روم میں پوری رات سے ہیں

سے اس سے پوچھنے لگیں

دودھ پیتی بچی تو آپ بھی نہیں ہیں مما جو اس امید

میں ہیں کے انکل اپنے بیٹے کو چھوڑ کر آپکے پاس آئیں

”شاید۔۔۔ اولاد ہر محبت پر حاوی ہو جاتی ہے۔۔۔

وہ ایکدم اسکی بات پر چیخ پڑی۔۔ ”عینہ

وہ غصے سے ”یہ تم کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔

بھڑ کیں عینہ خاموشی سے نگاہ جھکا گئ۔۔۔

البتہ جو بھی تھا اس بات نے عالیہ کا منہ

بند کر دیا تھا۔۔وہ کچھ دیر خاموش بیٹھی رہیں پھر

اسکیطرف دیکھا۔۔

۔۔۔وہ سنجیدگی سے پوچھ رہی "اسفر کیسا لگا تمھیں

تھیں۔۔۔

عینہ مدھم آواز میں جواب دے گئی "معلوم نہیں

۔۔۔

عالیہ کو بھی کوئی ضد سی "کیوں معلوم نہیں۔۔۔

چڑھ گئی تھی گھورتے ہوئے پوچھنے لگیں۔۔۔۔

مما اسفر کے لیے میں کیا کھو آپ کیا جاننا

اسے اب رونا آنے لگا تھا۔۔وہ زار کے "چاہ رہی ہیں۔۔۔

لیے فکر مند تھی اور عالیہ بلاوجہ اس سے سوال

جواب کر رہی تھی۔۔۔۔

میں تمھیں بس اتنا کہوں گی۔۔ کہ تمھیں اسفر پسند

ہے یہ نہیں۔۔۔ پھر بھی اسے پسند کرنے کی کوشش

کرو۔۔۔ اور تمھیں سیل فون دینے کا سوچ رہی ہوں میں۔۔

اس سے بات چیت کرو تمھاری اسکی

وہ اٹھتے ہوئے بولی "انڈرسٹینڈنگ ہو گی

جب آپ نے پہلے کبھی مجھے سیل فون نہیں یوز کرنے

دیا اب کیوں دے رہی ہیں مما میں کسی سے بات

۔۔۔عینہ نے احتجاج کیا۔۔ "نہیں کرنا چاہتی

عینہ تمھیں جتنا میں کہہ رہی ہوں اتنا کرتی جاؤ۔۔۔

جب مجھے محسوس ہو گیا ہے کہ اب تمھیں سیل کی

ضرورت ہے تو میں اس سے کہہ کر لے دو گی تمھیں

کوئی اچھا سا۔۔ اور مہنگا موبائل ہاتھ میں ہو گی اسفر

۔۔۔عالیہ نے "پر بھی اچھا ایمپریشن پڑے گا۔۔

بال سمیٹے اور سنجیدگی سے بولی۔۔۔

مجھے نہیں چاہیے انکل کے پیسوں میں سے کچھ بھی

اسنے ۔۔۔ ”میں بھائی سے کہہ دو گی وہ دلا دیں گے

کہا تو عالیہ اسے گھورتی رہ گئی ۔

تم دونوں بہن بھائیوں کا نہ دماغ جبڑ سے خراب

ہے عقل ہوتی کہ تو ۔۔ آج ۔۔۔ بہت کچھ کر جاتے ۔۔

وہ تمھارا بھائی اپنے باپ کی نہ کام کمپنی کو سنبھالنے

“نہ بیٹھتا ۔۔

عینہ وک غصہ ۔ ”بہت اچھا کیا ہے بھائی نے

آگیا ۔۔۔

اب تو شرمندگی ہوتی ہے مما کے ہم کیسے بچے تھے

اپکے ۔۔۔ اپ نے جو کہا جیسا کہا ہم دونوں نے سر

جھکا دیا ۔۔۔ ہم بھی روک سکتے تھے آپ کو کے شادی

عینہ غصے سے چیخی تو عالیہ کا ہاتھ اٹھ گیا کھینچ “نہ کریں

کر تھپڑ اسکے منہ پر مارا اور بری طرح اسے گھورتی۔۔۔
وہ چیخنیں تھی۔۔۔

انس میری محبت تھا۔۔ جس کو میں نے کبھی دل سے نہیں نکالا۔۔۔۔ اور تم۔۔ یہ صدام بھی مجھے نہیں روک سکتے تھے۔۔ سمجھ گئ۔۔۔

اور جو گزر چکا ہے اسے کرید کر پریز بھی کوشش نہ کرنا کے مجھے اپنے کیے پر کہیں بھی شرمندگی ہے میں بہت خوش ہوں اپنے فیصلے سے بس یہ افنین اور زار اس گھر سے نکل جائیں تو ساری چیزیں۔۔۔ آسان ہو جائیں گی۔۔”

مما آپ میں اتنی لالچ ہے کہ جو آپ چاہتی ہیں وہ آپ کو کبھی نہیں ملے گا۔۔۔ اور اگر آپ۔۔ اب ایسا سوچ رہی ہیں تو میں اور بھائی یہاں مزید نہیں روکیں گے ہم دونوں یہاں سے چلے جائیں گے ہمارے بابا کے

گھر وہ گھر چھوڑا ہے یہ بڑا۔ کم از کم ہمارا گھر ہے

۔۔۔ ہم وہاں پر فخر سے رہ سکتے ہیں۔۔ یہ انکل کا گھر

ہے انکے بیٹے کا گھر ہے۔۔۔

عینہ عینہ میری جان۔ ایسا کیوں سوچ رہی ہو میرے بچے

۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے۔۔۔ اگر اگر کسی نے۔۔۔۔ ہاں

شاید ایسا ہی ہے یہ زار۔۔ کا گھر ہے۔۔۔ مگر۔۔۔

میں تم دونوں ہے بنا کیسے رہو گی۔۔۔

اچانک اس عورت کے بدلنے پر عینہ حیرانگی سے

اسکی صورت دیکھنے لگی۔۔۔

اور چانک اسے احساس ہوا کہ انکے پیچھے کوئی کھڑا

ہے اور اسکی تواقع کے عین مطابق پیچھے انس شاہ

کھڑے تھے سنجیدگی سے عینہ کو دیکھ رہے تھے وہ

شرمندہ سی ہو گئ اپنی ماں کی چالاکی پر بری طرح دل

دکھا تھا انس شاہ کمرے میں داخل ہوئے اور

۔۔عینہ ہے سر پر ہاتھ رکھا۔۔ عجنہ کا دل کیا بہت

سارا رو دے۔۔۔ اج احساس ہوا تھا زرا کتنا درست

تھا اگر وہ اپنے حق کے لیے لڑ کر کھڑا ہوتا تو بلکل ٹھیک

کھڑا تھا آج احساس ہوا تھا اسے کہ اسنے زارا کے

ساتھ کتنا بڑا دھوکا کیا انکی ماں۔۔ ایسی نہیں تھی یہ ایسی

تھی پہلے ایسا پوز نہیں کرتی تھی۔۔

تمھیں یہاں کوئی پریشانی ہے یہ زرا نے کبھی کچھ کہا ہے

۔۔ افرا دیس اہے تو بتاؤ میں خود اس سے پتہ

وہ سنجیدگی سے بولے تو عینہ نے جلدی سے نفی کی "کرتا ہوں

نہیں۔۔ ای۔۔ ایسا تو کچھ نہیں۔۔ ہماری تو کبھی بات بھی

وہ نظریں چراتی جھوٹ بول گئی۔۔۔ "نہیں ہوئی

پھر یہاں سے جانے کی باتیں کیوں کر رہی ہو۔ افین

وہ پھر سے بولے۔۔ "نے کچھ کہا ہے۔۔

نہیں افنین آنٹی بہت سوئیٹ ہیں۔۔۔کیا میں ان

عینہ نے ماں کی زہریلہ نظروں کا" سے بات کر سکتی ہوں

خیال کیے بنا انس کیطرف دیکھا تو انس مسکرا

دیے۔۔

افکورس۔۔۔کیوں نہیں۔۔۔۔۔اگر تم چاہتی ہوں تو تم کرو

یہ تمہارا ابھی گھر ہے کبھی تم یہ بات فیل مت

کرنا ہے تم یہاں۔۔۔کسی اور کے گھر میں رہ رہی ہو

۔۔۔۔

صدام نے بھی۔۔۔آج مجھ سے ذکر کیا تھا کہ وہ اپنے گھر

لوٹنا چاہتا ہے۔۔دیکھو بچوں میں تم لوگوں کو

تمہارے باپ سے یہ انکی یاد سے الگ نہیں کروں گا

۔۔مگر مجھے اچھا لگے گا اگر تم لوگ اپنی ماں کے ساتھ

رہو گے اور میری ہر چیز پر عالیہ کا پورا پورا حق

ہے۔۔

اور عالیہ کا جو ہے وہ اسکے بچوں کا بھی ہے۔۔۔اور اگر مجھے

باپ سمجھو۔۔تو میں تمھیں۔۔باپ بن کر بھی دیکھاو

وہ مسکرا آ کر اسے سمجھانے لگے۔۔۔۔ "گا۔۔

عینہ کی آنکھیں بھیگ گئیں اسنے۔۔سر جھکا کر سر

ہلادیا۔۔۔۔۔

زار کی وجہ سے گھبرا نا مت۔۔۔وہ ایساری ایکٹ

کرتا ہے جب وہ بیمار ہو جاتا ہے۔۔۔سچ بتاؤ تو وہ مجھ پر

وہ مسکراہٹ دبا کر۔۔۔اہستگی سے بولے تو عینہ "ہی گیا ہے

بھی مسکرادی۔۔۔۔۔

اپنی ماں سے پوچھو کالج میں کبھی ماتھے کا بل نہیں نکلتا تھا

انس شاہ۔۔ہلکا سا ہنسے۔۔ "۔۔

"اور جب جب مجھے دیکھتے تھے ٹھیک ہو جاتے تھے

عالیہ نے انس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔عینہ کو نہ

۔۔اسے نگاہ پھیر لی انس۔۔نے بھی اپنا ہاتھ عینہ کے
سامنے چھڑا لیا۔۔

ولا یہ ہلکا سا ہنس دی۔۔

۔۔وہ سوال کرنے لگے۔۔۔ "اب کوئی پریشانی تو نہیں

عینہ نے۔۔ نفی کی تو۔۔۔انس شاہ۔۔۔ "ن۔ نہیں انکل
مسکرا دیے۔۔۔

وہ "چاہو تو مجھے ڈیڈ کہہ سکتی وہ مجھے برا نہیں لگے گا
ہنس دیے۔۔

عینہ کو انس پہلے بھی اچھے لگے تھے اب اور بھی اچھے لگے

۔۔۔

وہ خوشی سے بولی اسے اچھا لگتا تھا جب۔ زار "او کے۔
پورے حق سے ڈیڈ کہتا تھا۔ انس کو۔۔۔

وہ بولے۔۔۔ تو عینہ نے سر ہلا دیا "چلو اب سو جاؤ۔۔

۔۔۔

عالیہ نے پوچھا تو انس شاہ نے "ہم بھی چلیں
نفی میں سر ہلایا۔۔۔

زار کی طبعیت نہیں ٹھیک آج میں اسکے پاس ہوں تم
وہ نرمی سے بولے تھے "چاہو تو عینہ کے ساتھ سو جاؤ۔۔۔
تھکے تھکے بھی لگے عینہ کو بھی یہ مناسب لگا کیونکہ۔۔۔
زار کو بخار بھی تھا اسے۔۔ ضرورت تھی اس وقت
اپنے پیرنٹس کی۔۔۔

عالیہ نے بمشکل سر ہلایا۔۔۔ تھا اسکا چہرہ بتا
رہا تھا کہ اسے انس شاہ کا ادھر ادھر ہونا کتنا برا
لگ رہا ہے۔۔۔۔

عینہ۔۔ زرا جھجھکتے ہوئے بولی انس شاہ جو جانے "ڈ۔۔ ڈیڈ
لگ بھتا مسکرا کر پلٹ

وہ بولے تو۔۔۔وہ سر جھکا گئی۔۔کچھ شرم سی بھی "جی بیٹا

آئی۔۔

اسنے پوچھا۔۔ "کیا میں آپکے لیے کافی بنا دوں

عالیہ نے گھیرا سانس بھرا۔۔

وہ بولے تو "نہیں آپ ریسٹ کرو افین بنا دے گی

عینہ نے اثبات میں سر ہلایا

ولایہ کے تو اور بھی پتنگے لگ گئے

وہ بولی اور باہر نکل گئی۔۔۔جبکہ۔۔۔ "میں بنا دیتی ہوں

انس شاہ مسکرا دیا۔۔

انس شاہ ایکدم "تمھاری ماں بلاوجہ جیلس ہوتی ہے

ہنس پڑے

عینہ بھی ہنس دی۔۔۔

وہ باہر نکلنے لگے کہ ایکدم روکے

اچھا وہ افنین سے بات زار کے سامنے مت کرنا۔۔ کریک سالڑکا ہے۔۔بلاوجہ میری بیٹی کا دل دکھا دے گا ”۔۔۔ وہ بولے تو عینہ مسکرا دیے

اب وہ انھیں کیا بتاتی کہ اسنے کتنا دل دکھایا تھا اسکا۔۔۔۔۔

انس شاہ باہر چلے گئے۔۔جبکہ عینہ نے دروازہ بند کر لیا۔۔۔

وہ آج جتنا تھک چکی تھی۔۔۔جتنا ڈپریشن تھی اب بہت ہلکا فیل کررہی تھی خود کو۔۔۔وہ بستر میں لیٹ گئ۔۔زار۔۔۔یوں ہی جھلاتا چلاتا ہوا اسکے سامنے اگیا ۔۔۔۔

ویسے ہی تیوری چڑھا کر دیکھنے لگا۔۔عینہ کھل کر مسکرا دی۔۔۔

اسنے اسکے عکس کو۔۔بہت محبت "میرے زار سے چھونا چاہا تھا مگر۔۔ ہوا میں تحلیل سا ہو گیا وہ

صبح انس شاہ کمرے میں آئے تو عالیہ سو رہی تھی~~~~۔۔۔۔

وہ خود بھی ریسٹ کر چکے تھے افین ہی ساری رات جاگتی رہی تھی۔۔زار کا بھی اور انکا بھی خیال رکھا تھا۔۔

تبھی وہ شاور لینے چلے گئے زار کا بخار اب اتر گیا تھا ۔۔۔وہ آفس کے لیے ریڈی ہو کر نکلے تو عالیہ شاید پانی کے شور سے اٹھ گئ تھی۔۔وہ انس کو دیکھنے لگی

وہ انکو دیکھنے لگی۔۔۔ "اگئے آپ۔

ہاں۔۔ایسا کرو میرا ناشتہ بنا دو زرا آج ایمپورٹینٹ

میٹینگ ہے زار تو شاید جا نہیں پاۓ تو میرا جلدی

پہنچنا ضروری ہے"

انس اس سب میں میرے لیے وقت ہے

عالیہ غصے سے بولی۔۔ "آپکے پاس

انس نے مڑ کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

عالیہ کیا بچوں جیسی باتیں کر رہی ہو۔۔ہم کوئ۔۔ کم

عمر جوڑا ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ وقت

گزارنا ہمارا بے حد ضروری ہے۔ہم ایک دوسرے کے

انس زرا خفگی سے "ساتھ ہیں کیا یہ کافی نہیں

بولے تو عالیہ ایکدم سیدھی ہو گئ۔۔

وہ چپ ہو گئ "میرا مطلب یہ نہیں تھا میں تو

اداسی سے۔۔انس اسکے نزدیک آئے اور اسکے ہاتھ

[illegible]

اسکے ابال پیار سے تھپتھپا کر وہ۔۔۔ "بی آ میچیور وومن۔۔
پھر سے۔۔۔ میرر کے سامنے چلے گئے۔۔۔

ولایہ کو۔۔ شدید غصہ آیا تھا کہ۔۔۔ ساری رات
زار کے ساتھ گزار کر اب۔۔ وہ۔۔۔ اسے درس دے
کر جا رہے ہیں۔۔۔

خیر یہاں اسکی غلطی تھی مگر آئندہ۔۔۔ وہ انس
کو خود سے الگ کرنے والا کوئی کام نہیں کرے گی۔۔۔ اور زار
سے اس رات کا حساب بھی لے کر رہے گی۔۔۔

وہ باہر اگئ۔۔ کچن میں افنین تھی۔۔ وہ کچھ بنا رہی تھی
۔ سکینہ دور کھڑی تھی شرمندہ سی۔۔۔

عالیہ ناشتہ بنانے لگی تو۔۔ افنین نے اسکیطرف
دیکھا۔۔۔

انس کے لیے بنا رہی ہیں آپ تو میں نے بنا دیا

ہے میں زار کے لیے بنا رہی تھی انکے لئے بھی بنا دیا۔

وہ بولی علا یہ رات "وہاں رکھا۔۔ہے۔۔لے جاؤ

سے یہ سب برداشت کرتے کرتے تھک چکی تھی

ایکدم پلیٹ اسنے شیلف پر پٹخ دی۔۔

انس کی بیوی میں ہوں مجھے اپنے شوہر کا خیال ہے کے

اسے ناشتہ کرنا ہے یہ کچھ بھی اور اسکی ضرورتیں میں

پوری کرنا جانتی ہوں اور وہ مجھ سے ہی پوری کرانا چاہتے ہیں تو

بہتر ہو گا افنین آئندہ میرے اور انس کے بیچ مت

آیئے گا۔۔۔۔اور نہ ہی میں یہ ناشتہ لے کر جاؤ

گی۔۔۔آپ اپنے بیٹے کی تیمارداری کریں شوہر کی کی ہوتی تو

وہ سر جھٹک "۔۔۔۔وہ دوسری شادی نہیں کرتے

کر۔۔۔اسپر طنز برسانے لگی۔۔افنین حیرانگی سے

عالیہ کو دیکھ رہی تھی۔

عالیہ کام کرنے لگی۔۔۔۔ جبکہ سکینہ جو یہ سب سن چکی تھی۔۔۔ خود بھی اسکے رویے پر۔۔۔۔ ایکدم منہ بن آگئ۔۔

افنین کو "باجی آپ۔۔۔۔ جائیں میں لے آتی ہوں ۔اسنے ہاتھ لگایا۔۔ افنین۔۔۔نے سر ہلا دیا۔۔۔۔

ای۔۔ ایسا کرو زرا کے روم میں یہ دے دو میں زرا وہ مدھم سا "فریش ہو کر آتی ہوں اسکے پاس مسکرا کر بولی۔۔۔ سکینہ کا دل سا کٹا۔۔۔ اور وہ سوچ چکی تھی وہ زار کو اب یہ ساری باتیں بتا دے گی۔۔۔

سکینہ سر ہلا کر۔۔ کچن سے باہر نکل گئ جبکہ۔۔۔ افنین اپنے روم میں چلی گئ۔۔ علایہ نے مڑ کر دیکھا ۔۔۔اور سر جھٹکا۔۔۔۔

وہ تپ رہی "اب بیوی بننا یاد ارہا ہے اس عورت کو تھ

سکینہ ٹرے لگ کر زار کے روم میں اگئ۔۔وہ۔۔۔ سیل فون پر کسی سے بات کر رہا تھا چہرے پر پانی۔۔۔ تھا جیسے ابھی منہ دھویا ہوا سنے۔۔۔جبکہ۔۔وہ۔۔کل والے کپڑوں میں ہی تھا۔۔

زار نے اسکیطرف دیکھا اور کال بند کر دی۔۔۔

سکینہ ناشتہ رکھ کر۔۔کچھ فاصلے پر کھڑی ہو گئ۔۔زر نے ترچھی نظروں سے اسکیطرف دیکھا۔۔

وہ سنجیدگی سے "کیا ہوا۔۔ہے کیوں کھڑی ہیں آپ بولا۔۔۔۔

وہ بتانے لگی "وہ جی ناشتہ افنین باجی نے بنایا ہے

معلوم ہے مجھے ۔۔۔ میں نے ہی کہا تھا آپ تو زار ”بھول گئیں ہیں مجھے کیا پسند ہے کیا نہیں طنز کر گیا

زار صاحب قسم اٹھوا لو جی ۔۔ ہم نے تو اپکو پالا ہے مجھے تو سب پتہ ہے میں نے کچھ بھی نہیں ڈالا تھا ۔۔۔ بلکل وہ بولی تو زار خاموش ہو “افنین باجی جیسا ہی بنایا تھا گیا جیسے اسکے اپنے بھوت ڈال گئے تھے ۔۔۔۔

وہ سر جھٹک کر ناشتہ کرنے لگا ۔۔۔ تو ۔۔ سکینہ اب بھی کھڑی تھی اسنے ترچھی نظروں سے دیکھا ۔۔۔

سکینہ ایکدم سٹپٹائی ۔۔۔۔ اب سکینہ نے بھی اسے گھورنے تھا ۔۔۔ وہ غصے سے اسے دیکھنے لگا ۔

وہ جی ۔۔۔ ویسے تو ۔۔۔ جی آپ لوگوں کے گھر کا مسلہ ہے مگر ۔۔۔ باجی کے ساتھ چھوٹی بی بی نے اچھا نہیں کیا ایسے

بنایا تھا۔۔۔اور۔۔۔عالیہ باجی نے تو رج کر باتیں

سنا دیں کے پہلے بیوی بنتی۔۔۔۔پہلے شوہر کو

سمبھالتے۔۔۔۔

بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی زار۔۔۔ناشتہ وہیں چھوڑ کر

جگہ سے اٹھا اور دھاڑ سے دروازہ کھول کر باہر نکلا۔۔۔۔

سیدھا کچن کے دروازے پر پہنچ گیا عالیہ ناس

شاہ کا ناشتہ ٹرے میں لگاتی۔۔۔۔

مسکراتی ہوئی لے جا رہیں تھیں کہ۔۔۔زار نے ٹرے پر نیچے

سے ہاتھ مارا سارا ناشتہ عالیہ اور زار کے بیچ۔۔۔ہوا

میں اچھلتا زمین بوس ہو گیا۔۔

ولایہ چیخ مار کر پیچھے ہٹی

وہ دھاڑا۔۔۔۔ ”میری ماں کو و۔۔باتیں۔۔ سناو گی تم۔۔

زارکا "میری ماں کو جتاؤ گی کہ وہ پہلے بیوی بنتی۔۔۔

بس نہیں چل رہا تھا کہ۔۔۔وہ عالیہ کی گردن دبا

دے

عالیہ نے انس کو پیچھے دیکھا تو۔۔۔"ان۔۔۔انس

معصومیت کی انتہا پر پہنچتی۔۔بمشکل بولی زار اسپر

چڑھا کھڑا تھا۔۔آنکھیں نکالے اسکی گردن دبا

دینا چاہتا تھا

انس شاہ کی گرجدار آواز پر۔۔۔زار ایڑیوں کے بل "زار

پلٹا۔۔

اس سائیکو عورت وہ سنبھال کر رکھیں ڈیڈ ورنہ

مجھے اسے جان سے مار دینے میں کوئی مسلہ نہیں

وہ۔۔طنزیہ نگاہ اسپر "۔۔ سستی محبوبہ۔۔۔

ڈالتا۔۔بول اٹھا۔۔۔

انس شاہ غصے سے چیخے۔۔زار کے مزاج میں "زار رتی بھی فرق نہیں آیا۔۔۔ جبکہ۔۔ عالیہ پر تیزاب کیطرح یہ الفاظ گیرے تھے جن حقیر نظروں سے انسے اسے دیکھا تھا۔۔۔

میری ماں کے متعلق یہ عورت ایک لفظ کہے گی ۔۔ میں۔۔ دس لفظ اسکو سناؤ گا۔۔۔ تو بہتر ہے اپنی بیوی کی۔زبان کو لگام لگوائیں ورنہ گدی سے کھینچ دوں گا یہ وہ۔۔۔ بھڑکا۔۔۔ "زبان۔۔۔

تمیز تہزیب تمھیں چھو کر نہیں گزری۔۔۔ کا زبان میں انس شاہ۔۔ گھورنے لگے "بات کر رہے ہو

جو ہوڈیز رو کرتی ہے۔۔

انس۔۔نے "زار بیہیو یور سیلف ورنہ اچھا نہیں ہو گا انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا زار دامت پیتا اسے دیکھنے لگا

اسکے بعد وہ اسکی کوئی عزت نہ رکھتا۔۔وہ۔۔

وہاں سے۔۔ بھڑکتا ہوا۔۔ چلا گیا۔۔۔۔

جبکہ عالیہ رونے لگیں۔۔۔۔۔

انس نے۔۔۔۔ اسکے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔

"اٹس اوکے روم ت۔۔۔

"آپ نے دیکھا ہے وہ مجھے کیا باتیں سنا گیا ہے

انس "تم نے کیوں بات کی افین سے کوئی بھی ایسی ویسی

بولے تو۔۔ولایہ لاجواب سی ہوگئ سکینہ کو پھاڑ

کھانے والی نظروں سے دیکھا تھا کیونکہ یہ چغلی

اسی نے کی تھی۔۔۔۔

افین تو اپنے روم میں تھی۔۔۔۔

سکینہ حبز بز سی ہوتی ادھر ادھر وہ گئ

وہ ”میں نے تو یہ ہی کہا تھا میں خود بنا لوں گی

معصومیت سے بولی۔۔۔

ان چیزوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا کو تم نوٹ کر رہی ہو

یعنی زار نے مجھے سہی سنائی ہے ٹھیک ہے آپ نے اپنی

بیوی اور بیٹے کی حمایت کرنی تھی تو مجھ سے شادی کیوں کہ

وہ چلائی۔۔ ”تھی

انس نے بس اسے سرد نظروں سے دیکھا تھا

۔۔وہ زیادہ دیر کسی کی بکواس برداشت نہیں کر سکتے تھے

اور یہ بات۔۔۔وہ ہی جانتے تھے جو اسکے قریب

تھے۔۔۔عالیہ چپ ہو گئی۔۔انس نے افنین کا بنایا۔۔ ہوا

ناشتہ کیا۔۔۔عالیہ جل بھن رہی تھی اور۔۔۔

اسکے گال کو ہاتھ اٹھ آکر پیار سے تھپتھپا کر چلے گئے۔۔

عالیہ کے اندر آگ سی جل رہی تھی یہ زار تو کچھ

ستی محبوبہ۔۔۔ میں تمھیں اچھے سے ان لفظوں کے

وہ۔۔۔ مٹھیاں بھینچتی اپنے "معنی بتاؤ گی زار انس شاہ

کمرے میں چلی گئی۔

زار طبعیت خراب ہونے کے باوجود بھی آفس چلا

گیا تھا۔۔اور افنین کو وک اسنے ہر کام کرنے سے منع

کر دیا تھا دوسری طرف عینہ جو۔۔۔اسے دیکھنے کے

لیے دوڑ کر۔۔۔باہر آئی تھی۔۔۔وہ جا چکا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔منہ بسور کر پلٹی تو پیچھے نتاشہ کھڑی تھی عینہ

ایکدم ڈر گئی۔۔۔

اسنے پوچھا۔۔"یہاں کیوں آئی تھیں تم

وہ آنکھیں جھکا کر بولی" مجھے لگا میرے کالج کی بس آئی ہے

۔۔اور اندر جانے کے لیے بڑھی۔

۔۔۔وہ۔۔۔زرا ""مگر یہ تمھاری بس کا ٹائم نہیں

تشویش انداز میں بولی۔۔۔

وہ۔۔پست لہجے میں بولی ""ن۔۔ نہئں ٹائم تو ہو ہی گیا ہے

تھی وہی بات یہ کوئ وجہ جو نہیں تھی۔۔۔

نتاشہ نے۔۔اسے گھور کر گھیری سانس

بھرا۔۔۔

اپنے بھائ کو تم خود سمجھاؤ اسنے یہاں سے جانے کی

رٹ لگالی ہے۔۔جب ہم سب یہاں خوش ہیں تو

وہ۔۔۔بولی تو۔۔عینہ نے اسکیطرف ""اسے کیا ایشو ہے

دیکھا۔۔۔

کل عالیہ نے بھی اسے یہ ہی بتایا تھا اسے اچھا لگا

۔۔۔کہ اسکے بھائ نے اب اچھا فیصلہ لیا ہے مگر

مما اور نتاشہ بھابھی دونوں ہی نہیں چاہتیں تھیں

حال کہ ریکھا جا تا تو۔۔ ان لوگن کا یہاں کیا کام تھا

۔۔۔

بھانی اگر بھائی ایسا سوچ رہے ہیں تو۔۔۔ مجھے لگتا ہے

۔۔وہ۔۔ اہستگی سے بولی "ٹھیک ہی ہے

تم تو چپ کرو نہ تمھیں تمیز ہے کہ تمھارے بھائی کو

۔۔ اپنی مما کو دیکھو کتنی ہوشیار ہیں۔۔۔۔ وہ طنزیہ

بولتی وہاں سے اندر چلی گئ۔

عینہ اسکی طنز کو سمجھ چکی تھی وہ۔۔۔ وہاں سے۔۔۔ خود

بھی اندر اگئ وہ کالج یونیفارم میں تھی۔

عالیہ خود غصے میں بھڑکی ہوئ بیٹھی ناشتہ کر

رہی تھی عینہ نے بنا کسی بات چیت کے۔۔۔ وہاں بیٹھ

کر ناشتہ کرنا شروع کر دیا والایہ کا چہرہ بتا رہا تھا کہ

وہ غصے سے پھونک رہی ہے۔۔۔ عینہ کو۔۔۔ اس وقت

اس سے بولنا اپنی۔ شامت لگ رہا تھا۔ تبھی وہ چپ چاپ بیٹھی تھی۔۔۔

کیا ہوا ہے مما۔۔ ایسے سرخ چہرے سے کیوں بیٹھیں ہیں" نتاشہ پر مزاح انداز میں بولی ولایہ نے آنکھ اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔

وہ سرد لہجے میں بولی نتاشہ کا ایکدم "ناشتہ کرو۔۔۔ چہرہ اتر گیا اور ولایہ۔۔۔اٹھ گئ ٹیبل پر سے۔۔۔

پھر جاتے جاتے اسکی نگاہ عینہ پر گئ۔۔۔

یہ لو۔۔اسفر کی کال آئے گی۔۔ آج سے تم وین میں نہیں اسفر ہے ساتھ جاؤ گی۔۔۔"

عینہ بے ساختہ اٹھی۔۔۔۔ یہ بات اسے "کیوں مما سمجھ نہیں آئ کہ ابھی تو کچھ بھی نہیں ہوا پھر کیوں۔ وہ اسفر کے ساتھ جاتی۔۔۔

کیا مطلب کیوں وہ تمھارا ہونے والا منگیتر ہے۔۔اور میرا اس وقت دماغ خراب ہو رہا ہے مجھ سے بحث نہ کرو۔۔۔ کو کہا ہے کرو۔۔اسکی کال آئے گی اسنے غصے سے کہا عینہ کا "اٹھا کر اچھے سے بات کر لینا منہ بند ہو گیا مگر۔۔ پریشانی اسکے چہرے پر تھی

نتاشہ بھی انھیں دیکھ رہی تھی وہ عینہ کے ہاتھ میں موبائل تھما کر چلی گئیں۔۔

عینہ نے موبائل وہیں رکھ دیا۔۔۔۔

نتاشہ۔۔اسپر ایک طنزیہ مسکراتی نگاہ ڈال کر۔خود بھی اٹھ گئی آج اسنے۔۔۔اپنی مما کیطرف جانا تھا۔کافی دن ہو گئے تھے۔۔۔

تبھی وہ چلی گئی۔۔عینہ کو فکر یہ تھی کہ یہ۔سب اگر

زیادہ بڑھ گئ تو۔۔زار تک پہنچ جائے گی اور وہ۔۔۔پھر سے
۔۔۔اسکے بارے میں غلط سوچے گا۔۔۔۔

اسکے ہاتھ پاؤں کانپنے لگے تھے اچانک اسکا دل بے
ساختہ دھڑک اٹھا۔۔۔۔۔

اسفر کی کال تھی۔۔وہ سہمی ہوئی نظروں سے موبائل کی
سکرین پر لکھا اسفر دیکھ رہی تھی۔۔اسنے۔۔۔۔۔پہلی
کال اٹینڈ نہیں کی تو دوسری نے لگی۔۔۔اسے یہ بھی
ڈر تھا اسیل کی آواز سن کر مما بھی نہ اجائیں تبھی
اسنے کال پیک کر لی۔۔۔۔

وہ بولا اصر "آنٹی میں باہر ہوں آپ عینہ کو بھیج دیں
کھٹاک سے کال بند کر دی۔۔

عینہ اتنے میں ہی پسینے میں بھیگ گئ تھی اسے یہ بات
تھکاوٹ سے بھرپور لگ رہی تھی کہ کیسے کیسے وہ

کیا اسے زار کو بتانا چاہیے۔۔۔

ہاں۔۔ہاں اسے زار کو خود ہی بتا دینا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ۔۔اسے کسی اور سے پتہ چلے اور وہ مزید اس سے بدظن ہو جائے۔۔۔

وہ۔اپنا بیگ اٹھا کر نہ چاہتے ہوئے بھی وہاں سے باہر نکل آئی۔۔۔گاڑی میں اسفر بیٹھا تھا اسنے اپنی وین کو دیکھا کاش وہ اسی میں جاتی۔۔اور اسفر نے گاڑی کا دروازہ کھولا تو اسے اندر بیٹھنا پڑا۔۔۔

وہ اندر بیٹھ گئی سینٹ کر۔۔۔اسفر اسے دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔

مجھے لگتا تھا تم خوبصورت ہو مگر غلط ہے یہ بات تم حسین ہو جو لڑکی کالج یونیفارم میں بھی دوسرے انسان کا من خراب کرے۔۔۔وہ صرف

وہ۔۔۔ہاتھ بڑھا کر ہلکا سا "خوبصورت نہیں وہ سکتی

اسکا گال چھو گیا۔۔۔۔

عینہ نے چونک نظروں سے اسکیطرف دیکھ اور۔۔اپنے

گال پر جلدی سے ہاتھ پھیرہ

اسنے کہا۔۔۔عینہ کا "اوہ۔۔۔تم ڈر گئ۔۔۔۔ایزی ہو جاؤ۔۔۔

دل اسکے کانوں میں دھڑکنے لگا اسے ایکدم اپنی شدید

غلطی کا احساس ہوا کہ اسے یوں نہیں بیٹھنا چاہیے

تھا۔۔مما بعد میں بھلے کچھ بھی کہتی اسے اس گاڑی

میں سوار نہیں ہونا چاہیے تھا تبھی

وہ دروازے سے بلکل چپکی بیٹھی تھی۔۔۔

جبکہ اسفر اسپر تھوڑی دیر بعد نگاہ اٹھا کر

دیکھتا اسے ایسی لڑکیاں بہت اٹریکٹ کرتیں تھیں جو

۔۔۔

بہت جلد سہم جاتی تھیں۔۔۔

وہ ایکدم بولی تو "م۔۔ میرا کالج تو اس راستے پر نہیں ہے

اسفر ہنس پڑا۔۔

یار میں تمھیں بھگا کر نہیں لے کر جا رہا تو۔۔ تم کیوں

وہ بولا "پریشان ہو رہی ہو میں لے جاتا ہوں تمھیں کالج ہی

۔۔۔ مگر راستے عجیب تھے طویل تھے اس کا دل

پھڑ پھڑا رہا تھا۔۔۔

اسفر نے اسکی جانب "تمھاری ہوبیز کیا ہیں

دیکھا۔۔۔

۔۔ وہ بولی۔ جلدی سے "ک۔۔۔ کچھ بھی نہیں

اسفر ہنس پڑا۔۔ "ارے

اچھا میں تمھارے لیے۔۔۔ایک گفٹ لایا ہوں۔۔۔

اسنے۔۔ڈیش بورڈ پر سے موبائل اٹھا کر اسکو دیا۔۔۔۔"

عینہ نے آ کسی جانب دیکھا۔۔

وہ بولی تو اسفر کے "ن۔۔نہیں مجھے یہ نہیں چاہیے

چہرے پر سنجیدگی چاہ گئ

"پھر مجھ سے بات کیسے کرو گی

وہ گھبرا کر زرا تیز "مجھے آپ سے بات نہیں کرنی

لہجے میں بولی تھی لہجہ بھیگ گیا تھا اسفر نے

ایک گھورتی نظر اس بے عزتی پر ڈالی اور۔۔۔سر

ہلا دیا چلو پھر۔میں آنٹی کو دے دوں گا وہ تمھیں دے دیں

اسنے کہا تو عینہ نے آسکی طرف دیکھا۔۔"گی

میں انھیں یہ بھی انفارم کر دوں گا کہ تم یہ لینا

وہ۔۔۔ڈبہ پھینکتا ہوا۔بولا تو۔۔عینہ ڈر "نہیں چاہتی تھی

گئ

مما کل رات بھی اسپر ہاتھ اٹھا چکیں تھیں ۔۔اور

مزید اسکی شکایت جاتی تو وہ کیا کرتیں ۔۔اسنے

آہستگی سے ڈبہ اپنی طرف کھینچ لیا

اسفر کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی

۔۔

تب تک اسکا کالج بھی آگیا اسفر نے ۔۔۔گاڑی

سے اترنے سے پہلے اسکا ہاتھ تھام لیا ۔۔۔۔

عینہ حونک نظروں سے اسکی شکل دیکھنے لگی

اس سیل میں میرا نمبر سیو ہے ۔۔میں

تمھیں رات میں کال کروں گا ۔۔دل تو یہ چاہ رہا ہے

ابھی سے کال کرلوں ۔۔مگر اٹس اوکے ابھی تم گھبرا رہی ہو

وہ مسکرایا ۔۔عینہ کو " ۔۔۔بعد میں ایزی ہو جاؤ گی

اسکی مسکراہٹ ۔۔سخت بری لگی تھی ۔

وہ دل وجان سے خود کو زار کا مانتی تھی اور کوئی اور اسے چھوئے یہ دیکھنے یہ اسے منظور نہیں تھا نہ اسکے دل کو منظور تھا نہ یہ۔۔ درست تھا وہ زار کی بیوی تھی اور کسی کی بیوی ہوتے ہوئے۔۔ اسکی منگنی چار دن بعد۔۔۔ ہونے والی تھی اور اسکے شوہر کو یہ سب پتہ چلتا تو ۔۔۔وہ کیا کرتا۔۔۔ وہ اگر۔۔ سامنا پکڑ لیتا۔۔ اگر مما کے سامنے انکے رشتے کو ایکسپوز کر دیتا۔۔۔

مما اسے جان سے مار دیتیں کیونکہ زار کے لیے انکی آنکھوں میں نفرت صاف دیکھتی تھی اسفر نے جیسے ہی اسکے گال کو پھر سے چھوا۔۔ عینہ کرنٹ کھا کر اس سے دور ہوئی اور باہر نکل کر وہ کالج کے دروازے سے اندر بھاگ گئی

کالج میں داخل ہوتے ہی وہ بری طرح رو دی۔۔ اسفر کا بار بار چھونا اسکو ہاتھ لگانا عینہ کی جان پر بن رہا تھا۔۔۔

وہ ڈر چکی تھی۔۔۔۔

وہ زار کو بتا دینا چاہتی تھی بلکل پہلے کیطرح۔۔۔جیسے۔۔ہر
۔۔۔بات وہ اسے بتاتی تھی۔۔۔۔

اسنے۔۔۔ایک لمحے کے لیے سوچ ادھر میں تو وہ آج
کل اسے بلکل نہیں دیکھتا۔۔۔ تو کیا اسے آفس جانا
چاہیے مگر وہ آفس گئ تو۔۔۔۔

انس شاہ کیا سوچیں گے اور وہ زار سے کیسے ملے گی
۔۔اصر مما کو لیٹ آنے کا کیا جوبا دے گی سب باتیں
اسکے دماغ میں گڈمڈ ہو رہیں تھیں اور اندر جاتے ہوئے
مسلسل وہ روتی جا رہی تھی یہاں تک کے سب لڑکیوں
نے اسے۔جوٹ کیا تھا کہ وہ کیسے رو رہی ہے۔۔ مگر وہ
کلاس روم میں بھاگ گئ۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کالج میں بمشکل وقت گزارا تھا اسنے۔۔۔یہاں تک چھٹی کی بیل ہو گئی۔۔۔اسکا دل کیا یہ بیگ میں رکھا موبائل نکال کر۔۔زمین پر پھینک دے مگر وہ ایسا کر نہیں سکتی تھی۔سب سے پہلے اسنے ایک جاننے والی سے موبائل لیا اور۔۔مما کے نمبر پر کال کی۔۔۔

انھوں نے۔۔کال پیک کی اور اسنے۔۔۔کہا کہ پریکٹیکلز کی وجہ سے۔۔وہ آج دیر سے آئے گی۔ہاں یہ سب کہتے ہوئے اسکا لہجہ کانپ رہا تھا کیونکہ عالیہ سے جھوٹ بولنا کوئی آسان نہیں تھا۔۔عالیہ نے اسس سے آڑے ترچھے سوال کیے۔۔۔جن کا ڈرتے ڈرتے جوبا دیتی وہ آخر مان ہی گئ

کال بند کر کے اسنے اس لڑکی کا شکریہ ادا کیا۔۔

اور خود باہر اگئ۔۔۔

یہ اسکی زندگی کا پہلا قدم تھا جو ہوزار کے لیے اٹھا رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی انکل کو کیا جواب دے گی۔۔۔ یہ وہاں جا کر کیا ہو گا مگر اسے یہ پتہ تھا اگر زار کو اس معاملے کے بارے میں نہیں بتایا تو۔۔وہ اس سے نفرت کرنے لگے گا اور اسکا غصہ نفرت میں بدلے یہ اسے منظور نہیں تھا تبھی

اسنے۔۔۔۔

اسکے پاس جانے کا سوچا۔۔۔وہ۔۔رکشے میں سورا ہوئ۔۔ آج لوگوں کی نظریں اسے بہت عجیب اور خطرناک لگ رہیں تھیں۔۔۔

وہ۔۔۔ڈرتے ڈرتے ڈریس بتا گئ۔۔زرا کے آفس کا

اڈریس تو اسے تب سے پتہ تھا جب وہ۔۔۔دونوں

ایک دوسرے سے ملے تھے زار نے ہی اسے بتایا تھا

وہ بیس منٹ میں اس بیلڈینگ کے باہر کھڑی

تھی۔۔

حقیقتاً یہاں اسکی جان نکل گئ تھی سب کیا

سوچیں گے وہ کیا جواب دے گی۔۔ وہ کیا کرے گی۔۔

رکشے والا زرا بھڑک کر "بی بی پیسے واور فارغ کرو مجھے

لچول اتو اسنے کانپتے ہاتھوں سے اسکے ہاتھوں میں پیسے دے

دیے۔۔۔

اور خود چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی اندر جانے لگی کوینکط

کالج یونیفارم میں ہونے کی وجہ سے۔۔۔ سب اسے

۔۔۔ جن نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ وہ کوئ اچھی نہیں

تھیں

وہ اندر اگئی۔ اندر کا ماحول۔۔۔ بلکل ہی مختلف تھا یہ جگہ کسی آؤٹ آف کنٹری کے آفس جیسی دیکھتی تھی بہت خوبصورت ہلکی ہلکی حل چل گھیری خاموشی میں۔۔ لوگوں کے کام کرتے افراتفری سے بھرے جوتوں کی آواز۔۔۔ اور ہر طرف مدھم لہجے میں۔۔۔ ہونے والی بات چیت۔۔۔

اسے یہ جگہ پسند آئی مگر گھبراہٹ اب بھی عروج پر تھی وہ چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی۔۔ ریسپشنیسٹ کے پاس اگئی۔۔

وہ بولی تو اس "ا۔انس شاہ۔۔۔ کے پاس جانا ہے

ریسپشنیسٹ نے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا

وہ "تم کون ہو۔۔ اور جانتی بھی ہو انس شاہ کون ہیں گھور کر بولی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔بولی۔۔اسکی بڑی بڑی "م۔میں انکی بیٹی ہوں

آنکھیں الگ ہی گھبراہٹ کے سبب سرخی
پھیل رہی تھی

ریسپشنیسٹ حیران ہوتی۔۔۔انس شاہ کی سیکٹری کو کال
کرنے لگی

اسنے کہا تو آگے سے وہ لڑکی "سر کو بتاو انکی بیٹی آئی ہے
بھی کچھ بولی دونوں ہنسی اور فون بند ہو گیا

جہاں تک ہم سب جانتے ہیں زار۔۔سر کے
علاوہ تو انکی کوئی اولاد نہیں تم کہاں سے پیدا ہو گئی ہو

ریسپشنیسٹ نے اسے آڑے ہاتھوں لیا اسنے کوئی جواب "
نہیں دیا وہ دور ہو گئی۔۔

اور وہیں کھڑے ہو کر ویٹ کرنے لگی

تبھی پیچھے سے تیز بوٹ کی آواز آئی۔۔

وہ مڑی انس شاہ مسکراتے ہوئے اسکے نزدیک ا

رہے تھے عینہ کو لگا سکتی ہوئی جان واپس لوٹ ائی ہو کچھ

آسرا سا ہوا تھا۔۔۔

انس شاہ نے "ارے میری بیٹی آئی ہے۔۔۔ او آؤ

کہا تو ریسپشنیسٹ ایکدم کھڑی ہو گئی۔۔۔

کھانے کا اہتمام کرو۔۔۔ اسنے ریسپشنیسٹ کو کہا اور عینہ

کیطرف دیکھا میں اور زار بھی کھانا ہی کھانے والے

تھے۔۔۔۔

انس شاہ اسے لیے اپنے کیبن کیطرف "آجاؤ۔۔۔

بڑھنے لگے

انس شاہ نے۔۔ پوچھا تو عینہ "خیریت سے

گھبرائی یہ جواب تو اسکے پاس بھی نہیں تھا

وہ انگلیاں موڑتی جواب "م۔۔مجھے آپکا آفس دیکھنا تھا

دے گئی

انس شاہ ہنس دیے

وہ اسے لئے اپنے کیبن میں اگئے "اوکے اجاؤ پھر

انکا کیبن بھی بہت خوبصورت تھا ڈیسنٹ تھا۔۔۔

عینہ مسکراتی آنکھوں سے چاروں طرف دیکھنے لگی

اچانک اسے احساس ہوا اگر انس نے عالیہ

سے یہ ذکر کیا تو عالیہ اسے۔۔۔

بن موت مار دے گی۔۔۔

"وہ۔۔کیا آپ مما سے اس بات کا ذکر کریں گے

اسنے کچھ کنفیوز ہوتے پوچھا۔۔۔

انس۔۔۔مسکرائے۔۔۔"بلکل نہیں

عینہ بھی مسکرا دی "پھر ٹھیک ہے

انس شاہ ہنس دیے۔۔۔۔

آپکا آفس بلکل ایسا لگتا ہے جیسے کسی باہر کے ملک

وہ انھیں بتانے لگی۔ "میں اگئے ہوں بہت پیسفل

اچھا۔۔ یہ سب زار۔۔نے دوبارہ رینویٹ کرایا تھا

انس شاہ نے بتایا تو۔۔عینہ "۔۔اسی کی چوائس ہے

سر ہلا گئی۔۔۔۔

ابھی وہ دونوں آپس میں کچھ بولتے کے دروازہ ایک

جھٹکے سے کھلا۔۔اور زار اندر آیا

عینہ صوفوں کے پاس کھڑی تھی۔۔

اسنے کوٹ اتارا ہوا تھا۔اڈ کے بازو کہنیوں تک فولڈ تھے

۔۔۔جبکہ۔۔۔۔وہ۔ بلص شرٹ میں ٹائپ

ڈھیلی کیے۔۔۔۔اپنے مظبوط قد وقامت کر لے

ساتھ ۔۔۔ اپنے باپ کے پاس جاتا ہوا بے حد

ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔

عینہ ۔۔ ہی خود بخود نظریں جھک سی گئیں

زار نے البتہ اسے نوٹ نہیں کیا تھا

ڈیڈ اس فائلز کو دو پارٹس میں کنورٹ کیا تھا

وہ ۔۔ "لاسٹ ٹائم میں نے یہاں ایک فائل ہے

ہمیشہ کیطرح تیوری چڑھائی پوچھ رہا تھا۔۔۔

یہ بات تمھاری سیکٹری کو پتہ ہو گی ۔۔۔ مجھے نہیں

انس شاہ نے کہا۔۔ "پتہ

زر چئیر کھینچ کر "یار اسکے پاس اتنی عقل نہیں ہے۔

بیٹھ گیا سرد سانس کھینچی۔۔

تو تم نے رکھا کیوں ہوا ہے۔۔ کچھ زیادہ ہی نرمی ہے تمھاری

اس لڑکی پر۔۔۔ جبکہ پورے آفس کو تم ناخن چنے چبوا

انس نے گھورا۔۔۔ "دیتے ہو

زار۔۔۔ آنکھوں کو جنبش دیتا مسکرایا

انس شاہ نے اسے گھورا پیچھے کھڑی "شیٹ آپ زار

عینہ کا دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔

وہ بولا "آپ تو۔۔۔ مجھے ٹھرکی سمجھتے ہیں

"تمھاری صورتحال بتا رہی ہے۔۔

زار کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔

"اچھا۔۔ ادھر ادھر بھی نظر ڈال لیتے ہیں۔۔

انس شاہ نے اسے ٹوکا تو زار نے حیرانگی سے ادھر

دیکھا تو عینہ پر سیدھی نگاہ گئی۔ عینہ کی آنکھوں میں واضح

۔۔۔سرخی اور بھیگا پن دیکھ رہا تھا مگر وہ انس شاہ کی وجہ سے سنبھال گئ۔۔۔۔

زار شا کڈ تھا چند لمحوں کے لیے۔۔ پھر اپنے باپ کیطرف دیکھا۔۔ چہرے پر۔۔ بلا کی سختی در آئ۔۔۔

یہ یہاں کس لیے آئیں ہیں۔۔۔ گھر میں اسکی ماں نے جینا حرام کیا ہوا ہے اور یہ محترمہ منہ اٹھا کر آفس اگئیں ہیں اور۔۔ اور کس نے اجازت دی ہے۔۔ تمھیں گھر سے نکلنے کی اور یہاں اچانک وہ "تک پہنچنے کی۔۔ ائ کس کے ساتھ۔۔۔ رکا۔۔ انس اسے حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔۔

میرا مطلب۔۔ عجیب۔۔ عورت ہے۔۔۔ بیٹی کہاں آئ ہے اسے پتہ ہی نہیں۔۔

انس شاہ نے ہاتھ بلند کیا۔۔۔ "ہو گئ بکواس

"ڈیڈ" ۔

بلکل چپ تمھاری زبان زیادہ ہی چل رہی ہے۔۔۔ میں نے بلایا ہے عینہ کو اسنے ہمارا آفس دیکھنا تھا۔۔اور۔۔ زیادہ بڑبڑانے سے پہلے۔۔ یہ بتاؤ تم نے اسموکنگ انس شاہ نے اسے "کی ہے جبکہ تمھیں بخار تھا آڑے ہاتھوں لیا۔۔۔ عینہ کے ٹپ ٹپ آنسو گیر رہے تھے۔۔۔ مگر وہ پیچھے تھی ان سے دور تھی تبھی ان میں سے کسی کو پتہ نہیں چلا خیر پتہ تو انس شاہ کو مہیں چلا تھا زار تو اسکی ایک ایک حرکت سے واقف تھا۔۔

اسکے کلون میں سیگریٹ کی خوشبو۔۔۔ "بلکل نہیں ملی جلی تھی۔۔ وہ جھوٹ بول رہا تھا عینہ۔۔۔ جانتی تھی۔۔ اور جانتے تو انس بھی تھے۔۔۔

وہ خفگی سے بولے۔۔۔ "چلے جاؤ یہاں سے اب۔۔۔

اگر عینہ نہ ہوتی تو زار اپنے باپ کو مناتا بھی اور انکے پاس بھی اٹھاتا جیسے وہ اپنے نخرے اٹھواتا تھا مگر یہاں اسکی عزت اور آنا آڑے اچکی تھی۔۔

یہ جو سالم بت بن کر کھڑی ہیں۔۔۔ بیٹھا دیں انھیں کہیں۔۔۔"

انس شاہ کو بھی احساس ہوا۔۔ کہ عینہ کب 'ارے سے ہوں ہی کھڑی ہے۔۔

"ڈ۔۔ڈیڈمی۔۔ میں چلی جاتی ہو

زار پر تو حیرانگی کا بم گیرہ تھا عینہ سہم گئ۔۔ "واٹ

وہ ڈرتے ہوئے "سو۔۔سوری میں ن۔۔نے انکل کہنا تھا بولی۔۔۔

وہ آنکھیں گھما کر۔۔۔ کر بولا "بہتر ہو گا۔۔ یہ ہی کہو

تمھیں کون سی تکلیف ہے مجھے خوشی ہوتی ہے جب وہ کہتی

ہے۔۔"

آپکو تو بڑے بڑے بچے اڈووپٹ کرنے کا شوق چڑھ گیا

ہے۔"

انس عاجز آئے۔۔۔اور زار پر سے نگاہ ہٹا کر عینہ "زار

کو۔۔اپنے سامنے بیٹھنے کا کہا ایکطرف زر بیٹھا

تھا عینہ جھجھکتے ہوئے دوسری طرف بیٹھ گئ وہ

ایک ساتھ بیٹھے ہوئے انس کو بے حد اچھے لگے۔۔۔

زار۔۔ایک نگاہ اسکیطرف ڈال کر۔۔ابھی اٹھنے ہی لگا تھا کہ

انس شاہ کی سیکٹری اگئ۔۔

"سر آپ سے ایڈوکیٹ احتشام ملنے آئے ہیں

اوہ یس۔۔میں نے پلاٹ کے بارے میں بات

کرنی ہے تم۔۔کھانا ارڈر کرو

۔۔۔ میں نے۔۔ صائمہ کو کہا تھا میں آتا ہوں

وہ جاتے جاتے "اور۔۔۔ زاربکو اس سے پرہیز کرنا

اسے تنبھی دے گئے۔۔۔

کیوں نہیں ڈیڈ۔۔۔ آپکی اس چڑیا کے آنے کا مقصد تو

وہ عینہ پر۔۔ غصیلی نگاہ ڈالتا بولا۔۔۔ "جان لوں پہلے

جیسے ہی انس باہر نکل گئے اسنے عینہ کو انگلی کے اشارے

سے کھڑے ہونے کا حکم دیا

۔۔

وہ بولا۔۔۔عینہ۔۔۔۔ نے خوفزدہ "لاک کرو روم

نظروں سے اسے دیکھا۔۔

وہ۔۔ پوچھ بیٹھی۔۔۔ "ک۔۔۔ کیوں

میں نے کیا روم لوک اٹھ کر تو ضرور وہ ہو گا جس سے

تم ڈر رہی ہو۔۔ اور اگر تم نے کیا تو شاید کچھ گنجائش بن

وہ چئیر۔۔۔ تھوڑی سی پیچھے کر تا ٹانگ پر ٹانگ "جمائے

رکھتا۔۔۔ اسے سر سے پاؤں تک دیکھنے لگا

عینہ نے۔۔ بھاگ کر جلدی سے روم لاک کر دیا

اور چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی واپس۔ آگئ۔

اسے فکر تھی انس شاہ دوبارہ اگئے تو کیا سوچیں گے

جبکہ زار۔۔ کو تو پرواتک نہیں تھی۔۔۔۔

وہ اٹھا اور۔۔ ایک ہاتھ سے عینہ کو اٹھا کر ٹیبل پر پٹخ دیا

عینہ کو کہاں اس سے امید تھی۔۔

وہ۔ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔۔ "ز۔۔زار

کالج سے بھاگ کر آئی ہو۔۔۔ تمھیں پتہ ہے۔۔۔۔

یہ تمھاری ماں جیسی دو نمبر زمانہ تمھیں کن

نظروں سے دیکھ رہا ہو گا ایسی کون سی بات کرنی تھی جو یہاں

آئی ہو۔۔۔ اور گھر میں تمھیں وقت نہ ملتا مجھ

وہ بنا عینہ کی پرواہ کیے غصے سے پوچھ رہا تھا عینہ "تک پہنچنے کا

شرمندگی سے نگاہیں جھکا گئی۔۔۔

۔۔۔وہ پلکیں "مجھے آپکو ایک ب۔۔ بات بتانی تھی

جھکائے کلون اور سیگریٹ میں ملی جھلی خوشبو سے

متاثر ہوتی کچھ گھبراتی بولی تھی۔۔۔

اور تمھیں کس نے کہا میں تمھاری کوئی بھی بات

۔وہ۔۔ گھورنے لگا۔۔۔ "سننے میں انٹرسٹیڈ ہوں

وہ۔۔ بولی۔۔۔ زار کو "مگر بات بہت اہم ہے زار

محسوس ہوئی تھی اسکی پریشانی مگر پھر بھی ذ سے پروا

نہیں تھی

شیٹ آپ مجھے کچھ نہیں سننا اور سب سے اہم

راستے نہ اختیار کرنا اگر ہمت ہو نہ تو انارات کو اپنی

وہ جتاتی "ماں کے سامنے میرے کمرے میں

نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

جبکہ عینہ کی انکھیں بھیگ گئ

زار۔وہ اس دن مہمان آئے۔۔۔

عینہ میں تمھارے خاندان کے کسی مہمان میں

انٹرسٹ نہیں رکھتا اپنا منہ بند کرو اور نکلو

وہ جھنجھلا کر بولا اس سے پہلے عینہ کچھ بولتی "یہاں سے

دروازہ ناک ہوا تھا

زار ایکدم اس سے دور ہوا اور۔۔۔عینہ جلدی سے ٹیبل پر

سے اتری۔۔وہ دونوں ہی دروزے کیطرف دیکھنے لگے

زار نے دروازہ کھولا تو سامنے اسکی سیکٹری کھڑی تھی۔۔

مس ماہی۔۔۔ میں اپنے کیبن میں آتا ہم تب

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔ "بات کر سکتے تھے

سوری سر بٹ یہ۔۔ فائلز وہ جو آپ ڈھونڈ رہے

تھے میں نے۔۔ ڈھونڈلی تبھی میں آپکو دینے یہاں اگئ ایم

عینہ کو۔۔۔ ایک لڑکی کی خوبصورت "سوری آپکو برا لگا۔۔

آواز ارہی تھی۔۔۔ جبکہ زار۔۔۔ اسکے آگے کھڑا تھا

اسکی کمر کے پیچھے عینہ تھی۔۔ نہ عینہ اس لڑکی کو دیکھ پا

رہی تھی نہ۔۔ وہ لڑکی عینہ کو

زار ایکدم خوش ہوتا بولا۔۔ ماہی بھی "اوہ تھنکیو سوچ۔۔۔ یار

مسکرادی۔۔ عینہ کو کھڑے کھڑے الجھن سی ہونے لگی۔۔

وہ تھوڑا سا سائیڈ پر ہوئ۔۔

اور اسکی پشت سے سامنے آئی تو۔۔ ایک خوبصورت

لڑکی زار کے سامنے کھڑی تھی زار کا دھیان اسکیطرف

نہیں تھا۔۔بلکہ وہ فائلز وہ دیکھ رہا تھا عینہ نے اس لڑکی کو دیکھا۔۔۔

اس کا دل ڈوب سا گیا۔۔۔

وہ ابھی اسی لڑکی کی باپ کے سامنے حمایت۔۔کر رہا تھا۔۔۔

عینہ کی آنکھیں بھیگنے لگیں دل بجھ سا گیا۔۔۔اسے تو بلکل نہیں لگتا تھا زار۔۔کسی اور لڑکی پر بھی نرمی کر سکتا ہے۔۔وہ۔۔۔اداسی سے سر جھکا گئی ماہی کی بھی نظر عینہ پر گئی۔۔۔وہ حیرانگی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی۔۔

زار نے گھیرہ سانس بھرا

زار نے خوش ہوتے ہوئے "ایکسیلینٹ۔۔۔یو آر بریلینٹ کہا تو۔۔۔ماہی مدھم سا مسکرائی۔۔۔۔

مگر نظریں عینہ پر تھیں۔۔زار نے مڑ کر دیکھا عینہ سرخ نظر اس پر ڈال کر۔۔چہرہ موڑ گئ۔۔۔

وہ بولا تو ماہی سر ہلا کر دور ہو "اب آپ جا سکتی ہیں گئ۔۔

زار۔۔۔دروازہ یوں ہی کھولے۔۔۔اسکے قریب آیا اسکی پشت کے پیچھے بلکل چھا گیا

عینہ رو رہی تھی اور وہ روتی اسنے زار کو خود کھویا تھا۔۔۔اپنی چالاکی کی وجہ سے۔۔۔عینہ نے آنسو صاف کیا زار کی نگاہیں اسی پر تھیں

اور اسنے فون اٹھا کر صائمہ کو کال کی کہ لنچ ریڈی ہے تب تک پیچھے سے انس شاہ بھی اگئے انس شاہ نے ان دونوں کو دیکھا تو ایکدم جھٹکا لگا مگر زار جب الگ ہوا تو انھیں نظر ایا وہ فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔

ورنہ یہ انکے لیے شاکینگ تھا کہ۔۔۔زارا اسکے اتنے نزدیک کھڑا ہے۔۔

انس "عینہ بیٹا بیٹھ جاؤ جب سے آئی ہو کھڑی ہو شاہ بولتے ہوئے آئے عینہ نے اپنے آنسو صاف کیے اور انکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

نہیں وہ۔۔۔بہت دیر ہو گئی ہے اب میں گھر جانا ہے۔۔۔ میں کھانا گھر کھالو گی آپکے آفس وہ نرمی سے مسکرا کر بولی۔ "میں پھر کبھی

انس "لو ایسا کیوں بھلا میں دیکھ لوں گا تمھاری ماں کو۔۔ کو بلکل اچھا نہیں لگا زار خاموشی سے اسکیطرف دیکھ رہا تھا۔۔۔

پلیز۔۔۔۔ آپکو پتہ ہے مما پھر زیادہ غصہ کرتی ہیں۔۔وہ۔کچھ پریشانی سے بولی "

جانیں دیں ڈیڈ۔۔ سائیکو عورت۔۔اپنی میسنی بیٹی کا گلہ دبا

دے اخبار کی سرخیوں میں پھیل جائے گی۔۔

یہ خبر۔۔لوگوں کو ایکخلبلی صرف رونا آتا ہے۔ڈیڈ

مردوں کو بھی رونا دھونا ڈال دینا چاہیے تھا۔۔۔ تاکہ

وہ عینہ پر "۔۔کچھ تو انکے حق میں بھی بات بنتی

طنزیہ نظریں گاڑھتا باپ سے بولا

انس شاہ سمجھے نہیں "کیا فضول بولے جا رہے ہو

۔وہ اٹھا اور جانے لگا "کچھ نہیں۔۔

انس شاہ آرڈر دیتے "ٹھیک ہے عینہ کو گھر چھوڑ کر آؤ

۔۔۔اپنی جگہ پر بیٹھ گئے زار کے پتنگے لگ گئے

کیوں۔۔یہ کون سی ہیروئین ہے جسے زار انس شاہ

وہ۔غصے سے پوچھنے لگا "چھوڑے گا

انس شاہ گھورنے لگے "تمہیں میں نے کہا ہے

کبھی نہیں میں اسکا ملازم نہیں ہوں جیسے آئی ہے ویسے

وہ اسکی انسلٹ کرتا کھٹک سے باہر نکل گیا "چلی جائے

جبکہ انس نفی میں سر ہلاتے سانس بھرتے

اٹھے

چلو میں چھوڑ آتا ہوں

نہیں پلیز۔۔۔ڈیڈ آپ۔۔بیٹھ جائیں میں

ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ گی۔۔آپ ڈرائیور سے

وہ پھیکا سا مسکرائی تو۔۔۔"کہہ دیں

انس شاہ جو بھی ابھی ایمپورٹنٹ میٹینگ اٹینڈ کرنی تھی

یہاں اسوقت زا رہی تھا تبھی انھوں نے اسے کہا تھا

مگر اسکا نخرہ ہی سوا نیزے پر تھا۔۔

انس نے ڈرائیور کو کال کر کے کہا اور عینہ کے سر پر ہاتھ

رکھ کر اسکو جانے کا کہا۔۔

عینہ باہر نکل گئ۔۔

وہ۔۔۔وہاں سے خاموشی سے نکل کر اپنے دل پر زار کی باتیں لگا کر۔۔۔نگاہیں جھکائے۔۔انس شاہ کی بتائ گئ گاڑی کا دروازہ کھول کر۔۔پیچھے بیٹھ گئ۔۔

اسکی سسکیاں گاڑی میں گونجنے لگیں۔۔۔۔

کچھ دیر اسنے اپنا دل ہلکا کیا۔۔اسے تکلیف ہوئ تھی یہ ماہی کون تھی زار اس سے کیسے اپنے لہجے سے ہٹ کر بات کر سکتا تھا اسے تو کیسے کھری سناتا تھا ۔۔۔ڈانٹ دیتا تھا آج دل چاہتا تھا اپنا حق وصول کرتا تھا وہ اسکی بیوی تھی کھیلونہ نہیں وہ کیوں نہیں قبول کرلیتا سب کے سامنے کرلیتا نہ وہ اسے قبول۔۔۔۔وہ جانتی تھی وہ اسکے لیے مما سے بھی لڑ جائے گا آگر وہ اسکے ساتھ ہوگا اسے کسی چیز کا ڈر نہیں ہوگا مگر زار اسے دھری تکلیف دینا چاہ رہا تھا

نہ وہ سن رہا تھا کہ جمعہ کے روز اسکی منگنی ہے

اور نہ ہی وہ۔۔ خود سامنے ارہا تھا۔ اوپر سے ماہی۔۔۔

اسکا دل یہاں اکر مزید اداسیوں میں گھیر گیا

تھا کچھ دیر بعد اسنے سر اٹھایا۔۔۔

اپنی آنکھیں صاف ہیں اسنے حیرانگی سے اوپر دیکھا

وہ تو اپنے دھیان میں نوٹ نہ کر سکی کہ گاڑی

اب تک نہیں چلی تھی اسنے اوپر دیکھا تو بے

ساختہ ڈر کر دور ہٹی

وہ خاموشی سے اسکو گھور رہا تھا۔۔۔

اسنے منہ موڑ کر ”کس بات پر رویا جا رہا ہے

اسکیطرف دیکھا۔۔۔

عینہ نے خفگی سے منہ موڑ لیا “ک۔۔۔ کچھ نہیں

اپنے باپ کے سامنے کیسے اسکی انسلٹ کر رہا تھا اور

ویسے۔۔ٹھیک ہے نہ ہی بتاؤ تو بہتر ہے مجھے علم

سا پرواہ ہے یہ کون سی تم سے پہلے سی محبت ہے جو

تمہارے آنسو تکلیف دیں گے۔۔۔بر حال تمھیں دیکھ کر

میرا موڈ بن گیا ہے۔۔ تو تم فلحال میرے ساتھ جا

رہی ہو جہاں میں لے جاؤ۔ اور تمہارے باپ کا ملازم

وہ اسے سناتا ہوا گاڑی ”نہیں ہوں آگے اکر بیٹھو

سٹارٹ کرتا۔۔۔بولا۔۔۔۔

عینہ ہے ہاتھ پاؤں سن ہو گئے تھے

و۔۔وہ اسے اپنے ساتھ لے کر ج آ رہا تھا مگر کیوں۔ نہیں

وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

مما اسے جان سے مار دیتیں اگر وہ بتائے گئے ٹائم سے

زرا بھی اونچ نیچ کرتی۔۔۔

اور وہ کیا جواب دے گی۔۔ اسنے گھبرا کر زار کا شالڈر

ن۔۔ نہیں زار پلیز مجھے گھر چھوڑ دیں۔ پلیز۔۔ مما

وہ اس سے التجا کرنے "مجھ پر بہت غصہ کریں گی۔۔

لگی۔۔

زار سنگدلی سے اسکا ہاتھ "یہ میرا مسلہ نہیں ہے عینہ

جھٹک گیا

عینہ نے بن ایکجج دیکھے اور مزید بات کیے دروازہ کھولا۔۔۔۔

اور وہ باہر نکلتی کے زار نے اسکی کلائی جکڑلی عینہ وک لگا

چٹانوں کی سی سختی ہے اسکے ہاتھوں میں وہ بے بسی سے

نفی کرتی اس سے اپنا ہاتھ آزاد کرانا چاہتی تھی انھوں سے

آنسو کھڑی کیطرح بہنے لگے۔۔

وہ۔۔۔ "میں نے نہیں کہا تھا میرے پاس آؤ

بھڑک کر بولا۔۔۔

یہ سب تمھارا قصور ہے اپنی ماں کو۔۔۔ بھی تم ہی سنبھالو

وہ سسکی۔۔ "وہ مجھے جان سے مار دیں گی

اچھا ہے مر جاؤ تم اسی پنچ کا خون ہو۔۔اسی کے ہاتھوں

ایک جھٹکے سے کھینچ کر۔۔اسنے گاڑی کو لاک "مرو

کر دیا۔۔

عینہ پھوٹ "زار مجھ سے اتنی نفرت مت کریں

پھوٹ کر رو دی

زار نے سٹیرینگ پر گرگتس خت کرلی۔۔نگرا اسکی بن

اسنے اسنے گاڑی آگے بڑھالی۔۔عینہ۔۔۔ایکدم سیدھی

ہوئ

وہ "پلیز زار مجھے چھوڑ دیں۔۔مما کو کیا جوبادوں گی۔پلیز

پھر سے التجا کرنے لگی

"جیسے جھوٹ بول کر یہاں آئ تھی

میں نے پریکٹیکلز کا کہا تھا اگر میں کسی دوست کے گھر جاتی تو شاید وہ میرا نہ پوچھتی"

زار نے "حیرت ہے اتنی آوارہ ماں کی اتنی معصوم بیٹی ہنس کر طنز مارا

۔۔عینہ کو برا لگا اسکے منہ سے اپنی ماں کے لیے یہ الفاظ مگر اس وقت کہنا مطلب ہر نرمی وہ بھلا دیتا ۔شاید اسکی التجا اسپر اثر کر جاتی۔۔۔

اسنے ہچکی بھری۔زار تو کانوں میں روئیاں ڈال "زار چکا تھا۔۔

عینہ اسکے بعد بولتی رہی التجا کرتی رہی مگر زار کے وینا ہر جوں بھی نہ رینگی وہ ایک لمبی ڈرائیو کے بعد اپنی منزل پر پہنچا تھا۔۔۔

اسنے مسکرا کر عینہ کو دیکھا۔۔

وہ "یور ٹائم از آؤٹ عینہ۔۔مائے ٹائم از سٹارٹ بیبی گرل

ایک ادا سے بولتا۔۔بلیک شرٹ۔۔کے بازؤں کو

گولڈ کرتا قاتل لگ رہا تھا مسکرا کر وہ باہر نکلا عینہ۔۔۔کی

آنکھیں سرخ وہ چکیں تھیں۔۔۔

اسنے۔۔۔ارد گرد دیکھا۔۔ تو اسے سمجھ آیا یہ ایک

ہوٹل کے سمانے گاڑی رکی ہوئی ہے۔۔اسنے اپنی گھڑی

میں وقت دیکھا۔۔

شام پانچ چکے تھے

۔اگر وہ یاہں س ے گھر ولٹتی تو اسکی موت تیار

کھڑی تھی۔۔

زار۔۔عینہ کے پاس آیا

"مائے بیلوڈ باہر آنے کا ارداہ ہے یہ اٹھا کر لے جاؤں

اسنے کہا تو۔۔عینہ۔۔۔کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا

سوائے اسکے کے وہاں کی بات مان لے تبھی وہ باہر نکلی۔۔زار نے اسکے شانے پر ہاتھ پھیلا لیا۔۔عینہ کی سرخ سرخ نظروں میں اٹریکشن ہی الگ تھی مگر وہ کالج یونیفارم میں تھی اور یہ بات اسے بلکل اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

اسنے ہوٹل میں روم ریزرونڈ کرایا

وہ لڑکا عینہ پر عجیب "سر ہم ایسے رومز نہیں دیے نظر ڈالتا زار سے بولا زار کا بس نہیں چلا اسی بتیسی ہی توڑ دے۔۔

۔۔۔اسنے اس لڑکے سے کہا اور "شی از مائے وائف ۔۔نکاح نامے کی کاپی نکال کر اسکے کاؤنٹر پر پٹخ دی

وہ لڑکا معزرت کرنے لگا زار نے چابی "ایم سوری سر لی اور۔عینہ کا ہاتھ جکڑ کر وہ اسے روم میں لے جانے لگا

عینہ وک اس وقت اسکے منہ سے یہ الفاظ بے حد خوبصورت لگے تھے وہ۔۔روم ادھونا سب بھول چکی تھی۔۔۔وہ زار کی پشت دیکھے لگی۔۔

ہاں شام سے رات ڈھل رہی تھی۔۔

زار۔۔۔اسے روم میں لے آیا۔۔۔

گھر میں اسکی واپسی پر ایک عزاب کھڑا ہو جاتا۔۔۔

شاید اسکی ماں زرا کے ساتھ اسکو سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔عینہ ان کھڑی بس یہ ہی سوچ رہی تھی۔اسے گھر جانا تھا ایک بار پھر اسکی آنکھیں رکھنے لگیں رونے سے

زار نے۔ہاتھ پر ڈالا کوٹ اتار کر ایک طرف پھینکا اور عینہ کی صورت دیکھی۔۔۔

اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر وہ اسے لیے ایکدم بیڈ پر

گیر گیا۔۔

اچھے سے تولو عینہ میرے ساتھ بے وفائی کا انجام کچھ

اسنے پیار سے کہتے۔۔۔ "ایسا ہی ہونا تھا۔۔ ہنی

ایک معصوم سی جارت کر ڈالی

عینہ سرخ سی پڑتی۔۔ اس سے دور ہونے لگی مگر زرا کی

گرفت میں زرا بھی لچک نہیں تھی

مجھے اس طرح ازیت دے کر خوشی مل رہی ہے آپکو

۔۔ ٹھیک ہے کر لیں آپ اپنی من مانی میں نے پہلے

وہ۔۔۔ آنسو "بھی تھپڑ کھایا تھا اب بھی پٹ لوں گی

صاف کرتی زار کی گرفت ڈھیلی پڑتے ہی۔۔ اٹھ کر

بیٹھ گئی۔۔۔

زارنہ چاہتے ہوئے بھی اسکی بات پر سیدھا ہو

ا۔۔

”وہ ولایہ تمھیں مارتی ہے

زار۔۔خود بھی اٹھتا ہوا سنجیدگی سے بولا۔۔

میری ماں ہیں وہ مجھے ماریں۔یہ کچھ بھی کریں۔۔۔ آپکو

کے۔۔۔۔“

بات مکمل بھی نہیں ہوئ تھی کہ زار نے اسکا رخ اپنی

طرف ایک جھٹکے سے موڑا۔۔۔

تمھیں کس نے حق دیا کہ تم۔۔۔۔ کسی اور کو اپنے اوپر حق دو۔

وہ تیوری ڈالے پوچھ رہا تھا “

”آپ تو مجھے قبول ویسے بھی نہیں کریں گے

زار غصے سے۔۔ اسے جھٹک گیا۔۔۔ "شیٹ آپ

آج کے بعد اگر اسنے تم پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔ تو وہ۔۔۔ ویسے آہی

تھپڑ کھائے گی۔۔"

وہ کو غصہ آیا۔۔ "وہ میری ماں ہیں

کرپٹ ٹھرکی۔۔ بدکردار مان کو ماں کہنے سے پہلے۔۔۔

شرم کرو۔۔۔ ماں ہیں اور یہ تم سک خوشی میں

میرے سامنے اسکی حمایت لے رہی ہو"

عینہ چپ ہو گئی وہ بحث کرنے میں تو شیر تھا اپنے

سے آگے کسی وک آنے نہیں دیتا تھا وہ جتنا اس

سے بحث کرے گی وہ گے اتن آہی اس پر حاوی وہ گا وہ

سر جھکا گئی۔۔۔

زار نے۔۔۔ بھڑک کر اسکو دیکھا تھا۔۔۔

زبان کاٹ دوں گا آج کے بعد۔۔۔اس پنچ عورت کی
حمایت کی

عینہ نے تڑپ کر اور اٹھایا۔۔۔۔

زرا چیلینجینگ نظروں۔سے اسے دیکھ رہا تھا گویا کہنا
چاہتا ہو کھو کچھ پھر بتاتا ہوں تمھیں۔۔۔

عینہ پھر بھی خاموش رہی یہ الگ بات تھی
آنکھوں کی سرخی زار کو پہلے وقت سے۔۔اپنی جانب
اٹریکٹ کر رہی تھی بے ساختہ اسنے ہاتھ بڑھا کر عینہ
کے بالوں سے ہئیر بینڈ کو آزاد کرادیا۔۔۔

عینہ سٹپٹا کر اسکی جناب دیکھنے لگی۔۔

جبکہ زار۔۔۔نے اسکی گردن میں ہاتھ ڈالا اور۔۔اسے پانی
طرف کھینچ لیا۔۔

کچھ ایسے کے وہ۔۔۔بلکل اسکے اختیار میں آگئ۔۔

زا۔۔

وہ تیوری چڑھائے اسکی صورت تکنے لگا۔۔ ”ششش

عینہ نے سانس حلق میں اتارا۔۔۔

مجھے تم سے سخت نفرت ہے عینہ میرے اعتبار کا خون کرنے والی ہو لڑکی ہو تم۔۔۔۔ اور تم مر بھی جاؤں گی میں تمھیں تب بھی قبول نہیں کروں گا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ تمھارے ساتھ اپنا تعلق ابھی کبھی ختم نہیں کروں گا یہ تعلق تمھیں اس بات کا احساس دلاتا رہے گا کہ تم نے کیا کھویا ہے اور مجھے۔ اس بات کا کہ وہ۔۔۔ بول رہا تھا ”میں نے۔۔ تم پر اعتبار ہی کیوں کیا لہجے میں عجب غراہٹ تھی

مجھے معاف کر دیں زار۔۔۔زار۔۔مجھے قبول کر لیں۔۔۔

وہ اسی کے سینے میں "میرے لیے مشکل نہ کریں

چہرہ چھپا کر رو دی۔۔۔۔

زار۔۔۔نے نفرت سے سر جھٹکا۔۔

"زار جمعے کو میری

اسکے لفظوں کو اسنے اپنے طریقے سے روک دیا تھا

وہ۔۔۔مدھم آواز "مجھے تمھاری کوئی بات نہیں سننی

میں بولا اور اپنی من مانیوں پر اترنے لگا۔۔۔

وہ عینہ پر بری طرح حاوی ہو چکا تھا۔۔اور عینہ ہمیشہ

صرف اسے یہ بتانے کے لیے کہ وہ اس سے

محبت کرتی ہے۔۔۔اسکے ہر حکم۔کو مانتی چلی گئ زار نے

اسکے بازؤں کو اپنی گردن میں حائل کر کے۔۔بہت

۔۔۔جنونی انداز میں اسپر اپنی عمل کی شدتوں کو برسا دیا تھا۔۔

وہ اس وقت گاڑی میں تھے عینہ کا چہرہ۔۔۔لٹھے کی مانند سفید پڑا ہوا تھا زار البتہ مطمئین تھا مسکرا رہا تھا۔۔۔عینہ نے زار کیطرف دیکھا اسکے دل کی دبی دبی دھڑکنوں۔اور ماں کے خوف نے اسکی آواز ہی بند کر دی۔۔تھی۔۔

رات کے ساڑھے نو ہو رہے تھے۔

عینہ کی آنکھیں بھیگ گئیں

زار نے اسے رونے سے سختی سے۔۔ منع کیا تھا کہ وہ۔۔ اگر

روئی تو وہ دوبارہ اسے لے جائے گا گھر نہیں لے کر

جائے گا۔۔۔

زار کے گھورنے پر عینہ نے آنسو کا گولہ حلق میں ہی اتار

لیا۔۔۔۔

وہ بلا آخر۔۔ ہچکیاں بھرتی "مما کو کیا کہوں گی میں

بول ہی گئی۔۔

وہ ہنسا۔۔۔۔ "کہنا زار کی بانہوں میں تھی

۔۔۔ "وہ۔۔۔ مجھے ماریں گی

وہ "ٹانگیں توڑ کر۔ لنگڑی محبوبہ بنا دوں گا۔۔۔ اسے۔

سنجیدگی سے بولا عینہ اسے دیکھتی رہ گئی دل میں آیا کہہ دے وہ

نہایت بدتمیز ہے اسنے آنسو صاف کیے گھر

نزدیک آرہا تھا

۔"زار پلیز گاڑے روک دیں

وہ ایکدم بولا اور ۔۔ دروازے سے لگ گئ ۔۔

زار نے بنا اسکی سنے ۔۔ گاڑی گھر کے اندر داخل کی

۔۔۔

وہ عینہ کو دیکھتا بولا اور اچانک اسکا ہاتھ "جسٹ واچ

جکڑ کر وہ اسے کھینچتا ہوا باہر لایا

عینہ اسے روکنا چاہتی تھی

وہ گھبراہٹ کے مارے ہچکیاں بھرنے لگی آج اسکا

شاید آخری دن تھا زندگی میں ۔۔۔ اچانک وہ

اسے حال میں لے آیا سب پریشان کھڑے تھے

صدام پولیس میں ایف آئی آر لکھوانے گیا ہوا تھا

۔۔اور ۔۔۔

زار نے اسے بیچ میں پھینک دیا ۔۔۔

اسکی ماں کی تو کوئی عزت نہیں ہے۔۔۔اس کی بھی عزت لٹ جاتی۔۔۔ویسے میں نے بچایا ہی کیوں۔۔۔وہ ایک منٹ کے لیے سوچ میں پڑ گیا۔۔

انس شاہ ایکدم "کیا ہوا تھا زارعینہ تمھیں کہاں ملی اسکیطرف بڑھے۔۔۔

روڈ پر کھڑی تھی۔۔۔رو نے اک شغل لگا رہیں تھیں محترمہ۔۔۔آپکا منہ نہ ہوتا تو شاید کبھی بچاتا۔۔ اسنے سر جھٹکا۔۔"

انس شاہ حیران ہوئے۔۔۔اس سے "مطلب پہلے کچھ بولتے اپنا منہ دبا گئے۔۔۔

عالیہ ان سب باتوں کو سمجھنا چاہ رہا تھی ۔۔ عینہ بیچ میں حونک کھڑی تھی ۔۔۔

جبکہ سب ہی زار کیطرف دیکھ رہے تھے یہ بات بے یقینی سے بھرپور بھی تھی ۔۔۔ اور ۔۔۔ یقین دوسروں کو کرنا بھی پڑ رہا تھا ۔۔۔۔

زار کے لبوں پر جبکہ ۔۔ زبردست مسکراہٹ تھی جیسے ۔۔ سب اسے بے یقین نظروں سے دیکھ رہے تھے خاص کر عالیہ ۔۔۔۔

وہ سیٹی کی دھن بجاتا ۔۔ وہاں سے ۔ اپنی ماں کے کمرے میں اگیا ۔۔

جبکہ عالیہ نے دانت پیس کر عینہ کو ۔۔ جکڑا اور ۔ اسے ۔۔۔ لے کر ۔۔ اسی کے کمرے میں چلی گئ

جبکہ نتاشہ ۔۔نے غصے سے جھنجھلا کر صدام کو فون

کیا۔۔۔

کہ اسکی بہن صاحبہ گھر اچکی ہے وہ بھی اجائے

عشق معصوم ہے

تانیہ طاہر

قسط 11-25

عینہ کو کھینچ کر عالیہ اسکے روم میں لائی اور غصے اور

شدید نفرت سے دیکھنے لگی۔۔

کہاں تھی تم اور یہ تمہارے ساتھ کیسے تھا اور کہاں

وہ ممکنہ سوال کر رہی تھی جن سوالوں کو عینہ جانتی تھی تم اسے

تھی کہ وہ اس سے یہ ہی سوال کرے گی۔۔

اسنے اپنی ماں کیطرف دیکھا اور۔۔۔ نظریں جھکا گئ

اسکے پاس جانے سے پہلے بھی تو وہ اس سے

جھوٹ بول رہی تھی اور اب بھی جس جھوٹ کو زار

سٹارٹ کر گیا تھا اسے لے کر۔۔ اسے چلنا تھا

اب

مما میں کالج سے نکلی تو ٹائم زیادہ ہو گیا تھا پھر مجھے

کوئ کیب یہ اوٹو نہیں ملا۔۔ پھر موسم بھی

خراب ہو گیا تھا۔۔ مجھے ڈر لگنے لگ گیا

میرے پاس سیل بھی نہیں تھا۔۔ تبھی۔۔ میں

وہیں کھڑی رہ گئ۔۔۔

پھر زار۔۔ شاید وہاں سے گزر رہے تھے مجھے دیکھ کر انھوں
وہ سر جھکائے "نے گاڑی روک لی اور میری ہیلپ کی
اسے کہانی سنا رہی تھی عالیہ اسے کھا جانے والی
نظروں سے دیکھ رہا اتھا

اسنے بیٹی کا بازو جکڑا ""میری بات سنو عینہ

تم مر رہی ہو یہ زندہ وہ ہے۔۔ تمھیں کچھ بھی وہ جائے
آئندہ اس شخص کی مدد مت کرنا اور اگر تم نے آئندہ
ایسا کیا تو میں اگلا ایک لمحہ بھی کہیں لگاو گی تمھیں
یہاں سے نکال دینے میں اہم او کے منہ کی
مسکراہٹ دیکھی ہے تم نے کسی جتاتی نظروں سے مجھ
پر احسان جتا کر گیا ہے

اور تم تم اتنی بڑی بیوقوف لڑکی ہو تم سے ایک ہیں نہیں
ہوئ اور خوامخواہ تم روڈ پر۔۔ رات ساڑھے نو تک
وہ غصے سے اسے جھنجھوڑنے لگی جبکہ "" کھڑی رہی

عینہ کی آنکھیں بھیگ گئیں نگاہیں اسنے زمین پر لگا لیں تھی

ٹھیک ہے میرے پاس تو تمھارا حل ہے۔۔اسفر ہی روز تمھیں لے گا اور چھوڑے گا بس یہ طے ہے اور میں مزید تمھاری کوئ بھی بکواس نہیں سنو گی۔۔۔ تمھاری آج کی کی گئ غلطی نے مجھے۔۔اسکے احسان تلے دبا دیا۔۔

وہ بدتمیز کس دھڑلے سے تمھاری ماں کو بدکردار کہتا ہے۔۔اپنی ماں کی حیثیت منوا نہیں سکا۔اور مجھے باتیں سنوارا ہے ان دونوں ماں بیٹے کو میں اس گھر سے نکلوا کر دم لوں گی جتنی بار یہ بدکردار مجھے کہتا ہے میرے اتنی بار تیزاب کیطرح مجھے لگتا ہے اور تم تم میری بیٹی ہو کر اس سے مدد لی تم نے تف ہے تم پر بس آج کے

وہ فیصلہ "بعد اسفر کے ساتھ باہر اندر او جاؤ گی

سناتی جانے لگی ہی تھی کہ کچھ یاد کرتے رہی

مجھے اسفر نے بتایا تھا کہ اسنے تمھیں موبائل گفٹ

وہ پوچھنے لگی "کیا ہے کہاں گیا ہے موبائل۔۔

وہ مدھم آواز میں بولی۔۔۔ "وہ تو بیگ میں ہے

عالیہ زچ "تو وہ موبائل عینہ استعمال کرنے کے لیے تھا

ہو گئ۔۔

عینہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔ "سوری مما

عالیہ نفی میں سر ہلا کر چلی گئ۔۔۔

جبکہ عینہ نے جلدی سے دروازہ بند کر لیا۔۔۔

آج اسے بہت تھکاوٹ ہو گئ تھی۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا

وہ۔۔ اسطرح۔۔ تھک جائے گی بہت زیادہ تھک

جائے گی وہ اس طرح نہیں چل اپئے گی زار کے ساتھ

وہ آج خود سے ہی شرمندہ ہو رہی تھی جو بات وہ اسے

بتانے گئ تھی وہ بات اس نے سنی نہیں تھی اور۔۔۔

شرم دبی سے سر جھکاتی۔۔۔ فریش ہونے چلی گئ

صدام عینہ سے مل کر ابھی ابھی روم میں آیا تھا اس نے

کہا تھا کہ وہ اسے خود کالج چھوڑے گا اور پیک کرے گا

۔۔مگر عالیہ نے صاف منع کر دی کہ وہ اس فر

کے ساتھ ہی آیئے گی صدام نے اس بات کی

مخالفت کی مگر عالیہ نے ایک لفظ نہیں سنا

تو۔۔صدام نے عینہ کیطرف دیکھا۔۔

وہ چپ چاپ بیٹھی تھی سر جھکا کر

۔۔

صدام کو لگا وہ اپنے "اگر عینہ کمفرٹیبل ہے تو اُس او کے

فیونس کے ساتھ وقت شاید گزارنا چاہتی ہو کیونکہ

اگر وہ مخالفت کرتی اس بات کی تو وہ بولتی ضرور تبھی وہ

چپ ہو گیا۔۔

صدما اپنے روم میں۔ آگیا نتاشہ فریش ہو کر

سونے کے لیے لیٹ رہی تھی

صدام نے "حبا کچھ زیادہ جلدی نیند نہیں ارہی تمھیں

اسکیطرف دیکھا۔۔

نتاشہ عاجز آئ وہ اسکی اس بات کا مطلب اب باخوبی سمجھ رہی تھی کہ اسکا کیا موڈ ہے۔۔

صدام پلیز میں آج مما کے گھر گئ تھی انھوں نے ہی مجھے اپنی باتوں سے اتنا عاجز کر دیا ہے کہ میرا بلکل موڈ نہیں ہے تمھیں ٹائم دینے کا اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ تمھاری بہن نے جو ڈرامہ رچایا ہے اس سے میں بہت تھک چکیں ہوں۔۔

اسنے کہا تو۔۔۔صدام بس چپ چاپ اسے دیکھنے لگا

۔

صدام "تم یہ بات مجھے پیچھے ڈیڑ ماہ سے کہہ رہی ہو سنجیدگی سے بولا۔۔

ہنی پلیز تھوڑا اسے تو کو پر یٹ کر لو۔۔ میں بہت

نتاشہ نے کہا تو صدام نے سر ”تھکی ہوئی ہوں۔یار

ہلا دیا وہ مزید کچھ نہیں بولا اور۔۔۔نتاشہ اپنی طرف

سے لائٹس آف کر کر لیٹ گئی اور۔۔۔ صدام۔۔جو کسی

اور موڈ میں تھا اسنے۔۔۔ سیگریٹ نکالی اور لون

میں۔اگیا۔۔

وقت گزرنے کے ساتھ۔۔نتاشہ کے بیہیو سے وہ چیڑ

رہا تھا۔۔ مگر۔۔ان دونوں کی محبت کی شادی تھی۔۔

نتاشہ۔۔۔جبکہ۔۔اسکے فرائض سے پیچھے ہٹ رہی

تھی۔۔

وہ چپ چاپ کمرے سے نکل کر باہر اگیا۔۔اور

اسنے سیگریٹ الفاظ اور پون میں بینچ پر بیٹھ گیا

۔۔

آج تیز ہوا چل رہی تھی۔۔ اور تیز خوشگوار ہوا نے اسکے۔۔ موڈ کو۔۔ کچھ بہتر کیا تھا۔۔۔

اسکی کمپنی اسکی توجہ کی وجہ سے اچھی چل رہی تھی۔۔ ہاں زار اور انس شاہ جیسا نام نہیں تھا وہ دونوں سمندر میں تیر رہے تھے جبکہ وہ ایک چھوٹے سے تالاب میں تھا مگر وہ خوش تھا وہیں۔

کم از کم وہ کسی اور کا نہیں کھا رہا تھا اپنے بازوں پر چل رہا تھا

اسنے انس شاہ سے اکثر گھر لوٹنے کی بات کی تھی مگر انس نے اسے منع کیا

اور اسے اسکی ماں کے ساتھ رہنے پر کہا مگر وہ جلد یہاں سے جانے کا وعدہ کر چکا تھا خود سے۔۔

ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی اسے۔۔ کہ اسے کوئی اندر سے بھاگ کر باہر آتا محسوس ہوا۔۔

وہ زار تھا۔۔ نہ جانے اتنا مسکرا کس لیے رہا تھا ۔۔۔

اسنے بلیک ٹی شرٹ اور بلیک ہی ٹراؤزر ڈالا ہوا تھا اور۔۔ سفید رنگت میں وہ وہ بلیک ۔۔ڈریسنگ اسکو کمال دیکھا رہی تھی اسکے لون میں اتے ہی گارڈز نے اسکے ڈاگز کھول دیے وہ ڈاگز اسکے پاس دوڑ کر آئے اور زار کو پیار کرنے لگے اپنے انداز میں وہ بھی اپنے کتوں کو پیار کر رہا تھا یہ منظر اوپر کھڑکی سے بھی کوئی دیکھ رہا تھا اور۔۔ ایکدم ایک شیطانی مسکان اس کے لبوں پر آئ اور وہ اندر چلی گئ جبکہ صدام مسکراتے کرتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

اسنے نوٹ کیا زار کے لبوں میں بھی سیگریٹ کا شعلہ تھا۔

وہ ان کتوں کو بہت پیار کر رہا تھا۔۔ اور اچانک اسکی نگاہ صدام پر گئ تو چہرے پر سنجیدگی چھا گئ ۔۔ اسنے۔۔ اپنے کتوں کو وہیں چھوڑا اور۔۔۔

اور اندر جانے لگا

یہ تمھارا گھر ہے میری وجہ سے جانے کی صدام ہلکی سی آواز میں بولا۔۔۔ "ضرورت نہیں جبکہ لہجہ نارمل تھا۔۔۔

زار کے لبوں پر طنزیہ مسکان ٹھر گئ۔۔۔

زار کسی سے ڈرتا نہیں۔۔۔ تو یہ سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کہ میں یہاں سے اس لیے جا رہا ہوں مجھے تمھاری موجودگی تمھاری ماں کی موجودگی اپنے گھر میں

برداشت نہیں جہاں تم لوگ ہو گے وہاں سے میرا

زار نے سر جھٹک کر کہا ”چلے جانا ہی بہتر ہے

میں تمھاری فیلنگز کر سمجھتا ہوں مگر تمھیں اپنے باپ

کی خوشی کا خیال رکھنا چاہیے“

اوہ رئیلی مطلب میں تمھاری طرح بے ضمیر اور

بے غیرت ہو جاؤں۔۔ مسٹر صدام میری ماں

ماری نہیں ہے۔۔ زندہ ہے اور عورتوں میں تو اتنی وفا

ہوتی ہے مرد پسند کا نہ بھی ہو وہ اسکے ساتھ

کمپرومائز کر کے اسکے ساتھ زندگی گزارتی ہیں۔۔ اسکے

کرنے کے بعد اسکی بیوی کھلانا پسند کرتی ہیں۔۔ مگر

”شاید تمھارا دل ان سب جزبوں سے ناواقف ہے

اسنے جی کی بھڑاس۔۔ نکالی اور۔۔ جانے لگا

تمھاری ماں نے خود اجازت دی تھی تمھارے باپ کو میری ماں نہیں اٹھ کر آئی تھی کہ انس شاہ چلو شادی رچاتے ہیں جوتیاں انس شاہ نے گھسائی ہیں میری ماں کے دروازے کی۔۔۔ سمجھے تم جو منہ کھول کر کچھ بھی بول دیتے وہ۔۔

تمھارے باپ کا قصور ہے اسے اپنی بیوی سے مسلہ تھا میری ماں میرے ساتھ اور میری بہن کے ساتھ رہ رہی تھی پھر تو واقعی تمھاری ماں میں کوئی کمی

ایکدم وہ اسکا گریبان جکڑ گیا۔۔ "چپ بلکل چپ۔۔ میری ماں ایک پاک۔۔۔ شریف باحیا۔۔ عزتدار خاندان کی عورت ہے جس نے۔۔۔ اپنے شوہر کو اجازت دے دی مگر کمروں میں بند ہو کر اسے روتے ہوئے میں نے

آج اکرا اس دروازے کی چوکھٹ پر اپنی جوتیاں توڑ بھی

دے تب بھی۔۔ میری ماں سے شادی نہیں کرے گی

کیونکہ۔۔ وہ جانتی ہے عزت کیا ہے۔ اور وہ چیز

”میں ہے۔۔۔

صدام مسکرا دیا۔۔ جبکہ زارا کے بس ”رئیلی۔

نہیں چلا اسکا منہ توڑ دے۔۔۔

میں تمھیں غلط نہیں کہہ رہا مگر تمھیں اپنے منہ

پر لگام ڈالنا ضروری ہے کیونکہ وہ عورت میری ماں ہے

۔اور میں ماں کے خلاف کچھ نہیں سنو۔گا تو خیال سے

اسنے اسکے آشنا تھپتھپایا جبکہ۔۔ زار ”بات کیا کرو

نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا

تمھاری ماں کو۔۔۔ یہ چند دنوں میں اس گھر سے

وہ ”باہر نہ نکلوا دیا۔۔ تو نام زار انس شاہ سے بدل دینا

سخت لہجے میں بولا۔۔۔

صدام اسے غصے سے دیکھنے لگا جس تحزیق سے وہ تمھاری ماں تمھاری ماں کہہ رہا تھا اسے۔ بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا زار اسے پیچھے دھکیل کر اندر چلا گیا۔۔

اسکے کتے باہر بھونکنے لگے تھے اسے سخت غصہ چڑھ رہا تھا تبھی اسنے۔۔ کسی کی طرف دیکھے بنا بس اپنے گھر کی راہ لی

صدام نے وہ سیگریٹ وہیں پھینکی اور خعد بھی کمرے میں چلا گیا۔۔

زار کے لہجے میں وضح اسکی ماں کے لیے نفرت اور تحزیق تھی جو اسے بلکل اچھی نہیں لگی تھی

عینہ آج کالج جا ہی نہیں رہی تھی وہ جانتی تھی کالج آج اسے اسفر کے ساتھ جانا پڑے گا اسی لیے اسنے نہ جانے کا سوچ لیا تھا۔۔

وہ باہر آئی تو عالیہ نے اس سے پوچھا کے باہر اسفر کھڑا ہے وہ کیوں نہیں جا رہی عینہ نے ارد گرد دیکھا کوئی نہیں تھا زار بھی نہیں تھا۔۔ تبھی اسنے نفی کر دی کہ وہ آج نہیں جا رہی۔

چلو ٹھیک کیا تم نے ویسے بھی ناہید کہہ رہی تھی کہ آج شاپنگ پر چل لیں۔۔ کیونکہ پیچھے بس دو دن رہ وہ ناشتہ "گئیں ہیں اور کوئی انتظام شروع نہیں ہوا کرتے ہوئے بولی۔۔ تو عینہ چپ ہو گئ۔

رفتہ رفتہ سب اگئے زار نہیں تھا۔

ولایہ انس سے فنکشن کے بارے میں بات کر رہی تھی

کہ فنکشن کی تیاری کا کیا کرنا ہے وہ سب بات ہر رہے تھے۔۔عینہ کو الجھن ہو رہی تھی صدام نے کہا کہ عینہ کا فنکشن انکے اپنے گھر میں ہو گا۔۔۔

عالیہ نے اسے حیرانگی سے دیکھا

کیوں یہاں کیا مسلہ ہے بڑا گھر ہے ادھر ہی ہونا

وہ حتمی لہجے میں بولی۔۔۔ "چاہیے فنکشن

تبھی۔۔۔افنین بھی وہاں اگئ۔اور۔۔۔زار بھی آج بلیو کوٹ وائٹ شرٹ اور بلو ڈریس پینٹ میں۔۔

فریش سا ریڈی ہو کر وہ۔۔چئیر گھسیٹ کر بیٹھ گیا

۔۔۔۔

ایکدم سب اسکے آنے پر چپ ہو گئے تھے اور افنین زار کے لیے ناشتہ بنانے لگی۔۔۔

زار نے اپنا آئی "سکینہ مجھے کافی کا ایک کپ دے دو

فون ٹیبل پر رکھا۔۔اور۔ سکینہ سے بولا۔۔

عالیہ نے صدام کی جانب دیکھا وہ ناشتہ کر رہا

تھا وہ بلاوجہ اپنے بیٹے کا موازنہ زار سے کر رہی تھی

خوبصورت تو اسکا بیٹا بھی بہت تھا مگر اسے لگتا

تھا نتاشہ نے اسے ڈل کر دیا ہے نتاشہ بھی اسکے پاس

بیٹھی تھی۔۔

مگر وہ اسکے ساتھ بلکل نہیں جب رہی تھی۔۔۔

اسکے بیٹے کے پاس ایک عام سی کمپنی کا موبائل تھا

زار کافی پیتے ہوئے بھی کافی کلاسی لگ رہا تھا۔۔۔

عالیہ نے اس سے نگاہ ہٹالی۔۔۔

عالیہ نے جان بوجھ "فنکشن اسی گھر میں ہو گا۔

کر۔۔۔ گھر پر اپنا حق جتاتے ہوئے کہا جبکہ۔۔ زار

نے کافی کے مگ سے ہی آئی برو آچکا کر عالیہ کیطرف دیکھا اور نفرت سے نگاہ پھیر لی

اسنے ماں کیطرف "مما آپ نے ناشتہ نہیں کرنا دیکھا۔۔

ہاں کرنا ہے بس طبعیت تھوڑی نڈھال سی ہو وہ رہی ہے افین چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولی "

وہ جلدی سے مگ رکھتا انکیطرف "کیوں کیا ہوا ہے متوجہ ہوا۔۔۔

افین مدھم سا مسکرا کر نفی میں سر ہلا گئی۔۔۔

وہ مسکرائ تو انس "پریشان مت ہو شاید ویکنیس ہے شاہ بھی اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔

ریڈی رہنا ناشتے کے بعد میں ڈاکٹر پر لے جاتا انس بولے تو زرا نے انکیطرف دیکھا۔۔ "ہوں تمھیں

وہ۔۔طنزیہ لہجے میں "شکر ہے آپکو بھی خیال آیا

بول اتو انس نے گھور کر اسکی طرف دیکھا۔۔

چپ چاپ ناشتہ کرو میری بیوی ہے وہ میں

جانتا ہوں۔۔ تمھیں مجھ پر طنز مارنے کی ضرورت

انس شاہ بولے اور۔۔۔ دوبارہ ناشتہ کرنے لگے "نہیں

۔۔

دوسری طرف۔۔۔زار چپ ہو گیا۔۔۔

مما میں فنکشن کی تیاریاں سٹارٹ کرتا ہوں

صدام بولتا ہوا اٹھا۔۔"

عالیہ کو "تمھیں میری بات سمجھ نہیں ارہی

غصہ چڑھا وہ اسکی بات کی نفی کر رہا تھا۔۔

عینہ کی منگنی۔۔۔اسی گھر میں ہو گی انس اسے آپ

عالیہ بھڑک کر کہتی وہاں سے اٹھ گئ "سمجھا دیں

۔۔جبکہ کافی پیتے۔۔زار کو اچھو لگ گیا اسنے ایکدم کپ دور کیا۔۔۔۔

عینہ کے ہاتھ پاؤں کانپ سے اٹھے۔۔۔۔

جبکہ زار۔۔۔۔سوری کہتا۔۔۔اپنے کپڑوں پر سے ہلکی سی چھیٹ ٹیشو سے صاف کرنے لگا۔۔۔۔

افنین نے بیسٹھ کو غور سے دیکھا تھا جبکہ باقی سب نے اسکے نارمل ریسپونس پر مزید کوئی رویہ دیے بنا۔۔۔۔

اپنی بات میں مصروف ہو گئے۔۔۔

زار کے ماتھے پر بل ڈالے تھے۔۔دانت پر دانت جمائے وہ بیٹھا تھا نتاشہ نے البتہ یہ سب نوٹ کیا تھا عینہ کی سرخ بھیگی آنکھیں زار کا رویہ۔۔یہ سب کیا ہے۔۔وہ۔۔زرا سوچنے پر مجبور ہوئی اور جو وہ

سوچ رہی تھی اگر ویسا ہے کچھ تو۔۔ یہ کتنا دلچسپ ہونے والا ہے اسکی کھوجتی مسکراتی نظریں انھیں دونوں پر تھیں

تمھاری ماں ٹھیک کہہ رہی ہے یہ گھر بڑا ہے۔۔ اگر انس بولے۔۔ "تمھیں مناسب لگے تو۔۔۔ یہیں کر لو

ہاں ہمارا گھر آناتت حاشر م ہے آناتت زار نے۔۔۔ مسکرا کر کہا "بچوں کی شادیاں کرتا ہے۔

تو نتاشہ کے ارمانوں پر پانی پڑ تا تھا جبکہ عینہ نے اسے۔۔۔ کتنی بے بسی اور دکھ سے دیکھا تھا۔۔

عالیہ نے تڑپ کر انس کو دیکھا

افنین نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔ "زار

اوہ مما آپ دیکھ نہیں رہیں۔۔۔ کسی یتیم کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔۔ ویسے مسٹر صدام یہ منگنی یہیں ہونی

وہ ہلکا سا گنگناتا "چاہیے۔۔۔ بہت آف لاک

وہاں سے اٹھ گیا جبکہ۔۔۔ مڑتے ہی اسکے وجود

میں لگی چنگاریوں کا اثر اسکے منہ پر آگیا۔۔۔۔

وہ یوں ہی مٹھیاں بھینچتا وہاں سے۔۔۔۔ تیز تیز قدم

بھرتا چلا گیا جبکہ۔۔۔

عالیہ نے انس کی جانب دیکھا اور وہ۔۔ روتی ہوئی

وہاں سے چلی گئ۔۔

انس شاہ شدید غصے میں افنین کو دیکھنے لگے

صدام بھی چلا گیا۔۔

"میں معافی چاہتی ہوں

انس کا سارا غصہ اسپر اترا "اندر

جو میں میں آتا ہے منہ پھٹ صرف بولتا ہوا

دیکھائی دیتا ہے اسکو سیدھی زبان میں کہہ دو

وہ "اب اس گھر میں یہ مجھے نظر نہ آئے

ٹیبل پر ہاتھ مار کر غصے سے خود بھی اٹھ گئے

عالیہ کو اوٹ میں سے یہ سب دیکھ رہی تھی

چہرے پر مسکراہٹ آ گئی اتنی آسانی سے زار کو نکال دیا

۔۔گھر سے۔۔۔بس اب ان لفظوں کا وہ باخوبی فائدہ

اٹھائے گی۔۔۔۔

وہ کمرے میں جا کر پھوٹ پھوٹ کر رونے کا

ڈرامہ کرنے لگی۔۔۔

افنین جبکہ پریشان ہو چکی تھی انس کے الفاظ ایسے ہی

نہیں تھے کہ جو وہ کہتے تو بھول جاتے جو انھوں نے سوچ لیا

وہ کر گزرتے تھے پھر زار بھی ویسا ہی تھا وہ تو۔۔عاجز

اگئی تھی اسکی زبان سے۔۔۔۔

"ایم سوری بیٹا" افنین نے۔۔۔عینہ سے معذرت کی

ارے نہیں آنٹی آپ ایسے مت کہیں پلیز مجھے بلکل

اچھا نہیں لگے گا"۔۔۔وہ انکے ہاتھ تھام گئی

وہ بس۔۔زبان کا کڑوا ہو رہا ہے۔۔مگر دل کا برا نہیں ہے

۔۔۔"اسنے کہا تو۔۔عینہ سر ہلا گئی۔۔

"ساری کڑواہٹ تو آج کل صرف عینہ کے لیے تھی

اسنے تڑپ کر سوچا تھا

پلیز رو نہیں بیٹا۔۔۔میں بہت شرمندہ ہوں

۔۔۔"اسکے لفظوں پر

اسنے آنسو صاف لیتا اور "آنٹی نہیں میں تو نہیں رہی

ہلکا سا

مسکرا اٹھی۔۔۔

اور وہ بھی چلی گئی۔۔۔

وہ کمرے میں آئی تو چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر رو دی۔۔۔

مگر اسے احساس ہوا کمرے میں کوئی ہے۔۔۔

اسنے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹایا۔۔۔

وہ سرد نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

بہت پر سکون سے لیٹا۔۔۔

وہ۔۔۔ ہلکی سی آواز "میں آپکو یہ ہی بتانے آئی تھی میں اپنا دفاع کرنے لگی۔۔۔

زار نے کہا اور۔۔۔ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔ "جھوٹ

وہ۔۔ تڑپ کر اسکے نزدیک "میں سچ کہہ رہی ہوں آنے لگی

اسنے اسے دور دھکیلا "شیٹ آپ دور ہٹو مجھ سے

۔۔۔۔

اور کہاں کہاں تم مجھے دھوکا دو گی عینہ ۔۔۔اور کہاں کہاں وہ۔۔جبزباتی "میں تمھاری وجہ سے ہرٹ ہوں سا ہو رہا تھا۔۔۔۔

زار۔۔زار مجھے قبول کر لیں بتا دیں سب کو میں اپکی بیوی ہوں پلیز۔۔ میں میں کسی سے نہیں ڈرو گی میں صرف آپکا ساتھ دو گی۔۔صرف آپکی بات مانو گی پلیز مجھے قبول کر لیں"

یہ تو تمھارا خواب ہے۔۔۔۔ کہ میں تمھارا اخری سانس تک کسی کو یہ بتاؤ گا کہ تم میری بیوی ہو ۔۔۔اصل مزا تو اس دن آئے گا جس دن تم میرے بچے کی ماں بنو گی۔۔ تم سکون سے اپنی منگنی انجوائے کرو۔۔

اگر مجھے سلگنا آتا ہے تو سلگانا بھی آتا ہے عینہ ۔۔۔۔زار انس شاہ۔۔۔۔

وہ ”تمھاری اصل پہچان تمھیں یاد کرانے میں آتا رہوں گا ۔۔۔ ایک آنکھ دبا کر اسکو خوبصورتی سے ۔۔۔ جارت کرتا ۔۔۔۔

وہاں سے چلا گیا اس جارت میں ۔۔۔ جو جلن تھی ۔۔۔

وہ عینہ کے لبوں سے نکلنے والے خون نے واضح کر دی تھی

گھر میں منگنی کی تیاریاں ہو رہیں تھیں جبکہ عینہ کی ایکطرف یہ جان پر بن گئ تھی وہیں ۔۔ زار بلکل ہی لاتعلق ہو گیا تھا ۔۔۔

عینہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی مگر وہ ۔۔ اس سے بات کرنے میں انٹرسٹیڈ نہیں تھا ۔۔۔ وہ اپنے کاموں میں مگن تھا ۔۔۔ اکثر وہ افنین کے پاس ہوتا انس شاہ کے پاس بھی آج کل کم ہی دیکھائی دیتا تھا

نہ اسنے عینہ کو بلایا تھا نہ ہی وہ خود سے عینہ کیطرف بڑھا تھا

عینہ البتہ۔۔ کس سبب روئے جا رہی تھی عالیہ اور نتاشہ نہیں جانتی تھیں۔۔نتاشہ۔۔۔نے تو عینہ سے یہ بھی پوچھ لیا کہ اگر اسے کوئ اور پسند ہے تو وہ یہ منگنی نہ کرے اور۔۔ جہاں وہ چاہتی ہے وہاں شادی کرلے تو وہ اسے سپورٹ کرے گی۔۔۔ مگر عینہ اسے کیا بتاتی وہ کہاں چاہتی ہے وہ کہاں سپورٹ کرے گی کیا وہ اسے بتادے کہ وہ زار ہے نکاح میں ہے زار کے علاوہ کسی کی نہیں ہونا چاہتی وہ زار سے محبت کرتی ہے اور اسکے بعد۔۔

اسکے بعد کیا ہوگا اگر وہ سوچنے بیٹھ جائے تو جھر جھری ہی اجائے۔۔۔

زار کی لاتعلقی اسکی لاپرواہی۔۔اسکا عینہ کو اگنور کرنا عینہ کی

جناب پر بنا گیا تھا۔۔

وہ نہ ہی اسفر کے ساتھ ڈریس خریدنے گئی تھی

۔۔۔اور نہ ہی کسی اور چیز میں حصہ لے رہی تھی۔۔

عالیہ اسے خوب ڈانٹ چکی تھی کہ وہ رشتہ

خراب کر رہی ہے اور آخر چاہتی کیا ہے مسلہ

کیا ہے مگر عینہ کے لبوں سے ایک لفظ نہیں نکلا۔۔۔

کل اسکی منگنی کی رسم کی ادائیگی ہونی تھی۔۔۔

وہ اس وقت اپنے روم میں تھی بیڈ پر لیٹے چھت

کے فانوس کو گھورتے وہ صرف زار کے بارے میں

سوچ رہی تھی۔۔

تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ۔۔۔نتاشہ آگئی۔۔نتاشہ نے

اسکی جانب دیکھا کمرے میں کل کا اسکے پہننے کا

پھولوں سے کمرے کا ایک حصہ بھی سجایا ہوا تھا

یہ صدام نے کرایا تھا اسکے لاکھ کہنے کے باوجود

عالیہ اپنی بات سے جب نہیں پلی تو صدام نے

اس فنکشن میں خرچ ہونے والے تمام پیشوں کی

زمہ داری لی اور ماں کی بات مان لی۔۔۔

عینہ کا کمرہ اسی نے ڈیکوریٹ کرایا تھا۔۔۔ جبکہ عینہ کو

ان چیزوں کی کوئی خوشی نہیں تھی نہ وہ خوش تھی اگر

اسکی انکھ میں غم کا آنسو تھا تو۔۔ وہ زار کی وجہ سے

تھا۔۔ وہ اتنا ظالم ہو گیا تھا۔۔۔

ایک منٹ کے لیے یہ تو سوچتا کے عینہ اسکی

محبت ہے وہ اس سے محبت کرتی ہے۔۔۔

زار کو ان باتوں کی پرواہ نہیں تھی وہ آفس سے آیا تھا۔۔۔ اور

سیدھا اپنے روم میں چلا گیا تھا۔

“چلو اٹھو [illegible]

نتاشہ بولی تو عینہ نے کروٹ لے لی مجھے بھوک نہیں

اسنے کہا اور۔۔ آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے۔۔۔ "بھابھی۔۔

عینہ۔۔ پھر مما آئیں گی تو لازمی تمھارے اس اترے ہوئے

منہ پر تم تھپڑ کھاؤ گی تو بہتر ہے تمھیں چلنا

نتاشہ نے شانے آچکا کر کہا تو عینہ نے "چاہیے باہر

ہاتھ ہٹا کر سرخ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

ایک ستم اسکے گھر والے اسکی جان پر ڈھا

رہے تھے اور ایک ستم زار اب تو اسکا دل کر رہا تھا وہ

بھاگ جائے۔۔ وہ تھک گئ تھی زار کو بھی اپنی محبت

کا یقین دلاتے اور گھر والوں کے ساتھ وفا نبھاتی۔۔۔

وہ۔۔۔ اٹھی اور نتاشہ کے پیچھے چلنے لگی۔۔۔

وہ باہر آئیں تو ٹیبل پر سب ڈنر کے لیے موجود تھے عینہ چئیر کھینچ

کر بیٹھ گئ۔۔

اسکے انداز میں زرا خفگی تھی نا رضگی تھی جھلا۔۔ تھا

۔۔۔جو سامنے چئیر پر بیٹھے زار نے باخوبی محسوس کیا تھا

اسکے لبوں کی تراش میں مسکراہٹ جم گئ جبکہ

باقی سب نے عینہ کی حرکات نوٹ کی تھی

عالیہ نے پوچھا تو۔۔۔عینہ نے "کیا ہوا ہے تمھیں

ماں کیطرف دیکھا

کچھ نہیں روکھے لہجے میں بول کر وہ۔۔ کھانا کھانے لگی

۔۔ عالیہ کو حیرانگی وہی یہ اسکی بیٹی کا لہجہ ہے

۔۔

مگر دانت پیس کر وہ کھانا کھانے لگی۔۔۔

مدھم سی زار کی مسکراتی آواز ٹیبل کی چمچ "ویری نائیس

اور کانٹوں کی بیچ میں اٹھی۔۔۔۔

سب نے اسکی طرف دیکھا مگر اسے پروا نہیں تھی کہ

۔۔۔کوئی اس سے پوچھتا کہ وہ کس بات پر خوش ہوا

ہے۔۔۔

جبکہ یہ عینہ جانتی تھی کہ وہ۔۔عالیہ کے ساتھ

بدتمیزی پر عینہ سے خوش ہوا تھا۔۔۔

عینہ کو آج زندگی میں پہلی بار اسپر غصہ چڑھا

تھا۔۔۔

وہ پھر بھی اسکی جانب دیکھے بنا۔۔۔کھانا

کھانے لگی گو کہ کھانے میں دل نہیں لگ رہا تھا

مگر پھر بھی وہ کھانا کھا رہی تھی

ڈیڈ۔۔ مجھے کچھ ٹائم کی ویکیشنز چاہیے۔۔ مجھے۔۔ لندن جانا ہے "کچھ دیر بعد زار کی آواز پھر سے ٹیبل پر اٹھی انس شاہ نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

انس شاہ "کافی ٹائم بعد سوچا اس بار تم نے مسکرائے انھیں پسند تھا زار کا خوش رہنا۔۔

ہاں۔۔۔ ہمارے گھر میں۔۔۔ سر کسی سا ماحول تھا وہ "۔۔۔ تو سکون سے سوچنے کی فرصت اب ملی کہاں۔۔ طنز مارے بنا رک سکتا تھا۔۔

انس نے۔ گھور کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

زار شانے آچکا گیا۔۔ عالیہ البتہ انس کو دیکھ رہی تھی۔۔

بدتہذیبی سے پرہیز کرو اور اب میں تمھاری کسی

انس شاہ نے "بات میں انولومینٹ نہ سنو

کڑک لہجے میں کہا تو وہ مسکرادیا۔۔

وائے نوٹ ڈیڈ۔۔بائے داوے۔۔۔ میری کل صبح کی

فلائیٹ ہے۔۔مجھے پیسے چاہیے۔۔۔پچیس لاکھ۔۔۔

وہ۔۔بولا۔۔۔ "میرے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرادیں

تو انس شاہ نے سر ہلادیا

عالیہ حونک نظروں سے انس کو دیکھنے لگی افین

البتہ نہیں بولی تھی۔۔وہ صرف سترہ سال کا تھا۔۔

تب انس نے اسے۔۔۔دبئ بھیج دیا تھا۔۔صرف اس

لیے کہ وہ زندگی کو انجوائے کرے شاید وہ اپنے ارمان بیٹے سے

پورے کرتا تھا کہ اس عمر میں وہ یہ سب کرنا

چاہتا تھا۔۔۔

زار کو تب سے۔۔عادت ہو گئ تھی باہر گھومنے پھیرنے کی اور وہ ہر سال گرمیوں کی چھٹیاں باہر پہلی گزراتا تھا

عینہ کے لقمے حرام ہو گئے تھے یوں لگا اب کچھ نگلا نہیں جائے گا وہ۔۔اس قدر نفرت کرتا ہے اس سے۔۔اسے کسی اور کے حوالے کر ہے وہ چلا جائے گا وہ۔۔کسی اور کے نام کی انگوٹھی اسکی انگلی میں ڈلوا دے گا۔۔۔وہ اتنی نفرت کرتا ہے اسنے زور سے چمچ پھینک کر مارا۔۔۔اور پلیٹ دور دھکیل کر وہ۔۔چئیر پیچھے کھسکا کر اٹھ گئ۔۔اسکے حلق میں آنسوں کا گلہ پھنس گیا تھا

زار نے بڑی نشیلی نظروں سے اسے ایک نگاہ دیکھا اور مسکرا کر۔۔۔افنین سے بات کرنے لگا جو اسی سے بات کر رہی تھی جبکہ عالیہ نے عینہ کی بد تمیزی۔۔پہلے ہی مشکل سے ہضم کی تھی۔۔۔

عالیہ ”عینہ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے

بھڑک کر بولیں تو عینہ کا بس نہیں چلا پھوٹ

پھوٹ کر رو دے وہ بھی اسی طرح لاپرواہ ہو جائے انس

سے۔۔اسے بھی کوئی فرق نہ پڑے۔۔وہ بھی۔۔۔لاپرواہ

بن جائے گی اسنے سوچ لیا تھا اب کیا آخری

سانس تک اسکے ہاتھوں زلیل ہو کر وہ۔۔۔یہ

ثابت کرتی کہ۔۔وہ۔۔انس سے محبت کرتی ہے بے

تحاشہ کرتی ہے۔۔۔

عینہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔اور وہ کمرے میں

چلی گئ۔

انس شاہ نے عالیہ کو دیکھا جسے۔۔زار کی

مسکراہٹ۔۔ہی زہر لگ رہی تھی اول تو اسے کھٹک

گئے تھے کہ انس زار کو پچیس لاکھ کیوں دے۔۔۔اتنی بڑی رقم

وہ بھی بس ایک ٹریپ کے لیے۔۔

جبکہ نتاشہ زار سے آج کل بہت ایمپریس رہنے لگی

تھی زار کی لاپرواہی اسکا بے نیاز سا انداز۔۔ اور پھر

سب سے اہم اسکی مال دولت۔۔۔

نتاشہ کو ہر گزرتے دن کے ساتھ زار کا انداز اپنی طرف

متوجہ کر رہا تھا اور اب اسے صدام بے حد بور اور

دل لگنے لگا تھا نتاشہ زار کو ہی دیکھ رہی تھی صدام نے ا

سکی طرف دیکھا۔۔

اسنے سوال کیا تو۔۔ نتاشہ "تمہیں کھانا نہیں کھانا

نے سٹپٹا کر سر جھکا لیا۔۔

اور۔۔

دوسری طرف زار ماں کو سمجھا نے رہا تھا۔۔ کہ وہ

۔۔ فکر نہ کرے اسکی جب وہ سترہ سال کا تھا

تب اکیلے اسنے سب مینیج کر لیا تھا تو اب کیوں

نہیں

ان سب سے پہلے زرا اور افین عینہ کے بعد۔۔ کھنا کھا کر اٹھ گئے۔۔

عالیہ نے کچھ شاپنگ کرنی تھی تبھی اسنے انس شاہ سے کہا کہ وہ اسکے ساتھ بازار چلے وہ شخص بیٹے پر بے دریغ اڑاتا تھا۔۔ سوچتا ہی نہیں تھا یہ پچیس لاکھ ہیں پچیس روپے نہیں تو وہ اسکی بیوی تھی پورا حق رکھتی تھی۔۔

عالیہ اور انس باہر گئے۔۔ تو۔۔۔۔ نتاشہ بھی صدام کے پیچھے ہٹ گئ۔

صدام مجھے لگتا ہے زار کی وائف دنیا کی خوش اسنے۔۔ عالیہ اور انس کی "نصیب ترین لڑکی ہو گی

گاڑی کو باہر جاتے دیکھا پھر اپنے شوہر کو جو کہ لیپ ٹاپ پر شاید کوئی میل ٹائپ کر رہا تھا

وہ مصروف سے انداز میں بولا۔۔۔"کیوں

کیونکہ۔۔۔اسکا شوہر بے حد ایکٹیو۔۔ہینڈسم سٹنیگ امیر اور جہاں تک میرا خیال ہے رومنٹک بھی ہے

نتاشہ کے کہنے پر صدام ہنس پڑا "

اسنے نارملی کہا "تم زیادہ ہی زار کو جج کر رہی ہو

نتاشہ۔۔۔چپ ہو گئ وہ واقعی زار میں کافی انٹرسٹ لے رہی تھی۔۔۔

وہ صدام کے نزدیک آئی "تو تم کیوں اتنا بور ہو گئے ہو ہنی

--

دو یو نواب سے کچھ رات پہلے تم نے میرے بلانے پر

ٹکا سا جواب دیا تھا اور اب۔ تم مجھے بور ہونے کا تانا مار

رہی ہو" وہ اسے یاد دلاتے ہوئے بولا

تو نتاشہ۔۔اس سے دور ہو گئی۔۔۔

مجھے بھی شاپنگ پر جانا ہے آنٹی شاپنگ پر گئی ہوئی

ہیں" نتاشہ منہ بنا کر بولی

اور اسکے ہاتھ سے لیپ ٹاپ کھینچ لیا۔۔

صدام نے گھیرہ سانس بھرا

اچھا چلو ایسا کرو عینہ کو بھی بلالو اگر اسے کسی چیز کی

ضرورت ہو"

وہ بولا تو نتاشہ مسکرائی

وہ معنی خیزی سے "تمہاری بہن کو۔۔۔کچھ نہیں چاہیے

مسکرائی صدام واشروم میں چلا گیا ورنہ وہ

اس بارے میں لازمی اس سے سولا کرتا

صدام اور نتاشہ بھی کچھ دیر میں چلے گئے تو۔۔گھر

میں صرف زارعینہ اور افنین رہ گئے

افنین سو چکی تھیں۔۔زارا اپنے مخصوص ٹراؤزر

شرٹ میں روم سے باہر نکلا

اسنے آواز لگائی عینہ نے کمرے میں سے "سکینہ

یہ آواز سن لی تھی آنسو صاف کر کے۔۔۔وہ اپنی

جگہ سے اٹھی اور اپنے روم کا دروازہ کھول کر وہ زراجو دیکھنے لگی

جس کی پشت تھی اسکی جانب وہ چوڑے شانوں والا

مظبوط مرد اسکی ایک نہیں سن رہا تھا

میری پیکینگ کر دو اور تھوڑے سے موٹے کپڑے بھی رکھ

ویسے مجھے کچھ خاص تو نہیں لگتا کہ موسم سرد ہو گا وہاں

وہ بولتا۔۔یوا۔۔۔ "مگر ہو بھی سکتا ہے

سامنے لون کی جانب چلنے لگا کیونکہ اسکے دونوں کتے

باہر نکل آئے تھے وہ۔۔انکے نزدیک گیا انھیں پیار

کرنے لگا

عینہ۔۔نے نوٹ کیا کہ۔۔عالیہ گھر نہیں کیا

ایسے روم کی لائٹ آف تھی نہ ہی۔۔صدام ہے

اسکے بھی روم کی لائیٹس آف تھی صرف افنین کے

جل رہی تھی۔۔

اسنے اپنی تسلی کو عالیہ اور صدام کا روم چیک

کیا۔۔اور وہ۔۔لون میں اپنے کتوں سے کھیلتے زار کے

پاس اگئ۔۔

وہ مسکرا کر ان سے کھیل رہا تھا جبکہ۔۔کتے بھی اپنی مالک کی سنگت میں کافی خوش تھے

مجھے لگتا ہے میری اہمیت ان کتوں سے بھی گئ گزری ہے

اچانک عینہ کی پیچھے سے آواز آئ اسنے۔۔مسرور سا ہوتے مڑ کر دیکھا

"آپکو تو پلکوں پر بیٹھا لیں کہاں۔۔۔آپ ان سے اپنا آپ ملاتی ہیں۔۔۔اگر وفا کرتیں تو۔۔یہاں یہاں رکھتے" اسنے سینے کیطرف اشارہ کرتے کہا۔۔۔

میں اب آپ کو اپنی وفا کے ثبوت نہیں دوں گی ۔۔۔آپ مجھے اتنی ڈے غلطی کی اتنی سخت سزا کیسے دے سکتے ہیں

وہ "میں اپنے ہاتھ میں کسی اور کے نام کی انگوٹھی پہنا لو
رونے لگی۔۔۔

جا کر میری ماں کو دیکھو تمھاری ماں کے وجود نے اسے
ناکردہ گناہ کی سزا دی رہی ہے۔۔مجھے اس کا قصور گنوا دو
وہ سنجیدگی سے۔۔ بھڑک کر بولا۔۔۔ "

ہاں آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں میں یتیم میری
ماں بدکردار اور میرا بھائی بے ضمیر
معیار تو صرف زارانس شاہ کا ہے وہ جس کو چاہے
سزا سنا سکتا ہے۔۔وہ۔۔۔
وہ سلگتے ہوئے بولی۔۔۔ "جس کو چاہے کو بھی بول سکتا ہے

وہ "تو تمھیں یہ پتہ ہے۔۔پھر مجھے کیوں بتا رہی ہو

سکون سے بولا تو۔۔عینہ نے شکواہ بھری نظر اٹھی وہ

آنکھ دبا گیا۔۔۔

اسنے انسو صاف کیے اور۔۔مڑ گئ "ٹھیک ہے

۔۔۔

اسفر کے نام کی انگوٹھی میں بھی پھر خاموشی سے پہن

اسنے کہا اور گویا اسے جتا گئ کہ "لوں گی۔۔۔۔

اب اسکا کوئ قصور نہیں اور۔۔اندر اس سے پہلے وہ

بڑھتی۔۔زار نے کتوں کو بلکل اپنے قابو میں کیے بیٹھا

تھا اسکے اترانے پر اپنے کتوں کو اسپر چھوڑ دیا۔۔

عینہ کی چیخیں۔۔۔پورے گھر میں گونج اٹھیں کہ اگر کوئی سویا بھی ہوتا تو ایکدم اٹھ بیٹھتا اور یہ ہی کچھ افنین کے ساتھ ہوا تھا وہ ہڑبڑا کر اٹھ کر باہر بھاگی تھی

عینہ زمین پر گیر گئی تھی کتے اسے کاٹ نہیں رہے تھے وہ بلکل جس طرح زار سے۔۔پیار پیتے تھے اسے طرح

۔۔۔عینہ

کو کبھی اپنا سر لگاتے کبھی زبان اور عینہ آنکھیں بند کیے

۔۔۔روئے جا رہی تھی اور چیخے جا رہی تھی۔۔۔

زار ہاتھ باندھے ایکطرف کھڑا اسکی اکڑ کا اسے جواب دے رہا تھا۔۔ کس لیے وہ اسکے سامنے اتنا اکڑ کر بولی تھی

افنین ایکدم عینہ کو چیختے دیکھ لوں میں بھاگتی وہی آئی۔۔

زار نے ماں کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔

افنین "زار۔۔ہٹاؤ انھیں یہ کیا حرکت ہے

نے اسکے بازو پر زور دار تھپڑ مارا

اسنے کتوں کو ایک آواز لگائی وہ اب زار کے پاؤں میں

مچلنے لگے۔۔

عینہ۔۔۔کے سانس پھول گئے تھے۔۔جبکہ دوپٹہ

سمیٹتی وہ۔۔۔زار کو۔۔۔خوف زدہ نظروں سے دیکھتی

۔۔۔افنین کے پاس بھاگی۔۔۔افنین ایکدم اسکے

اپنے پاس آنے پر حیران ہوئی تھی وہ۔۔۔افنین کے

سینے سے لگ کر رونے لگی تھی۔۔اسکا دل خوف سے

پھٹنے کو تھا۔۔

اور ہیلو یتیموں تمھاری۔۔وہ منحوس ماں زندہ ہے اسکے۔۔

"گلے لگ کر دھاڑے مارنا میری ماں سے دور رہو

افنین تو غصے سے ایک اور تھپڑ لگانے لگیں تھیں "زار

اور دور ہوتے نفی میں سر ہلاتے وہ بھاگ گئ ۔۔

اپنے کمرے میں جبکہ زار ہنستا ہوا اپنے کتوں کی پیٹھ سہلانے لگا گویا شاباشی دی ہو۔۔

افنین ہو غصہ آنے لگا وہ "زار یہ کیا حرکت تھی لڑکا دن با دن پاگل ہو رہا تھا

میں نے کچھ نہیں کیا جب میں لونیں ہوں تو کیوں آئ وہ میسنی یتیم"

فاین نے غصے سے لگاہی دی۔۔ "زار

وہ نفی "جوان جہان بیٹے کو مار رہی ہیں تف ہے آپ بھی میں سر ہلاتا اپنے کتوں کو باندھ آیا کیونکہ افنین بھی ڈرتی تھی

زار

کے لبوں سے مسکان ہی نہیں ہٹ رہی تھی

بس اسے عینہ پر پیار آنے لگا بے ساختہ معلوم نہیں کیوں۔۔۔

افنین غصے میں کھٹیا سے دیکھ رہی تھی

ابھی تو میں اپنے شیروں کو ایسی ماں پر چھوڑ دوں گا۔۔نوچ نوچ کر اسکی وکٹیں چمڑی کھائیں گے۔۔تب جا کر کہیں سکون پڑے گا "

افنین دانت پیس کر "اور تمھارے باپ کا کیا ہو گا دیکھنے لگی

۔۔

زارنے شانے اچکائے "وہ ہمارے پاس اجائیں۔۔گے

زار بچے نہیں ہو تم کیسی حرکتیں کر رہے وہ کب

میں نے اجازت دی ہے تو کیوں ٹارچر کر رہے ہو

"ان سب کو۔۔اور عینہ وہ ڈری سہمی لڑکی ہے

زار نے۔۔سر جھٹکا "آیا اتنی ڈری سہمی۔۔۔

"اب وہ اپنی ماں کو بتائے گی اور تمھارا باپ تم پر خفا ہو گا

افنین وک فکر سینے لگی

اوہو مام ڈونٹ وری۔۔۔وہ بتائے گی تو۔۔اسی ہے

"کمرے میں باندھ دوں گا یہ کتے

تم ایسا کرو یرے کمرے میں باندھ دو ان منحوسوں کو

افنین غصے سے چیخیں"

زار کا ہوئ بلند ہوا

اسنے کہا اور ماں "نہیں مجھے پتہ ہے آپ ڈرتیں ہیں کا ہاتھ تھام کر کمرے میں چلا گیا

پھر وہ افنین ہی ڈانٹ کھاتا رہا یہاں تک کے افنین و کو نیند آنے لگی

مسلسل دو گھنٹے کی ڈانٹ ڈپٹ ہے بعد تعہ تھک کر سو گئی تو زارا اسکے پاس سے اٹھ گیا۔۔۔

وہ جانتا تھا گھر ہر ہئ نہیں تبھی عینہ کا دروازہ کھولنا چاہا مگر وہ لاک تھا

زار بولا اور پھر۔۔ وہ لون ہی کھڑکی سے عینہ "اووووا ٹیٹیوڈ کے روم کی کھڑکی میں اتر گیا وہ دوسری طرف بالکنی میں کھڑی رو رہی تھی

اندر آتے ہی زار پر الگ ہی مسرو ریت چپاہ گئ۔۔۔

اسکے کمرے میں پھولوں کی مہک تھی

زار بیڈ پر لیٹ کر اسکا ویٹ کرنے لگا

جبکہ عینہ تو آج بالٹیاں بھر دینا چاہتی تھی

عینہ کچھ دیر بعد روم میں آئی تو ایکدم ڈر گئی۔۔۔

ہائے ڈارلنگ کل منگنی ہے اور شوہر کو کوئی لیفٹ ہی

وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگا ”نہیں

عینہ غصے سے بولی ”آپ میرے کمرے سے جائیں

وہ اٹھ کر ”بھڑک کس بات پر رہی ہو۔۔اتنا۔۔۔

عینہ کے نزدیک آیا

میں اب آپکی یہ گنڈہ گردی نہیں چلنے دو گی

“آپ نے مجھے کھلونا سمجھ لیا ہے

عینہ پھر سے رونے لگی

ہاں جس کے ساتھ کھیلنا۔۔میرا پسندیدہ مشغلہ

وہ ایک آنکھ بھر سے دبا گیا۔ “ہے

عینہ نے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپالیا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی

زار۔۔نے اسکے ارد گرد باز و باندھ لیے۔۔۔۔

اور اسکا سر اپنے سینے سے لگالیا۔۔۔

عینہ نے اسے دور دھکیلا۔۔

جائیں آپ یہاں سے۔۔۔ آپکو صرف تب مزاہ آتا ہے جب میں تکلیف میں ہوتی ہوں

وہ بھڑک کر بولی "آپ تو جارہے ہیں کل لندن

۔۔

ویسے تو میں تمھیں جواب دہ نہیں ہو مگر پھر بھی۔۔

اسنے "یہ صرف ایک بیزنیس ٹور ہے۔۔۔

شانے آچکا ہے اور بیڈ پر بیٹھ کر اسکا۔۔۔ خفا خفا

چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔۔

جھوٹ سراسر جھوٹ جان بوجھ کر صرف

انجوائے کرنے جا رہے ہیں۔۔۔ تاکہ مجھے اور بھی زیادہ

تکلیف ہو" وہ۔۔۔ بھڑکی۔۔

زار مسکرا دیا

تو تم بھی چل لو۔۔ اچھے سے ہنی مون منا کر آئیں گے" وہ

آنکھ دبا کر بولا۔۔

زار اپکو احساس بھی ہے کل کیا ہونے والا۔۔۔ کسی اور کا حق

مجھ پر ہر بن جائے گا زار آپ اسطرح کیوں کر رہے ہیں

میری ایک غلطی کی اتنی خطرناک سزا

مت دیں۔۔"

تمھیں کس نے کہا ہے میرے چاند منگنی کرو۔۔

توڑ دو انکار کر دو۔۔ کہہ دو تم صرف زار کی ہو۔۔۔ سبکے

سامنے۔۔ میں تمھیں۔۔۔ دیکھنا پھر آنکھوں پر نہ

وہ۔۔ اسکے گال کو "بیٹھا ہوں تو کہنا۔۔ زار جھوٹا تھا۔۔

سہلاتا بولا۔۔۔

عینہ خاموش ہو گئ۔۔۔ اسکے آنسوں حلق میں اڑ

گئے تھے۔۔۔

زار مسکرا دیا

نہیں کر سکتی کہ تم ایسا کیونکہ تمھیں اپنی ماں کی پرواہ ہے

۔۔۔۔

پھر میں سے ایسی توقع کیوں کر رہی ہو جو عورت میری

ماں کی زندگی۔۔ میں سوتن ن کر آئ اسکی بیٹی کو۔۔۔ قبول

کروں اسکی بیٹی کو سانسوں میں بسا لوں۔۔ انہوں سے

مدھم آواز میں ”محبت سے اسے بھی دیوانہ کر دوں

بولتا وہ بہلنے کی حد پر تھا۔۔

وہ اسکے چہرے پر ابھی جھکتا ہی کہ عینہ نے۔ اسکے سینے

پر ہاتھ رکھ کر۔۔۔ اسے دور کیا

زار مدھم سا مسکرا دیا۔۔

وہ ”کل تو چلا جاؤں گا۔۔ اج تھوڑا تو رحم کرو مجھ پر

مزے سے لیٹ گیا اور۔۔ تکیہ کھینچ کر سر کے

نیچے لگا کر وہ سکون سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔

آپ صرف یہ چاہتے ہیں۔۔۔ میں آپکے پیچھے

خوار ہوتی رہو۔۔”

وہ۔۔ ایک آنکھ دباتا۔ اسے سلگاتا بولا۔۔۔۔ ”پرفیکٹ

عینہ نے آنسو صاف کیے اور اثبات میں سر ہلایا

۔۔

وہ چپ ہو گئ اسکی طرف سے پیٹھ "ٹھیک ہے۔۔۔۔

موڑ لی۔۔۔

جب۔ تم ناراض ہوتی ہو اور اٹریکٹ کرتی ہو۔ کوئ پوچھے

وہ عینہ کے "ناراض ہی کیوں ہو مجھ معصوم نے کیا ہی کیا ہے

گھنے بالوں سے کھیلنے لگا عینہ واضح محسوس کر سکتی تھی۔۔

مگر مری نہیں اسکے اندر جو۔ فکر تھی جو۔۔۔ تکلیف

تھی اس سے زار کو پرواہ بھی کیا تھا۔۔۔۔

وہ اب اپنی مرضی پر اتر رہا تھا عینہ جلدی سے اس

سے دور ہوئ۔۔۔

زار نے تیکھی نظروں سے اسے گھورا۔۔ پھر مسکرا دیا

۔۔۔

یہ کون سیکھا رہا ہے تمھیں۔۔۔ ایسے روپ میں تو اور

دلکش لگ رہی ہو۔۔۔۔ مجھ سے بچتی بچاتی۔۔ خفا

وہ۔۔۔بولا۔۔۔جبکہ عینہ نے۔۔۔ گھیرہ "کرتی غصہ کرتی

سانس بھرا۔۔

وہ آہستگی " ابھی سب اجائیں گے۔ آپ چلے جائیں

سے بولی۔۔۔

زار اٹھا اور اسکے نزدیک اگیا۔۔ اور اسکیطرف چلتا

جارہا تھا۔۔۔ جبکہ عینہ پیچھے ہٹنے لگی۔۔ وہ سر جھکائے

قدم دور کررہی تھی

تو تم منگنی کرلو گی۔ اس ہاتھ میں کسی اور کے نام کی انگوٹھی

وہ گھیرے لہجے میں بولتا اسکا ہاتھ تھام "پہنو گی

گیا۔۔۔

عینہ جانتی تھی وہ صرف اسے ہلکان کررہا ہے۔۔ اسے۔۔۔

زچ کردینا چاہتا ہے۔۔ اسے تکلیف میں رکھنا

چاہتا ہے۔۔۔

اسنے ہاتھ کھینچ لیا آنکھیں پھر سے بھیگ گئیں

اسنے زرا غصے سے "ہاں کرلوں گی آپ جائیں لندن

" کاہ تو۔۔زار۔۔۔اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔ "مجھ سے بے وفائی کرو گی

عینہ۔۔۔کی سانس ہی تھم گئ تھی۔۔۔

وہ۔۔۔تڑپ کر بولی "تو قبول کرلیں بتا دیں سب کو۔۔

زار ضد میں بولا۔۔۔ "کبھی نہیں

وہ۔۔۔پھٹ پڑی۔۔۔زار نے غور سے اسکیطرف "کیوں

دیکھا۔۔

اسکی تڑپ پر توجہ دیے بنا وہ "نام کیا ہے اسکا

پوچھنے لگا۔۔وہ اسکیام سی انگلی سے۔۔ کھیل رہا تھا جس

میں کل وہ کسی اور کے نام کی انگوٹھی پہنتی۔۔

عینہ نے۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے انسو صاف کیے۔ اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے آزاد بھی وہ کب کرانا چاہتی تھی۔۔

وہ بولی۔۔۔ ”اسفر

زار بدمزہ ہوا۔۔ ”کتنا بوڑھا نام ہے

کوئی زارانس شاہ کے مقابلے میں تو لاتی۔۔۔ سوئیٹ

وہ مسکرایا۔۔۔ ”ہارٹ ڈھونڈ کر

وہ ایک ٹیبل کے پاس کھڑے تھے جس پر فروٹس رکھے تھے۔۔

زار کی نگاہ فروٹس میں لگی بھری پر گئی۔۔۔

میں نے نہیں ڈھونڈا انھیں۔۔۔ یہ مما کی چوائس ہے۔۔

وہ۔۔ سنجیدگی سے ”یعنی تم ڈھونڈتی تو زار کی ٹکر کا بندہ لے آتی

اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔

عینہ کچھ نہیں بولی۔۔۔۔

زار نے پوچھا وہ "کل اس انگلی میں پہنو گی انگوٹھی

اسکے بے حد نزدیک کھڑا تھا اسکے کلون کی تیز

سمل عینہ محسوس کر رہی تھی۔۔عینہ۔۔۔کا دل اسکی انتہا

بھری قربت میں ڈوب کر ابھرا۔۔۔

وہ اسکو احساس دلانے کو کہہ گئ

ہاں پہنو گی۔۔شاید ضد چڑھ گئ تھی شاید وہ نہیں

چاہتی تھی کل کا دن اسکی زندگی میں آئے اور زار یہاں

سے چلا جائے۔۔۔

زار نے ایکدم چھری نکالی اور اسکے انگلی پر ایک "پہن لینا

گھیرہ کٹ ایکدم ہی ڈالتا۔۔وہ چھری اسکے

قدموں میں پھینکتا شانے آچکا گیا

عینہ کی ایک چیخ نکلی زار نے جنون میں اس چیخ کا

گلہ گھونٹ دیا۔۔۔

ڈرو اس وقت سے عینہ جو تمھیں رسوا کر دے گا۔۔۔۔

میرے علاوہ تمھاری زندگی میں کوئی نہیں ہونا

چاہیے کوئی مرد تمھیں چھوئے میں اسکے ٹکڑے کر

دوں گا۔۔۔۔ کیا کہ تم کسی کے ہاتھ سے انگوٹھی پہنو۔۔۔

وہ۔۔ مدھم مگر سرد لہجے میں بول رہا تھا۔۔۔

اسنے۔۔۔ اسکے آنسووں کو "تم میری ہو۔۔۔۔۔

اپنائیت سے چن لیا۔۔۔۔۔

اسکے بالوں کو۔۔۔ کان کے پیچھے کیا۔۔

تمھاری ماں بیچ میں نہ آتی تو واقعی تم زار کی دیوانگی میں

خود بھی دیوانی ہو جاتی۔۔۔ تکلیف تمھیں چھوتی بھی نہ اپنی

ماں سے کہو انس شاہ وک چھوڑ کر رہیاں سے دفع ہو

جائے میری امن کو جس دن اسکا حق ملے گا۔۔

میں تمھیں تمھارے سارے حق دوں گا۔۔۔۔

تمھیں۔۔۔پلکوں پر سجالوں گا مگر۔۔ تمھاری ماں انس

شاہ کی زندگی سے نہ نکلی۔۔۔۔

تو میں تمھاری ماں تمھارے بھائی اور تمھارا۔۔۔ جینا

حرام کر دوں گا۔۔۔ اور۔۔ یہ تم سب کچھ اپنی آنکھوں

سے دیکھو گی۔۔۔۔

وہ۔۔۔ سسکتی ہوئی عینہ کے کان میں اپنا زہر انڈیل رہا "

تھا عینہ کی انگلی سے خون تیزی سے بہتا فرش کو بھی

خراب کر رہا تھا۔۔ وہ دم سادھے کھڑی رہی۔۔۔

زار۔۔۔ اسکے کچھ نہ بولنے پر۔۔ تھوڑا سا اس سے

فاصلہ بناتا اسکا ہاتھ دیکھنے لگا۔۔۔ وہ انگلی۔۔ مکمل

کٹ چکی تھی۔۔۔ اب یہاں انگوٹھی تو کیا۔۔ شاید وہ

کیسی کا ہاتھ بھی

ایک لمحے کو خیال آیا اور کس طرح وہ اقرار کرے

اس سے کے اسے اس سے محبت ہے۔۔۔۔

وہ۔۔۔ یہ زخم۔۔سہنے کی پوری طرح کوشش کر رہی

تھی۔۔لبوں کو دانتوں میں کس کر دبا لیا تھا۔۔۔

زار کو آج اسوقت اسپر ترس ارہا تھا۔۔

اسنے عینہ کے خون بھتے زخم کو دیکھا۔۔اور اسے لے کر

۔۔۔۔وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

خوامخواہ اسکے نزدیک اسے شرمندگی ہو رہی تھی خون

کافی بہہ گیا تھا وہ ایک بار بھی نہیں بولی تھی۔۔۔

زار نے۔۔۔۔ اسکے روم سے فرسٹ ایڈ۔۔۔ بکس

اٹھایا اور اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔۔

اسنے خاموشی سے عینہ کے ہاتھ کی ڈریسنگ کی تھی۔۔۔

عینہ ویسے ہی لبوں میں دانتوں کو دبائے بیٹھی تھی۔۔۔

پٹی کر کے اسنے۔۔عینہ۔۔۔کی طرف دیکھا۔۔

عینہ نے بھی نگاہ اٹھائی۔۔۔۔

اور زار نے۔۔۔ایکدم اسکی گردن میں ہاتھ ڈالا اور اسکے

چہرے پر وہ۔۔۔جھکا تھا۔۔

وہ۔۔۔اسپر اپنا جنون دیکھا تو چکا تھا۔۔

اب مزید۔۔۔دیکھانے کی کوشش کر رہا تھا وہ پھر

بھی خاموش رہی۔۔۔

اسکا کوئی ریایکشن نہ پا کر۔۔۔۔وہ دور ہوا۔۔۔اور اسے دیکھنے

لگا۔۔۔۔

وہ تھوڑا سا اس سے فاصلہ بنا کر اسکا چہرہ

دیکھنے لگا۔۔۔گویا اگر وہ ضدی بن رہی تھی تو ٹھیک ہے زار

کون سا کم ضدی تھا۔۔۔۔

عینہ نے ایک آہ بھری اور آنسو صاف کر کے۔۔۔

اس سے منہ موڑ لیا۔۔۔

زار کی برداشت میں یہ بھی نہیں ارہا تھا

اسنے ایکدم عینہ کی کلائی پکڑی اور اسے خود پر کھینچ لیا

جس بات سے مطمئین تھے وہ کر تو چکے ہیں اور کیا کرنا

وہ زخمی لہجے میں بولی۔۔۔۔ "چاہتے ہیں

تم مجھ سے ایک دم بھی منہ نہیں موڑ سکتی ایک

لمحہ بھی نہیں موڑ سکتی۔۔۔ تو کس بات پر مجھے

وہ غصے میں لگا" رو یہ دے رہی ہو

میری مجال ہے آپکے سامنے۔۔ خاموشی سے آپکی

"مان تو رہی ہوں پھر بھی آپ مجھ سے خوش نہیں ہیں

عینہ کے گال پر انسو پھیسل کر۔۔۔بہہ گیا۔۔

زار۔۔۔نے اسکے گال سے گیرنے والاے آنسو کو۔۔

اسکے چہرے پر جھک کر۔۔۔۔چن لیا۔

جو میں نے کہا ہے اسپر فوکس کرو۔۔اپنی ماں کو یہاں سے دفع ہو جانے کا کہوں۔۔

اس دن میں تمھیں قبول کرلوں گا مجھے اپنے کسی عمل پر شرمندگی نہیں ہیں۔۔۔تم نے میرے ساتھ جو کیا ہے اسکے بدلے تمھارے ساتھ تو۔۔میں کچھ بھی نہیں کر رہا۔۔۔

میں نہیں جانتی تھی کچھ زار پلیز میرا یقین کرلیں وہ اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ۔۔۔۔جبکہ زار " پیچھے لیٹ گیا۔۔۔

وہ اسکے بالوں کو سہلا رہا تھا۔۔وہ بری طرح رو رہی تھی۔۔ عینہ کا بینڈیج والا ہاتھ زار نے۔۔۔تھاما اور۔۔۔۔نرمی سے اسے چھوٹا اسکی تکلیف کم کرنا چاہتا تھا۔۔

عینہ رو کر خود ہی چپ ہو گئ۔

ابھی زار کچھ کہتا کہ۔۔۔ دروازہ دھاڑ دھاڑ بجنے لگا۔۔عینہ کی چیخ نکل گئ۔۔

وہ کرنٹ کھا کر زار سے دور ہوئ تھی جبکہ زار کو ایک پرسنٹ بھی فرق نہیں پڑا تھا۔۔

اسنے۔۔۔لاپرواہی سے عینہ کو دیکھا۔۔۔

وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ زار نے سختی سے "ک۔۔۔۔کو اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسکی آواز دبا دی۔۔۔

وہ مسکرا کر اسے دیکھنے لگا۔۔

تمھاری ماں کو ہارٹ اٹیک اجائے گا اگر میں یہ وہ۔۔مزے سے بولا اور دروازہ کھولنے "دروازہ کھول دوں کے لیے مڑنے لگا جبکہ۔۔عینہ۔۔۔۔نے اسکے بازو تھام لیے۔۔۔

وہ بے بسی سے اسکے آگے "زار جائیں پلیز جائیں زار

ہاتھ جوڑنے لگی جبکہ زار۔۔۔نے تپ کر اسکیطرف

دیکھا۔۔

اس عورت کو ہمارے درمیان سے نکال دو۔۔۔ورنہ

وہ اسے پیچھے "میں پھر اپنے طریقے سے نکالوں گا۔۔۔۔

دھکیل سے لاسٹ وارن کرتا وہاں سے۔۔جیسے آیا تھا ویسے

چلا گیا۔۔عینہ۔۔۔۔نے سکھ اک سانس لیا

تھا آنے والے نے دروازہ توڑنے کی قسم کھالی تھی اسنے

اہستگیس ے روم کی لائیٹ آف کر کے نائیٹ بلب جلایا اور

۔۔۔

ہلکا سا دروازہ کھول دیا۔۔

بھابھی تھیں

کیا ہو گیا تمھیں ہر وقت دروازہ بند۔۔۔۔ تمھارا بھائی

بھابی میں کل بھائی سے بات کرلوں گیا بھی نیند ا

وہ۔۔چہرہ جھکا کر بولی تو۔۔۔نتاشہ نے سر ”رہی ہے

جھٹکا۔۔۔

اسے کون سا پرواہ تھی۔۔۔ تبھی سامنے سے زار۔۔ سیٹی کی

دھن بجاتا۔۔۔ گزر گیا۔۔ نتاشہ کا سارا دھیان زار پر

چلا گیا۔۔۔ جبکہ زار۔۔ اسے دیکھے بنا۔۔۔ہی

کمرے میں بند ہو گیا عینہ نے نتاشہ کو حیرانگی

سے دیکھا تھا۔۔۔

اور وہ بھی دروازہ بند کر گئ۔۔۔ جبکہ نتاشہ تو ویسے بھی زار

کے بند دروازے کیطرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

گھیرہ سانس بھر کر وہ بھی صدام کے پاس چلی

گئ۔۔ دن بادن صدام سے بوریت ہونے لگی تھی اسے۔۔۔

اگلی صبح میں بے حد ہل چل تھی مگر پھر بھی سب کے ناشتہ اکٹھے کیا تھا۔۔۔

وہ سب ناشتہ کر رہے تھے۔۔ افنین۔۔۔ زار کی پیکینگ کرا رہی تھی زار نے اسے۔۔۔ اسکی دوست کے گھر اتنے دن ٹھرنے پر منالیا تھا۔۔ اور وہ اپنی ضد نہ منواتا تو اسے زار کہتا ہی کون۔۔۔۔

افنین بھی اپنا بیگ لے کر باہر آگئ۔۔۔ جبکہ زار فون پر مصروف تھا۔۔۔۔

اسنے کہا۔۔۔ اور فون بند کر "اوکے آپ پہنچ جائیں دیا۔۔ وہ افنین کو فلائیٹ کی ٹائیمینگ بتانے لگا

۔عالیہ یہ منظر دیکھ کر سب سے زیادہ خوش

ہوئی تھی۔۔ کہ۔۔ وہ دونوں مصیبتیں تو کار ہیں ہیں اب وہ سکون سے یہاں رہے گی۔۔۔۔

تبھی عینہ ٹیبل پر اگئی اسنے اپنا ہاتھ چھپایا ہوا تھا۔۔۔

زار جا رہا تھا وہ اپنی بات کا کتنا پکا تھا۔۔۔ اسنے۔۔ اداسی سے۔۔ اسپر ایک نظر ڈال کر ناشتہ کرنے بیٹھ گئی۔۔۔

عالیہ عینہ کو دیکھ کر مسکرائی اور۔۔

افنین اور زار بھی اگئے۔۔ ٹیبل پر۔۔ صدام نہیں تھا وہ باہر اریجمنٹ کرا رہا تھا۔۔۔

افنین کے بیگ دیکھ کر انس "تم کہاں جا رہی وہ شاہ بولے چہرے پر سنجیدگی تھی۔۔

میری ماں ہے۔۔ مجھے یقین کسی پر ٹرسٹ نہیں جب تک۔۔ میں یہاں نہیں ہوں میں۔ اس پاگل

اسنے واضح لفظوں "حنا نے میں اپنی ماں کو نہیں چھوڑو گا

میں کہا

ایک تو زبان کو لگام دے کر بولا کرو۔۔۔ یہ میری

چھوٹ ہے جو تم اتنا فضول بولتے ہو۔۔اور یہ اسکا

انس شاہ غصے "گھر ہے۔۔ کہاں پہنچ رہے ہو تم

سے بولے۔۔

واقعی یہ میری ماں کا ہی گھر ہے اور وہ ہی یہاں کی

مالک ہے اگر وکی یہ خوبا سوچ بیٹھا ہے تو فضول

خواب ہے اسکا یہ۔۔

اور اب سے اہم بات۔۔۔ مما بور ہو جائیں گی تبھی

"۔۔آسیہ آنٹی کے گھر جا رہیں ہیں

یہ تمھارے دماغ کا مسلہ ہے۔۔۔ اپنے گھر میں کوئ

بور نہیں ہوتا۔۔۔

انس بھڑکے۔۔۔ "کہیں نہیں جاؤ گی تم۔۔۔

زار۔۔۔نے زرا مسکرا کر جتاتی نظر عالیہ کے

سرد چہرے پر ڈالی۔۔۔

افنین نے اپنا بیگ رکھ دیا

میں زار کو یہ ہی سمجھا رہی تھی مگر مانتا نہیں یہ

افنین نے کہا۔۔ "لڑکا

وہ "پھر مجھے جلدی آنا پڑے گا مما آپکی وجہ سے

عاجز آ کر بولا۔۔

انس شاہ کو اسکی یہ حرکت "شیٹ آپ

بہت بری لگ رہی تھی۔۔۔

زار نے مسکرا کر شانے اچکا دیے

وہ مسکرا دیا۔۔ عالیہ سے لقمہ اتارنا مشکل ہو "اوکے گیا تھا۔۔۔ کہاں وہ خوش ہوئی تھی اور کہاں انس نے کیسے اسپر حق جتاتے اسے روک اٹھا۔۔

نتاشہ ایک ٹک زار کو دیکھ رہی تھی جس نے دوبارہ سے سیل فون نکال لیا تھا۔۔ جبکہ عینہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔

ولایہ اسپر چیخی "تم ناشتہ کیوں نہیں کر رہی

سب اسے دیکھنے لگے۔۔۔

وہ بھڑکی۔۔ "ناشتہ کرو۔

عینہ سرہال کرناشتہ کرنے لگی

"بچی ہے آرام سے بات کرو

عالیہ نے آنکھیں پلٹ لیں "میری بیٹی ہے

وہ تپ کر بولی۔۔۔ "جیسے مرضی بات کروں

تمیز سے بات کرو باپ ہے وہ میرا۔۔۔بد تمیز

زار نے سیل فون پٹخا۔۔۔ "عورت

انس نے۔۔۔ اسکو گھورا۔۔۔۔ "زار

اس عورت میں تمیز تہذیب شکل و

صورت کچھ بھی نہیں ہے پتہ نہیں کسی اچھا لگ

وہ بھڑک کر اس سے بدلہ لیتا وہاں سے باہر "گیا آپکو

نکل گیا۔۔

انس۔۔۔۔۔نے گھیرہ سانس بھرا۔۔نیا محافظ

وہ کھڑا کر گیا تھا۔۔عالیہ غصے سے وہاں سے اٹھ

گئ۔

اور عینہ زار کو جاتا ہوا دیکھنے لگی

اسکی ماں کی بہت عزت تھی۔۔ مگر عینہ کی ماں

منحوس بدکردار بدتمیز۔۔۔ عورت تھی۔۔۔۔

وہ خفگی سے۔۔۔ سر جھٹک گئ۔۔۔۔

اسے زار پر غصہ آنے لگا تھا مگر وہ اسفر کے نام کی

انگوٹھی پہن ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔

عینہ کا دل بھی اچاٹ ہو گیا وہ بھی وہاں سے اٹھ گئ۔۔

اور۔۔ کمرے میں آکر زار کو لون میں دیکھنے لگی۔۔۔

وہ بلیک پینٹ بلیک شرٹ میں گاگلز لگائے

۔۔۔۔

کھڑا تھا۔۔ اور۔۔۔ اچانک اسکے ایمپلوائے آنے

لگے۔۔۔

جس میں ماہی بھی تھی یعنی وہ سچ کہہ رہا تھا اسکا

بیزنیس ٹریپ ہے مگر۔۔ مگر وہ ماہی کیوں جارہی

تھی کیا ضرورت تھی اسے جانے کی

وہ کیسے زار کے قریب کھڑی تھی۔۔۔۔

زار وک دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

زار اسکی سن رہا تھا۔۔

عینہ کی آنکھیں بیھگی تھیں۔۔۔

زار نے ان سب کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہا

عینہ آج دل کیا اسے روک لے۔۔۔کہے مت جائے

۔۔۔۔

مگر۔۔ ایسا نہیں وہا۔۔ وہ کچھ دیر میں وہاں سے چلا

گیا کتنے دن کے لیے وہ کہیں جانتی تھی۔۔۔ مگر وہ

اس سے دور چلا گیا تھا۔۔۔۔

فنکشن کا اہتمام صدام نے بہت اچھا کیا تھا

وائیٹ اور پینک کی کمبینیشن کے ساتھ پورا کون بے حد حسین لگ رہا تھا عالیہ انس سے ناراض تھی عینہ تیار ہوئی بے حد حسین لگ رہی تھی اوپر سے سرخ نظریں اداسی۔۔۔افسردگی نے اسے اور بھی دلکش اور حسین بنا دیا۔۔۔تھا

وہ آئی۔۔۔اور اسفر سے کچھ فاصلے بنا کر بیٹھ گئی۔۔۔

کچھ دیر میں منگنی کی رسم ہوئی تو اسفر نے۔۔۔عینہ و کو انگوٹھی پہنانے کے لیے ہاتھ تھاما۔۔۔جبکہ۔۔۔وہاں سب کھڑے۔۔۔دنگ رہ گئے۔۔

عینہ کی انگیجمنٹ فینگر پر۔۔۔پٹی بندھی ہوئی تھی۔۔۔

عالیہ اچنبے سے بے ساختہ بولی "عینہ

عینہ نے کچھ نہیں کہا۔۔۔

ایک عورت بولی۔۔۔ "ارے یہ کیا

دوسری "اس بات کا تو کچھ اور ہی مطلب ہوتا ہے

عورت ہنس پڑی۔۔۔

"کچھ کچھ نہیں ہوتا۔۔۔دوسری انگلی میں پہنا دو بیٹا

ناہید نے مدھم سا مسکرا کر۔۔۔کہا تو عینہ کے دوسرے ہاتھ میں اسفر نے زرا غصے سے انگوٹھی پہنا دی۔۔۔

عالیہ چپ کھڑی تھی۔۔۔اسنے سارے دن میں بیٹی کے ہاتھ پر توجہ ہی نہیں دی تھی منگنی کی رسم سے وہ جلدی ہی اٹھ چکی تھی۔۔۔

باہر فنکشن چل رہا تھا جبکہ سینے میں گھٹن سی اٹھ رہی تھی۔۔

کیا واقعی اسے فرق نہیں پڑا

چلو ٹھیک ہے وہ اپنا کام پورا کر گیا مگر وہ اسے یہاں اکیلی چھوڑ گیا وہ اور کیسے اسے سزا دینا چاہتا ہے وہ کیسے۔۔مانے گا جبکہ وہ مما سے۔۔وہ باتیں کیسے کہے کہ۔۔وہ انس شاہ سے الگ ہو جائیں یہ سب کیسے ممکن ہے وہ۔۔کچھ نہیں جانتی تھی اسے لگ رہا تھا بس رونا اسکی قسمت بنی ہوئی ہے۔۔۔

اسنے اپنا چہرہ دھویا یہ سب چیزیں اپنے ارد گرد

سے ہٹائی۔۔۔

بلکہ نوچ نوچ کر پھینکا اور وہ واشروم میں وضو کرنے چلی گئی

وہ واپس آئی اور نماز پڑھنے لگی دل کو کچھ سکون بھی ہوا تھا

۔۔۔

ابھی وہ دعا مانگ کر اٹھی تھی کہ عالیہ کمرے

میں داخل ہوئی۔۔۔

اور اسے دیکھ کر ایک پل کو دنگ رہ گئی۔۔

تم نے کپڑے کیوں بدلے ہیں۔۔۔ اسفر تم سے ملنا

عالیہ بولی تو۔۔۔ عینہ نے بے زاری "چاہتا ہے

سے اپنی ماں کیطرف دیکھا

اور بس سر ہلا دیا وہ انکار کرتی یہ کچھ بھی کہتی۔۔۔ تو

عالیہ اسپر غصہ کرتی۔۔ تبھی اسنے سر ہلا دیا مگر

عالیہ اسکے نزدیک آئی اور اسنے۔۔۔عینہ کا بازو جکڑ لیا۔۔۔

اسے گھور کر دیکھا عینہ کچھ پریشان سی ہو گئ۔۔

اسنے اسے "تمھیں تو میں کچھ دیر بعد بتاتی ہوں

جھٹک کر کہا اور باہر نکل گئ۔۔

عینہ۔۔ سمبھلی کیونکہ۔۔۔ولایہ کے دھکیلنے سے وہ بیڈ پر

گیر گئ تھی

وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئ اسکے چہرے کے رنگ اڑ گئے تھے

۔۔

تبھی کچھ ہی دیر میں اسفر کمرے میں داخل ہوا

اسنے کہا اور اسکے نزدیک ا۔گیا "ہائے

عینہ۔۔کی پیشانی پر پسینہ سا پھیل گیا۔۔۔وہ اسفر کو اپنے کمرے میں بلکل برداشت نہیں کر پا رہی تھی

عینہ نے کہا تو اسفر نے اسکا بازو "ہم باہر چلتے ہیں تھام لیا

کس لیے۔۔ میں اور تم منگیتر ہیں ایک دوسرے کے ہم۔۔۔ایک دوسرے سے۔۔اکیلے میں بات چیت کر سکتے ہیں یہاں کوئی اختلاف نہیں کرے گا

وہ نرمی سے بولا۔۔ "ڈونٹ وری

عینہ کو رونا آنے لگا "م۔۔مگر میں کمفرٹیبل نہیں ہوں تھا

وہ عینہ کو لیے بیڈ "آہ چلو میں تمھیں کمفرٹیبل کرتا ہوں پر آیا

اور اسے بیٹھا کر بلکل اسکے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

عینہ نے ایکدم اس سے فاصلہ بنالیا۔۔۔

اسفر نے اسکو غور سے دیکھا چوٹ کیسے لگی تمھارے

اسفر نے گھیرہ سانس کھینچتے ہوئے "ہاتھ میں

پوچھا

چ

اسنے کہا۔۔ تو اسفر نے عینہ کا "۔ چھری لگ گئ تھی

ہاتھ تھام لیا

عینہ اپنا ہاتھ آزاد کرنا چاہتی تھی مگر گرفت سخت تھی

وہ بولا اور اسکے ہاتھ "بہت کھیل کھیلتے ہیں لوگ ایسے

پر بندھی پٹی کھولنے لگا

وہ جلدی سے سٹپٹا "یہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں

کر بولی۔۔۔

منگنی کی انگوٹھی جس انگلی میں پہنی جاتی بلکل اسی انگلی میں پہنا رہا ہوں

اسنے پٹی کھول دی ”مگر میری انگلی میں زخم ہے تھی ایک بڑا اسا ر انشان کٹا ہوا تھا جو اسکی ہتھیلی سے انگلی پر تھا۔۔۔

اسفر کو گویا یقین اگیا۔۔۔ ”اوہ

وہ بولا انگلی“ ”مگر مجھے اچھی نہیں لگ رہی یہ انگوٹھی میں انگوٹھی دیکھنے لگا

عینہ کی انگلی میں انگوٹھی نہیں تھی

اسفر عجیب سے انداز میں مسکرا دیا۔۔

عینہ شرمندگی سے ڈریسنگ کیطرف ”کہاں پر ہے اشارہ کر گئ اسفر نے ڈریسنگ پر سے انگوٹھی اٹھائ اور

--عینہ کے دیکھتے ہی دیکھتے زبردستی اسکی اسی انگلی میں

جس میں زخم تھا اسنے پھنس دی--

عینہ ایکدم چلا اٹھی

وہ "آہ---اسس--اسفر مجھے درد ہو رہا ہے نکالیں اسے آہ

بری طرح رو دی---

اب یہ کبھی نہ نکلے بھلے تم زخمی ہوتی ہو یہ نہیں

وہ-- بھڑک کر بولتا اسکے گال پر ہاتھ رکھ گیا"

عینہ زخم کی تکلیف سے دھری ہونے لگی اسفر اسکو

تکلیف سے دھرا ہوتا بڑے پیار سے دیکھنے لگا---

عینہ نے اس انگلی سے انگوٹھی کھینچنے کی کوشش کی مگر

انگوٹھی بے حد تنگ تھی--

اسفر ہنس دیا

میں نے تنگ ہی بنوائی ہے--

اب تم۔۔ یہ کبھی نکال نہیں سکتی اور بقیہ رہ گیا

وہ مسکرا کر اٹھ "زخم تو۔۔۔ کچھ نہیں ہوتا برداشت کرلو

گیا

باقی ملاقات تمھیں رونے دھونے کے ختم ہونے کے

بعد کروں گا اور بات سنو عینہ میری میں کافی

لیبرل انسان ہوں تو تمھیں بھی یہ دوپٹہ یہ حجابی

لڑکی بننے کی ضرورت نہیں۔۔ کل میرا ایک دوست

منگنی کی خوشی میں پارٹی دے رہا ہے رات میں لینے

او گا۔۔ انٹی سے بات کرچکا ہوں انھیں اعتراض نہیں اور

وہ مسکرا کر کہتا اسکے گال کو "ڈریس تمھارا ابھی بھیج دوں گا

ایک بار پھر سے چھوتا وہاں سے چلا گیا

عینہ کی انگلی سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔ اسنے۔۔ جلدی سے

واشروم کی راہ لی۔۔۔۔

اور پانی کے نیچے اپنی ہتھیلی کرتی وہ۔۔ وہ انگوٹھی نکالنے چاہتی
تھی مگر انگوٹھی نکل نہیں رہی تھی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو
دی۔۔۔

وہ خود "یہ سب کیا ہے۔۔۔ کیا ہے یہ سب
سے ہی سوال کرنے لگی تھی۔

اچانک اسے عالیہ کی آواز آئی۔۔ "عینہ

وہ۔۔۔ بہتے خون کی پرواہ کیے بنا۔۔۔ ٹاول لے کر باہر نکلی وہ
مما کو دیکھنا چاہتی تھی

کہ اسفر نے اسکے ساتھ کیا کیا ہے وہ سرخ
آنکھوں سے باہر نکلی

مگر جیسے ہی وہ باہر نکلی ویسے ہی عالیہ نے اسکے
چہرے پر تھپڑ برسانے شروع کر دیے۔۔۔

عینہ ایکدم زمین پر جا گیری

کس نے کاٹا ہے تمھارا یہ ہاتھ تم نے میری عزت دو کوڑی کی کر دی۔۔۔ باہر عورتوں نے باتیں بنا بنا کر میرا برا حال کر دیا ہے

مجھے بے عزت کر کے رکھ دیا تم جانتی ہو عینہ میرے وہ چلائی "لیے کتنا قیمتی ہے میرا عزت نفس

جبکہ عینہ خود کو بچا رہی تھی اپنا چہرہ۔۔۔ جو لال سرخ ہو چکا تھا۔۔۔۔ وہ۔۔ گھٹنوں میں چھپا چکی تھی

عالیہ نے اسکی کمر پر بھی۔۔۔۔ تھپڑ برسا دیے

--

وہ تھک کر دور ہوئی عینہ۔۔۔ کی بس سسکیاں آٹھ رہیں تھیں۔۔۔۔۔

وہ اسکو جھنجھوڑ کر "مجھے بتاؤ یہ کس نے کاٹا ہے۔۔۔۔

آپ ۔۔اپ میری ماں نہیں ۔۔ نہیں لگ رہیں وہ تڑپ ”۔۔۔ س ۔۔۔ سگی بیٹی ہ۔۔ ہوں میں آپکی اٹھی ۔۔۔۔۔

وہ ”نہیں مگر مجھے لگتا ہے تم مجھے سوتیلی ماں سمجھتی ہو غصے سے چلائی

۔۔۔۔۔

عینہ بے بسی سے بولی ”مج۔۔ مجھ سے خود کٹ گئی ۔۔

عالیہ نے اسکا ہاتھ پکڑا اور اس میں پھنسی انگوٹھی دیکھ کر مسکرا دی

وہ بولی ۔۔۔ ”بہت اچھا کیا ۔۔۔ بہت اچھا ۔۔۔

عینہ خوف زدہ نظروں سے عالیہ کیطرف دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔

اور پھر عالیہ نے عینہ کو دیکھا ۔۔

مجھے سب علم ہے عینہ۔۔۔ منگنی کے وقت تمھاری

انگلی کا کٹ جانا۔۔ یہ منگنی کے دن کٹ جانا

سب سمجھ ارہی ہے مجھے میں نے تم سے اس

منگنی سے پہلے پوچھا تھا کہ تم کہیں کرنا چاہتی ہو تم

نے مجھے نہیں بتایا اب تم بلکل اس انگوٹھی کیطرح

پھنس چکی ہو میں تمھیں اس رشتے سے آزاد ہونے

وہ اسے خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی عینہ کے "نہیں دوں گی

گال پر آنسو پھیسل کر گردن میں چلا گیا۔۔۔۔

عالیہ خاموش ہو گئ۔۔

ایک بات تو بتاؤ یہ زار سے تمھاری بات چیت

وہ زرا تشویشی نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔۔ "ہوتی ہے

عینہ نے ایکدم سر نفی میں ہلا دیا

وہ ایکدم بولی تو "وہ۔۔ وہ مجھ سے کیوں بات کریں گے

ٹھیک ہے۔۔ اور وہ تم سے بولے بھی نہ اچھا یہ ہی

وہ کہہ کر اٹھی اور چلی گئی۔۔ ”ہے۔ تمھارے حق میں

عینہ اسکے جاتے قدم دیکھ رہی تھی۔۔ وہ واقعی اسکی ماں

تھی۔۔۔

وہ یوں ہی بیٹھی رہ گئی

صدام پورے دن سے کام میں اتنا مصروف تھا

عینہ سے بات کرنے کا بھی وقت نہیں ملا وہ کمرے سے

جانے لگا کہ۔۔ نتاشہ نے روک لیا

وہ ”ابھی تو تم ناہید بی بی کے گھر سے آئے ہو صدام

۔۔وہاں۔۔۔ شگن کا سامان رکھوانے گیا تھا۔۔۔

وہ زرا تھکا تھکا سا بولا۔۔۔ “یار عینہ سے کب سے نہیں ملا

جبکہ۔۔۔نتاشہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا

اسنے اسکے چہرے "تم تھکے تھکے لگ رہے ہو۔۔۔

پر ہاتھ رکھا

صدام کو بھی شاید اس وقت اسکی ضرورت تھی

اسکا ہاتھ خود بخود دروازے پر سے ہٹ گیا۔۔جبکہ

نتاشہ نے۔۔۔روم کی لائٹس آف کر دیں۔۔۔

انس نے مسکرا کر پوچھا "فنکشن تمھاری پسند کا ہو گیا

۔۔عالیہ اپنے زیورات دیکھ رہی تھی

ہاں ہو جاتا اگر میرے بچے عقل کو ہاتھ لگا کر کچھ میری

مرضی کا ہونے دیتے۔۔۔بھلا صدام کو ضرورت تھی

وہ غصے سے بولی "جب فنکشن آپ کر سکتے تھے

تمھیں خوش ہونا چاہیے تمھارا بیٹا سٹیبل ہو رہا ہے یار
"۔۔۔

وہ سر جھٹک کر بولی "مگر میرا شوہر پروپر سٹیبل ہے
جبکہ۔۔۔انس نے نفی میں سر ہلا دیا

اچانک انس کا فون بجنے لگا عالیہ کچھ بولتے بولتے
رک گئ

انس کی مسکراہٹ "اور سناؤ۔۔۔میرے سلطان
بتا رہی تھی زار کی کال ہے۔۔

بڑے دنوں بعد اس اعزاز سے بخشا ہے یار آپ
نے یعنی مجھے آپ سے دور رہنا چاہیے تب آپکو
میری قدر ہو گی"

انس نے "دیکھو اتنے دور بیٹھ کر مجھ پر طنز نہ مارو

نفی میں سر ہلایا۔۔۔

اچھا۔۔۔ یہ بتائیں میری ماں کہاں ہے۔۔۔

آپ نے انکا خیال رکھا کہ۔۔۔ اپنی بیوی کے پاس

ہیں"

انس کو اسکی بات پسند نہیں آئی۔۔ "زار

وہ عاجز آتا بولا "یار مما کے بارے میں پوچھ رہا ہوں

۔۔۔۔

تمھاری ماں ٹھیک ہے اسنے کہا

وہ بولا۔۔۔ "میں جلد اجاؤں گا

انس بڑے لگاؤ سے بولے۔۔۔ "خیال رکھنا اپنا۔۔۔

وہ مسکرا کر کال آف کر گیا اسکا ارادہ افنین "اوکے ڈیڈ

کو اگلی کال ملانے کا تھا۔۔۔

انس شاہ نے کال بند کی عالیہ انھیں کیطرف دیکھ رہی تھی

وہ "اللہ کرے خیریت سے واپس لوٹ آئے

بڑبڑاتے ہوئے اٹھے اور واشروم میں چلے گئے

عالیہ کا بس "اللہ کرے مر جائے منحوس نہیں چلا۔۔۔زار کو خود ہی گھس کر مار دے۔۔۔

اسنے اپنی جیولری۔۔ٹیبل پر پھینک دی.

......۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عینہ نے اسکے بعد جتنے بھی دن گزارے وہ سب کے سب۔۔۔زار کی موجودگی کے بنا۔۔عالیہ اور اسفر کے عین مطابق گزرے روز کالج کا کہہ کر اسفر اسکے

ساتھ ٹائم گزرتا تھا۔۔اسے اسفر کی طبعیت میں عجیب نفسیاتی مسلہ لگتا تھا۔۔وہ۔۔عینہ کے ساتھ بلکل نارمل بیہیو نہیں کرتا تھا عینہ اسکی موجودگی میں بے چین بے قل سی۔۔۔بے حد۔۔۔ڈری سہمی رہتی تھی

--

وہ اسکی منگنی کی انگوٹھی سے کھیلتا تھا جیسے عینہ کی آہ سن کر اسے چین میسر آتا ہو۔۔پھر وہ مسکرادیتا تھا

ان دنوں میں وہ عینہ کو ڈنر پر بھی لے کر گیا اور۔۔ڈنر پر عینہ نے تو کچھ نہیں کھایا البتہ وہ سکون سے کھاتا تھا۔۔

اور جس دن وہ پارٹی میں اسکی پسند کالباس پہن کر گئی۔۔عینہ کے رونگٹھے سے کھڑے ہو گئے وہ ڈرنک کرتا تھا۔۔

اور اسنے عینہ کو بھی ڈرنک کرنے کی آفر کی۔۔۔عینہ وہاں سے بھاگ کر نکل آئی تھی۔۔۔مگر۔۔۔اسفر پیچھے پیچھے اگیا وہاں اسنے اس سے سوری کیا۔۔۔

کہ وہ۔۔بس دوستوں کے ساتھ ایسے ہی فری ہو گیا تھا۔۔ورنہ وہ ڈرنک نہیں کرتا جبکہ عینہ کو ایک پرسنٹ بھی یقین نہیں ایا تھا

سچ کہا جاتا تو عینہ کا دم نکلنے کو تھا ایک ایک پل اسنے زار کے لوٹنے کی دو کی تھی وہ اسکے سینے سے لگ کر بے حد رونا چاہتی تھی وہ اسکے آگے ہاتھ جوڑنا چاہتی تھی کہ وہ قبول کرلے وہ نہیں کر سکتی تھی وہ نہیں سہہ سکتی تھی یہ سب۔۔۔

مگر زار۔دو ہفتے گزر جانے پر بھی نہیں آیا۔۔۔

ایک صبح انس۔۔۔نے افنین سے پوچھا کہ زار سے

والا ہے مگر۔۔۔ افنین نے بتایا کہ اسے ابھی مزید دو

ہفتے لگیں گے۔۔ عینہ۔۔۔ بس تھم گئ تھی۔۔۔۔

اور۔۔ اسی طرح اسفر۔۔۔۔ بھی روز آتا تھا۔۔۔ گھر

آنے کے بعد بھی اسفر کی ضد تھی کہ عینہ اس سے

بات کرے اگر عینہ پڑھائی کی یہ مصروفیت کی کوئ

بات کہتی تو۔۔۔ اسفر عالیہ کو کال کر دیتا اور ان۔۔

دو ہفتوں میں عالیہ کو تو شاید یقین ہو چلا تھا وہ

اسکی بیٹی نہیں۔۔۔

وہ اسپر کسی بھی وقت ہاتھ چھوڑ دیتی۔۔ عینہ کو علم نہیں

تھا کہ ماحول اسپر یوں تنگ کر دیا جائے گا۔۔۔

اور کس کی وجہ سے تنگ ہو رہا تھا۔۔ وہ فقط

ایک شخص تھا اور وہ زار تھا۔۔۔

وہ اسکا انتظار کر کر کے جب تھک گئ۔۔۔ تو

چپ خاموش ہو گئی

اسنے حالات کے دھارے پر خود کو چھوڑ دیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نوٹس سامنے رکھے وہ۔۔۔ اپنا کام اتار رہی تھی۔۔۔ کہ

صدام سامنے سے اندر داخل ہونے لگا اسنے عینہ کو

مہینے بعد دیکھا تھا۔۔

وہ شرمندگی سے اسکے نزدیک آیا اسکے چہرے پر

دو نیلے نشان دیکھ کر وہ ایکدم اسکیطرف بڑھا تھا

صدام آج کل اپنے بیزنیس میں بے "کیا ہوا عینہ

حد مصروف ہو چکا تھا۔۔ تبھی عینہ پر دھیان نہیں دیا

کچھ نہیں بھائی بس۔۔۔ کام کر رہی ہوں

"میں تمھارے چہرے پر نشان کا پوچھ رہا ہوں

وہ ذرا سنجیدگی سے۔ بولا

میں نے مما سے یہ کہا تھا کہ پیپرز کی وجہ سے میں اسفر کے ساتھ جا نہیں سکتی تو مما نے۔۔ مجھے کہا کہ جانا ہے پیپرز ہوتے رہیں گے رشتوں پر دھیان دو میں نے تھوڑی سے بات کی تو انھوں نے غصے میں تھپڑ مار دیے۔۔ مگر بھائی یہ وہ مدھم "سب تو بہت پہلے سے ہو رہا ہے مسکراہٹ کے بولی تو۔۔ صدام کا خون کھول گیا۔۔۔ خود پر شدت سے غصہ چڑھا کہ وہ اتنا لاپرواہ ہے ۔۔ وہ عینہ کو وہیں چھوڑ کر عالیہ کے روم میں آگیا عالیہ۔۔۔ شاید کہیں جا رہی تھی کپڑے نکال رہی تھی

وہ کڑک لہجے میں ”مما آپ نے عینہ کو مارا ہے
سوال کر رہا تھا

وہ بھی غصے میں بولیں۔ “یہ تمھیں عینہ نے بتایا ہے

جبکہ صدام حیرانگی سے انکیطرف دیکھنے لگا

مما آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں۔۔۔اسکے پیپرز ہونے والے ہیں اگر وہ اسفر کے ساتھ نہیں بھی جائے

وہ غصے سے بولا۔۔۔ ”گی تو کیا ہو جائے گا۔

صدام دیکھو تم شادی شدہ ہو تو تم اپنی شادی پر پھر کم از کم اپنے بچے پر دھیان دو چار سال شادی کو ہو گئے ہیں میں تمھاری وجہ سے۔۔ صدام منہ چپ بند کر چکی ہوں مگر اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ مجھے یہ خیال نہیں تمھاری اولاد نہیں ہوئی۔۔

تم اپنے اوپر دھیان دو عینہ کے معاملے سے دور رہو

میں اسکا اچھائی ہوں ۔۔اور میری زندگی میرا مسلہ

ہے"

وہ غصے سے بولا

۔تو عینہ کی زندگی تمھارا مسلہ نہیں اور ماں ہوں میں غصے

میں کچھ کہہ دیا تو تم میرے سامنے سوال جواب

عالیہ نے کپڑے پھینکے "کروگے

وہ بھڑکا۔۔۔ "مما اسکے منہ پر نشان بنے ہوئے ہیں

عالیہ نے سر جھٹک دیا۔۔۔

صدام غصے سے کھولتا ہوا وہاں سے نکلا

عینہ ڈبڈباتی نظروں سے اسے دیکھنے لگی صدام کو لگ رہا

تھا۔۔۔

وہ اس وقت دنیا کا شاید سب سے برا بھائی ہے

بہن سے ایک مہینے سے بے پرواہ تھا

بھائی میں یہاں نہیں رہنا چاہتی یہ گھر

اذیت ۔۔ کی جگہ بن گیا ہے ۔۔ پلیز ہم بابا کے گھر

وہ اسکے سینے سے لگی رونے لگی "چلتے ہیں بھائی

ہاں چلتے ہیں ۔۔ اٹھو ابھی جائیں گے ہم یہاں سے

صدام نے دانت پیستے ہوئے اسکے سر پر ہاتھ رکھا "

پہلی بار زندگی میں ماں پر شدید غصہ ارہا تھا وہ اتنی خود

غرض اور بے حس ہو چکیں تھیں

وہ ایکدم خوشی سے ۔۔ کھل اٹھی "سچ کہہ رہے ہیں

بلکل سچ گڑیا میں معافی چاہتا ہوں میں

بیزنیس کے چکروں میں ۔ تمھیں بھلا گیا

اب تمھارے بھائی کے بازوؤں میں اتنی طاقت ہے

وہ مدھم سا "کہ وہ تمھیں بہت اچھا کھلا سکے

مسکرایا

اگر میرا بھائی مجھے بس روٹی بھی دے تو مجھے کوئی شکواہ

نہیں لیکن بھائی اس جھنم میں ہم نہیں رہیں گے

وہ بولی نہیں سسکی تھی "

جبکہ ۔۔۔ صدام نے اسے اپنا سامان پیک کرنے کا

کہا ۔۔

عینہ کے لیے یہ اتنے عرصے میں خوشی کے

لمحات تھے ۔۔

صدام جبکہ نتاشہ کے پاس اگیا ۔۔ وہ شاید اپنی

ماں کیطرف جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی

وہ بولا "ہم گھر جا رہے ہیں سامان پیک کر لو

نتاشہ ایکدم پلٹی "کس کے گھر

صدام نے کہا تو نتاشہ نے "جو میرا گھر ہے

۔اسے گھور کر دیکھا

تمھارا مطلب وہ ماچیس کی ڈبی میں تو بلکل نہیں

جاؤں گی اللہ اللہ کر کے اتنا سٹنڈرڈ ہوا ہے پھر سے

وہ۔۔صوفے پر "میں اس گھر میں چلی جاؤں

بیٹھ گئی

۔۔۔"میں چاہیے ہوں تمھیں یہ سٹنڈرڈ

کم از کم چار سال بعد مجھے سٹنڈرڈ زیادہ عزیز ہے

صدام میری طرف دیکھو تمھارے اس ایک

صحن تین کمرے اور بر آمدے والے گھر میں چلی

وہ اپنے غصے سے "جاؤں اس کانچ کے محل سے نکل کر

بولی

صدام حیرانگی سے اسکی شکل دیکھتا رہ گیا۔۔

وہ۔۔ پوچھ بیٹھا "میرے بنا یہاں کیسے رہو گی

تم میرے ساتھ رہو گی کس نے کہا ہے تمھیں ہم

وہ۔۔۔ اسے "جائیں گے اور ہم کیوں جائیں گے یار

سمجھانے لگی۔۔۔

میں اپنے گھر جا رہا ہوں۔۔ تم نے میرے ساتھ

وہ اسکا ہاتھ جھٹکتا غصے سے بولا "چلنا ہے یہ نہیں

۔۔۔۔

نتاشہ نے۔ دو ٹوک اسکے منہ پر ماری تھی "نہیں

بات۔۔۔

صدام۔۔ بنا کچھ کہے اپنے کپڑے بیگ میں

بھرنے لگا

صدام پاگل ہو گئے وہ کیوں جائیں ہم وہاں ہم خوش ہیں

وہ۔۔۔بولی ”یہاں

میری بہن خوش نہیں ہے ہاں میں ایک لمحہ

بھی نہیں رہوں گا تمھیں۔۔۔

“چلنا ہے میرے ساتھ تو چلو

میں نہیں جاؤں گی کیوں جاؤں میں اس

شاندار گھر سے۔۔ تمھیں ہو کیا گیا ہے یہ عینہ ہوتی

“کون ہے

صدام غرایا۔۔۔ “شیٹ آپ

نتاشہ نے یہ غصہ پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔

میری بہن کے متعلق ایک لفظ نہ بولنا۔۔

غیرت ہو تو میرے گھر کے دروازے لا پچی

وہ بھڑک ''عورت تمہارے لیے پھر بھی کھلے ہیں

کر کہتا وہاں سے۔۔۔ چلا گیا جبکہ۔۔۔

نتاشہ وہیں کھڑی رہ گئی۔

وہ باہر آیا۔۔عینہ پہلے سے اسکی منتظر تھی نتاشہ بھی دوڑ کر

اسکے پیچھے آئی

نتاشہ اور عینہ کی نظریں ملی عینہ ایک لمحے کے لیے

شرمندہ ہو گئی وہ کیسے اپنے بھائی کا گھر برباد کر سکتی

تھی

وہ سوال ''بھائی بھابھی ہمارے ساتھ نہیں جائیں گی

کرنے لگی

اس عورت کی آنکھوں پر لالچ کی پٹی بندھ چکی ہے تو

سونے کے محل میں رہے۔۔۔

وہ بھڑک کر کہتا عینہ کا ہاتھ تھام کر باہر نکلنے لگا کہ

عالیہ حیرانگی سے ان دونوں کو دیکھ کر پکار اٹھیں

وہ کڑک لہجے میں بولیں "کہاں جا رہے ہو تم دونوں

--

عینہ تو کچھ نہیں بولی صدام۔۔بولا۔۔ "اپنے گھر

عینہ کو گھورتے "یہ تم نے لگائی ہے آگ اسکے اندر۔۔

ہوئے۔عالیہ اسکی طرف بڑھیں۔۔۔

صدام نے اسکا ہاتھ پکڑ کر "مما کیا ہو گیا ہے آپکو۔

عینہ سے دور کیا

اسفر پر کتنا برا ایمپریشن پڑے گا یہ سوچ بھی آ رہی

ہے تم دونوں کے دماغوں میں۔۔بنا بنایا رشتہ ختم

وہ غصے سے "ہو جائے گا۔۔چاہ کیا رہے ہو تم دونوں

پوچھنے لگیں۔۔۔

مما اسفر پر کیا امپریشن جاتا ہے کیا نہیں

۔۔۔اس بات کا بلکل کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔۔

اسفر اگر عینہ میں انٹرسٹیڈ ہے اور اسے کیا

فرق پڑتا ہے عینہ اپنی ماں کے شوہر کے گھر میں رہے

یہ اپنے باپ کے۔۔اور۔۔۔جب تک آپکو ریلائیز

نہیں ہوگا یہ جب تک عینہ سیٹیٹسفائیڈ نہیں ہوگی

یہاں نہیں آئے گی آپ لوگوں نے آنا ہو تو آپ ہمارے

گھر آسکتے ہیں" وہ نتاشہ پر ایک آخری کڑک

نگاہ ڈال کر عینہ کا ہاتھ تھامتا وہاں سے نکل گیا۔۔وہ اپنی گاڑی

میں سوار ہوئے یہ چھوٹی تھی ہاں زار کی پراڈو کے مقابلے

تو بہت ہی چھوٹی۔۔۔۔مگر انکی تھی۔۔وہ دونوں۔۔۔۔وہاں

سے نکل گئے عالیہ چپ چاپ کھڑی رہ گئی

نتاشہ دوسری طرف عالیہ کو دیکھنے لگی

آپکی بیٹی نے ۔۔۔ میرا گھر برباد کرنے کا تحیہ کر لیا ہے ۔۔ نہ جانے کس سے عاشقی لڑا کر ۔۔ اپنی منگنی سے تو خوش نہیں ہے اوپر سے میری شادی ختم کروانے پر تلی ہے ۔ اپنے بیٹے سے کہیں لوٹ آئے کیونکہ وہ "میں یہاں سے کہیں نہیں جانے والی

بھڑک کر عالیہ کو دیکھتی وہاں سے خود بھی باہر نکل گئ کیونکہ اسنے اپنی ماں کے گھر جانا تھا ۔۔ عالیہ کو عینہ پر نئے سرے سے تپ چڑھی ابھی وہ پلٹتی ہی کہ افنین مسکراتی ہوئ کمرے سے نکلی وہ سکینہ کو آوزیں دینے لگی

عالیہ اسے دیکھ رہی تھی

اب اسے کون سا خزانہ مل گیا جو اتنا خوش ہے" ۔۔۔ اسنے دل میں سوچا

"خیریت آپ تو آج بہت خوش لگ رہی ہیں

عالیہ مصنوعی مسکراہٹ لیے اسے دیکھنے لگی۔۔

افین "زارا رہا ہے شام تک اسکی فلائیٹ ہے۔۔

نے بہت خوشی سے اسے یہ اطلاع دی تھی عالیہ کا

منہ ہی بن گیا۔۔۔

زارا ہی ہے نہ اس میں اتنا خوش ہونے والی کیا

وہ سر جھٹک کر کہتی کمرے میں چلی "بات ہے

گئ افین نے گھیرہ سانس لیا۔۔اسکے بولنے سے

اسکی تڑپ تو ختم نہ ہوتی ایک ماہ سے اپنے بچے کو

نہیں دیکھا تھا اسنے

وہ سکینہ کو۔۔۔کھانے کی لیسٹ بتانے لگی۔۔۔

جبکہ سکینہ نے اس سے کہا کے

باجی آپ خود میری مدد کرنا ورنہ جی ڈانٹ دیتے زار

وہ منہ بسور کر بولی تو افنین مسکرا دی "صاحب تو

ٹھیک ہے تم نکالو سامان میں کھانا خود بناؤ گی

اسنے کہا اور باقی ملازماؤں کو گھر صاف کرنے لگا دیا

زار کو خوش آمدید کرانے کے لیے یہ سب تیاریاں ہو

رہیں تھیں

عالیہ کو عینہ اور صدام پر بے حد غصہ تھا بس

نہیں چلا گھر جائے اور کھینچ کر عینہ کو یہاں لے آئے

مگر صدام اس وقت بہن کی محبت میں کچھ زیادہ

ہی ڈوبا ہوا تھا تبھی عالیہ مصلحتاً خاموش ہو گئی۔۔۔

وہ دیکھ رہی تھی۔۔۔ پیچھلے دو ڈھائی گھنٹے سے زار کے استقبال

کے لیے گھر کو ایسے سجایا جارہا ہے جیسے زار حج کرکے ارہا

ہے

وہ الجھن کا شکار ہوتی۔۔۔ کمرے سے باہر لون میں آ۔ گئ

نفرت اور طنز بھری نگاہوں سے چمچماتے گھر

کو دیکھا

بار بار عینہ اور صدام کا خیال الگ ارہا تھا اچانک

اسکے پاس ناہید کی کال اگئ

وہ۔۔۔ چلتے چلتے زار کے کتوں کے پاس آگئ جو عالیہ

کو دیکھ کر بھوکنے لگے تھے۔۔

عالیہ نے زیادہ بات ناہید سے کیے بنا ہی۔۔۔

بھڑک کر فون بند کیا اور۔۔۔ کتوں کیطرف دیکھنے

لگی جو بھونک رہے تھے۔۔

اسنے۔۔۔ ارد گرد دیکھا۔۔ وہاں کوئ نہیں تھا۔۔۔

نہ جانے اس وقت عالیہ کو کیا ہو چکا تھا

اسنے۔پاس پڑا ایک بھاری پتھر اٹھایا اور۔۔۔
ایک کتے کے سر میں دے مارا

وہ پتھر اتنا بھاری تھا کہ کتے کا سر ہی کچل گیا۔۔

عالیہ کو جو دلی راحت اس وقت میسر آئی تھی

شاید ہی آج سے پہلے کبھی آئی تھی ایک کتے کا حال دیکھ

کر دوسرا۔۔ اور تیزی سے بھونکنے لگا۔۔ عالیہ نے

جب اس کتے کو پاگل ہوتے دیکھا تو وہاں سے بھاگ

گئی۔۔۔

کوئی اسپر الزام لگاتا تو صیحی مگر۔۔۔ جو خوشی ملی تھی زار کے

کتے کو مار کر اسکا مزاہ ہی الگ تھا۔۔ اسکوٹیز

کرنے کو وہ ایک بار پھر ارہا تھا تو۔۔ ٹھیک ہے پہلے

وہ۔۔اندر اپنے روم میں چلی گئ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عینہ نے سارے گھر کی اکیلے ہی صفائ کر لی تھی یہاں آکر ایسا لگ رہا تھا یہ ایک جنت ہے یہ جگہ اسکی محافظ ہے یہاں اسے کوئ کچھ نہیں کہہ سکتا۔وہ بے حد ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی خود کو۔۔اسفر کا دیے ہوے فون کو اسنے سب سے پہلے آف کر کے۔۔۔ ایکطرف پھینک دیا تھا سب کچھ دوبارہ سے سیٹ کر دیا تھا

صفائ کر کے وہ فری ہوئ۔صدام نے بھی اسکی ہیلپ کی تھی مگر ماتھے پر تیوری چڑھی ہوئ تھی شاید وہ نتاشہ کی وجہ سے۔پریشان تھا۔۔

وہ کھانا لے آیا تو دونوں نے کھانا کھایا

وہ دونوں سرخ اینٹوں "میں چاۓ بنا کر لاتی ہوں والے فرش پر رکھیں کین کی چیرز پر بیٹھے تھے۔۔ پورا صحن۔۔ پودوں اور۔۔ بیلوں سے ڈھکا ہوا تھا جو ٹھنڈک اور۔۔ تازگی کا احساس دے رہا تھا۔۔۔

صدام نے سر ہلا دیا

وہ آنکھیں بند کر کے۔۔ چئیر کی پشت سے ٹیک لگا گیا

جبکہ عینہ چاۓ بنا کر۔۔ کچھ دیر میں اسکے سامنے ا۔ گئ۔۔۔

وہ کنفیوز سی ہوتی اسکیطرف دیکھ رہی تھی صدام البتہ چاۓ پینے لگا

بھائی آپ میری وجہ سے۔۔ بھابھی کو وہاں چھوڑ آئے آپ ایسا کریں واپس چلے جائیں میں یہاں
وہ بولی تو صدام نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔ "خوش ہوں

مدھم سا مسکرادیا۔۔۔

ڈونٹ وری مجھے تمھاری بھابھی۔۔ کی حرکت

پر افسوس

تو ہے مگر اسکی وجہ تم نہیں ہو ٹنشن مت لو پیپرز کی تیاری کرو اچھے سے یہاں کوئی ڈسٹرب نہیں کرے گا اسفر سے۔بات کرنا چاہتی ہو تو کرلو ورنہ اسے ایکسکیوز کرلو انڈرسٹینڈنگ ہونی چاہیے وہ تم سے رشتہ جوڑنا چاہتا ہے تو سمجھے گا تمھاری سچویشن کو۔۔۔"

اسنے سر ہلایا تو صدام۔۔نے بھی سر ہلا کر دھیان چائے کیطرف کرلیا

دونوں میں سے ابھی کوئی نہیں بولا تھا کہ دروازہ دھڑا

دھڑا بجنے لگا

صدام نے سرد سانس کھینچی جبکہ دوسری

طرف عینہ اچھل ہی پڑی۔۔۔

وہ ایکدم چیخی تھی چائے کا کپ وہیں چھوڑ کر وہ "حیا

دروزے کیطرف دوڑی دروازہ کھلا واقعی حیا تھی

دونوں چیختی ہوئیں ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں

حیا عینہ کی بچپن کی دوست تھی اور یہاں سے شفٹ

ہوتے ہوئے بھی دونوں بہت روئیں تھیں۔۔ مگر

عالیہ کی ضد پر عینہ کو جانا ہی تھا۔۔۔

آہ مجھے لگ رہا ہے میں خواب دیکھ رہی ہوں یار تم

وہ اسکے گلے سے لگی۔۔ بول رہی تھی۔۔۔ "واپس اگئ ہو۔۔۔

صدام کی نظریں ان دونوں پر ہی تھیں چائے کا کپ

منہ سے لگائے یہ ملن وہ توجہ سے دیکھ رہا تھا

حیا کا چہرا اب تک اسکے سامنے نہیں آیا تھا

وہ دونوں الگ ہوئیں تب حیا اسکے سامنے آئی۔

وہ۔۔ شرارتی سی لڑکی تھی۔۔جو کہ اسے بہت پسند کرتی تھی

۔۔صدام کی شادی پر۔۔۔اسکی حالت جو تھی

اسپر صدام نے اسے بری طرح سنایا تھا کہ وہ اسکو

بلکل پسند نہیں کرتا وہ کتنی چھوٹی ہے اس سے اور وہ۔۔

کس طرح ایسا سوچ سکتی ہے اسکے بارے میں

شاید وہ بے بس تھی اسکے لیے پھر بھی صدام نے

اسے کوئی ایسی بات نہیں کی تھی۔۔۔اسے صرف

جھڑکوں سے نوازا تھا اور۔۔۔اسے یہ بات کسی کو

بھی کہنے سے روکا تھا۔۔۔

مگر وہ جانتا تھا عینہ جانتی ہے۔۔۔

صدام۔۔ایک پل میں نگاہ اس پر سے ہٹا گیا

یہ کیسی نظروں سے وہ اسے دیکھ رہا تھا وہ خود کو ڈپٹتا

حیا کو اگنور کرتا بس سر ہلا گیا

ہنگامہ مت مچانا گھر میں کہ میں واپس آؤں

تو محلے والے شکایت دیں کے پاگلوں کو چھوڑ گیا تھا

میں واپس جا رہا ہوں آفس۔۔۔

"کھانا کھلا دینا اپنی دوست کو۔۔۔۔

حیا نے زرا محتاط لہجے میں "آپکی بیوی نہیں آئیں

پوچھا۔۔۔

صدام اسے دیکھنے لگا دونوں۔ایک دوسرے کی

طرف دیکھ رہے تھے حیا کو جا تنی ازیت صدام

نے دی تھی اور۔۔کسی نے نہیں دی تھی شاید

وہ خود ہی نگاہ پھیر گئی عینہ کیطرف مسکرا کر دیکھا

ہاں

۔وہ اس سے کافی چھوٹی تھی مگر محبت پر زور چلتا تو

۔۔شاید وہ خود کو سنبھال لیتی۔۔اور لاکھ ماں باپ کے

کہنے پر شادی کر لیتی۔۔۔

عینہ نے مدھم مسکراہٹ سے اسے بیٹھنے کو "چلو

کہا۔۔۔

تبھی صدام باہر چلا گیا۔۔۔

عینہ نے اسکے ہاتھ تھامے "اداس مت ہو پلیز

نہیں نہیں ہو رہی۔۔ تم بتاؤ۔۔۔۔کیا بنی اور وہاں

جانے کے بعد زار سے کوئی رابطہ ہوا ویسے وہ۔۔ شخص

ضدی بہت ہے میں نے سنا تھا تمھاری منگنی ہو گئی"

وہ بولے جا رہی تھی۔۔عینہ بے ساختہ اسکے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی

وہ عینہ کے ہر راز سے واقف تھی۔۔۔اور زار والے معاملے میں وہ ہی تو مدد کرتی تھی۔۔

حیا حیران ہوئی کہ کیا ہوا تھا۔۔۔۔

پھر عینہ آہستہ آہستہ خود پر بیتا ایک ایک لمحہ اسے بتاتی چلی گئی کہ حیا دنگ رہ گئی

یہ تو کسی سوچ میں بھی نہیں تھا۔۔۔عالیہ کے شوہر کا بیٹا زار ہو گا۔۔۔۔

وہ پورے ماہ بعد واپس آیا تھا مسکراتا چمکتا چہرہ

۔۔۔اور چہرے پر رونق اور خوبصورتی ایسی کہ۔۔۔سب

اسے دیکھ کر دنگ ہی تھے۔۔وہ بلیک جیکٹ اور۔۔جینز

بلیک ہی جوگرز میں ایسا۔۔ہی شاندار لگ رہا تھا

۔۔۔

افنین سے سب سے پہلے ملا افنین بے ساختہ رو

دی زار کا قہقہہ نکلا

۔۔

وہ۔۔"مما لندن سے آیا ہوں۔۔آپ کیوں رو رہی ہیں

پوچھنے لگا

جب تم ماں باپ کے عہدے پر فائز ہو گئے تب

احساس ہوگا اولاد ماں باپ سے دور ہو تو۔۔کیسا

افنین بولی تو زار۔۔بس مسکرا دیا"محسوس ہوتا ہے

اسنے دل میں "اسی انتظار میں ہوں۔۔بس

سوچا۔۔اور ادھر ادھر دیکھا وہ کہیں نہیں تھی وہ

شانے آچکا تھا ڈیڈ سے ملا دونوں۔۔بغل گیر ہوئے

وہاں علیہ بھی موجود تھی مگر زر علیہ وہ منہ لگاتا بڑی

بات ہو جاتی۔۔عالیہ وہ اگنور کر کے وہ مڑ گیا

انس نے۔۔زرا خفگی سے اسکو "زار سلام کرو

عالیہ کو سلام کرنے کا کہا۔۔۔

وہ۔۔مسکرایا۔۔۔ "ایسے لوگوں کو سلام بھی کیا جاتا ہے

عالیہ نے دانت پیسے۔۔۔۔

وہ تنبھی لہجے میں بولا۔۔۔۔ "زار

تو زار بدمزگی کے موڈ میں نہیں تھا۔۔۔

اسکیطرف دیکھا اور لٹھ مار انداز میں سلام کر دیا۔

جبکہ

۔عالیہ کے چہروں پر فتح مند مسکراہٹ تھی

زارا اس مسکراہٹ کو اگنور کر گیا اسنے اپنے باپ کے کہنے پر ایسا کیا تھا۔ اور کچھ نہی۔ دو منٹ میں اسکی عزت کر کے رکھ دیتا۔۔۔ کوئ اسے یوں بھی رول نہیں سکتا تھا

۔

عالیہ نے لہک کر سلام کا جواب دیا۔ تو نتاشہ بھی اگئ وہ بے حد تیار تھی

۔۔۔سب نے ایک پل کو حیرانگی سے اسے دیکھا

۔۔۔اور سب سے زیادہ عالیہ نے۔۔۔ زار کی بھی نگاہ

اسپر اٹھی خوبصورت لڑکی تھی وہ نتاشہ توزار کی نگاہ خود پر اٹھتی دیکھ ایکدم۔۔بے حد خوش ہو گئ۔۔ مگر وہ اگلے لمحے اپنے روم میں چلا گیا فریش ہونے کا کہہ کر ۔۔انس ڈائینگ پر اگئے۔۔ عالیہ نے انھیں بتایا تھا کہ عینہ اور صدام جا چکے ہیں وہ حیران ہوئے تھے کہ کیوں ایسا ہوا

کیا ہوا ہے۔۔ تو عالیہ رونے لگی اور پوری طرح ڈرامہ کرکے انس کو بتایا کہ اسکے بچے اسکے قابو کے نہیں رہے جس پر انس نے اس سے وعدہ کیا کے وہ دونوں کو یہاں واپس لے آئے گا اور عالیہ نارمل ہو گئ۔۔۔

جبکہ۔۔ افنین کھانا ٹیبل پر لگا رہی تھی عالیہ نتاشہ کو دیکھ کر بے چین تھی کہ یہ کیا ماجرہ ہے

اسنے نتاشہ کی وجہ سے کئ بار پہلو بدلا اور ۔۔۔جب

برداشت ختم ہوئ تو۔۔ اسنے نتاشہ کو نرمی سے پکارہ

نتاشہ جو چئیر کھینچ کر بیٹھ ہی رہی تھی "بیٹا بات سنو

اسکیطرف دیکھنے لگی۔۔ اور۔۔۔ سر ہلا کر وہ اسکے پیچھے

اسکے روم میں اگئ

یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے تم نے

انس جانتے ہیں تمھارا شوہر یہاں نہیں ہے پھر

عالیہ بھڑکی "کس۔کے لیے اتنا تیار ہوئ ہو

یہ باتیں کم از کم مجھے آپ تو نہ سکھائیں۔۔ میں

کس کے لیے تیار ہوئ ہوں کس کے لیے نہیں

وہ عالیہ کو "۔۔ اپ سے کوئ مطلب نہیں

دو ٹوک سنا کر۔۔ وہاں سے چلی عالیہ دنگ رہ گئ

اسکی بات پر اسنے جو چوٹ ماری تھی وہ سمجھ رہی تھی

دانت پیس کر وہ زبردستی مسکراتی ہوئی باہر اگئی۔۔

زار بھی اچکا تھا۔۔زار خاموش تھا عینہ اب تک نظر نہیں آئی تھی ایسا ممکن نہیں تھا کہ وہ کھانے کی ٹیبل پر نہ ہوتی پھر کہاں تھی وہ کیا اسے پتہ نہیں چلا تھا وہ اگیا تھا وہ کیسے اسں سے لاپرواہ ہو سکتی ہے زار زبردستی کھا رہا تھا۔۔ایک ایک نوالہ حلق میں اٹک رہا تھا وہ سر جھٹک کر اپنی ماں کیطرف متوجہ ہو گیا مگر بہت چاہت کے باوجود بھی وہ۔۔دھیان نہیں دے سکا تھا

افنین اسے نکال نکال کر دے رہی تھی عالیہ کو یہ کھانا پھیکا لگ رہا تھا مگر وہ سب سکون سے کھا رہے تھے۔۔۔

شاید زار کی وجہ سے۔۔۔

سکینہ مجھے کچھ اور لا دو یہ ابلا ہوا کھانا مجھے نہیں کھانا

اسنے پلیٹ سائیڈ میں کی اور بولی زار نے توجہ "

ایک منٹ کے لیے بھی اسکیطرف نہیں کی الٹا

افنین کی بھی نہیں ہونے دی وہ اس سے باتیں کرتا رہا

عالیہ نوٹ کر رہی تھی۔۔نتاشہ کا سارا فوکس زار

پر تھا۔۔اور یہ بات اسے ہضم نہیں ہو رہی تھی سب

نے کھانا کھایا۔۔

اسکے بعد سب حال میں بیٹھ گئے زار اپنے

پیرنٹس کے لیے گفٹس لایا تھا انکو تحفے دیے اور وہ وہاں کی

باتیں بتانے لگا کہ اسکا کیا ٹریپ گزرا عالیہ تو

تھک چکی تھی یہ نقلی مسکراہٹ سے مسکرا

مسکرا کر وہ انس سے ایکسیوز کرتی۔۔اٹھ گئ جبکہ نتاشہ کا تو

دل ہی نہیں کیا۔۔۔

وہاں سے جائے۔۔وہ بیٹھی رہی زار کو سنتی رہی۔۔۔

جبکہ۔۔بہت دیر گزرنے کے بعد انس شاہ نے

اسے ریسٹ کا کہا کہ وہ لمبی فلائیٹ کے بعد لوٹا تھا

اسے آرام کرنا چاہیے تھا عینہ کی غیر موجودگی فلحال تو آرام

سے بڑھ کر تھی۔۔کہاں تھی وہ دماغ میں اس سوال کے

علاوہ کوئی سوال نہیں تھا۔

زارافین کے پاس۔اسکے کمرے میں کچھ دیر رہا اور

جب اسکے سونے کا ورق ہوا تو وہ باہر اگیا۔۔

باہر کوئی نہیں تھا۔۔

اسنے۔۔۔عینہ کے روم کیطرف دیکھا دروازہ بند تھا

چلتے چلتے ایسے ہی دروازے پر ہاتھ مار کر اسنے۔۔چیک

کرنا چاہا کہ دروازہ کھلا ہے کہ نہیں۔۔۔

مگر دروازہ کھلا تھا۔۔اسکو تپ چڑھ رہی تھی کہ

ماجرا کیا ہے تبھی کچن میں سے کھٹ پٹ کی آواز

آئی اسنے۔۔ کچن میں جھانکا سکینہ برتن سمیٹ رہی تھی

زار نے پکارہ۔۔ "سکینہ

وہ جلدی سے بولی۔۔ "جی زار صاحب کچھ چاہیے تھا

وہ۔۔ ایسے ہی شانے آچکا کر بول دیا سوال "ہاں۔۔۔ کافی دے دو تو لبوں پر مچل رہا تھا کہ جان جائے کہاں ہے عینہ۔۔۔ یہ گھر اسکے بنا کیوں اچھا نہیں لگ رہا تھا

سکینہ سر ہلا کر کام چھوڑ کر کافی بنانے لگی۔۔۔۔

وہ۔۔۔ زرا "وہ۔۔۔ ڈیڈ کی سکینڈ وائف کے بچے کہاں ہیں سرد لہجے میں بولا۔۔۔

"وہ جی وہ دونوں تو چلے گئے۔۔۔۔

زار نے حیرانگی سے پوچھا "کہاں

اپنے گھر جی عینہ بچی کی منگنی تھی نہ۔۔ اسکے بعد ۔۔۔ تو گھر کا ماحول ہی عجیب ہو گیا۔۔ بس کل چلے گئے دونوں۔۔ لیکن جی سمجھ نہیں آیا۔ کہ۔۔۔ یہ

وہ تعجب سے زار کو دیکھنے "نتاشہ یہاں کیا کر رہی ہے لگی زار نے۔۔ زرا گھور کر اسکی طرف دیکھا

وہ اتنا بھی فری نہیں تھا اس سے کہ وہ بلاوجہ اس سے باتیں کرنے لگ جاتا تبھی سکینہ۔۔۔ سمبھل گئ۔۔۔ اسکے ہاتھ میں کافی کا کپ دیا تو۔ زار وہ کپ لے کر باہر نکل آیا اسکا ارادہ۔۔ اپنے ڈوگز کے پاس جانے کا تھا۔۔۔ جبکہ۔۔۔ بیچ میں ہی نتاشہ اگئ وہ اسے اجنبی نظروں سے دیکھنے لگا

ہائے میں

زار نے اسکا فکرہ پورا کرتے جیسے "صدام کی وائف اسے جتایا تھا۔۔۔

وہ کھسیناسا ہنس دی

"ہاں

زارا اسکے پاس سے گزرنے لگا۔۔

نتاشہ اسکے پیچھے لون "کیا ہم کچھ دیر بات کر سکتے ہیں

میں آئی۔۔۔

وہ۔۔ایک کان میں ائیر پوٹس لگا گیا "نہیں

دیکھا جائے تو میں بھی اس حق میں نہیں تھی کہ

مما کی شادی آپکے فادر سے ہوتی۔۔۔۔بٹ کیا کر

وہ بولی شاید ہمدردی کرنا چاہ رہی "سکتے ہیں وہ ایسی ہی ہیں

تھی۔۔۔۔

زار۔۔۔کا ایک کتا دوڑتا ہوا اسکے پاس اگیا اسنے بنا

جواب دیے نیچے بیٹھ کر اسکے سر پر پیار کیا

وہ اسکو پکڑتے پوچھ رہا تھا "وئیر از یور وائف میک

آپکو کتے پسند ہیں مجھے بھی پسند ہیں میرے پاس بھی

تھا ایک بٹ پھر"۔

زار آگے چلا گیا نتاشہ کو اس سے بات کرنا اتنا

مشکل کام لگ رہا تھا۔۔ تبھی وہ۔

زار کے ایکدم روکنے پر اسکے پیچھے چلتی رک گئ

اور ایکدم اسکی چیخ نکلی

اسکے دوسرے کتے کا سر۔۔۔ پتھر سے کچلا ہوا تھا

زار۔۔ کھڑا اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

میک بھونکتا ہوا اسکو شاید بتانے کی کوشش کر رہا

تھا۔۔ زار۔۔۔ کی آنکھوں میں جیسے شعلے سے بھڑکنے

لگے تھے۔۔۔

نتاشہ۔۔ اسکے مڑنے پر ڈر ہی گئ۔۔۔

وہ۔۔اندر تیز تیز قدموں سے بھڑتا ایکدم رک گیا۔۔

ہاں وہ رک گیا تھا۔۔پیچھے نتاشہ کھڑی اسے دیکھ رہی تھی جبکہ اوپر گیلری میں عالیہ کھڑی تھی وہ سمجھ گیا تھا یہ عالیہ نے کیا ہے اور اب وہ کوئی بھی ہنگامہ کرے گا۔۔ تو وہ۔۔۔صاف مکر جائے گی۔۔۔

تبھی وہ۔۔۔باپ کے کمرے میں جانے کے بجائے اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔۔

وہاں صرف میک کے بھونکنے کی آوازرہ گئ تھی۔۔۔۔

مگر تا دیر نہیں۔۔۔وہ کچھ ہی منٹوں میں باہر نکلا۔۔ہاتھ میں گن تھی اور دیکھتے ہی دیکھتے اسنے میک کی کھوپڑی کو ۔۔۔گن سے اڑا دیا۔۔۔۔

اسکے کتنا pet یہ وہ جانتا تھا۔۔ کہ اسکے قریب تھے۔۔۔

If she was killed, you had to die with her

وہ کہتا دوبارہ چلا گیا جبکہ اب وہاں کوئی آواز نہیں تھی عالیہ اور نتاشہ کے چہروں پر۔۔۔۔ خوف سا تھا۔۔۔ جبکہ۔۔ نتاشہ اندر بھاگ گئی عالیہ کو سمجھ ارہی تھی نتاشہ کیا کرنا چاہ رہی ہے اسنے غصے سے۔۔۔ اپنے کمرے کی راہ لی۔۔۔

عالیہ کو لگ رہا تھا زار انس سے اسکی شکایت لگائے گا مگر ایسا نہیں ہوا اگلے دن وہ بنا کچھ کھائے پیے پہلے ہی آفس کے لیے نکل گیا۔۔۔

جبکہ افنین نے اسکا ناشتہ آفس میں بھجوا دیا۔۔۔

عالیہ حیران تھی کہ اسنے کیوں نہیں شکایت کی وہ جانتی نہیں تھی کہ۔۔۔وہ کس بات کو لے کر رہا مگر ۔۔۔اسے فکر بھی نہیں تھی اگر کسی دن اسنے ایسا کچھ کرنا چاہا تو۔۔وہ صاف مکر آئیے گی اور انس کیسے نہیں اسکی مانیں گا اسے ماننا پڑے گا۔۔اول تو اسے نتاشہ کے تیور نہیں سمجھ ارہے تھے وہ زار پر کیسے پھیسل رہی تھی۔۔

صدام اسے یہاں چھوڑ گیا تھا اور وہ بے حیا لڑکی کس طرح زار کے ارد گرد تھی۔۔وہ ایسے تیار ہو کر کے۔۔اسکی خوبصورتی واضح ہو۔۔عالیہ نے نتاشہ

۔۔کے روم میں آجانے کے اسے چاہ۔۔اور وہ جب اسکے روم میں آئی وہ تیار ہو رہی تھی

نتاشہ کی جانب دیکھتے عالیہ "تم اجو یہاں سے بولی

نتاشہ نے کڑوے لہجے میں پوچھا۔۔۔ "کس لیے

میں تمھیں کہہ رہی ہوں جاؤ یہاں سے۔۔۔یہ گھر تمھارا نہیں ہے وج تم اپنے شوہر کے بنا یہاں پڑی ہو اور میں خوب سمجھ رہی ہوں تم زار کے سک طرح آگے پیچھے ہو تمھیں شرم آنی چاہیے تھی۔۔کہ تم زار کے عالیہ "آگے پیچھے کیسے سکون سے پھیر رہی ہو بپھری تو نتاشہ نے ہاتھ اٹھایا

بس کر دو بس ولایہ بیگم کیا میں جانتی نہیں تمھیں کیا میں نہیں اجنتی تم کیا چیز ہو۔۔تمھارے

کیا تھا۔۔۔ تم نے کس رح اسے فورس کیا

۔۔اس شادی پر کیا میں نہیں جانتی اور انس

شاہ کو اس لائین پر لانے والی بھی تم تھی۔۔لاہور سے

اسلامہاباد آنے والی بھی تم تھی تم تو اس دن سے یہ

کھیل چل رہی وہ جس دن سے تمھاری حسنین کے ساتھ

شادی وہئ۔۔ کہ جانے تم نے صد بچے کیسے کر لیے۔

کیا میں نہیں جانتی تم کس قسم کی عورت ہو تم نے

حسنین کو۔۔ جان بوجھ کر ارا۔۔ کیا مجھے"

ولایہ نے ایک دم جھپٹ کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا

وہ ابھی ایسے جیسے۔۔۔ اگر وہ مزید بولی تو شاہد۔۔ صہ۔۔۔

پاگل سی ہونے لگے۔۔۔

نتاشہ نے اسکا آیا ھتا جھٹکا اور کھل کر مسکرائ

مجھ سے بچ کر رہو تمھارے لیے بہت اچھا ہو گا اور وہ

میں تمھاری آل

ولادکوایک منٹ میں یہاں سب سچ بتادوں گی بلکہ

انس شاہ کوبھی کہ حسنین خان وہ دلکاڈ عرہ کس کی

وجہ سے پڑا اور انس شاہ۔۔ راہ چلتے میں

اچانک بس یوں ہی عالیہ سے نہیں مل گئے

تھے یہ سب عالیہ میڈیم کی چال تھی

انس شاہ کو پانے جی یہ امیر

ہونے کی۔۔۔ معلوم نہیں مجھے تمھیں سک دور میں

انس شاہ سے محبت تھی مگر آج تمھیں انس سے

محبت نہیں ایسے پیسے کی لالچ اور اس کے بیٹے سے

نفرت ہے بس۔۔ یہ حقیقت ہے اور میں

سب کے سامنے ایکپوز کر سکتی ہوں مگر میں ابھی

وہ "نہیں کروں گی بلکہ تم چاہو تو کبھی نہیں کروں گی۔۔

مسکرادی ولایہ کے چہرے پر ایک رنگ ارہاتھا

ایک آج رہاتھا تم چاہو تو۔۔۔ بس اتنا کرو۔۔۔ کہ

میرے راستے کے بیچ میں مت آنا بہت اچھا کیا صدام نے کہ وہ چلا گیا

ولایہ خود کو سنبھالتے بولی۔۔ "ہو گیا

یہ جو حقیقتیں تم میرے منہ پر مار رہی ہو ایک حقیقت تم بھی سن لو نتاشہ تم۔۔ صدام کی بیوی بنو یہ زرا کی۔۔۔ یہ میری بال سے کسی کی بھی۔۔ تم اولاد کسی کو نہیں دے سکتی اور مرد اولاد کے بنا اپنے بازو کٹے ہوئے محسوس کرتا ہے۔۔ تو جیسے میرا بیٹا اجو ت۔ھارا عاشق تھا تمھاری حرکتوں سے عاجز۔ اکر تمھیں یہاں پھینک گیا۔۔ اسی طرح بلکل اسی طرح زار تمھیں خود مزاہ چکھا دے آگے۔۔۔ میں تمھارے راستے میں نہیں آؤں گی مگر اگر تم

سب باتیں کسی کو بھی کسی وقت بھی بتانے کی کوشش کی تو میں۔۔۔ تمھارے لیے اچھی ثابت نہیں ہوں گی

عالیہ نے۔۔۔ بھڑک کر اسکی آنکھوں میں "دیکھا

مجھے ڈرامے کی ضرورت نہیں اپنے رازوں پر پردے ڈالو اور فکر مت کرو جب تک تم میرے ساتھ برا نہیں کرو گی میں بھی تمھارے ساتھ برا نہیں کروں گی"

وہ شانے آچکا گئ جبکہ عالیہ اسے گھورتی ہوئ باہر نکل گئ۔۔ اسکا دل یہ سب جان کر عجیب انداز میں دھڑک اٹھا تھا۔۔۔ جیسے۔۔ برسوں بعد سب سچ اسکے سامنے اگئے ہوں وہ گھبرا گئ تھی اگر کبھی عینہ صدام یہ۔۔ انس کو یہ سب پتہ لگ گیا تو

"۔ تو۔۔ کیا ہو گا۔۔۔

وہ ایک پل کو سن سی رہ گئ۔۔۔ جبکہ۔ اگلے لمحے اسکے اندر کی شیطانیت نے اسے ٹوکا کہ۔ انس اسپر اندھا اعتماد کرتا ہے وہ کسی اور کی نہیں بس فقت اسکی بات پر یقین کرے گا

وہ مسکرادی اور سر جھٹکا۔۔۔ "کیا کر لے گی نتاشہ اول تو اسے یہ یقین تھا اسکا مقصد جب تک ہے وہ اسے نقصان نہیں پہنچاۓ گی۔۔۔۔ تبھی اسکی فکر ختم ہونے لگی

ویسے توزار کے پاس بہت کام تھا مگر اسکے سر پر عینہ کا بھوت سوار تھا جبکہ دوسری طرف اسکے

ڈوگرز کے ساتھ۔۔ جس اسکی ماں نے کیا تھا۔۔۔وہ
خون کے گھونٹ پینے لگا تھا

انس اپنے کیبن میں تھے

وہ اندر ایا

ڈیڈ میں آپ ے دوست کیطرف جا رہو ہوں

وہ بولا۔۔ "آپ مینیج کر لینا

گیلانی صاحب۔۔۔۔ آئیں گے۔۔۔ ان سے میٹینگ کون

ہے گا"

ماہی کو سب پرپیئیر ہے۔۔۔ آپ۔۔۔ اسکو اپنے ساتھ
رکھیے گا وہ مینیج کر کے گی"

ناس شاہ "بولا تو اس سے صیحی سے جاتا ہنی۔

بدمزاہ ہوئے۔۔۔

یہ جو آپ اتنا چیڑتے ہیں۔۔کیا معلوم آپکی بہو

وہ اندر آیا۔۔اور انکی آنکھوں میں دیکھنے کے ا "بن جائے

انس "تم اتنے بھی بڑے بیوقوف نہیں ہو مجھے علم ہے

شاہ نے نارملی جواب دیا۔۔

زار مسکرا دیا۔۔۔

اچھا۔ تو کیا میری شادی کا پلین نہیں ہے اپکے مائینڈ

وہ چئیر گھسیٹ کر۔۔۔بیٹھ گیا۔۔۔ "میں

کیوں نہیں ہے سو فیصد ہے تم ہاں کر دو وہاں تمھاری ماں تمھاری

انس شاہ بولے "شادی کی تیاریاں شروع کر دے گی

۔۔

چلو ہاں کر دیتا ہوں مگر لڑکی میری پسند کی ہو گی ویسے

"آپکو کیا لگتا ہے میرے ساتھ کون سوٹ کرے گی

زارا انھیں گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

وہ کیا کہیں گے وہ جانتا نہیں تھا۔۔

انس دلچسپی سے سوچنے لگے مگر جس کا "تمھارے ساتھ

عکس۔۔ انکے دماغ میں آیا۔۔ انکی مسکراہٹ سینٹ گئ

اور وہ رائل وہ دابتہ دیکھنے لگے

زار نے پوچھا۔۔ "کیا ہوا

مجھے جو پسند ہو گی وہ تمھیں کبھی پسند نہیں آئے گی تو بہتر

انس شاہ نے کہا تو زار کو "ہے اپنے لیے خود ڈھونڈو

تجسس ہوا ایس ابھی کون ہے جسے انس شاہ نے سوچا

کون ہے بتا دیں۔۔ میں نے کون سا اسکے گھر

جا کر کھینچ کر لے آنا ہے"

میں بدمزگی نہیں چاہتا زار جاؤ تم جہاں

زار نے۔۔ سر جھٹکا "جانا تھا

وہ بضد ہوا۔ "اب تو بتائیں گے بتائیں مجھے

انس شاہ سنجیدگی سے بولے زار تھم گیا "عینہ

اپلب تو پکا یقین وہ چلا تھا وہ انھیں کی اولاد تھا۔۔۔

زار نے ایک لمبی سانس کھینچی تھی۔۔۔

اگر میں نے عینہ سے شادی کی تو اسکی ماں آپکی زندگی

سے نکلے گی۔۔۔۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو۔۔۔ ایسا

کر لیں مجھے کوئی دقت نہیں لیکن اگر نہیں تو۔۔۔

میری جوتی کی نوک پر بھی نہیں آتی"

زار سخت زہر لگتے ہیں مجھے تمھارے منہ سے یہ بڑے

انس بھڑکے "بڑے لفظ

اور مجھے سخت زہر لگتا ہے آپکی بیوی کا نفسیاتی وجود۔۔اور

اب اسکی مینٹل بہو۔۔۔یہ کباڑ کھانا بنالیا ہے

آپ نے ہمارے گھر وہ۔۔۔

جہاں۔۔۔اسکی آوارہ بہو۔۔اور آوارہ۔۔۔عو۔۔

انس شاہ ایکدم دھاڑے زار چپ وہ گیا "زار

میرا ہاتھ تم ہر نہ اٹھ جائے بچ جاؤ اس دن سے

وہ غرائے تھے "

تکلیف تو اسی بات ہی ہے میری ماں کے لیے تو یہ

وہ اہستگی سے کہتا اٹھ گیا "چبھن آپ میں نہیں ہوئ

میری بیوی میرا مسلہ ہیں اپنی شادی پر فوکس کرو

"میں افنین سے بات کروں گا آج

وہ سر جھٹک کر باہر نکل گیا۔ "ٹھیک ہے۔۔۔

اانس نے فائل پھینک دی جو منہ میں آتا تھا

بک دیتا تھا وہ

جبکہ زار۔۔ تن فن کرتا وہاں سے نکلا ارادہ عینہ کے پاس

جانے کا تھا۔۔۔ وہ لڑکی کتنی سکون سے رہ رہی ہے۔۔۔

جبکہ اس عورت نے اسکی امن کے اسے کوئلوں پر

سینج دیا تھا۔۔ خیر چھوڑنے والا تو وہ بھی نہیں تھا باخوبی

جانتا تھا کرنا کیا ہے۔۔۔

تبھی اسنے سلگتے ہوئے پہلے عینہ کے گھر کی راہ لی۔۔

عینہ کے گھر جانا ریز کی بھی ہو سکتا تھا

اسکا بھائی بھی وہ سکتا تھا وہاں۔۔

تبھی اسنے۔۔۔ ایک لڑکے سے دروازہ بجوایا اور اسے پیسے

دے کر اسنے پچھوایا کے اندر جا کر صدام کا پوچھے اگر

صدام اندر ہو تو۔۔۔ کہہ دے۔۔۔۔ کہ انس

صاحب نے ملنا ہے آفس بلایا ہے۔۔۔ باقی اسے ہر وہا

کہیں تھی کہ وہ جاتا یہ کہیں

وہ لڑکا۔۔ گیا تو۔۔۔ دروازہ کھلا

کالی سیاہ پراڈو کے شیشے چڑھائے وہ گاگلز لگائے۔۔۔

چپ چاپ دور کھڑا دیکھ رہا تھا

باہر حیا آئی تھیوہ جانتا تھا حیا کو وہ عینہ کی دوست

تھی۔۔۔

حیا نے سر ہلا دیا

اس لڑکے نے دوبارہ اسکی طرف راہ لی اور اسے

بتایا کہ صدام نہیں ہے پیغام اسنے دے دیا ہے۔۔

زارنے سر ہلایا۔۔۔ اور اسے مزید پیسے دے کر بھگا دیا

وہ خود گاڑی سے اترا۔۔ تو کئی لوگوں کی نگاہ اسپر گئی اور اسنے وہ دروازہ بجایا۔۔۔

اب اسے پرواہ نہیں تھی۔۔عینہ سے ملنے سے کوئی روک نہیں سکتا تھا اسے مگر نہ وہ۔۔نکاح ایکسپوز کرنا چاہتا تھا نہ کچھ اور۔۔ تبھی بس یہ احتیاط ضروری تھی ماتھے پر بل ڈالے وہ۔۔۔ گرین شرٹ اور بلیو۔ جینز میں بازو کی کف فولڈ کیے آئی فون پکڑے۔۔۔ بگڑے بگڑے موڈ میں کھڑا تھا۔۔

دوبارہ دروازہ بند حیا نے کھولا اور زاروک دیکھ کر چونک رہ گئی وہ پہلے سے کہیں گنا ہینڈسم ہو گیا تھا۔۔۔ مگر اسنے جلد خود کو سمبھال لیا اور گھور کر اسے دیکھا اور دروازے میں اڑ گئی۔

حیا نے بھڑک کر پوچھا "کیا مسلہ ہے

واہ اچانک آپکی بیوی بن گئ میری دوست پہلے یہ

”بتائیں ایک مہینے سے آپکو پرواہ ہے اپ ی بیوی کی

تم اسپر پرنسپل لگی وہ یہ اپنی سکیورٹی کا چارج تمھیں

زار بگڑ کر بولا ”دے دیا اسنے

کچھ بھی سمجھ لیں میری دوست سے آپ مل نہیں

حیا نے دو ٹوک کہا۔۔ “سکتے

زار چیلینجنگ نظروں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔ ”ورنہ

حیا نے دھمکی دی ”صدام وک بتا دوں گی میں

۔۔۔

تم یہ بتانے کے بجائے اسے دیکھنے میں وقت

ضائع کرو گی۔۔۔ اور شوق ہو رہا ہے اس نکلے نکارہ وک

اسے دور دھکیل کر وہ اندر ا۔ “دیکھنے کا تو جاؤ شوق سے بتاؤ

گیا حیا نے دروازہ بند کیا

وہ کافی تپ رہی تھی۔۔۔ "ہم دونوں اکیلی ہی۔ گھر

آپ اپنے گھر جائیں محترمہ وہ میرے

ساتھ اکیلی رہیں یہ کہ رہیں۔۔ کوئی مسلہ نہیں"

زار "میں ماہنی دوست کو کہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گی #

عینہ کو تلاشتہ ہوا ایک کمرے کے دروازے پر رک

گیا حیا جلدی سے پھر سے سمانے اگئ

زار بھڑ کا آواز اونچی ہو گئ عینہ "مسلہ کیا ہے تمہارے ساتھ

یہ آواز سن کر۔۔۔ جلدی سے باہر نکلی وہ ابھی کچھ دیر

پہلے شاور لینے گئ تھی۔۔۔

بھیگے لمبے بال یوں ہی کمر پر چھوڑے وہ۔۔ دوپٹہ اوڑھتی دوڑتی

ہوئی آئی تھی

زار کی نگاہ اس پر گئ تو ٹھر گئ۔۔۔۔

منظر کافی دلکش اور خوبصورت تھا۔۔۔

عینہ میں نے تمھیں منع کیا تھا نہ تم ان کے سامنے

حیا ”نہیں آؤ گی جبکہ یہ تمھیں قبول نہ کر لیں

نے عینہ کو گھورا۔۔۔

وہ کچھ بولتی کہ حیا مڑی اور اسے گھورنے لگی “ح۔۔ حیا وہ

۔۔۔

ڈرو دن سے تم پر محنت کر رہی ہوں کہ خود کو خود ہی منوا سکتی

وہ بھڑکی ”ہو تم

میرا میٹر گھوما تو تمھاری دوست کا لحاظ نہیں کروں۔ گا

زار “۔۔۔ نکالو اسے یہاں سے میں ویٹ کر رہا ہوں تمھارا

۔۔ بھڑکتا ہوا کیتا۔۔۔ چئیر کھینچ کر صحن میں بیٹھ گیا

۔۔۔

عینہ نے شرمندگی سے حیا کو دیکھا حیا کا بس

نہیں چلا اس لڑکی کا گلا دبا دے خود کو گ

پوری پوری اسکے عشق میں ڈوبی ہوئی تھی کہ اے دونوں

بعد اسے دیکھ کر۔۔ آنکھوں میں دیپ جل اٹھے تھے اسے

پرواہ نہیں رہی تھی اپنے چہرے کے اور کمر کے نشانوں

کی تو دوسری طرف آپنے ہاتھ میں پھانسی انگوٹھی

کی

حیا نے "دل تو کر رہا ہے دو تھپڑ لگا دوں تمھیں

بھڑک کر کہا۔۔۔عینہ سر جھکا گئ۔۔۔

اور میں تمھیں چوھڑ دوں گا پھر چار لگا کر یہاں سے

نکالو گا"

آپ نواب زادے اپنا منہ بند کریں اس

محترمہ کے زخموں پر آپ نے نہیں مرحم

میں نے رکھا ہے تو تکلیف بھی مجھے ہی ہو گی۔۔۔جو

وہ دوبادو ہوئی۔۔ ”دلیں آیا بولے جا رہے ہیں

کس نے زخم دیے ہیں تمھاری

۔۔دوست کو۔۔۔ جتنی خطرناک لڑکی تمھاری دوست

زار “ ہے اتنی تو شاید ہٹ پٹ کرنے والی تم بھی نہیں

نے۔۔۔ آنکھوں ہر سے گا گلز اتارے۔۔۔۔

حیا دانت پیسنے لگی اس سے پہلے وہ سب بتا دیتی

۔۔۔

عینہ نے اسے روکا۔۔۔۔ت۔۔ تم جاؤ میں کچھ دیر

عینہ گھبرائے “تک بلا لوں گی۔ احمد سے کہہ کر تمھیں

ہوئے بولی۔۔۔

حیا نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔ “تف ہے عینہ تم ہر

میں نہپندرہ منٹ میں یہاں خود ارہی ہوں

حیا نے زار کی جانب دیکھتے جاتے لہجے میں "

کہا۔۔

دو گھنٹے۔۔۔ زار نے بے شرمی سے کہا تو عینہ کا چہرہ

سرخ پڑ گی ااور حیا اسکی بکواس پر توجہ دیے بنا باہر

چلی گئ کھینچ کر دروازہ اسکے منہ ہر مارا۔۔

جبکہ۔۔۔ عینہ نے پھر بھی تسلی کو۔۔ دروازہ چیک

چیک کیا۔۔۔

زار پیچھے سے بھیگی بھیگی الجھی سی اسکی زلفیں دیکھ رہا تھا

۔۔۔

بلکل روئ کے گالے کیطرح بھیگی بھیگی سی وہ چمک رہی تھی

وہ اس سے لڑنے آیا تھا غصے میں تھا۔۔۔ اسے

سنانے آیا تھا۔۔۔ اسکا ارادہ

عینہ پر اپنا سارا غصہ نکالنے کا تھا مگر۔۔یہاں اسے اپنا آپ اسکے سمانے بے حد کمزور لگنے لگا تھا وہ جن نظروں سے عینہ وک دیکھ رہا تھا عینہ سمجھ رہی تھی وہ گھبرا چلی تھی۔۔۔

وہ اس سے خفا تھی وہ ان نظروں کے مفہوم پر بلکل اسے خود کے نزدیک انے نہیں دے گی وہ۔۔زار کو اگنور کر کے اندر چلی گئ۔۔

وہ بھڑکا اور روم میں ا "واٹ تم نے مجھے اگنور کیا گیا نادر عینہ نے مزید اسے مشکل میں جھونک دیا تھا اپنا دوپٹہ اسنے بیڈ پر رکھا وہا تھا جبکہ۔۔ بڑے سارے میرر کے سامنے کھڑی وہ اپنی لمبی زلفوں کو سلجھا رہی تھی۔۔

زار۔۔۔کا سانس حلق میں اٹکنے لگا تھا۔۔۔

عینہ البتہ مگن تھا اپنے کام میں۔۔۔

زار نے اسکا بازو پکڑ کر اسے موڑ لیا عینہ کا رخ اسکی طرف ہو گیا۔۔ مگر وہ اسے دیکھ نہیں رہی تھی

کس بات پر نخرہ دیکھا رہی ہو۔۔۔ اس بد تمیز لڑکی نے تمھارے برین واش کر دیا اور تم کس کی اجازت سے وہ گھر چھوڑ کر یہاں آئی ہو وہ اسکے چہرے پر" نگاہوں کو آزادی سے چھوڑتا غصے میں بولا

عینہ نے جھٹکے سے ہاتھ چھڑایا۔۔۔

اول تو آپ میری دوست کے متعلق ایک لفظ نہیں کہیں گے اور دوسری بات یہ ہے میں نے اپکو نخرے نہیں دیکھائے۔۔۔ اصر تیسری بات وہ "یہ کہ میں اپنی مرضی سے یہاں آئی ہوں کوشش کر رہی تھیں اس سے نہ ڈرے۔۔۔

زار ”اوہ رئیلی بڑی تمھاری مرضی چلنے لگ گئ ہے

لاجواب سا ہونے لگا۔۔۔

آپ تو یہ پی کہتے تھے آپ کا گھر یتیموں کا گھر نہ بنے تو اب آپ لوگ سب۔۔ اچھے سے رہیں وہاں

عینہ نے سر جھٹکا۔۔ زار اسکے تیور شانوڈ یس ے دیکھ ”۔ رہا تھا یہ سب حیا کا کیا دھرا تھا ابا خوبی جانتا تھا وہ۔۔

زیادہ پٹاپٹ کرنے کی ضرورت نہیں واپس آؤ

زار بیڈ پر بیٹھا۔۔۔ وہ عینہ کیطرف ہی متوجہ ”گھر تھا

۔شاید وہ۔ کسی اور جانب اسکی متوجہ ہٹنے بھی نہیں دیتی۔۔ اتنا سحر ضرور رکھتی تھی۔۔۔

عینہ نے جواب نہیں دیا۔۔ اسکی پیشانی پر پسینے کے چند قطرے دیکھ کر اسنے دروازہ بند کیا اور اے سی اون کر دیا ۔۔اج گرمی بھی زیادہ تھا

زار کی بس ہو چکی تھی

ماحول کیوں بنا رہی ہوں بہت تمھیں سحر بکھیرنا ۔اسنے ہاتھ پکڑ کر وہ کو اپنی" اس گیا ہے اپنا طرف کھینچا۔۔۔ مگر۔۔ عینہ کی آہ نکل گئ۔۔ اسنے اسکا وہ ہی ہاتھ تھاما تھا جس میں انگوٹھی اور زار کا دیا زخم اب تک۔۔۔ تازہ تھا۔۔۔

زار نے اسکے ہاتھ کی جانب دیکھا اسی انگلی میں انگوٹھی دیکھ کر۔۔۔وہ ٹھہر سا تھا۔ جیسے اسے پورا یقین ہو کہ وہ اسکی انگلی میں انگوٹھی نہیں پہنے گی

زار کی نظروں میں بے یقینی تھی

عینہ سر جھکائے کھڑی تھی ہاتھ اسکے کانپ اٹھے تھے۔۔

یعنی تم نے اپنی بات پوری کر دی۔۔۔ تکلیف سے پی سہی وہ طنزیہ "اس انگوٹھی وک چڑھا پی لیا مسکرایا اور اپنی جگہسں ے آٹھ کر جانے لگا۔۔

عینہ کی آنکھیں بھیگ گئی۔

اسفر نے زبردستی پہنائے ہے م۔۔ مئ میں نے نہیں پہنی۔۔ آپ مجھے قبول کریں نہ کریں عینہ زار اسکی ہچکی بندھ "کے سوا کسی کی نہیں ہے م۔۔۔ مگر۔ گئ۔۔۔۔

م۔۔ مجھے مما نے بہت مارا ہے۔۔۔ اور اور اسفر نے بھی بہت ٹارچر کیا ہے وہ۔۔ وہ دونوں شاید جان

گئے ہیں کہ میں کسی کو۔۔پسند کرتی ہوں۔۔۔۔اب

اب وہ یہ سب کچھ جان بوجھ کر کر رہے ہیں۔۔۔

وہ ہاتھ "مج۔۔مجھے اس انگوٹھی سے بہت تکلیف ہے زار

اسکی جانب بڑھا کر بے بسی سے بولی۔۔زار ایڑیوں کے

بل گھوما تھا اسکے نزدیک آگیا

دل میں کہیں پہلے والے جزبہ جاگ اٹھا

۔۔۔جس میں وہ اسکی تکلیف پر۔۔۔ایکدم

بھڑک اٹھتا تھا۔۔۔

اسنے عینہ کا ہاتھ پکڑلیا۔۔

عینہ اسکے سینے سے لگی بڑی طرح رو دی

آپ نے جان بوجھ کر مجھے اتنی اذیت میں رکھا ہوا

ہے" وہ اسکی شرٹ پکڑتی زور زور سے رو دی

زار اسکا "کہاں مارا ہے اس عورت نے۔۔ تمھیں

چہرہ دونوں ہاتھوں میں بھرتا۔۔۔ چاہت سے

پوچھ رہا تھا

ف۔۔ فیس پر۔۔۔ ک

وہ معصومیت سے اسے بتا رہی تھی۔۔۔۔۔۔ "۔کمر پر۔۔

زار پر یہ دوسرا اٹیک تھا کیا وہ۔۔۔ بھول گئ تھی زار

کیا چیز ہے۔۔۔

زار اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔۔۔

عینہ کے لیے یہ عمل بے ساختہ تھا۔۔۔ مگر وہ

زار کے آگے ہمیشہ کمزور تھی۔۔۔۔

وہ آہستگی سے بولا۔۔۔۔ "ہنی۔۔ تمھاری ماں زندہ نہیں بچے گی

اور۔۔۔ اس سے کچھ ہی دیر میں دور ہٹا۔۔

ن۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں زار میں نے آپکو انکی شکایت نہیں لگائی۔۔۔ وہ ماں ہیں میری وہ اجن گئ ہیں مجھے قبول کر لیں زار یہ جنگ ختم"

زار نے ایک جھٹکے سے اسکے بال پکڑے اور پھر "عینہ اسکی تکلیف کی وجہ سے چھوڑ دیے۔۔۔

دوبارہا پنے نپ سے یہ لفظ کبھی ادا مت کرنا ہم اسی دن خوش ہوں گے یا دن میرے گھر سے وہ۔۔۔ منحوس عورت نکلے گی۔۔۔

وہ۔۔۔ بولا لہجہ گھمبیر ھتا گیلے بالوں مئ اپنی انگلیوں پھنسا لیں تھیں اسنے۔۔۔

زار۔۔۔ اسکی قربت کے نشے میں مدہوشی کے عروج پر ھتا۔۔۔

تو دوسری طرف عینہ زخموں پر مرحم رکھوانا

چاہتی تھی۔۔ مگر وہ ایسا بھی نہیں چاہتی تھی کہ اسکی

ماں وہ کوئی نقصان دے زارہاں اسفر سے جان چھڑا

دے۔۔ یہ اسکی اولین خواہش تھی۔۔۔

مدہوشی۔۔۔۔کے عالم میں دونوں چھپنے کو تیار تھے کہ

اچانک فون بجنے لگا۔۔۔۔

عینہ نے زار کیطرف دیکھا جس کے چہرے پر۔۔

جھنجھلاہٹ تھی۔۔۔۔

زار۔۔۔۔نے فون پیک کیا۔۔۔

عینہ نمبر پر ماہی دیکھ چکی تھی

ماہئ اسکی سیکٹری تھی اور کیسے نام سیو کر رکھا تھا

"سروہ

عینہ نے فون چھین کر۔۔۔زمین پر پھینک دیا

زرا کا منہ کھلا رہ گیا

۔ڈھائی سے تقریبا تین ساڑھے تین لاکھ کر اسکا

موبائلوں ہ ایک منٹ میں ین رہ پھینک کر اسکا

پینل توڑ چکی تھی

وہ

۔۔نزدیک بیٹھی عینہ کو دیکھنے لگا جس کے چہرے پر

غصہ تھا۔۔۔۔

صرف مجھے تکلیف دیں گے یہ دنیا میں کوئی اور

وہ روتے ہوئے اسکے سینے پر مکے برسانے لگی "بھی ہے

اسنے افسوس سے اسکی کلائیاں پکڑ لیں "آہ عینہ۔۔۔

"اب۔۔۔اس موبائل کی قیمت چکاو گی تم

وہ۔۔۔آنکھوں کو۔۔لاجواب جنبش دے کر بولا تھا۔۔۔

عینہ کا ہاتھ کانپ اٹھا۔۔۔۔

م۔۔ میں جانتی ہوں آپ امیر ہیں خود کے لیں گے

۔۔جو سیکٹری ہے۔وہ سیکٹری ہو گی۔۔۔۔ آپ نے

وہ معصومیت ”اسکے انکا اتنے حق سے سیو کیا تھا۔۔

سے منہ بنا گئ۔۔۔

زار نے اسکا “اچ۔۔چھا تو تمھارے پاس زبان نہیں

دوپٹہ اٹھا کر اسکے ہاتھ پیچھے باندھ دیے

جو آج اسے مارنے کے در پر تھے۔۔۔۔

عینہ۔۔۔کا دل رکنے لگا۔۔۔ ”ز۔۔زار

وہ آہستگی سے “سڑے تین لاکھ کا موبائل تھا عینہ یہ

۔۔اسکے چاروں جانب چھا تا بولا۔۔۔۔۔

عینہ کا سانس بھال نہیں ہو رہا تھا۔۔

عینہ حلق میں تھوک "م۔۔ میں پیسے دے دوں گی
نگلتی بولی

جبکہ زار۔۔۔کے چہرے کر بے حد سنجیدگی تھی

اور اس سے پہلے وہ کچھ کرتا۔۔

زور سے دروازہ دھڑادھڑا بجا اٹھا۔ جبکہ عینہ بے
ساختہ کانپ اٹھی اور زار بیڈ پر گیر کر اسے
گھورنے لگا۔۔۔

عینہ افراتفری کا شکار تھی

اور زار کی خواہش پوری نہ ہونے پر اسکے میٹر
شوٹ ہو رہا تھا۔۔۔

نہ جانے کون آیا تھا عینہ کو یقین تھا صدام ہے

وہ جلدی سے اٹھی اور۔۔۔زار سے ہاتھ کھولنے کے لیے ---

کہا دروازہ دوبارہ بجایا گیا تھا

وہ گھبرا رہی تھی زار "پلیز کھول دیں زار۔۔ بھائی ہیں باہر

نے ایک لمبا سانس کھینچا اور اسکے ہاتھ کھول دیے

عینہ دوڑ کر دروازے تک پہنچی پھر۔۔۔ واپس آئی وہ بیڈ

پر بیٹھا تھا چپ چاپ اسے ہی دیکھ رہا تھا عینہ نے

سر پر دوپٹہ لیا اور اسے کھینچ کر واشروم میں بند

کرنے کی کوشش کرنے لگی زار۔۔۔ اسکے کانپتے ہاتھوں کی

وجہ سے بس ۔۔واشروم میں بند ہو گیا

ورنہ ۔۔۔وہ کبھی نہ جاتا ۔۔۔عینہ نے ایک

نارمل سناؤ بھال کیا اور ۔۔باہر آئی اور ۔۔دروازہ

کو ھلا تو تجزیہ سو فیصد ھتا ۔۔پیچھے سے اپنے

گھروں ے حیا بھی صدام وک دیکھ چکی ۔۔۔تھی ۔

تبھی جلدی سے پیچھے پیچھے خود اگئ صدام نے حیا

کیطرف دیکھا

مجھے لگا ہمارے گھر ہی پائ جاتی ہوں گی آپ ۔۔مگر

حیران کن ہے کہ عینہ وک اکیلا چھوڑ کر ۔اپنے گھر

وہ ۔۔۔بولتا ہوا اندر آیا ”تھیں

حیا نے صدام کی بات کا جواب نہیں دیا غینہس ے

زار کا پوچھا جس نے بیچار گی سے کمرے میں

اشارہ کر دیا

حیا نے دانت پیسے ”عینہ

وہ بھڑکی۔۔عیسنہ "نکال نہیں سکتی تھیا سے گھر سے

خاموش ہو گئ

اب یہ کھا ٹھس بند وہ گئ ہو تو کچھ کھانے و کل

وہ بولا "جائے گا۔۔ تھوڑی دیر کے لیے ایا ہوں ویسے بھی میں

تو دونوں کی جان میں جان آئ

اگر برا نہ لگے تو اپنے گھر سے لا دوں آپکی پسند کی چیز

حیا نے اسکی طرف دیکھا "ہے بنائ

صدام نے بھی دیکھا عینہ تو اپنی ہی پریشانی میں مشغول

تھی زار کتنی دیر واشروم میں کھڑا ہوتا۔۔۔

اسنے سنجیدگی سے کہا "نہیں تھنکیو

حیا نے۔۔۔ زرا دکھے دل "کھالیں۔۔زہر نہیں ملایا۔۔۔

سے کہا۔۔۔ اسکے لیے وہ۔۔ اتنا ہی سخت تھا

صدام چپ وہ گیا حیا پانے گھر۔۔ کھانا لینے چلی گئی دوسری طرف۔۔ صدام کے عینہ کیطرف دیکھا

"کیا ہوا ہے کوئی پریشانی ہے

وہ پوچھنے لگا

عینہ مسکرائے "ن۔ نہیں بھائی۔۔

صدام نے سوال کرتا ہوا "اچھا مما کا یا اسفر کا فون آیا۔۔ ۔۔۔روم میں آ۔ گیا یہ تو وہ شکر تھا اپنے روم میں آیا تھا۔۔۔اگر عینہ کے روم میں چلا جاتا تو کیا بنتا

عینہ زرا "وہ۔۔۔ میں نے موبائل بند کیا ہوا ہے بھائی جھجھکتی وہئ بولی۔۔

غلط بات عین۔ وہ منگیتر ہے تمھارا۔۔ اگر وہ رابطہ

کرتا ہے تو تم بات کر لو۔ اصر مما کیسے کنٹیکٹ کریں گی

غصے میں وہ میرے پاس کبھی نہیں کریں گی تبھی اپنا

وہ۔۔ بولا۔۔ تو عینہ نے سر ہلا دیا۔۔ "نمبر اون کر لینا

تھوڑی ہی دیر میں حیا واپس لوٹ آئے۔

اور اسکے سامنے کھانے کینٹر ے رکھی دونوں

فرشتوں کی طرح اسکے دائیں بائیں کھڑی تھیں

صدام "میرے لقمے گنے ہیں تم دونوں نے

سنجیدگیس ے بولا

تو۔۔ دونوں شرمندہ وہ گئیں۔۔

عینہ کو" وہ بھائی بھابھی سے رابطہ نہیں وہا آپ کا

خیال آیا تھا نتاشہ کا۔۔

صدام نے "ہم شام میں اسکول لینے جاؤں گا

ایک چور نظر حیا کے چہرے پر ڈالی جو۔۔

خاموش سنجیدہ کھڑی تھی۔۔

جی بھائی میری وجہ سے آپکا گھر خراب۔ ہو

میں یہ نہیں

اچانک زوردار آواز پر وہ تینوں کھڑے ہو گئے۔

صدام۔۔۔ حیرانگی سے پوچھنے لگا "یہ آواز کیسی ہے

ایسا لگا تھا جیسے کوئی پھسل کر گیر گیا ہوا۔۔۔

اور۔۔۔ آواز اتنی واضح اور تیز تھی وہ دونوں۔۔۔ آڑی آڑی

رنگت سے صدام کو باہر جاتا دیکھ۔ے لگی

وہ بولا۔۔ "تمھارے روم سے آئی ہے عینہ

اور عینہ کے روم میں جانے لگا

و۔۔۔وہ۔۔۔پانی۔۔کی۔۔آ۔آپانی کی بالٹی رکھی تھی میں نے وہ

حیا صدام "شاید گیر گئ۔۔۔اور تو کچ۔کچھ نہیں وہا

کے ایکدم اگتاتی۔۔بولی کہ وہ عینہ ہے روم میں نہ

جائے۔۔۔

یہ پانی کی بالٹی گیرنے کی آواز تھی۔۔پاگل ہو گئ ہو

صدام نے گھور کر حیا کو دیکھا۔۔"

عینہ تو بس بے ہوش ہونے کے قریب تھی صدام

نے۔۔عینہ کے روم کا دروازہ خالی روم خالی تھی۔۔

اسنے واشروم کیطرف قدم اٹھایا

عینہ اور حیا وہ گش آنے لگے تھے۔۔عینہ کی آنکھیں بھیگ

گئیں جبکہ صدام نے دروازہ کھول دیا۔۔۔

اندر کوئ نہیں تھا مگر واقعی بالٹی گیری ہوئ تھی۔۔۔

صدام حیرانگی سے بولا۔۔۔"یہ بالٹی کیسے گیر گئ

جبکہ

۔حیا اور عینہ اسکے پاس آئی

"بھائی کیا ہو گیا ہے۔۔ آپ تو سی آئی ڈی بن گئے

صدام ہنس دیا

اور پیچھے ہٹ گیا

وہ "نہیں سی آئی ڈی نہیں بنا۔۔۔۔بس سمجھ نہیں ایا کچھ

شانے آچکا کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

جبکہ عینہ اور حیا ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگی

زار کہاں گیا تھا۔۔۔۔

دونوں کے پاس ہی وجب نہیں تھا۔۔۔وہ دونوں باہر ا

گئیں

۔صدام کھانا کھاتا رہا وہ دونوں باہر کھڑی۔۔۔پریشانی

سے۔۔۔۔دھری ہو رہیں تھیں

کچھ دیر بعد وہ اٹھا تھا۔۔۔ شاید ضروری کال تھی اسنے موبائل کان سے لگایا وہا تھا۔۔

اور وہ افراتفری میں باہر نکل گیا

دونوں وہیں بیٹھ گئی۔۔۔ سانس جیسے بحال ہوا تھا۔۔۔ دونوں کو لگ رہا تھا

وہ مزید کچھ دیر اس ٹینشن سے گزرتی تو مر ہی نہ جاتی

حیا غصے "جاؤ اب دیکھو کہاں ہے وہ تمھارا۔۔پاگل سے دروازہ بند کرنے لگی جبکہ عینہ روم میں بھاگی زار بیڈ پر پڑا تھا۔۔۔۔

شاید وہ گیر گیا تھا۔۔

عینہ جلدی سے اسکے نزدیک گئی "زار

تمھارے رشتے دار مجھ سے نہیں بچیں گے عینہ۔۔۔ آج وہ غصے سے سرخ وہ راہ ”میں تمھیں بتا رہا ہوں یہ تھا

عینہ کے اپنی مسکراہٹ روکی۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کرتا حیا اگئ ”تم

عینہ جلدی سے دور ہوئ۔۔۔

حیا نے۔۔ مسکرا کر اسکیطرف دیکھا “بہت اچھا ہوا تمھاری گردن نہ دبا دوں میں دور رہا کرو میری بیوی سے وہ آنکھیں نکال کر قبل ااور “اور میرے معملات سے اٹھ کر گھر سے باہر نکلنے لگا۔۔۔

میں رات کو آؤں گا جاتی نظر حیا پر ڈال کر وہ عینہ سے بولا تھا۔۔

عینہ حیران رہ گئ جبکہ زار نے شا نے اچکائے اور خود بھی باہر چلا گیا۔۔۔

گاڑی میں بیٹھنے اور۔۔ اس محلے سے گاڑی کے نکلنے تک عینہ اسکو دیکھتی رہی تھی

اگر وہ خوش نصیب خود کو تصور کرتی کے ایک بھرپور شخص اسکا شوہر تاج تو اتنا ہی بدقسمت تھی وہ ۔۔کے تصویر کے ایک رخ۔۔۔ اگر حسین تھا تو دوسرا اتنا بدصورت کے سوائے اسکی آنکھوں میں آنسو کے اور کچھ نہ ہو۔

زاروا پس گھر آیا تھا۔۔۔ افین کے پاس جانے

سے پہلے اسنے پاس سے گزرتی خوشبو میں لدھی

عالیہ کو گزرتے دیکھا اسکے چہرے کی

مسکراہٹ نے زار۔۔۔ کے دماغ کو پوری طرح کھادیا

تھا اسے اپنے ڈوگز اور عینہ کی باتیں یاد اگئی۔۔۔

اسنے ایک تیز نظر۔۔ سے بس یہ دیکھا تھا

کہ وہ عورت کہاں جارہی ہے عالیہ گھر سے باہر

جارہی تھی کہاں اسے علم نہیں تھا۔۔ مگر جیسے ہی وہ

باہر نکلی ویسے ہی زار نے انس شاہ ہے روم کا رخ کیا

اور۔۔ وہ کمرے میں اگیا۔۔

کمرے میں اسکی نظر سیدھ اکبرڈ ہر گئ تھی اور

۔اسنے۔۔۔ڈریسنگ پر پڑی پن سے۔۔ کبرڈ کا لاک

کھولا۔۔۔ یہ ٹریک اسے بچپن سے آتی تھی جب

انس شاہ اسے۔۔۔ سزا کے طور پر روم میں بند کر

دیتے تھے۔۔ تب وہ۔۔۔۔ یہ ہی کرتا تھا۔۔

اسنے الماری کھولی اور

۔۔۔ اسے عالیہ کے زیورات کے ڈبے دیکھائی دیے

اسنے مزید کچھ سوچے ان ڈبوں کو چیک کیا اور۔۔

ایک ڈبے سے۔۔۔ ہیرے کا نیکلس نکال لیا۔۔۔

یہ افکورس خاص تھا کیونکہ انس شاہ نے یہ ہی

سیٹ اسے۔۔ شادی پر تحفہ دیا تھا۔۔

وہ مسکراتا ہوا وہ سیٹ اچھالتا۔۔۔ وہاں سے۔۔ باہر نکل آیا

۔۔۔ اور اسنے۔۔۔ افنین کے روم کی راہ لی۔۔

وہ انکے پاس آیا۔۔ اور انھیں وہ سیٹ دیکھانے لگا۔۔

وہ سیٹ افنین اچھے سے پہچانتی تھی

افنین حیران تھیں "یہ کیا ہے زار

عالیہ محترمہ کی منہ دیکھائی آپکو یاد نہیں

زار۔۔۔ بولا جبکہ افنین نے نفی کی مجھے یاد ہے مگر ”مما

افنین بے حد “یہ تمھارے آپس کیا کر رہا ہے

پریشانی سے بولیں

آپ سمجھیں چوری کر لیا ہے بیچ کر غریبوں میں

اسنے ہنستے ہوئے کہا “بانٹ دوں گا

کیا فضول حرکت ہے یہ تم نے اسکی اسیٹ

افنین وک غصہ آیا “چوری کیوں کیا ہے

اس سے پوچھیں اسنے میرے کتے کو کیوں مارا ہے

زار بھی بھڑکا “

افنین۔۔۔ شاکڈ ہوئ “ک۔۔کیا

مگر کتے پر گوی تم نے خود چلائ تھی مجھے تو اس دن

سے تمھاری اس حرکت کی وجہ سمجھ نہیں ارہی

--

اس نفسیاتی عورت نے میرے کرے کو۔۔پتن رسے مار دیا تھا اور وہ اس بات پر خوش ہو رہی ہے کہا سے زارو کو شکست دی۔۔۔مجھے یقین ہے میں ڈیڈ وہ یہ بتاؤ گا وہ میری بات کبھی نہیں مانیں۔۔اور سچ بتاؤ نہ مام۔۔ڈیڈ تو یہ بھی نہیں مانیں گے،ار چوری وہ قہقہ لگا کر ہسن "کرے گا وہ بھی یہ سو کولڈ ہیرے کا سیٹ دیا

افین یوں ہی بیٹھی اسکی حرکات دیکھ رہی تھیں انھیں شدید فکر وہ رہی تھی زار کی۔۔۔

مجھے تمھاری شادی کر دینی چاہیے تا کہ تم ان حرکات وہ بولیں اور اسکے ہاتھ سے نیکلس لینا چاہا۔۔"سے بچ جاؤ

مما۔۔۔جب وہ میرے کتے کو مارنے کا جو باد دے دے گی

میں بھی یہ اکسے ہاتھ میں دے دوں گا مجھے ہیرے

وہ اٹھ گیا۔۔ "کے ہار پہننے کا بلکل شوق نہیں

وہ نفی میں سر ہلانے "بیوی آئے گی نہ بن جاؤ گے

لگیں۔۔۔۔

تو لے آئیں بیوی میں بھی دیکھو انسان کیسے بناتی ہے

وہ شرارتی نظروں سے اسے دیکھنے لگا "مجھے

افنین مدھم سا مسکرائی "تمھیں کوئی لڑکی نہیں پسند

مجھے دنیا میں ایک ہی عورت پسند ہے اور۔وہ میری

ماں ہے آسکتا گے کچھ بھی نہیں میری پسند نہ سپند

وہ انکے ہاتھ تھام گیا۔۔ "کچھ نہیں

افنین مسکرادیں۔۔۔۔

افنین "اگر میں نے کوئی کالی چھوٹے قد والی ڈھونڈلی تو

نے ہنسی روکی

وہ انکے قریب آیا

"بس یہ عالیہ جیسی نہ ہو۔۔باقی کو بھی چلے گی

وہ جیسے ہی بولا دونوں ماں بیٹے دل کھول کر ہنسے اور۔۔اسی دوران

انس شاہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئے

وہ صوفے پر بیٹھ گئے "کس بات پر ہنس آجارہا ہے

مما کہہ رہیں تھیں۔۔تمھاری شادی کر دینی چاہیے

زار ماں کی گود میں سر رکھتا "تاکہ تم سدھر جاؤ

لیٹتا بولا۔۔۔جبکہ نیکلس وہ چھپا چکا تھا دوبارہ پوکٹ

میں رکھ چکا تھا۔۔۔

انس شاہ نے سر ہلایا۔۔۔

ہاں۔ تمھارا سدھرنا بہت ضروری ہے۔۔۔ کوئی لڑکی

”پسند ہے تو۔۔۔ بتاؤ

مجھے آپکی پسند پسند آئی ہے ڈیڈ۔۔ مگر اپنی شرط کے

گھیری نظر باپ کے چہرے پر ڈالتا وہ ”ساتھ

بولا۔۔۔

انس اسکیطرف گھور کر دیکھنے لگے۔۔

”بھول جاؤ۔

”نہ بھولوں تو

پیٹو گے۔۔ انس غصے میں لگے

زار بھی باضد ہوا۔ ”مارلیں

یہ میری سوچ تی علا یہ کبھی نہیں مانے گی۔۔

اس نفسیاتی سے جاننا بھی علم چاہ رہا ہے۔۔ بس

”اسے اپنی زندگی اور گھر سے نکال دیں

انس شاہ تیش میں بھڑکے۔۔ "زار

انس شاہ میری ماں اس گھر میں فالتو نہیں ہے۔۔۔جو پا۔۔ کبھی ایک بار انکے کمرے میں چکر لگا لیتے ہیں۔۔۔ مما کہیں جاتی تھیں تو یں نے خود دیکھا ہے۔۔۔ آپ امیرا تنی سختی کرتے تھے۔۔یہاں تک کے ہاتھ بھیا ٹھاتے ٕ تھے آج آپکی محبوبہ۔۔ نکل گئ گھر سے آپ نے ایک بار بھی پوچھنے کی زحمت

وہ چیخا اور انس شاہ کا بے ساختہ اسپر "کی ہے۔ ہاتھ اٹھ گیا۔۔۔

بس بکواس کرالو۔۔۔اس سے۔۔۔جو دل میں آئے گا جس کسی کو جیسے مرضی چاہے سنادے گا تمھیں میں نے کہہ دیا ہے زار۔۔۔ میرے معملات سے دور رہو اور وہ ماں کی جگہ۔۔

وہ بھی دھاڑا۔۔۔ "ڈیڈ

وہ کہ میری ماں ہے اور نہ میں اسے سمجھو گے

وہ حلق کے بل چیخا "امیری ماں زندہ بیٹھی ہے۔۔

تھا۔۔۔

افین نے اسک آشنا پکڑ لیا مسکراتے ماحول میں

وہ تو سمجھ بھی نہ سکیں کیسے بات اتنی زیادہ بڑھ گئی

یہ تمھاری دی وہی شے ہے اب تو مجھے یقین وہی لگا ہے تم

یہ سب اس سے کرا رہی وہ جب مجھے شادی کی

اجازت تم نے خود دی ہے تو اس سے کہو انسان کا

انس شاہ کا بس بیٹے پر نہیں چلا تو "بچہ بن کر رہے

بیوی کو سنانے لگے۔۔۔

افین

نے زار کیطرف دیکھا۔۔

زار بنا لحاظ کے بولا۔۔۔۔ "جائیں آپ یہاں سے

زار کیا بد تمیزی ہے یہ بس یہ ہی سنوارنا تھا

افنین بھیگے لہجے میں بولی جبکہ زار نے "تم نے مجھے

بھرپور شا کو ہا بھری نگاہ باپ پر ڈالی اور خود ہی دون۔

کے بیچ سے اٹھ گیا

وہ غلط نہیں تھا اور اس دن تک اپنے موقف پر ڈٹا

رہے گا جب تک اسکا بال اس عورت کو نہ چھوڑ

دے۔۔۔

جبکہ انس شاہ نے روتی پوافنین کو دیکھا

لڑکی دیکھو اسکے لیے اور شادی کی تیاریاں کرو۔۔

وہ حکم دیتے وہاں سے چلے گئے جبکہ افنین کو۔۔ زار ہی

فکر عظمت لگی تھی انس شہانے بلاوجہ اسیر ہاتھ

اٹھایا تھا مگر وہ بھی تو بہت بد تمیزی کر جاتا تھا

۔۔۔

عالیہ ناہید کے گھر سے لوٹی تو عینہ پر سخت غصہ تھا اسے۔۔۔

عینہ اسفر کی کال پیک نہیں کر رہی تھی انکا ارادہ عینہ کے آپس جا کر واپس اسے یہاں لانے کا تھا۔۔۔

عالیہ نے اپنے زیورات اتارے اور۔۔۔ ان زیوارت کو رکھنے لگی۔۔ تو وہ روز اپنے زیورات گنتی تھی ۔۔ اسنے دوبارہ سارے بکس کھولے تو اسکی شادی پر جو انس نے نیکلس گیدڑ کیا تھا وہ یہاں موجود نہیں تھا حقیقی معنوں میں عالیہ کے طوطے ہی اڑ گئے وہ بے ساختہ کھڑی ہو گئ

واشروم سے باہر نکلتے انس شاہ کو اسنے پکارہ "انس

وہ اسکیطرف دیکھنے لگے

میرا امیار شادی کا سیٹ نہیں ہے وہ ہیرے ولاا

وہ روتے ہوئے بولی۔۔ "اس میں

جبکہ انس شاہ نے حیرانگیں ے اسے دیکھا۔۔

ایس ایسے ہو سکتا ہے۔۔یہاں تو کوئ چیز کہیں نہیں

وہ بولے "جا سکتی تم دیکھو تم نے کہیں اور رکھا ہو گا

نہیں میں یہیں چھوڑ کر گئ تھی ناہید ہے گھر شام کو

---۔ میں سچ کہہ رہی ہو انس۔۔۔ یہ یہ

وہ بولی تو انس شاہ نے "دیکھیں ڈبہ خالی ہے

گھیرہ سانس بھرا

یہاں سے کوئی نہیں اٹھا سکتا۔۔ عالیہ اچھے سے دیکھنے لگی

انس آپ کی بات وہیں تھیں

عالیہ نے ڈبہ زمین پر پھینک دیا

ی۔۔۔ یہ یہ ہاں یہ اپنے بیٹے زار نے یہاں آپکی بیوی نے اٹھایا ہے۔۔۔ انھیں ہی سب سے زیادہ میں اس گھر میں چبھتی وہ

انس نے غصے سے اسکیطرف "کیا فضول بول رہی ہو دیکھا

نہیں میں سچ کہہ رہی ہوں یہ زرا نے ہی کسی ہے وہ۔۔ وہ۔۔غصے سے "وہ جان بوجھ کر مجھے تنگ کرتا ہے انس کمرے سے باہر نکل۔ گئیں انس شاہ بھیا سکے پیچھے نکلے

ولایہ فضول تماشہ نہ کرو زار ہبھیا یسی حرکت

انس کی کڑک آواز پر بھی ولایہ "نہیں کرسکتا۔۔۔

نہیں روکی اور۔۔افنین کے کمرے کا دروازہ بجا دیا

افنین نماز پڑھ رہیں تھیں عشا کی باہر نکلی کر وہ ولایہ کا

روتا ہوا چہرہ دیکھنے لگی

وہ چیخی "کہاں ہے میرا نیکلس نیکلس واپس دو مجھے

انس شاہ نے اسے پیچھے کیا

افنین کے سامنے کھڑے وہ "تم پاگل ہو گئ ہو ولایہ

پوچھ رہے تھے جبکہ افنین سب سمجھ گئ تھی۔۔۔

یہ یہ اس کا منہ بتا رہا ہے یہ جانتی ہے

میرا نیکلس کہاں ہے یہاں صرف اسکا بیٹا۔۔۔

"جان بوجھ کر یہ سب کر رہیں ہیں۔۔ہ،ماز۔۔زار

ولایہ انس شاہ کو وہ ایک نیکلس پر پاگل ہوتی محسوس ہوئی تھی

اسنے زار کے کمرے کے ادروازہ بجادیا

پھاڑ کھانے والے انداز میں اسنے دروازہ کھولا

سامنے عالیہ تھی

-

آنکھوں میں تیش لیے وہ عالیہ کو دیکھنے لگا

زار کی سرخ آنکھوں یں "میرا نیکلس واپس کرو مجھے

دیکھتے ہوئے وہ بولی۔۔۔

جبکہ انس شاہ اسے پیچھے کھینچ رہے تھے آ کسی حالت

سے زار کے دل پر سکون کے چھیٹے پڑ گئے۔۔

اسنے ہاتھ سینے پر باندھے اور سکون سے اب اپنے باپ وک دیکھنے لگا گوی اکیتارہ آہو وہ ایسے ہی اسے نفسیاتی نہیں کہتا

یہ... یہ جس طرح سمیر ارہا ہے کسی کے پا "سمیر اسیٹ...

انس نے کھینچ کر اکسے منہ پر تھپڑ مار دیا

پگال ہو گئ ہو میرا بیٹا تمھارا سیٹ کس لیے چرائے گا .. تمھاری بہو بھی اسی گھر میں ہے پوچھنا ہے تو اس سے پوچھو... اور اب مزید تم نے تماشہ کیا تو ایک اور تھپڑ کھا لو گی.. یہ گھر ہے نلنیر اچڑیا وہ عنر ایے... "گھر نہیں...

ولا یہ حیران ہی رہ گئ نتاشہ بھی کھڑی یہ سب دیکھ رہی تھی

بیوقوف عورت ۔۔ اگر تم سے یہ گم ہو گیا ہے تو

دوسروں ۔ پر الزام دھرنے کی ضرورت نہیں ۔

بھری پڑی ہے افین کی الماری ہیرون ہے

زیوارات سے وہ کیوں چڑاتے گی تمھارا سیٹ اور زار

انس "عورت ہے جو تمھارے اسیٹ پہن کر پھیرے

شاہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے سولا کر رہے

وہ ۔۔ اسے "تھے کس بنا پر تم میرے بیٹے پر الزام لگا رہی ہو

جھنجھوڑ کر بولے

ب

وہ ۔۔۔ بولی ۔۔ کئس ابڈلہ "۔ بڈلہ لین اہے ۔۔ اس ملنے مجھ سے

انس شاہ ۔۔۔ نے گھور کر "کیا کیا ہے تم نے

اسکیطرف دیکھا

زار کی مسکراہٹ پھیل گئی اسنے عالیہ ہ کی

جانب دیکھتے دلکشی سے ایک آنکھ دبائی

عالیہ نے انس کو اسکی جانب متوجہ کیا

یہ ہنس رہا ہے۔۔ اس۔۔۔ اسی کے پاس ہے۔۔

"انس میں سچ کہہ رہی ہو

عالیہ میری برداشت سے باہر ہو وہ رہا ہے اب

انس غصے سے کہتے اسے۔۔۔ گھورتے وہاں سے "سب

چلے گئے جبکہ۔۔

انس ہے جاتے ہی زار نے۔۔ گنگنانا شروع کر دیا وہ

آنکھوں میں تاثر اور لبوں پر دل جلا دینے والی مسکراہٹ

لیگ ولا یہ وک دیکھ رہی اتھا۔۔۔

افنین وک علایہ کی نظروں سے خود ارہا تھا

افنین نے زار وک نادر دھکیلا اور "ز۔۔زار اندر چلو

دروازہ بند کر دی ا

نتاشہ وک اس "کیا دائرہ وہ گا اسے چرا کر۔۔
تماشے کی وجہ سمجھ نہیں آئی

وہ چیخی "کیونکہ وہ جانتا ہے اسکا کتا میں نے مارا ہے
۔۔۔ مگر وہاں اسکی چیخ سننے ولا کوئی نہیں تھا

دوسری طرف زار کھل کر ہنس ہنس کر لوٹ
پوٹ ہو رہا تھا

بہت برا کیا ہے زار تم نے۔۔واپس کر دو اسکا
افین شرمندہ سی تھی "سیٹ

۔۔

اسکی نظر میں اس دو ٹکے کے سیٹ کی کتنی
اوقات ہے وہ ایک لالچی عورت ہے جو میرے
باپ وک لوٹنا چاہتی ہے سب۔۔اور میں
زار سنجیدہ وہا "اسے ڈیڈ کی زندگی سے نکال کر رہو گا

افنین پھیکا سا "کبھی نہیں کریں گے انس ایس ا

ہنس دی

زار چپ رہ گیا

تم ان سب معملات میں مت پڑو مجھے۔۔ بتاؤ

وہ پیار "میں اپنے بیٹے کے لیے کہاں سے لڑکی ڈھونڈو

سے اسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگی۔۔۔

زار کے منہ سے نکلا۔۔۔ "ماہی

اور

۔۔افنین مسکرا دی۔۔۔۔

جبکہ عینہ اک عکس زار کی آنکھوں میں تھا۔۔۔۔۔

اسے یقین تھا وہ بن موت مر جائے گی۔۔۔ مگر

۔۔۔وہ اپنے کسی عزم سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تاج ہاں

اسے محبت تھی تو عینہ سے تھی یہ بات کوئی بدل نہیں سکتا تھا۔۔۔

عینہ کے پیپرز سٹارٹ وہ چکے تھے زار تین دن سے اسکے پاس نہیں آیا تھا اسنے اپنا سیل صدام سے فورس کرنے پر کھول لیا تھا اور تب سے۔۔۔ اسے کالز آ رہی تھیں اسفر کی وہ اس سے بلکل بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ اسفر نے اسے ڈانٹا تھا کہ وہ وہاں سے یہاں کیوں آئی ہے۔ وہ چپ چاپ اسکی سنتی رہی تھی۔۔۔۔

کوئی جواب نہیں دیا

جبکہ اسفر وہ شدید غصہ اچکا تھا اسپر اسنے رات آنے کا کہا تھا کہ وہ اسے اپنے ساتھ ڈنر پر لے جانا چاہتا ہے۔۔ عینہ کو وک پریشانی تھی معمولم

نہیں زار کو علم ہو جائے تو وہ کیا کرے تبھی اسنے فون بند کر دیا۔۔۔

اور پیپرز کی تیاری پر فوکس کرنے لگی۔۔۔

اور پڑھتے پڑھتے اسے پتہ ہی نہیں چلا رات وہ گئ۔۔۔ مغرب کی نماز ادا کر کے وہ۔۔۔ کمرے میں اگئ ۔۔ کافی گرمی تھی مگر اسے اس گھر میں کچھ برا نہیں لگتا تھا یہ اسکا گھر تھا اسے پسند تھا۔۔وہ کمرے میں آئ تو یاد آیا۔۔ کہ زار۔اسکے باتھروم میں پھسل کر گیر گیا تھا وہ بے ساختہ کھکھلا کر ہنس دی

ویسے وہ کیسے گھبرا ہوا گا۔۔اور نہ ہی اسنے اس سے یہ پوچھا تھا کہ جب صدام آیا تو وہ کہاں چھپ گیا تھا۔۔۔

وہ۔۔۔ سوچتے ہوئے۔۔۔ دوبارہ سے سیل فون اٹھا گئ دل تو کیا اس سے بات کرے مگر پھر اسنے سیل فون رکھ دیا جب اسے خود احساس نہیں کہ تین روز سے۔ اسنے اسکے بارے میں پوچھا بھی نہیں تھا۔۔ پھر کیوں وہ خود فون کرے۔۔۔

اپنی انگوٹھی کی جانب دیکھنے لگی یہ انگوٹھی جتنی بڑی اسے لگتی تھی شاید ہی دنیا میں کچھ اتنا برا لگا ہو۔۔ اسکا زخم بہتر تھا تبھی اسنے انگوٹھی وک نکالنے کی ٹھان لی وہ جلدی سے اٹھی پوری انگلی پر صابن مل لیا ۔۔۔ اسنے اسے کھینچنے کی کوشش کی اور تادیر کوشش کرتی رہی ۔۔۔

مگر انگوٹھی نہیں نکلی۔۔۔

عینہ نے تپ کر سوچا "آج تو میں تمھیں نکال کر رہوں گی اور روم میں اکر اسنے ویزلین بہت ساری لگالی۔۔۔

انگوٹھی شاید پہلے ہی اسکے کھینچنے پر ڈھیلی وہ چکی تھی

ویزلین لگتے ہی اسکے کھینچنے پر پھیسل کر اسکے ہاتھ میں اگئی

وہ حیرانگی سے انگوٹھی کو دیکھنے لگی "ہا

وہ اچھلنے۔۔۔ لگی اور اسنے "یاہو۔۔۔ میں نے نکال دی

بیڈ پر وہ انگوٹھی پھینک دی جبکہ۔۔۔وہ۔۔ مسرو ریت

سے۔۔ کمرے میں جھومنے لگی تھی

عینہ صرف زار کی ہے اسکے دل نے جیسے چلا کر کہا تھا

۔۔۔۔

اپنے ہاتھ وہ انگوٹھی کی تنگ گرفت سے آزاد کر کے وہ

بہت ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی اسنے وقت دیکھا۔۔۔

عشا کی نماز کا وقت تھا شکرانے کے دو نفل بھی ادا

کرنے تھے آج اسنے تبھی وہ۔۔ وضو کر کے سب سے پہلے

نماز کی ادائیگی کرنے لگی اسی دوران اسکا اسیل فون

چیخ رہا تھا اسنے توجہ نہیں دی تقریبا آدھے گھنٹے میں وہ۔۔ سب چیز سے فارغ ہوئے تو سیل فون دیکھا اسفر کی اکلز تھی پھر نگاہ۔ گھڑی پر گئ ابھی ون بجے تھے صدام بھی مہینا یا تھا۔۔ اسنے۔۔۔ سیل فون سائلینٹ کر دیا۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں صدام بھی اگیا ان دونوں نے آرام سے کھانا کھایا صدام کے چہرے پر پریشانی تھی آج وہ نتاشہص کے لیئے سب چیز پس پشت ڈال کر گیا تھا مگر نتاشہ نے اسے ایسی ہری جھنڈی دیکھائی جیسے دونوں کے بیچ کوئ تعلق ہی جب ہو۔۔۔

وہ کافی ڈسہارٹ فیل کر رہا تاج۔ نتاشہ نے اسس سے شادی اسکی مال و دولت دیکھ کر نہیں ہی تھیوہ دونوں ایک دوسرے وکے پسند کرتے تھے اور دون۔ کی پسند کی شادی تھی پھر کیسے اسکا دل اسس جار سے

سے چاک و چوبند وہ گای۔ کہ اسے اب صدام میں بلکل دلچسپی نہیں رہی تھی اسنے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ دونوں بیوقوف ہیں واپس لوٹ آئیں عالیہ اسے نہیں ملی تھی اور وہ خود سے ملنا بھی نہیں چاہتا تھا۔ ان سے۔۔۔

تبھی وہ نتاشہ کے پاس سے ہی اٹھ کر وہاں سے آگیا عینہ اسکی پریشانی کی وجہ کچھ کچھ سمجھ رہی تھی وہ جاننا بھی چاہتی تھی مگر۔۔ صدام کا انداز بے حد سنجیدہ تھا۔۔

اسنے پوچھا۔۔ "پیپر کی تیاری ہو گئ

تو عینہ نے سر ہلا دیا

--

اسنے "جی بھائی ہو گئ آپ تو آج بھابھی کو لینے گئے تھے کہا تو۔۔۔ صدام نے سنجیدگی سے اسکی طرف دیکھا۔

فلحال میں تھک گیا ہوں ہم اس بارے میں کل صدام نے کہا اور اپنی جگہس ے اٹھا "بات کریں گے تبھی گھر کی بیل بجی۔۔ ان دونوں کو یقین تھا حیا ہو گی۔۔۔

صدام نے پھر بھی خود آگے بڑھ کر دروازہ کوھلا تو سمانے اسفر کو دیکھ کر عینہ۔۔ کا دل ہی اچپاٹ ہو گیا۔۔ اسنے۔۔ عاجز ہو کر۔۔۔ صدام کیطرف دیکھا

جو کہ اسفر سے خوش اخلاقی سے مل رہا تھا

وہ مسکرایا۔۔۔اسفر بھی اخلاقیات "کیسے ہو یار

نبھاتا ہوا مسکرایا۔۔۔

صدام نے کہا تو اسفر نے منع کیا "اندر او

نہیں۔۔۔فلحال نہیں تمھیں برا نہ لگے تو کچھ دیر کے لئے

تمھاری بہن کو لے جاؤ اگر تم پرمیشن دو تو۔۔۔بس

اسفر نے بہت مہذب ہو کر یہ "ایک ڈنر

بات کی تھی عینہ دل ہی دل میں چیخ رہی تھی کہ صدام

انکار کر دے گر صدام نے ایک منٹ کے لیے

خاموش کھڑی عینہ کو دیکھا اور پھر۔۔ سر

ہلا دیا۔۔۔

بی کیئر فل۔۔۔اور جلد لوٹ آنا۔۔ مئں ویٹ کروں

صدام نے کہا تو عینہ کے جیسے پاؤں بھاری ہو گئے "گا

اسفر "شیور۔۔یار۔۔ میں جلد واپس آجاؤں گا

عینہ نفی کرنا چاہتی تھی مگر وجہ کیا دیتی تبھی اسکے کہنے پر اندر سے چادر لے آئی اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسفر کے ساتھ اگئی۔۔

جبکہ حیا جو انھیں ہے گھر کیطرف آنے کے لیے نکلی تھی۔۔۔عینہ وک جاتے دیکھ۔۔۔وہ ایک پل کے لیے صدام وک دیکھتی رہ گئی۔۔۔کہ آیا کہ وہ جائے یہ نہیں۔۔

اسنے پیچھے قدم لے لیے۔۔جبکہ کہ جانے کیوں صدام چاہتا تھا وہ اکسے آپس اجائے۔۔مگر یہ بھی حقیقت تھی کہ وہ لڑکی تھی اور اسے اپنی عزت کا خیال تھا۔۔آج وہ اسکو اسی کیطرح کا جو بادیتی پیچھے قدم لے چلی تھی صدام بھی اپنے گھر چلا گیا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اسفر خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔۔عینہ بھی چپ بیٹھی تھی

اسنے کافی دیر بعد ’’میری فون کالز کیوں نہیں اٹھائیں۔

سوال کیا تھا

وہ بولی۔۔ ’’میں نماز پڑھ رہی تھی

اسفر کے منہ سے نکلا عینہ افسوس ’’کس وقت کی سے اسکی شکل دیکھنے لگی

خیر۔ میری کال ریسیو کر لیا کرو آئندہ مس کر کرنا

’’ورنہ مجھے۔۔ غصہ اگیا تو تم پر بلاوجہ نکلے گا

عینہ کو نہ جانے ’’اور آپ کیوں نکالیں گے مجھ پر غصہ کیا سوچ جاتا ج۔۔بگے ساختہ وہ تڑخ کر بولی

وہ نہیں جانتی تھی مگر اسے ایسا لگ رہا تھا اسکے

ارد گرد زارا ہے اسے اسفر سے اس وقت ڈر نہیں

لگ رہا تھا

اسفر نے "یہ کس طرح بات کر رہی وہ تم مجھ سے

ناگواری سے اسکیطرف دیکھا

عینہ نے سر جھٹک کر باہر دیکھنا شروع کر دیا

مجھے پیپر کی تیاری کرنی ہے جلدی ڈنر کریں اور گھر

اسنے زرعا جز آ کر بے زاریت سے کہا تو "چلیں

اسفر نے اسکا ہاتھ کھینچ کر اپنی جانب موڑ لیا

تم نہ نخرے اپنی ماں کو دیکھانا۔۔ میرے سامنے

وہ ایکدم رو کا کیونکہ۔۔ ایک بڑی "دیکھانے کی ضرورت

ساری گاڑی اسکی کار کے سامنے ار کی تھی۔۔۔

اسفر حیرانگی سے اس گاڑی اور اسکے پیچھے لگی پولیس کی

گاڑی دیکھنے لگا۔۔وہ بلکل کریمنل نہیں تھا جو کہ۔۔۔۔پولیس

اسے پکڑتی اسنے۔۔۔

ابھی کچھ بولنے کی کوشش کی کہ پولیس سپاہی نکل کر باہر آئے

اور۔۔۔اسفر وک گاڑی کھولنے کا حکم دیا عینہ اپنی سہمی

نظروں سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔

جبکہ۔۔۔اسفر کے رنگ اڑ چکے تھے۔۔۔۔

اسفر نے شیشہ کھول کر ان سے پوچھا "جی انسپیکٹر

اوجواب زادے باہر نکل سارے سیگنلز توڑتا ہوا اس رہ

انسپیکٹر نے اسکی گاڑی پر ڈنڈا مارا اسفر" اہے پیچھے سے

سمیت عینہ کا دل بھی منہ کو آگیا۔۔

وہ انسپیکٹر غصے سے چیخا جبکہ۔۔۔۔"باہر نکل

اسفر وک با مجبوری باہر نکلنا پڑا۔۔اور۔۔عینہ اندر بیٹھی کانپنے لگی

وہ الٹے سیدھے سولا "گاڑی تیری ہے یہ۔۔چوری کی کرنے لگے۔۔۔جبکہ شیشے کی اوٹ میں سے دیکھتا اوجو دلبوں پر ہاتھ کی مٹھی رکھے اپنی مسکراہٹ روکی رہا تھا

اسفر نے کہا "اپنی ہے سرجی

انسپکٹر نے کھینچ کر ڈمڈا اسکی لاتوں پر مارا۔۔۔ "جھوٹ

اسفر۔۔زور سے اچھلتا پیچھے ہٹا عینہ کے سمانے اسکے ساتھ وج ہو رہا تھا اسپر وہ۔۔۔جو ابھی اپنی طاقت دیکھانے والا تھا۔۔۔اب کیسے بھیگی بلی بنا ہوا تھا

انسپکٹر نے تپ کر سولا "تو نمبر پلیٹ کیوں نہیں ہے کیا

اسفر حیرانگی سے گاڑی کے پیچھے دیکھنے ”نمبر پلیٹ

لاگ نمبر پلیٹ نہیں تھی سر یہ میری ہی

گاڑی“

انسپیکٹر نے کہا تو۔۔۔اسفر “اریسٹ کرواسے

دنگ سارہ گیا

ایم سوری سر میرے ساتھ میری مسز

انسپیکٹر نے بے حد نرمیں سے عینہ “بی بی تم اسکی بیوی ہو

سے پوچھا۔۔عینہ بھیگی نظروں سے خوف زدہ رہتی نفی

میں سر ہلا گئ

انسپکٹر پوچھنے لگا ”پھر

جی میں آیا کچھ نہیں کہہ دے مگر وہ خودزدہ تھی تبھی سچ

بتا گئ۔۔۔

اسنے کہا تو پولیس والے نے گھیری "من۔۔ منگیتر

سانس کی اپنے رشتے داروں کو بلا کر گھر جاؤ یہ

آدمی رات بھتانے کی وہ سکھائے گا تب پتہ چلے گا

سگنلز توڑنے اور چوری کی گاڑی لے کر پھیرنے کا انجام

وہ حکم دیتا "چل بیٹھ ڈالے میں

۔۔۔اسفر وک زبردستی گاڑی میں بیٹھا چکا تھا

اسفر کا بے عزتی سے چہرہ سرخ پڑ گیا جبکہ

سیاہ چمچماتی گاڑی میں موجود شخص کی مسکراہٹ

غائب ہو چکی تھی منگیتر کے لفظ پر

--

عینہ وہ رونا آنے لگا پولیس بلاوجہ اسے لے گئ تھی وہ شکر

تھا فوم ستاھ لائ تھی اسنے روتے ہوئے صدام وک

نمبر ٹمڈائل کرنا چاہا۔۔۔

کہ اچانک ایسے ہاتھ سے موبائل چھین لی آگیا۔۔

زار تھا۔۔ ”کہاں سے آیا نیا یۓ لو تمھارے پاس سیہ

سیاہ گاگلز رات میں بھی۔۔چہرے پر سجائے

بلیک شرٹ کے اوپری دو بٹن کھولے بازو کہنیوں تک

فولڈ کیے۔۔۔اپنی چمکتی دمکتی رنگت سے۔۔۔اسپر چھایا

چھایا سا سوال کر رہا تھا۔۔

عینہ بے ساختہ اسے دیکھتی رہ گئ۔۔۔

زار نے آنکھوں کو جنبش دی۔۔۔

میں نے پوچھا ہے کہاں سے آیا تمھارے پاس

یہ“

آپ آپ نے کیا ہے کہ اسفر کے ساتھ یہ

عینہ ہوش میں آئ ”

زار نے گھیرہ سانس بھر کر ادھر ادھر دیکھا

روڈ پر ٹریفک اجا رہی تھی اسکی کلائی کو اپنے ہاتھ کی سخت

گرفت میں جکڑتا

۔۔وہ اسے اپنی پراوڈو میں زبردستی بیٹھا چکا تھا۔۔۔

”ز۔۔زار آپ نے ایسا کیوں کیا۔

تو کیا جانے دیتا تمھیں اسکے ساتھ ڈیٹ مارنے

اسنے آنکھیں نکال کر پوچھا “ دیتا

عینہ منمنائی ”آپکو ویسے کون سا فرق پڑتا ہے

وہ اسکی ”زیادہ چپڑ چپڑ کی نہ رکھ دوں گا ایک

سیٹ پر جھکتا۔۔۔ہاتھ ہوا میں اٹھاتا بولا فترینہ

اسکے ہاتھ کو تو کبھی اسکو دیکھتی۔۔۔زار اسکی آنکھوں میں

دیکھ رہا تھا

تم ایک جھوٹی لڑکی ہو بس میں آپنے سینے سے دل نکال دوں

تو تم بھی باہر کڑی ملو۔۔۔ تم سے تمھارے ہی انداز میں بدلے

وہ۔۔ پیچھے ہٹتا بولا۔۔ ”لینے پڑیں گے مجھے

عینہ جلدی سے بولی ”میں نے کوئی جھوٹ نہیں بولا۔

تو یہ موبائل تمھاری ماں نے دلایا ہے تمھیں اور۔۔ تم اس پر

اسفر سے باتیں کرتی وہ یعنی میری بیوی۔ کس سے باتیں

وہ ڈیش بورڈ ”کر رہی ہے آج تک مجھ سے نہیں کی اسنے

پر غصے سے ہاتھ مارتا بولا۔۔۔۔ جبکہ۔۔ عینہ سہم سی گئی

ایسا نہیں ہے یہ سیل فون زبردستی مجھے دیا تھا

عینہ تفصیلی بتانے لگی زار ”۔۔ زارا اس۔۔ اسنے

خاموش بیٹھا رہا۔۔ صم ڈرائیو کر رہا تھا عینہ

سٹیرنگ پر گھومتا اسکا ایک ہاتھ دیکھ رہی تھی بے

ساختہ اس ہاتھ پر۔ عینہ نے اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

عینہ کا دل بے ساختہ بہت شدت سے دھڑکا تھا جبکہ زار نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔عینہ زرا شرمندہ سی ہو گئ تبھی ہاتھ پیچھے ہٹانے لگی مگر زار نے وہی ہاتھ اپنے ہاتھ کی مظبوط گرفت میں لے لیا۔۔۔

اور اسکا ہاتھ تھام کر وہ اب دوسرے ہاتھ سے ڈرائیو کر رہا تھا کچھ کی تراشش میں مسکان سی اتر آئ جبکہ ۔۔عینہ شرمارہی تھی۔۔۔

تمھیں یہ لگ رہا ہے کہ ان معصوم معصوم حرکتیں کرنے کی وجہ سے میں تم سے اپنا بدلہ بھلوو وہ اسکی جانب دیکھنے لگا۔۔۔ "جاؤں گا

جبکہ عینہ نے سر جھکالیا۔۔

میں آپکے ساتھ کچھ نہیں کرتی پھر بھی آپ سارے بدلے لیتے ہیں"

یہ جو تمھاری پٹ پٹ زبان چلتی ہے اصل

زار نے اسکا "اختلاف کی وجہ۔۔ہی یہ ہی ہے

ہاتھ دبا دیا

عینہ منہ بسور گئی۔۔

۔۔"کاٹ دیں قصہ ختم

وہ گھیری نظروں سے اسے دیکھنے لگا" ایسے کیسے

جبکہ۔۔۔عینہ نے چہرہ موڑ لیا

پلیز زار مجھے گھر چھوڑ دیں۔۔۔۔ آپ نے یہ کیا

گیم کھیلی ہے اب کیا ہو گا بھائی کو پتہ چل جائے

گا اسفر کیا کریں"

زار نے زچ ہو کر اسکیطرف جبکہ۔۔عینہ۔۔منہ "عینہ

بسور گئی۔۔

زار نے اسکے ہاتھوں کو ٹٹولا

وہ مسکرایا۔۔۔ "گڈ

عینہ کے لبوں پر بھی مدھم مسکان تھی۔۔۔

زار نے مدھم سا۔۔۔ سونگ گاڑی میں چلا دیا۔

دونوں ایک دوسرے کے سنگت میں۔۔ پر سکون

تھے۔۔۔

عینہ کا سیل فون اچانک بجنے لاگ تو زار نے اسکا

موبائل شیشہ کھول کر باہر پھینک دیا

عینہ کا منہ کھل گیا۔۔۔

وہ چونک تھی "یہ ک۔۔ کیا۔ کیا ہے آپ نے

یہ پچیس ہزار کا موبائل تھا جبکہ میرا تین لاکھ کا۔۔ تم

زار نے۔۔ سکون سے "نے سوچا تھا اسے توڑتے ہوئے

کہا

عینہ غصے سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ "آپ امیر ہیں

زار نے اچانک گاڑی روک دی۔۔

وہ اسکی طرف دیکھ رہا تھا انداز عاشقانہ "اور تم

تھا جیسے۔۔اج وہ کچھ بھی یاد کرنا نہیں چاہتا مگر اس

۔۔۔حسین شام ہے اختتام پر وہ جو عینہ کو صدما دینے والا

تھا۔۔۔

عینہ کچھ بھی جانتی نہیں تھی اسکے سحر میں "میں

گرفتار ہونے لگی مگر ساتھ کے ساتھ اسے فکر تھی کہ

وہ۔۔۔اس وقت گھر سے باہر تھی اور

۔اڈکا بھائی یہ سمجھے ہوئے تھا کہ۔۔۔عینہ اسفر کے

ساتھ ہے۔۔

زار۔۔عینہ کے چہرے پر مدہوشی کے عل میں جھکتا

کہ عینہ گھبرا کر دور ہوئی۔۔

ز۔۔زار اگر اسفر نے فون کر دیا بھائی کو۔۔اور بتا دیا کہ

"۔۔۔۔

زار نے اسے کچھ بھی بولنے سے باز رکھا۔۔ "ششش

کب تک میں نہیں چاہو گا وہ کسی وک فون

نہیں ملا سکتا تھوڑی سے۔۔ چھترول ہونے دو اسکی۔۔

کس طرح اسنے میری عینہ کے ہاتھ میں انگوٹھی ڈالی

وہ بگڑے تیروں سے اسپر جھکا بے حد نزدیکی سے "

اسکے چہرے کے نقوش دیکھتا پوچھ رہا تھا

عینہ کا دل کچھ پر سکون ہوا۔۔۔۔

اور اسنے زار کی جانب دیکھا

ایک اس سے شاید

وہ پوچھ رہی "ز۔۔زار آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں نہ

تھی زار نے اسکا ہاتھ اٹھا کر اپنے گال پر رکھ لیا

ہاں نہ چاہتے ہوئے بھی یہ جان کر بھی کہ تم ایک
چالاک مکار دھوکے باز لڑکی ہو اور تمھاری وہ منحوس ماں
میری ماں کے حق پر ڈالا ڈالے بیٹھی ہے۔۔ یہ سب
وہ۔۔ بولا "جان کر بھی میں۔۔ تم سے محبت کرتا ہوں

عینہ کے ریشمی بالوں کو۔۔ کان کے پیچھے۔ کیا۔۔۔

اب اسکا چہرہ ہو اضح تھا۔۔۔

اسکے دل کی دھڑکنوں کا مدھم مدھم شور زار کے کانوں
میں رقص کر رہا تھا۔۔۔۔

دونوں کے بیچ محبت کا رقص۔۔ دلکش تھا۔۔۔

م۔۔ مجھے قبول کر لیں زار ہم کب تک اسی طرح ملیں
گے۔۔۔ یہ بات کھل جائے گی ایک کہا
یک دن۔۔ میں کیسے کسی جواب دوں گی۔۔۔ میری
عزت۔۔۔ کیسے۔۔ آپ سمجھے نہ زار"

اسنے ٹھنڈی سانس بھر کر اپنی "عینہ عینہ۔۔۔۔عینہ

سیٹ پر ٹیک لگا لیا اور پھر اپنی گردن اسکی

طرف موڑی گلاسز اتار کر اسکے چہرے پر سجا

دیے۔۔

عینہ اسک آیا ھتا ھتا مے ہوئے تھی جیسے۔۔بس سننا

چاہتی ہو یاں میں تمھیں قبول کر لوں گا۔۔۔۔

جب تم کھو تب ہی۔۔ مگر زار مسکرا تا رہا

لبوں پر دلکش "شادی کر رہا ہوں۔۔ تمھاری طرح منگنی

مسکان لیے وہ عینہ پر بجلیاں گیرہ گیا۔۔

عینہ کے چہرے کے رنگ فق ہو گئے۔۔۔

اسنے حلق میں آنسوں کا گولہ اتارا۔۔۔

زار کھل کر ہنسا

وہ گلاس زاتار کر "ی۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں

اسکی صورت تکنے لگی

میں نے تو سولا نہیں کیا تھا تمھاری منگنی پر کہ یہ

وہ مسکرایا۔۔اور "کی اکہہ رہی ہو وہ تو تم کیوں کر رہی ہو

اسکے ہاتھ پر لمس چھوڑا۔۔۔

اسکا لہجہ کانپ گیا اپنا ہاتھ اسکے "ز۔۔زار۔۔۔

ہاتھ کی گرفت سے چھڑالیا۔۔

زار آپ جانتے ہیں میں نے مم اسے

دباؤ میں تھا۔ہر یہ سب کیا تھا آپ۔۔اپ ایس

اکسیے کر سکتے ہیں۔۔۔میرے ساتھیں آپکی بیوی ہوں

وہ بری "میں۔۔آپ کسی اور سے منگنی کریں گے

طرح رو پڑی۔۔

زار نے اسکا گال چھوا۔۔ "اوہ

مائے لو۔۔۔ برابری کر رہا ہوں۔۔ مجھ میں اور تم میں برابری ہونی چاہیے تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔ میں تم سے کرتا ہوں۔۔ تم نے اس پھٹیچر سے منگنی کر کے مجھے سلگایا میں تمھاری ٹکر کی لڑکی سے منگنی کر کے تمھیں جلاؤ گا۔۔۔

تم اسے اپنا منگیتر کہتی ہو۔۔۔ میں اسے عشق کھوں گا

تم زار سے الجھ رہی ہو عینہ۔۔۔ زار تمھیں چین نہیں لینے دے گا تمھارا سکون دو باتوں میں ہے۔۔ پھر قسم کھاتا ہوں ایک دن بھی تمھیں تکلیف نہیں دوں گا۔۔۔

جانتا ہوں تمھارے یہ آنسو۔۔۔ بہت قیمتی ہیں اور فقط میرے لیے نکل رہے ہیں مگر۔۔ وہ عورت۔۔۔

میری برداشت سے باہر ہے جیسے تم نے مجھے چھپایا کہ وہ تمھاری ماں ہے اسی طرح بلکل اپنے دل میں سے

چھپالو کہ میری منگیتر کوئی اور ہے۔۔۔ہاں محبت تم ہو

۔۔۔۔

معلوم نہیں یہ منگنی شادی تک پہنچ جائے۔۔۔

اسنے شانے آچکا دیے۔۔اصر پھر سے گاڑی ڈرائیو "

کرنے لگا۔۔۔۔۔

عینہ۔۔۔کو چکر سے آنے لگے تھے۔۔۔۔

یہ سب سن کر۔۔اصر۔۔وہ واقعی ایکطرف گاڑی

کے دروازے میں جا کر لگی۔۔

زارا نے تحمل سے اسکیطرف دیکھا

سر جھٹک "ہمت ہے نہیں اور پنگا زار سے لینا ہے

کر اسنے سنجیدگی سے۔۔۔

ہوٹل کی راہ لی تھی۔۔

وہ اسے ہوٹل لے جانا چاہتا تھا مگر معاملے کی کچھ نزاکت اور پھر اسکا بے ہوش ہونا سمجھتا ہوا وہ ۔۔اسے اسکے گھر لے آیا۔۔۔حیا کے دروازے کے آگے اسنے گاڑی روکی اور۔۔۔دروازہ بجایا وہ تو اسی انتظار میں تھی دوڑ کر دروازہ کھولا زار کو دیکھا دل جلا دینے والی مسکان سے وہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

حیا دانت پیستے ہوئے۔۔۔لٹھ مار انداز میں بولی

"اب کیا مسلہ ہے آپ کے ساتھ

زار نے گلاسز "تمہاری دوست بے ہوش ہو گئ ہے

اتارے۔۔۔

حیا ایکدم پریشانی سے۔۔دوسری سائیڈ کا دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

زار نے دروازہ کھولا حیا کی بے ساختہ چیخ نکلتے نکلتے رہ گئ

وہ ایکطرف لڑھکی ہوئ تھی اور زار سکون سے

سٹیرنگ پر دونوں ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہا تھا

وہ "مجھے لگتا ہے میں سرپرائیز اچھے دیتا ہوں

مسکرا کر بولا۔۔۔

آپکو بلکل تمیز تہزیب چھو کر نہیں گزری۔۔۔دوسروں

وہ۔۔بھڑکتی ہوئی "کو ہلکان کرنے کا کچھ زیادہ ہی شوق ہے آپکو

بولی۔۔

بے "نہیں ایسا نہیں ہے عینہ میری محبت ہے

ساختہ اسکا قہقہ نکلا تھا۔۔۔

اس لڑکی سے تو کوئ شروع دن کا بیر تھا۔۔اسے

تبھی اسے ستا رہا تھا

حیا نے غصے سے اسکی جانب دیکھا جبکہ ۔۔۔وہ

شانے آچکا گیا۔۔

حیا نے اسکا گال تھپتھپایا۔۔۔ "عینہ

زار اسی کیطرف دیکھ رہا تھا وہ جانتا تھا وہ ٹھیک ہے
تبھی اسے فکر نہیں تھی

حیا نے دوبارا اسکا گال تھپتھپایا تو۔۔عینہ بے ساختہ زار
کہتے ہوئے اٹھ گئ۔۔۔

مگر سامنے حیا کو عجیب نظروں سے دیکھنے لگی

حیا بھڑکی۔۔اپنی حالت کی پرواہ "مر گیا زار
نہیں تھی۔۔۔زار زار کا دورہِ تھا

عینہ نے زرا خفگی سے اسکیطرف دیکھا "کیسی باتیں کر رہی ہو

زار البتہ مسکرا رہا تھا۔۔۔اسکی محبت سے واقف

جو تھا

"ٹیک کیئر ہنی تمھیں زیادہ خوراک کی ضرورت ہے

وہ حیا کو چڑانے کے لیے نمعنی خیز باتیں کر رہا تھا عینہ

جلدی سے گاڑی سے اتر گئ انداز میں زار کے لیے خفگی

تھی وہ۔۔۔اپنے گھر کی جانب چل دی تو۔۔زار نے

زوردار ہارن دیا تھا۔۔اور گاڑی بھگا لے گیا حیا نے عینہ

کیطرف دیکھا

اس خون کلسا دینے والے انسان سے محبت کرتی ہو تم جسے

حیا نے غصے سے "تمھیں تڑپانے میں مزہ ارہا ہے

پوچھا۔۔۔

وہ جان بوجھ کر کر رہے ہیں یہ سب کچھ میرے

ساتھ

وہ منگنی کر رہے ہیں حیا تم دیکھو۔۔زرا میرے ایک

جرم کی سزا مجھے کتنی سخت مل رہی ہے تم بتاؤ

مما کے کسی بھی عمل میں میرا کیا قصور ہے

۔۔۔مجھے صرف چھپانے کی سزا مل رہی ہے کاش وہ اسکے گلے لگتی بری طرح رو "میں زار کو بتا دیتی۔۔۔ دی۔۔۔۔

وہ دونوں حیا کے گھر میں تھیں حیا کو بھی تکلیف ہوی تھی اسکی دوست کتنی مشکل میں تھی۔۔۔

میرا بس چلے تمھاری زندگی سے نکال کر پھینک دوں اسنے سر جھٹکا " اس زار نامی کیڑے کو

عینہ کا بلکل دل نہیں لگ رہا تھا کہیں بھی حیا کے کہنے کے باوجود وہ اسکے گھر نہیں گئ تھی اپنے گھر۔ آ گئ

روئے روئے چہرے سے اسنے اسفر کی بات صدام کو بتائ صدام نے پریشانی سے اسفر کو کال کی مگر اسفر چھوٹ چکا تھا اس وقت تک عینہ زار کی چالاکی پر بس دنگ تھی کہ وہ کتنی آرام سے ایک

انسان کو ھتا نے پہنچا چکا ھتا اور اب ۔۔۔ آزاد بھی ہو گیا ھتا وہ ۔۔۔

عینہ اپنے روم میں اگئ اداس اداس سی وہ ۔۔۔ سونے کی کوشش کرنا چاہتی تھی مگر ۔ رونا مسلسل آرہا ھتا کسی اور سے منگنی کسی اور کے نام کی انگوٹھی کیسے کیسے پہنا دے گا وہ اتنے آرام سے کیا اسے تکلیف نہیں ہو گی وہ کیوں ضد پر اڑ گیا وہ قبول کیوں نہیں کر لیتا یہ حقیقت ۔

عینہ بس سوچ سکتی تھی کیونکہ جتنی بار اس بات کا زکر اسنے کیا ھتا زار کے برے رویے سے گھبرا جاتی تھی روتے روتے ہیں اسکی آنکھ لگ گئ علم نہیں ہوا ۔

انس شاہ کے اختلاف کے باوجود افنین زار کا رشتہ
ماہی کے گھر لے جانے کو تیار تھیں

انس شاہ نہیں چاہتے تھے کہ ماہی زار کی بیوی بنے۔۔۔

مگر پھر بھی زار جان بوجھ کر اب انھیں وہ ہی
تکلیف دینے کو اڑ چکا تھا جب اسنے باپ کا اتنا
حارش رویہ دیکھا۔۔۔

تمھارا دماغ خراب ہو گیا ہے

میں چاہتا ہوں میرے بیٹے کی بیوی کم از کم اسکے
"سٹنڈرڈ کی تو ہو

سٹنڈرڈ کی تو آپکی دوسری بیوی بھی اپکے نہیں ہے بلکہ کچھ بھی
نہیں ہے شکل اچھی ہونے سے۔۔ کیا ہوتا ہے انسان کا
کردار جتنا برا اتنی بری شکل چلیں ماہی کا کردار تو اچھا ہے
زار نے سکون سے کہا وہ اف "یہ تلی جھے

جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا انس شاہ اور افنین

اسکے روم میں آئے تھے

بہت منہ پھٹ ہو چکے ہو تم۔ شروع دن سے تمھاری

"یہ بکواس برداشت کر رہا ہوں چاہ کیا رہے ہو۔۔

انس شاہ بھڑکے

صرف عالیہ سے آپکی علیحدگی میری ماں کا حق

۔۔۔اور کچھ نہیں۔۔۔

اسنے انکی آنکھوں میں دیکھتے باغی لہجے میں کہا

انس غصے سے بولے "یہ تو کبھی نہیں ہو گا

تو آپ نے کیوں سوچا میں وہ کروں گا جو آپ چاہ

اسنے بھڑکتے ہوئے کہا تو۔ افنین بیچ میں "رہے ہیں

اگئی۔۔

بہت عرصے بعد ہمارے گھر میں خوشیاں

آنے والی ہیں بہتر ہوگا انھیں آپ بھی قبول کرلیں

"جہاں۔بیٹا خوش ہے وہیں اسکی ہونے دیں

میں مان ہی نہیں سکتا اسکو ماہی میں کوئی انٹرسٹ

ہے بلاوجہ کسی کی زندگی خراب کرے گا صرف اور

"صرف دوسروں کو جلانے میں

آپکی تو خوش باش زندگی ہے تو سکون سے رہیں نہ

زارا اپنا کوٹ پھینکتا ہوا بولا۔۔۔"

انس اسے گھورتے رہے وہ بھی انھیں گھورتا رہا اور انس

چپ ہوکر باہر نکل گئے افنین نے بیٹے کے شانے پر ہاتھ

رکھا

مت الجھا کرو خوش رہو میں تو بہت خوش

"ہوں۔تم نے کسی کو چوز کیا مگر اسے خوش بھی رکھنا زار

وہ تھوڑا عاجز آتا بولا "جی ٹھیک ہے اب جاؤں

تھا۔۔افین نفی میں سر ہلاتی اس نک

چڑے کو ناشتے کا کہہ کر باہر چلی گئیں۔۔

جبکہ زار غصے میں ہی سہی تیار ہونے چلا گیا تھا

وہ آفس آیا تو ایک پل کے لیے سب ایمپلائز اسے دیکھتے

رہ گئے۔۔آج وہ رائل بلیو پینٹ کوٹ میں تھا۔۔

جبکہ براؤن گلاسز لگائے سنجیدہ سا۔۔وہ اپنے کیبن کی

جانب بڑھنے لگا کہ ایک منٹ کے لیے رکا۔۔۔

سنجیدگی سے اسنے کہا "مس ماہی کم ان ٹو مائے روم

۔۔اسکی ٹیبل پر۔۔دو آئی فونز رکھے تھے۔جو کہ اسنے آج ہی

منگوائے تھے۔۔ایک وہ۔۔عینہ کو دینے والا تھا جبکہ

دوسرا جو اسکی عین نے اسکا نقصان کیا تھا

اسکو بھرنے والا تھا۔

عینہ کا عکس اسکی آنکھوں میں اتر آیا۔۔۔اس لڑکی نے

۔۔ماہی کا نمبر برداشت نہیں کیا تھا۔۔تو وہ۔۔۔کیسے

اس سے منگنی برداشت کرے گی وہ سنجیدگی سے سوچ

رہا تھا مگر حل اسکے پاس بھی کچھ نہیں تھا۔۔وہ

انھیں سوچوں میں تھا کہ ماہی روم میں ناک کرکے

آئ وہ کچھ پریشان سی تھی

زار بولا تو وہ بیٹھ گئ۔۔ "پلیز سیٹ مس ماہی

کچھ دیر دونوں کے بیچ توقف رہا۔۔۔

جبکہ زار نے اپنی بات کی ابتدا کی ماہی تو سمجھ نہیں پا رہی

تھی اسنے کیوں بیٹھایا ہے اسکو۔۔۔

وہ "میں نے سنا ہے اپکو پیسوں کی ضرورت ہے

سنجیدگی سے کہا اسکی صورت دیکھ رہا تھا

ماہی ایکدم کنفیوز ہو گئ۔۔۔زار ہے ڈائریکٹ سوال پر

"ن۔۔ نہیں

وہ بولا۔۔ "میں جانتا ہوں آپکی مما بیمار ہیں

ماہی کی انکھیں بھیگ گئیں۔۔

زار بولا تو "میں آپکو پیسے دوں گا۔۔جتنے آپ چاہو

ماہی کی آنکھوں میں جیسے چمک سی اٹھی۔۔

جی سر میں نے لون کے لیے اپلائ کیا ہوا ہے آپ

ماہی "کی بہت مہربانی وہ گی گر آپ جلد اپرو کر دیں

تشکر بھری نظروں سے اسے دیکھنے لگی

نہیں لون کی بات نہیں ہے میں آپکو۔۔۔پیسے دوں گا

بنا کسی بھی واپسی کے مگر اکسے لیے آپکو میرا ایک کام

زار نے اب توجہ سے اسے دیکھا ماہی کچھ "کرنا ہو گا

کنفیوز سی لگی۔۔۔

بار یہ ہے کہ

وہ "۔ آپکو میرے ساتھا ایگریمنٹ کرنا ہو گا شادی کا

جیسے ہی بولا ماہی اپنی جگہ سے ایک دم کھڑی ہو گئ

حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی "جی سر

۔۔۔

زار نے اسے دوبارہ "بات سن لیں تحمل سے پہلے

بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

پیپر ایگریمنٹ ۔۔۔۔ آپکو مجھ سے منگنی کرنی وہ گی سب

سے پہلے اور میری کوشش ہو گی کہ منگنی پر ہی بات

ختم ہو جائے۔۔۔ لیکن اگر شادی تک جانا پڑا تو

۔۔۔ آپ اس ایگریمنٹ کے مطابق۔۔۔ مجھ سے

اسنے ایک کاغذ اسکی ”پیپر میرج کریں گی۔

حجاب بڑھا یا ماہی تو سانس روکے اسے دیکھ رہی تھی

مجھے اس وقت۔۔ آپکی مدد کی ضرورت ہے اور آپکو۔۔

پیسوں کی وجہ میں آپکو دے سکتا ہوں یہ ایک

وہ بولا۔ “طرح سے حجاب ہی ہے۔۔۔

نہیں تزبزب کا شکار تھی کہ یہ کیا باتیں کر رہا تھا وہ

اس سے

آپ گھر جا کر اچھے سے سوچ لیں۔۔۔یقیناً آپ

اپنی مدد ہے علاج وک زیادہ دیر ثلتع نہیں چاہیں گی مجھے

یقین ہے اپ اس بات پر اجائیں گی اور یہ یقینا

زار “جہاں مجھے دائرہ دے گا آپکو بھی اتنا ہی دے آگ

نے بات ختم کی۔

ماہی اس پیپر وہ بیٹھی گھور رہی تھی دوسری طرف زار۔۔۔ اسکے کنفیوز چہرے وک دیکھ کر

۔۔۔

اسے کچھ ٹائم لینے کا کہتے ہوئے۔۔ اسنے اسے جانے کا کہا

۔۔

ماہی فورا نکل کر باہر بھاگ گئ جبکہ زر کا چہرہ بے حد سنجیدہ تھا

وہ۔۔ پینک کلر میں جو عینہ ہے لیے خصوصی آرڈر کیا تھا اسنے سیل اٹھا کر۔۔ دیکھنے لگا۔۔۔۔

کافی غور سے اسنے اس سیل کو۔۔ تا دیر دیکھ ااور اکسے بعد اپنی مرضی کے مطابق وہ اس میں سیٹینگ کرے لگا تھا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عالیہ کے لیے زار کی منگنی ناقابل برداشت تھی

۔۔۔کون لڑکی تھی جواب نئے سرے سے اس گھر

میں آنے والی تھی وہ کافی ۔۔۔ تجسس میں تھی زار کی

پسند دیکھنے کے لیے

۔اصر۔۔۔اسے۔۔اس ان دیکھی لڑکی سے خود بخود

نفرت بھی ہونے لگی تھی

اب زار کی منگنی عینہ کی منگنی سے زیادہ اچھی وہ گی اور اسے

یقین تھا کہ زار کے آپس ہی اسک اوہ قیمتی سیٹ ہے

تبھی اسنے زار۔۔کے آنے کے بعد اس سے بات

کرنے کا سوچ لیا تھا

افین تو۔۔۔اس طرح خوش تھی کہ پہلی بار کوئی

خوشی ملی ہو عالیہ نے۔۔۔

اسے ۔۔۔ تیاریاں شروع کرتے دیکھا تو ہنس پڑی

ابھی کہ رشتہ وہا ۔۔ جب ہوئی بات ہوئی نہ دیکھا ۔۔ اور

وہ طنزیہ لہجے میں "تیریاں شروع کر دیں

سامان دیکھتی بولی ۔۔

افنین

۔۔لاونج میں موجود تھی

افنین نے اسکیطرف دیکھا ۔۔ مگر جوبا کوئی نہیں دیا

اسنے سکینہ سے ۔۔ سامان سمیٹنے کا کہا

وہ زرا "آپ اپنی بہو کو پانے پرانے کپڑے دینے والی ہیں

حیرانگی کا اظہار کرنے لگی

نہیں ۔۔۔ یہ پورانا نہیں ہے یہ انس کی امی کا دوپٹہ

ہے ۔۔۔ تو ۔۔۔ یہ پرانا نہیں وہ سکتا اور زار ۔۔۔ کی بیوی

کے لیے۔۔ یہ خصوصی دو چیزیں میں نے نکالیں ہیں

باقی تو بچے جیسے چاہیں شاپینگ کریں۔۔

افنین نے اسے بتایا" یہ کنگن اور یہ دوپٹہ

تو وہ دوپٹے و ک چند لمحے دیکھتی رہی اس دوپٹے پر سونے

کی تاروں سے کام تھا نگعا سے تو یہ دوپٹہ نہیں ملا تھا

جبکہا صولا تو یہ دوپٹہ اسکے پاسھ ہونا چاہیے تاج اور یہ

کنگن بھی

علیہ کا منہ بن چکا تھا۔۔۔ جبکہ نتاشہ کو ابھی اپنی امی

ہے گھر سے لوٹی تھیوہ بھی دنگ نظروں سے دوپٹے

پر ہوا سونے کی تاروں اک کام دیکھنے لگی تھی

زار کی منگنی کی خبر سن کر اسکا دل بھی جھلس چکا تھا۔۔

اسنے بھڑکتے ہوئے افہن۔ کس دیکھا

وہ "کل کیا ظ لڑکی کو اتنا قیمتی سامان دیا جائے آگے

چیڑ کر بولا تین دونوں کو ٹلیر انگیس سے دیکھنے لگی بھلا ان دونوں

اک اس معاملے میں کیا تعلق تھا کلخاص ہر

نتاشہ کا

افنین نے وہ سامان ان دونوں سے دور کیا اور

۔کمرے میں چلی گئ۔۔

اسے بلکل اچھا نہیں لگا اھتا ان دونوں کا انداز

۔پیچھلے عنلایہ کڑھتی رہ گئ۔۔۔

اسنے نتاشہ کیطرف دیکھا۔۔

اور اپنے چہرے کے ،اوہے درست کیے

تم نے گھر کب جانا ہے۔۔صدام سے کوئ بات

وہ پوچھنے لگی۔۔۔"کی یہ نہیں

صدام سے بات اس دن ہی وہ گئ کب وہ اپنی بہن سے

نتاشہ کا رویہ "اشاروں پر چلنا بند کرے آگے

بہت برا تھا

علایہ مسکرادی

مجھے پگ رہا آبلہ وہ پھپھڑو۔کے خوبا۔ آرہے تھے اور ایک

دم خوابوں کا بلبلا ٹوٹ گیا۔۔و

یسے تمھیں شوہر ہے پاس چلا جانا چاہیے اب اور جہاں

تک عینہ کی ابت یے اسے تو میں یہاں لے کر آؤں گی

وہ وہاں رہ رہی ہے۔۔اور اس تر سس ے رابطہ بھی نہیں

کرتی بیوقوف لڑکی اتنے شاندار رشتے کو گنوا نہ دے اپنی

وہ۔۔بولی اور۔۔۔ سر جھٹکتی وہاج سے "بیوقوف ہوں سے

چلی گئ جبکہ نتاشہ وک اسک طنز چھلبھس تھا

وہ جانتی تھیع ہ کیا بول کر گئ ہے وہ علایہ ہی پشت

گھورتی رہی۔۔۔

زار گھر لوٹا۔۔۔ تو کچھ۔۔ عجیب سا تاثر تھا چہرے پر

اسے۔۔۔ علم تو تھا ماہی مان جائے گی مگر دل میں

کوئی ایسی بات نہیں۔ تھی کوئی تسلی ہوئی سکون نہیں تاج

الٹا اسکے ابو نہیں چل رہا تھا لمحوں میں عینہ

تک پہنچ جائے۔۔ مگر۔۔۔ وہ اپنی ماں ہے کمرے

میں چلا گیا ایک طرف عالیہ اسکے

انتظار کر رہی تھی تو دوسری طرف نتاشہ۔۔۔

جبکہ وہ افنین کے پاس آیا اور اسنے اپنی ماں کو۔۔۔ ماہی

کے بارے میں تھوڑی سی بریفینگ کی تھی

افنین بہت خوش تھی وہ "میں کل ہی جاؤں گی

مسکرا دیا

اسنے ماں کا خوشی سے ''کیا آپ واقعی خوش ہیں

چمچماتا چہرہ دیکھا اور سوال کیا

وہ مسکرا دیں۔بہت خوش ہوں کیونکہ میں "ہاں

چاہتی ہوں میرا بیٹا ان سب جھمیلوں سے نکل

وہ بولیں تو زار نے گہرہ سانس بھرا ''جائے

اسنے کہا "تھک گیا ہوں تھوڑی دیر باہر جاؤں گا

"کھانا تو کھا لو

باہر ہی کھا لوں گا وہ کہہ کر نکل گیا جبکہ افین۔۔۔نے

ماہی کی تصویر دیکھی تھی پیاری لڑکی تھی

--

وہ مسکرا دی۔۔۔

زار باہر نکلا اس سے پہلے اپنے کمرے میں جاتا

۔۔۔عالیہ اسکے سامنے اگئ۔

انس شاہ

۔۔ابھی آفس میں ہی تھے زار نے نفرت سے

اسکیطرف دیکھا

عالیہ اسکی آنکھوں "میرا سیٹ واپس کرو

میں دیکھتی بولی

زار نے۔۔۔اسکیطرف دیکھا سرد سانس کھینچی اور

۔۔۔دیوار سے ٹیک لگالی وہ اوپر سے نیچے تک۔۔۔اسے۔۔

حقارت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"میرے کتے زندہ کرو

علایہ بھڑکی "میں نے نہیں مارا تمھارے کتوں کو

وہ اسی کی بات "میں نے تمھارا سیٹ میں چرایا

لٹا کر مڑنے لگا کیونکہ اس عورت کو ہو دیکھنا ہی

نہیں چاہتا تھا

زار اندر جاتا ہے علایہ نے اکس آیا تھا پکڑ لیا

زار نے اپنے ہاتھ کیطرف دیکھا اور پھر۔۔ علایہ کی طرف

وہ گھورتا ہوا چیخا "ہاتھ کیوں پکڑا ہے تم نے میرا

عالیہ ایکدم خفت زدہ سی ہو کر ہاتھ چھوڑ گئ

میں پوچھتا ہوں تم نے میرا ہاتھ کس جرت

وہ دھاڑا۔۔ "سے پکڑا ہے

ولایہ اسکے ایکدم بگڑنے پر۔۔۔ کچھ پریشان ہوئ تھی مگر

پھر پر ویا کیے بنا بولی ہکیونکہ تم چور ہو اور۔ تم نے میرا

سیٹ چراہ آیت جان بوجھ کر۔۔ میں نے۔۔

تمھارے کتوں کو مارا ہے۔۔ لیو نہط تم ایک نمبر کے گھٹیا

انسان ہو۔۔۔ اور۔۔ تم ڈیزرو کرتے تھے۔۔۔ اور ایک

بات سنو زار۔۔۔ جتنا تم مجھے ٹیز کرو گے میں تمھیں اس سے زیادہ کر دوں گی تم سمجھتے کیا ہو خود کو بہت بڑی چیز ہو تم

میں تمھیں بہت اچھی رح سمجھا سکتیں ہوں۔۔۔ کہ تمھاری صلیو کیا ہے۔۔ مگر انس کا لحاظ اجا تا ہے کہ کچھ زیادہ ہی جان۔۔ بس گئ ہے ان کی تم کی۔ مگر۔۔۔ کان کھول کر سن لو جو تم چاہتے ہو وہ میں ہوے نہیں دوں گی تمھاری ماں اسی طرح تمھاری آنکھوں کے سمانے دوسرے کمرے میں یوں ہی پڑی رہی گی اور گل سر کر زندگی گزارے گی۔۔

زار کا ہاتھ بلند ہوا اور علایہ کے منہ پر دو طمانچے پڑے تھے۔۔۔ علایہ ایکدم نیچے ج اگیری۔۔ اور انس ہے پاؤں میں ج گیری تھی وہ۔۔۔

انس شاہ نے

۔یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا بیٹے کو۔۔۔
حیرانگی سے دیکھنے لگے

زر کے انداز میں گھورنے میں زرا برابر بھی فرق نہیں

آیا تھا

تمھیں اس گھر سے میں بھی نکال نہ دوں تو نام بدل

وہ غرایا جبکہ انس شاہ نے پھر کچھ نہیں "دینا

دیا جں وہ بہت دنوں سے یہ سب برداشت کر رہے

تھے وہ آگے بڑھے اور اسی طرح زار کے منہ پر دو تھپڑ مار

دیے۔۔۔

جبکہ افنین دوڑ کر ان دونوں کے بیچ آئی تھی۔۔

یہ تمھارا بگڑا ہوا ہے۔۔۔ جاہل عورت

۔۔۔ تمھارا بگاڑا ہوا ہے تم نے اسکی اتنی گندی تربیت کی

ہے جو یہ بھی نہیں سوچتا کہ یہ منہ اٹھا کر

انس ”کو کو کہہ رہا ہے اور کس ہر اسکے اہاتھ اٹھایا ہے

شاہ بے قابو ہوتے افنین پر برسے زار۔۔۔۔۔نے انس

شاہ کا ہاتھ پکڑ لیا

میری ماں پر بولنے کی ضرورت نہیں اسنے میری

تربیت بہت اچھی کی ہے فرق آپکی ماں کی تربیت کا

ہے جو پا کی تربیت ابھی نہیں کر وہیں۔۔کہ آپ اپنی

اسنے باپ وہ ماں ”ذات سے کسی کو کوئی خوشی دے دیں

سے دور دھکیا لشکوہا بھری نگاہوں سے اسے دیکھتا اور

نفرت کی نگاہ دین پر ڈالتا وہ وہاں سے اپنی ماں وہ ہے کر

اکسے کمرے میں چلا گیا جبکہ افنین نے رونا ڈالا

ہوا تھا وہ۔۔۔چیخ چیخ کر رو رہی تھی اسکی انک سے

خون نکل رہا تھا انس شاہ ایک اسکیطرف بڑھے

جبکہ افنین اندر زار کی ناک سے نکلتے خون کو روتے ہوئے

صاف کرنے لگی وہ چہرہ موڑ گیا۔۔

مجھے باہر جانا ہے کچھ دیر۔۔۔کے لیے آپ روم لاک

وہ بولا۔۔۔ ”کر لیں۔۔

وہ باہر نکل ”زار کہاں جا رہے ہو بات سنو میری

گیا

۔۔پہلے روز کیطرح جنون اٹھے تھے اسکے اندر آج

اس عورت کی حمایت میں اسکے باپ نے ا

سپر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔تو سزا پوری۔۔اسکی اولاد کو

ملنی تھی۔

عالیہ کے رونے کی آواز آرہی تھی۔۔

”ریلکس ہو جاؤ

زار مجھ سے نفرت کرتا ہے آپکو پتہ ہے میرا نکیلس

بھی اسکے پاس ہی ہے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے

اسنے"

عالیہ نے اپنی آنکھیں صاف کیں

اسکیطرف سے میں تم سے معافی مانگتا ہوں

"کیوں وہ معافی مانگے گا تو کیا ہو جائے گا اسے

عالیہ چمک کر بولی۔

یہ کون سا طریقہ ہے یہ تربیت کی ہے

افنین نے اسکی

آپ لوگوں کے پیار نے سر پر چڑھا لیا اسے

کہ میرے منہ

عالیہ نے "پر تھپڑ مارا ہے اسنے انس

بھڑک کر دیکھا

انس شرمندہ سے بیٹھے تھے۔۔

یہ تو وہ مجھ سے معافی مانگے گا ورنہ ٹھیک ہے پھر

میں بھی اپنے بچوں کے پاس چلی جاؤں گی جب

میری

وہ بولی اور سر جھٹک کر۔۔ ”کوئی اہمیت ہی نہیں

روسری طرف کرلیا

مانگے گا وہ تمام سے معافی تم دل پر مت لو میں دیکھ

انس بولے اور اسکی جانب دیکھا “لوں گا اسے

عالیہ نے

خفگی سے منہ موڑلیا

اچھا غصہ مت کرو دیکھو میں نے بھی اسپر پہلی بار

ہاتھ

“اٹھایا ہے۔۔۔ تمہارے لیے

انس کو زرا افسوس تھا مگر زار کی حرکت ناقابل

برداشت

تھی اگر بچپن میں لگائے ہوتے تو آج یہ نوبت نہ

آتی وہ

بولی اور انس خاموش ہو گئے زار نے انھیں

شرمندہ کر دیا

تھا جبکہ انھیں افنین پر بھی غصہ تھا۔۔

یہ جو آپکی پہلی بیوی ہے نہ پیچھے پیچھے رہ کر وہ

سارے کام کراتی ہے زار سے یہ لوگ تو چاہتے ہی

یہ ہیں

عالیہ نے کہا تو انس "مجھے اور آپکو الگ کر دیں

شاہ

نے گھیرہ سانس بھرا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔

زیادہ مت لیں حمایت افنین کی میرے سامنے

ہے ہی کیا

وہ آخری لفظ ہلکی آواز میں بولی تھی "اس میں۔

دیکھو میں تمھیں کہہ تو رہا ہوں میں دیکھ لوں گا تم

انس شاہ نے اسکا ہاتھ تھاما "فکر مت کرو

آپ نے کہا تھا آپ عینہ ممکو یہاں لے آئیں گے

میرے بچے

میرے پاس رہے گے آپکے پاس اتنی بھی

فرصت نہیں کہ

عالیہ نے لگے ہاتھ "میرے بچے یہاں لے آئیں

دوسرا اشکوا

بھی کر ڈالا۔۔۔

ہاں یہ مسٹیک ہو گئ میں کل ہی جاؤں گا ان لوگوں کے

وہ بولے تو عالیہ نے "پاس اب رونا تو بند کرو

سر ہلایا۔۔۔

وہ ہلکے سے مسکرائے "ریلکس

آپکے بیٹے نے تھپڑ مارا ہے مجھے میں کس طرح

ریلکس

وہ بگڑتے ہوئے بولی جبکہ انس شاہ کو یہ "ہو جاؤں

بات

بری طرح چبھ رہی تھی وہ خاموشی سے اسکے اسطرح

کے رویے پر اٹھ کر واشروم چلے گئے جبکہ عالیہ

نے۔۔

پیچھے سے مسکرا کر آنسو صاف کیے

بہت اچھا کیا زار تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھا کر جزباتی ہو

کر اپنے آپ پر یہ ثابت کر کے کہ تم مجھ سے کتنی

نفرت

کرتے ہو اور اب میرے لیے تم نے کتنے راستے

آسان کر دیے

وہ ہنس پڑی۔۔ "ہیں اسکا انھیں خود بھی اندازا نہی

اپنا نیکلس تو میں تم سے لے کر رہو گی ور۔۔۔ تمھیں

نقصان پہنچانا اب میرا پسندیدہ کام ہے زار انس

شاہ

تمھیں اس گھر اور انس کی زندگی سے نکال کر پھینک

وہ دانت پیس کر بولی۔۔ "نہ دیا تو عالیہ نام نہیں

یہ تھپڑ تمھیں مہنگے پڑھیں گے بہت پیاری ہے

نہ تمھیں

تمھاری ماں اب ۔۔۔ تمھیں بہت اچھے سے سبق سیکھا

"کر خود ان تھپڑوں کا بدلہ لوں گی میں

اسنے سر جھٹک اور ۔۔ اپنے گال دیکھتی ۔۔۔ خون صاف

کرنے لگی انس نے صاف کر تو دیا تھا مگر ۔۔ اسکے باوجود بھی صاف کرنے میں لگی تھی وہ زار کی انگلیوں کے نشان اسکے منہ پر چھپے ہوئے تھے جن کو دیکھ کر خون کھول رہا تھا مگر تسلی تھی یہ ہی نشان اسکے منہ

پر بھی تھے جو انس شاہ نے اسکی حمایت میں زار کو مارے تھے اب بس فرق اتنا تھا کہ ۔۔ عالیہ خود یہ

تھپڑ مار کر بدلہ اپنے طور پر لینا چاہتی تھی

اسنے سوچا اور اپنا چہرہ دیکھنے لگی زار کے لیے

نفرت

میں بے حد اضافہ ہو رہا تھا اسکی۔

زار تیز ڈرائیو کر تا رات بارہ بجے کے قریب عینہ کے

گھر

کے باہر کھڑا تھا وہ جانتا تھا اندر صدام ہو گا تبھی

اسنے

حیا کے سیل فون پر کانٹیکٹ کیا تھا

"عینہ سے کہو۔۔باہر آئے ورنہ میں اندر چلا جاؤں گا

اسنے کہہ کر کھٹک سے فون بند کر دیا اور پانچ منٹ

میں

حیا دروازے پر تھی۔۔ اس نے زار کی جانب دیکھا

وہ۔۔

پراڈو کے شیشے چڑھائے ہوئے تھا نظر تو نہیں آ

رہا تھا۔۔

مگر اس وقت وہ کیوں آیا تھا اسے غصہ آنے لگا

اسنے کال

بیک کی

میں نہیں کہنے والی اسے کچھ چند لمحے اسکی زندگی

"میں بھی سکون کے رہنے دیں مسٹر زار

وہ بولی تو زار نے دروازہ کھولا فون اندر ہی پھینک دیا

اور بنا حیا کیطرف دیکھے وہ عینہ کے گھر کا دروازہ

تیزی

سے بجا گیا۔۔

اتنی تیزی سے دروازہ بجایا تھا کہ حیا سٹپٹا گئی ”ز۔۔

۔۔۔

وہ جلدی سے آگے بڑھی۔۔ کیونکہ اندر سے قدموں کی آواز

آرہی تھی ویسے تو یہ اچھا ہی تھا کہ زار سامنے آرہا تھا

مگر اس وقت۔۔ شاید یہ وقت درست

نہیں تھا اسکے سامنے

آنے کا کیونکہ حیا اسکی ناک سے بہتے خون کو دیکھ کر

سہم سی گئی تھی۔۔۔

اسے معملہ سیریس لگ رہا تھا

حیا کے آگے بڑھتے ہی زار نے۔۔ قدم پیچھے کیا اور تبھی

صدام نے دروازہ کھول دیا

وہ حیرانگی سے حیا کو دیکھنے لگا

"ایسے زور سے دروازہ کیوں بجایا ہے تم نے

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔

آپکے دل کا کبھی میرے لیے نہیں کھلے گا۔۔۔ تو اس

زور

دار آواز سے کیا فرق پڑتا ہے دراصل امی چلی گئیں

ہیں

وہ بولی۔۔۔ "۔۔عینہ کو بلانے آئی ہوں گھر پر اکیلی ہوں

صدام۔۔ چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور گہرا سانس

بھرا

صدام بولا۔۔۔ "سو گئی ہے شاید وہ

وہ بولا تو حیا نے پلٹ کر "تم بھی یہیں ٹھر جاؤ

اسکی

طرف دیکھا

وہ اسکیطرف دیکھنے لگی "آپکے گھر

"تمھارا مجھ پر اٹھتے بیٹھتے طنز کرنا ضروری ہے

صدام چیڑ گیا پہلے ہی نتاشہ کے عجیب رویے پر وہ

سمجھ نہیں پا رہا تھا---

طنز نہیں کر رہی اتنی مجال نہیں دی آپ نے مجھے

اسنے"

کہا اور عینہ کے کمرے میں گھس گئ--

اور سوتی ہوئ عینہ کو جھنجھوڑ دیا "عین

اسکے پیپرز چل رہے تھے تبھی-- تھکی تھکی جلدی سو

جاتی تھی

عینہ اسکے دو بار جھنجھوڑنے پر اٹھ گئ۔۔

"باہر زار کھڑا ہے اٹھو نکلو یہاں سے

وہ چیختی چیختی رکی "کیا

"حیا بھائ۔۔۔بھائ تو گھر پر ہیں وہ کیسے آئے یہاں

عینہ گھبرا اچلی تھی

میں نے صدام کو کہا ہے امی گھر نہیں ہے تم
میرے پاس

حیا بولی تو عینہ نے تشکر بھری "رات تک جاؤ
نظر اٹھائ

"اب اٹھو جلدی۔۔معملہ کچھ سنجیدہ ہے

وہ دونوں ہلکی آواز میں بول رہیں تھیں صدام خاموشی

سے کمرے سے دور کھڑا بس ان دونوں کی

حرکات دیکھ

رہا تھا آواز تو آ نہیں رہی تھی اسے۔۔

وہ دونوں باہر آئیں عینہ نے نظریں بھائی پر اٹھائیں

وہ بولی۔۔۔ کچھ گھبرائی "بھائی کیا۔۔ میں۔۔ جاو

ہوئے تھی

وہ بولا۔۔۔ "تمھارا پیپر ہے کل رات بھر مت جاگنا

عینہ نے کہا۔ "ج۔۔جی

فکر مت کریں آپ سے کہیں زیادہ قیمتی ہے عینہ

میرے لیے"

وہ پھر سے بولی تھی۔۔۔

معلوم ہے۔۔ یہ اطلاع دینے کی ضرورت نہیں تھی

خیال

"رکھنا اپنا دونوں

وہ بولا اور اپنے روم میں چلا گیا وہ دونوں فورا باہر نکلی

عینہ ۔۔ کو حیا کے سامنے زار کے پاس جاتے ہوئے

عجیب

گھبراہٹ سی ہو رہی تھی شرمندگی الگ کے وہ

لوگ کیسے

صدام سے جھوٹ بول چکیں تھیں اب وہ زار کے

ساتھ چلی

جائے گی حیا خاموشی سے اسے دیکھنے لگی ۔۔۔

وہ حیا کی شکل دیکھنے لگی "میں میں کیا کروں حیا

اس وقت اپنی محبت کا ثبوت دوا سکی آنکھیں کسی

اچھے عمل کی گواہی نہیں دے رہیں ۔۔۔ میں نہیں

جانتی

ہمارا ایسے عمل درست ہے کہ غلط مگر فلحال۔۔۔

یہ حبا نو کے

اسکی ناک سے خون کیوں بہہ رہا ہے یہ پھر

اسکی آنکھوں

"میں جنون کیوں ہے

حیا بولی جبکہ عینہ یہ چند جملے سن کر بے تابی سے

پلٹی تھی زار کیطرف اسکے بعد اسنے کچھ نہیں سوچا

اور دروازہ کھول کر وہ جیسے ہی اندر بیٹھی زار کو دیکھ

کر ایکدم منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔۔۔۔

"ز۔۔زار

وہ سفید قمیض شلوار میں تھا ہمیشہ کیطرح بے حد

حسین لگ رہا تھا۔۔۔ سفید رنگ اسکی چمکتی

رنگت کو

اور بھی نکھر رہا تھا جبکہ عینہ خود گلابی لباس میں

پریشانی سے زار کا چہرہ دیکھ رہی تھی جس نے ایک

لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا تھا

”زار آپکو چوٹ کیسے لگی

وہ پریشانی سے پوچھنے لگی

مگر زار نے بیچ میں ہی ٹوک دیا۔۔ آنکھیں ”ششش

اسپر

نکالتا وہ اسے روک چکا تھا کہ بولنے سے گریز کرے۔۔۔

عینہ رک گئی سانس روکے اسے دیکھنے لگی بلاشبہ وہ

بہت

ہینڈسم تھا اور۔۔ ہر صورتحال میں ہینڈسم

لگتا تھا مگر۔۔

وہ اس وقت ڈر رہی تھی اس سے۔۔

زارخاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ عینہ بھی ساتھ بیٹھی تھی

رات ہونے کے باعث رش کم تھا عینہ کا دل

دھڑک رہا تھا

وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ کہاں جا رہے ہیں مگر

ہمت

نہیں تھی...

اچانک گاڑی ایک بیلڈنگ کے سامنے رکی عینہ کو

یہ رات کا

اندھیرہ یہ تنہائی یہ جگہ... اسکا دل گھبرا

رہا تھا بند سا

ہو رہا تھا

زار اترا اور دوسری طرف سے اسکو اترتا اسکا ہاتھ

سختی سے جکڑ تا۔۔ بیلڈینگ کے اندر داخل ہوا۔۔

بیلڈنگ کے باہر کچھ مرد کھڑے تھے جنھوں نے ان

دونوں

کو دیکھا تو معنی خیزی سے ایک دوسرے کو دیکھنے

لگے

مگر زار کی سنجیدگی کے آگے کچھ کہہ نہیں پایا تھا

کوئی وہ اسے لفٹ کے ذریعے اوپر لے گیا تھا عینہ بمشکل

خود کو رونے سے بعض رکھے ہوئے تھی۔۔

زارا اسے ایک فلیٹ میں لے آیا۔۔ اور بیچ میں

دھکیل کر اسنے

فلیٹ کا دروازہ دھاڑ سے بند کیا کہ۔۔ ایسا لگا اگر

دروازہ

مظبوط نہ ہوتا تو ٹوٹ کر گیر جاتا۔۔۔

عینہ نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا اور اسکے آنسو نکل گئے

اگر تم نے رونا دھونا ڈالا تو آج تمھارے ساتھ وہ کروں گا کہ

"کل صبح کسی کو شکل دیکھانے کے قابل نہیں رہو گی

وہ چلایا

عینہ کے آنسو گال پر پھسلنے لگے

وہ "ک۔۔۔کک کیا ہے میں نے اب۔

معصومیت سے اسکی

شکل دیکھ رہی تھی

کیوں ہو تم اسکی بیٹی ہاں کیوں ہو بس ایک بار کہہ دو تم

اسکی بیٹی نہیں ہو وہ عورت وہ تیج عورت۔۔۔آخر

میں نے

اسنے کھینچ کر ٹیبل پر لات "تم سے محبت کی ہی کیوں

عینہ کی چیخ نکل گئی "

عینہ کا دل ایک ڈوب کر ابھرا تھا۔۔ ”ز۔۔زار

وہ بھڑک کر اسکی جانب دیکھنے “مر گیا زار

لگا

عینہ اسکے نزدیک ہوئی۔۔۔ “ایسے مت کہیں

زار پھولتی سانسوں سے اسے دیکھ رہا تھا

عینہ نے۔۔۔اسکی ناک سے بہتے خون پر اپنی انگلی رکھی۔۔

گلابی لباس میں گلابی گلابی چہرے کے ساتھ وہ زار

کا

دماغ اور خراب کر رہی تھی

زار نے اسکی کلائی جکڑلی۔۔۔

”عینہ صرف زار کی ہے

اسنے۔۔اسکی پسند کی بات کرنا چاہی تھی۔۔۔

زار دانت پیس کر بولا۔۔

عینہ کو برا لگا تھا وہ اسکی ماں کے بارے میں کیسے بات

کر رہا تھا مگر اس وقت وہ کبھی بھی اسکے خلاف

نہیں

جا سکتی تھی

اسنے آہستگی سے پوچھنا چاہا شاید زار "ہ۔۔ ہوا کیا ہے

اسکے

قابو میں آ ہی جائے۔۔۔

اسنے اسے۔۔ دور جھٹکا۔۔۔ "تم کیا کر لو گی جان کر

اور بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ آئینے میں اپنے گال پر پڑے

نشانوں کو دیکھنے لگا۔۔

اگر وہ عالیہ کو نشان دے کر آیا تھا تو اسکے باپ نے

ویسے

ہی نشان اسکے چہرے پر چھاپ دیے تھے

آئینے کے پیچھے سے اٹھتے عینہ کے عکس کو زار نے۔۔۔

گھور کر دیکھا۔۔۔

وہ بھڑک کر بولا۔۔۔ "ادھر آؤ

عینہ بلا توقف کے اسکے پاس چلی گئ

اسنے۔۔عینہ۔۔۔ "جانتی وہ آج میں نے کیا کیا ہے

کی کمر

میں بازو حائل کر کے اسکو ایک ہاتھ کی مدد سے اٹھا

کر۔۔

سامنے ڈریسنگ پر بیٹھا دیا۔۔۔

عینہ۔۔ سن رہی تھی مگر بولی کچھ نہیں اسکا دل

دھڑک رہا تھا۔۔

آج میں نے تمھاری ماں کے منہ پر تھپڑ دے کر مارا

ہے اور

یہ نشان اسکی حمایت میں میرے باپ

نے مجھے دیے ہیں"

وہ بولا عینہ کا منہ کھل گیا وہ حیرانگی سے زرا کو

دیکھنے لگی

وہ شاکڈ تھی "آپ۔۔آپ نے مما کو مارا ہے

زارا اسکی آنکھوں میں اپنی ماں کے لیے کنسرن دیکھ "ہاں

کر تلملا اٹھا تھا اندر ہی اندر اسنے عینہ کا ہاتھ سختی

سے جکڑ لیا۔۔

کیا تمھیں تکلیف ہو رہی ہے عینہ یہ سن کر کے

میں نے

تمھاری ماں کو مارا جبکہ میں نے تمھیں بھی ساتھ

بتایا ہے کہ میرے باپ نے اسکی حمایت

میں مجھے مارا

وہ بولا۔۔عینہ کو لگا وہ اسکی کلائی توڑ دے گا "پہلی بار

۔۔مگر وہ کیسے کر سکتا تھا وہ اسکی ماں پر ہاتھ کیسے

اٹھا سکتا تھا

آپ نے ایسا کیوں کیا آپ سے بڑی ہیں آپ ان

سے نفرت کرتے

ہیں ٹھیک ہے زار میں آپکو نہیں رکو گی۔۔۔مگر

آپ انپر

ہاتھ اٹھائیں گے کوئی تو لحاظ کریں ماں ہیں وہ میری"

وہ بھیگے لہجے میں بولی

زار مسکرا دیا اس سے دور ہو گیا۔۔سامنے صوفے پر

بیٹھ

گیا عینہ جلدی سے نیچے اتر گئ

زار۔۔ ہنسا اور اسکی اجنبی دیکھنے لگا

پہلے بھی تمھارے منہ پر اسکی حمایت تھی اور اب بھی

تم نے کچھ بھی جانے بنا اسکی حمایت لے لی بلکل میرے

زار نے ہاتھ اٹھا کر تالی بجائ۔۔۔ "باپ کیطرح۔۔۔

عینہ خاموش ہو گئ۔۔۔

اسکو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کچھ بھی تھا ہاتھ

اٹھانا زار کا اسکی ماں پر کسی صورت نہیں بنتا تھا

زار کی بے چینی اور برداشت سے باہر ہوتے حالات۔۔ اسکے

بار بار باؤں کے ہلانے سے واضح ہو رہے تھے۔۔۔ جبکہ عینہ

دیکھ رہی تھی اسے

اس وقت لڑنا ایکطرف رکھ دیا اور ویسے بھی وہ اس

سے

کبھی لڑتی نہیں تھی وہ خود ہی خفا ہوتا تھا اسپر وہ

اسکے نزدیک آگئ۔۔۔

زار نے اسکی جانب نہیں دیکھا جیسے باپ سے جتنا

شکوہ

ہوا عینہ سے بھی اتنا ہی ہو۔۔۔

عینہ نے اپنے پاؤں سے شوز اتارے اور۔۔وہ۔۔زار کے پاؤں

میں بیٹھ گئ۔۔

زار نے چونک کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔

جبکہ عینہ نے اسکی ہلتی ٹانگ پر اپنا بازو رکھا اور پھر

وہ

اپنا سر اسکی ٹانگ پر رکھ گئ۔۔۔

زار۔۔۔ تھم گیا۔۔۔

"زار

وہ بڑی چاہت سے بولی تھی زار کو لگا یہ جلتے وجود پر

ایکدم نرم پھوار سی پڑی ہو۔۔۔

عینہ نے اسکی جانب نگاہ اٹھائ وہ۔۔ اسی کیطرف دیکھ

رہا تھا۔۔۔۔

وہ سوال کرنے لگی۔۔۔۔ "مما نے آپکو ہرٹ کیا۔۔۔

تمھاری ماں مجھے ہرٹ نہیں کرتی وہ۔۔ صرف یہ

چاہتی ہے

کہ میرا باپ مجھ سے نفرت کرے اور میں یہ

سب جا کر

اسنے دانت پیس کر اسکی جانب دیکھا۔۔عینہ

شرمندہ ہو

گئ تھی وہ جانتی تھی اسکی ماں نے ضرور کچھ کیا تھا

مگر پھر بھی زار کو ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔۔۔

میں آپ سے انکی طرف سے معافی مانگتی ہوں

میں ڈیڈ

"سے بھی

وہ زبان دبا گئ زار کو پسند جو نہیں تھا

میرا مطلب انکل سے بھی بات کرلوں گی انکا دل آپکی

طرف سے صاف کروں گی

زار نے اسکا بازو پکڑ کر اسکو اپنے قدموں میں سے

اٹھایا

ضرورت نہیں اتنی تگودو کی۔۔۔ تمھاری جان پر زار کا

بوجھ ہی کافی ہے اسے اٹھاؤ پہلے ۔۔۔۔اور رہ گئ تمھاری

ماں ۔۔۔وہ معافی خود مانگے گی ۔۔۔زار کسی کے آگے

"جھکنے کے لیے پیدا نہیں ہوا عینہ ۔۔۔

اسنے ۔۔عینہ کو بلکل اپنے ساتھ بیٹھا لیا عینہ کی
سانسیں

بھاری ہونے لگیں

وہ اسکے کان کے نزدیک ہوا اسپر چھانے لگا "جس دن

تھا

عینہ کو لگا وہ صوفے میں دھنس جائے گی

جس دن بھی تم میرے بچے کی ماں بنی اس دن ۔۔بلکل

اس دن ۔۔میں تمھاری ماں کے سامنے ۔۔ہمارا نکاح

کھولوں

گا۔۔۔اور ڈائریکٹ ہارٹ اٹیک دلوا کر اسے دنیا سے

رخصت

کر دوں گا"

وہ شاید خود کو تسلی دے رہا تھا کہ وہ یہاں سنبھال لے

گا۔۔۔عینہ نے اسکی جانب دیکھا آنکھیں بھیگ

گئ تھی

سچ بتاتی تو وہ اسی دن سے ڈرتی تھی۔۔۔

بدلہ لینے آیا تھا میں تم سے مگر تم شاید سمجھ گئ ہو

زار کو انگلیوں پر کیسے نچپانا ہے۔۔۔مجھے ناچنے کا شوق

نہیں عینہ پھر بھی نچپا رہی ہو تم مجھے"

کہتے ساتھ ہی وہ دونوں ہاتھ اسکی گردن میں حائل کرتا

اسکے چہرے پر جھک گیا۔۔

عینہ کے پاس سانس لینے کی مہلت نہیں تھا کہ وہ

اپنے

منہ سے کوئی لفظ بھی نکالتی

زار نے اسکے دونوں ہاتھ اپنی گردن میں حائل کر

لیے وہ اس وقت شاید کوئی اور بات سننا نہیں

چاہتا تھا۔۔

عینہ۔۔اسکی مرضی کے آگے ایک لفظ نہیں بولنا

چاہتی تھی تبھی۔۔خود کو اسکے سپرد کر دیا۔۔۔

وہ۔۔کچھ دیر بعد اپنی مرضی سے دور ہوا۔۔

وہ بھیگے لہجے میں بولی "میں رسوا ہو جاؤں گی

زار نے اسے بازوں میں بھر لیا۔۔۔

اسنے آہستگی سے کہا۔۔۔ "مل کر ہوں گے

"میں جانتی ہوں آپ کل خود کو بچالیں گے

وہ اسکی نظروں سے گھبراتی خود میں سمٹتی

شکوہ کر گئی۔۔۔

"اور تمھیں مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا۔۔۔۔

گھمبیر لہجے میں کہتا وہ۔۔۔اپنی من مانیوں پر اتر چکا

تھا عینہ نے بھی لفظوں پر قفل ڈال کر اسکی خواہش کا

احترام کیا تھا

عینہ نے زار کیطرف دیکھا۔۔وہ گھیری نیند میں

تھا۔۔

یہ سونے کا ڈرامہ کر رہا تھا۔۔ وہ اسے اب گھورنے

لگی

تھی اسنے بار بار کہا تھا اسکا پیپر ہے مگر وہ جان

بوجھ کر وقت گزار رہا تھا

”زار بھائی حیا کے گھر پہنچ جائیں گے

وہ اب اسے جھنجھوڑ کر بولی۔۔

تمھارے بھائی کو نہیں پتہ ایسے نازک لمحات

میں بیچ

”میں ٹانگیں نہیں اڑاتے

وہ بولا اور تکیہ منہ پر رکھ کر رخ پھیر لیا

”دن نکل آیا تو پریشانی ہو جائے گی پلیز اٹھ جائیں

وہ تکیہ کھینچ کر بولی۔۔۔

توراتے کی تنہائیوں میں آپ میرے ساتھ کر

کیا رہی

وہ پر سکون تھا تبھی دلچسپی سے اسں "ہیں مسز زار

کا چہرہ دیکھتا بولا۔۔۔

"ڈر نہیں لگتا آپکو۔۔۔اس معاشرے سے

وہ اسکے لمبے بالوں میں ہاتھ پھنساتا بولا۔۔۔لہجہ

گھمبیر تھا۔۔۔جس پر عینہ کی سانسوں کا اتھل پتھل

ہونا جائز تھا

عینہ اسکی باتوں سے سرخ سی ہو رہی تھی۔۔

اپنے شوہر کے ساتھ ہوں۔۔۔اور میں تو چاہتی ہوں

پتہ

"لگ جائے دنیا کو کہ عینہ صرف آپکی بیوی ہے

اب گھور کیوں رہی ہو میں نے کب دس بارہ

شادیاں

وہ سر جھٹک گیا۔۔۔ ”کر رکھیں ہیں

ایک بیوی مجھ سے سنبھل نہیں رہی دس بارہ کا

وہ مسکراہٹ روکنے لگا “کیا خیال ہے

کتنے افسوس کی بات ہے اپنی کرنے پر آتے ہیں میری

فیلنگز کی پرواہ بھی نہیں کرتے پھر بھی کہتے ہیں ایک

اسنے منہ بنا لیا “بیوی نہیں سنبھل رہی

اور ویسے بھی مجھے سلگانے کے لیے ایک اور منگنی کر

وہ بولی لہجہ بجھ سا گیا۔۔۔ ”تو رہے ہیں

اسنے جتایا۔۔۔ “ہاں کر تو رہا ہوں اور کروں گا بھی

آپکو شرم نہیں آتی میری مجبوریوں کا فائدہ

وہ آہستگی سے بولی تھی۔۔۔

"آپکو شرم نہیں آتی اتنا خوبصورت دیکھتے ہوئے

وہ وارفتہ نگاہوں سے عینہ کو دیکھتا بولا

عینہ کا چہرہ جھک گیا شرم وحیا سے گال سرخ ہو گئے۔۔۔۔

"میرے بچے تم پر نہیں جانے چاہیے

اسنے۔۔۔عینہ کا گال سہلایا۔۔۔

عینہ ویسے تو اس بات سے گھبرا جاتی تھی مگر نہ سمجھی سے پھر بھی اسے دیکھ رہی تھی جو بیڈ سے

اٹھ چکا تھا۔۔۔

وہ ہنس دیا۔۔

اگر تمھارے جیسے ہوئے تو میں نہ چاہتے ہوئے بھی انکا

عاشق ہو جاؤں گا اور۔۔۔ کیسے پاگل کرنا چاہ رہی ہو

"تم مجھے

وہ بولا اور ایک خوبصورت سی جارت کی عینہ کے

لیے یہ لمحے بہت حسین تھے مگر کاش جائز

طریقے سے

ہوتے۔۔یا آتے اسکی زندگی میں یہ چھپ چھپ

کر ملنا

اور اسکی مرضی اور خواہش پوری کرنا وہ ہر بار نئے

سرے سے ڈرتی تھی۔۔اس بات کو لے کر۔۔۔

زار البتہ خوش تھا۔۔۔ معلوم نہیں کیوں۔۔۔

عینہ بھی اٹھی۔۔ "زار گھر چلیں

"اتنی کیا جلدی ہے ابھی دن کب نکال ہے

وہ آنکھ دبا گیا اسے تنگ کرنے میں شاید مزا آرہا

تھا

عینہ کا دل بے ہنگم سا دھڑکا ”زار

“آپ بے شرم ہیں کافی۔۔۔پہلے لگتے نہیں تھے اتنا

وہ خفگی سے بولی۔۔۔

وہ ہاتھ میں واچ ڈال کر۔۔۔بالوں “شرم تم کرتی تو ہو

میں برش چلانے لگا۔۔

عینہ کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

زار اسے نوٹ کر رہا تھا مگر لبوں کی تراش میں

اسکی

محویت دیکھ کر۔۔ہنسی دبا گیا۔۔۔

ایکدم زار نے اسکے آگے ہاتھ لہرایا عینہ ڈر گئی۔۔۔

کچھ دیر وہ اسکے سینے سے لگی رہی

اسنے پکارہ ”زار

زار نے بہت دھیان سے اسے سنا تھا ”ہمم

“کل آپ مجھ سے بدلا لینے والے تھے

وہ اسکے الفاظ یاد کرتی بولی۔۔۔

وہ منکر نہیں ہوا تھا ”ہاں

وہ بولی ”کیوں

وہ بنا لگی لپٹی کے بولا۔۔ “مجھے غصہ آرہا تھا

وہ افسوس سے اسے ”مما کا غصہ آپ مجھ پر اتاریں گے

دیکھنے لگی

زار مجھے ڈر لگتا ہے اپنی نکاح والی رات سے پلیز اس

“روپ میں دوبارہ کبھی مت آیئے گا

وہ بولی اور دوبارہ سے اسکے سینے میں چہرہ چھپا گئ

زارخاموش ہی رہا۔۔

عینہ ایکدم چیختی اس سے دور ہوئ ”زار

وہ اپنی مسکراہٹ روکتا اسے دیکھنے لگا۔۔کیسے بچوں

والی حرکتیں کر رہی تھی

”آپ کس سے منگنی کر رہے ہیں

دونوں ہاتھ کمر پر رکھے وہ اسے گھورنے لگی

اسنے۔۔ سکون سے جواب دیا“ ماہی سے

عینہ کی آنکھوں میں حیرانگی اتر آئ اور اسنے بے بسی

کچھ غصے کچھ بھڑکتے ہوئے اسے دیکھا

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ ماہی سے منگنی کریں

گے مجھے لگ یہ ہی رہا تھا آپ کسی اور سے پیار

کرنے

”لگے ہیں

وہ اسکو مزید بولنے سے روک گیا ”اے

سب کہو مگر یہ مت کہو کسی اور سے پیار کرنے لگا

”ہوں

زار جنھیں پیار ہوتا ہے کسی اور سے مینگنیاں نہیں کرتے

اور انکی آنکھوں میں یہ ڈھٹائی نہیں ہوتی جو آپ

کے

وہ غصے سے بولی ”ہے

زار کا قہقہہ نکلا۔۔۔

تم جلو گی نہ بس مجھے مزا آئے گا اور کیا آخر

رکھا

ہے منگنی میں نکاح میں تو تم ہو نہ میرے بچوں
کی

"ماں تو تم بنو گی نہ پھر یہ منگنی کی کیا حیثیت

آپ آپ جان بوجھ کر یہ فضول حرکتیں کر
رہے ہیں وہ

وہ اب بھی غصے میں تھی "اگر آپکو پسند کرنے لگی تو

جب یار من آپ مجھے سلگا سکتی ہو اس اسفر کے
ساتھ

گھوم پھیر کر تو میں اپنی منگیتر کے ساتھ گھوم کر آپکو
کیوں نہیں سلگا سکتا"

اسنے مسکرا کر کہا تو ۔۔۔ عینہ چپ ہو گئ

آپ کریں تو جائز ہم نے کر دیا تو نہ جائز کسی باتیں
کرتی

"ہیں زار ڈنکے کی چوٹ پر عاشقی کریں مزا بھی آئے

آہستہ آہستہ کہتے وہ پھر سے اسکے حسین چہرے کو

چھو گیا۔۔

عینہ کی آنکھیں پھر سے بھیگ گئیں۔۔۔

اگر مجھے قبول کر بھی لیں گے تو کیا ہو جائے گا

تمھاری ماں کو سکون ملے گا

زار سنجیدہ ہو گیا "۔۔جو مجھے اسے نہیں دینا

وہ تو ایسا کچھ نہیں جانتی تھی "کی۔۔۔کیا مطلب

ہے کیا

منتق تھی اسکی۔۔۔

میں نہیں چاہتا وہ طنز بھری نگاہ مجھ پر اٹھائے

کہ میرا

باپ اسپر مرا اور بیٹا اسکی بیٹی پر تمھیں لگتا ہے

یہ بات

مجھے چین سے جینے دے گی جس دن تک وہ عورت

گھر

سے نہیں نکلے گی میں تمھیں نہیں اپنوں گا ماں ہے تمھاری

"اس سے کہو چھوڑ دے انس شاہ کو

اسنے کہا اور گاڑی کی چابی اٹھائی

عینہ اب اسے کیا بتاتی ہے وہ اپنی ماں کے ایسے بچے

کبھی نہیں رہے جو اپنی ماں سے کوئی فرمائش بھی پوری

کراتے کہ وہ اسکا بنا بنایا گھر اجاڑنے پر اسے

اکساتی۔۔۔

زارا اسکی خاموشی پر۔۔ سنجیدہ ہو گیا اور وہ دونوں

روم سے باہر نکلے اور لیفٹ کے ذریعے نیچے آ گئے۔۔

گاڑی میں سوار ہوئے

ابھی مکمل روشنی نہیں ہوئی تھی زار ڈرائیو کر رہا تھا

عینہ۔۔خاموش بیٹھی تھی۔۔۔

وہ کچھ توقف سے بولی "زار

زار نے اسکا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا "ہمم

وہ

چھوٹی چھوٹی جارتیں کرنے لگا تھا نہ جانے کیوں لاکھ

خود کو روکنے کے باوجود بھی عینہ سے جی نہیں بھرتا

تھا اسکا عینہ کا دھیان اسکی جانب بٹنے لگا

وہ جو کہنا چاہتی تھی بھول گئی۔۔۔زار مسکرا دیا۔۔۔

وہ بولا "تم بس یہ سوچو کہ حیا کے سامنے کیسے جاؤ گی

ویسے بڑا مزہ آنے والا ہے"

وہ بولا آنکھوں میں شرارت تھی وہ جو غصہ پہلے تھے

وہ کہیں نہیں تھا کاش انکی زندگی سے سارے

برے

حالات نکل جائیں اور وہ۔۔ دنیا کے سامنے کھلے

عام ایک

دوسرے کے ہو جائیں

عینہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ اسے افسوس ہوا

آپ آپ بچپن سے ایسے ہیں یہ ابھی آپ کے

اندر یہ

کوئلٹیز انسٹال ہوئی ہیں دوسروں کو چڑانے کی سلگانے

وہ بولی "کی

زار کا قہقہہ بے ساختہ بلند ہوا تھا۔۔

اور اسے اچانک موبائل یاد آیا جو کہ گاڑی میں ہی تھا

اس

نے ڈیش بورڈ پر سے آئی فون اٹھا کر اسکی جانب

بڑھایا

وہ پوچھنے لگی "یہ کیا ہے

"تم پڑھ رہی ہو جاہل تو نہیں ہو یہ نظر نہیں آتا

وہ الٹا ہی بولا تھا

"میرا مطلب مجھے کیوں دے رہے ہیں

تاکہ تم مجھ سے باتیں کرو۔۔۔اور مجھے غصہ کام آئے

"اور پیار زیادہ

وہ ایک آنکھ دباتا بولا۔۔۔تو عینہ اس ڈبے کو ان بکس

کرنے لگی چہرے پر مسکراہٹ تھی

وہ پوچھنے لگا۔۔ "اچھا لگا

"بہت۔۔ آپکا بھی یہ ہی ہے کیا

وہ اسکی پاکٹ میں جھانکنے لگی

اسنے اطلاع دی "ہم بلو کلر میں

وہ پرجوش سی بولی تو زارا مسکرا دیا "واؤ

اب اس نمبر سے کسی اور سے رابطہ تم نے کیا تو

مجھے

"پتہ لگ جائے گا بعد کی زمہ دار تم خود ہو گی

وہ بولا تو عینہ نے سر ہلایا وہ کون سا کسی سے بات کرنا

چاہتی تھی۔۔۔ اسکے علاوہ

وہ گھور کر دیکھنے "اور اگر آپ نے کسی سے بات کی تو

لگی

زار مسکرایا۔۔۔

"منگیتر سے بات کرنا گناہ کب ہے

زار"

وہ غصے سے مکے برسانے لگی جبکہ زار پھر سے ہسنے لگا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صدام نتاشہ کی ماں کے پاس گیا تھا انھیں انکی بیٹی

کے بارے میں بتانے کے لیے۔۔

جنھوں نے صدام کی کسی بھی بات کو کان پر نہیں دھرا

وہ بلکل ہو بہو اپنی بیٹی جیسی ہی تھیں

دیکھو بیٹا وہ درست کہہ رہی ہے تمھیں اس گھر

میں

چلے جانا چاہیے صرف اپنی بہن کے لیے تم اتنا فضول

قدم اٹھا چکے ہو وہ بولی تو صدام نے بمشکل سانس

بحال کیا۔۔۔

میں آپ سے آپکی بیٹی کے بارے میں سوال کر رہا ہوں

کہ آپ۔۔۔ اپنی بیٹی کو سمجھائیں الٹا مجھے سمجھانے

”بیٹھ گئیں ہیں آپ۔۔۔۔

کیونکہ سمجھنے کی ضرورت اسے نہیں تمھیں ہے

“مجھے آج ضروری پارٹی میں جانا ہے میں جا رہی ہوں

وہ کہہ کر اٹھ کر چلی گئ اور صدام کا چہرہ غصے سے

سرخ ہو گیا اس بے عزتی پر مگر اسنے تحمل

سے نتاشہ کے

پاس جانے کا سوچا وہ اپنی بیوی کے بنا کیسے رہتا اور

سب سے اہم اور عجیب بات یہ ہو رہی تھی اسکا حیا کی

جانب مائل ہونا جس سے وہ گھبرا رہا تھا وہ حیا کیطرف

متوجہ ہو رہا تھا حیا اسے اپنی جانب قائل کر رہی تھی۔۔

صدام نتاشہ کے پاس آیا مگر ایک پل کے لیے وہ ساکت رہ

گیا جب اسنے نتاشہ کو زار کے پیچھے بھاگتے دیکھا وہ

حونک نظروں سے اپنی بیوی کو دیکھ رہا تھا زار کی توجہ

البتہ اسکیطرف نہیں تھی مگر نتاشہ زار کے پیچھے پیچھے

تھی اور تیاری ایسی تھی کہ۔۔ بلا کی خوبصورت دیکھے۔۔

"ارے زار بات تو سنیے

نتاشہ کے الفاظ اسکے کانوں سے ٹکرائے اسنے ضبط سے

یہ منظر دیکھا

زارا اپنی پراڈو پر سوار ہوا انداز میں لاپرواہی تھی جیسے

پیچھے کتے بھی بھونکیں تو وہ سنے گا نہیں اور وہاں

سے چلا گیا مگر اسکی نگاہ صدام پر ضرور اٹھی تھی جن

میں طنز تھا جو اپنی ماں کو سنبھال نہیں سکا بیوی کو

کیا سنبھالے گا اسنے سر جھٹک کر سوچا تھا۔

وہ جانتا تھا حیا صدام کو پسند کرتی ہے۔۔۔عینہ

نے اسے

یہ بات بتائی ہوئی تھی۔۔۔

مگر اسے بلکل عینہ کے علاوہ اسکے خاندان کے کسی

فرد

میں دلچسپی نہیں تھی عینہ میں ایسی تھی کہ ایک

پل بھی اس سے دور رہنے پر دل نہیں مانتا تھا مگر۔۔

وقت اور حالات ایسے تھے اپنے عشق کو چھپانا
مجبوری

تھی۔۔۔

دوسری طرف صدام۔۔پرنتاشہ کی نگاہ بھی اٹھی

اور اس

کے رنگ فق سے ہو گئے۔۔۔۔

وہ ایک گھیرہ سانس بھر کر ہلکا سا مسکرائی اور

اسکے

پاس آئ

"تو تم آ ہی گئے۔۔۔۔

وہ اسکے گلے لگنے لگی صدام نے اسے دور جھٹک دیا۔۔۔۔

نتاشہ نے حیرانگی سے دیکھا

"بے بی آئی مس یو

نتاشہ بولنے لگی صدام کا دل کیا اسکا منہ تھپڑوں

سے

سرخ کر دے۔۔۔۔۔

تم مجھے اولاد نہیں دے سکی مگر میں تمہارے ساتھ

پھر

"بھی وفا نبھاتا رہا کیونکہ میں الو کا پٹھا تھا۔۔

وہ۔۔ اسکے بازو اپنی سخت گرفت میں جکڑتا بولا

۔۔۔۔۔

نتاشہ نے پہلی بار سکے منہ سے یہ "صدام

تانہ سنا تھا۔۔۔

مجھے سے جی بھر گیا تھا۔۔۔ تو میرے نکاح میں

ہوتے ہوئے

وہ چلایا۔۔ ”تم کسی اور مرد کو کیسے لبھا سکتی وہ

وہ بھکلا گئی۔۔۔ “ی۔۔یہ کیا باتیں کر رہے ہو

جو تم سن رہی ہو۔۔۔جواب دو مجھے۔۔۔یا یہ کہہ دو

وہ دانت پیس کر اسے دیکھنے لگا “یہ غلط فہمی ہے

بلکل تمھیں غلط فہمی ہے۔۔۔۔نتاشہ نے اسکی ہی بات

پکڑی صدام۔۔ ہنس دیا اسکے مکروفریب پر۔۔

مجھے

لگتا تھا تمھارے اندر پیسے کی لالچ ہے مگر نہیں۔۔۔

تمھارے اندر کی ہوس مجھے دیکھ گئی۔۔

“صدام کیسی باتیں کر رہے ہو۔۔۔۔

نتاشہ۔۔۔۔۔۔نے۔۔ چلا کر کہا۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر یہ غلط ہے تو چلو میرے ساتھ

میرے گھر

۔۔یہاں کس لیے رو کی ہوئی ہو۔۔ تمھیں جتنی عیاشی کرنی

اسنے کہا "ہے جتنا پیسا چاہیے میں دو گا

نتاشہ پھنس ہی گئی۔۔۔

"ٹ۔۔ ٹھیک ہے میں چلوں گی تمھارے ساتھ

وہ بولی صدام کو بلکل یقین نہیں تھا کہ وہ مان جائے گی

۔۔۔کیونکہ اسے دیکھ گیا تھا وہ زار کے پیچھے کس طرح

سے

آئی تھی اسکا مطلب واضح تھا۔۔

جبکہ نتاشہ نے یہاں اسکی بات مان کر خود کو سکیور

کیا

تھا وہ جانتی تھی۔۔۔

اسکی ماں اسے کبھی گھر نہیں رکھی گی اور اسکے لیے

طلاق تو فلحال نہیں چاہتی تھی تبھی اسنے صدام کو

ٹریپ کرنے کے لیے اسکی بات مان لی اور اچانک

اسے اپنی

ماں کی بات یاد آئی۔۔۔

کہ وہ صدام کی دوسری شادی کرا دے۔۔۔

صدام کا دھیان اسکے نکاح میں رہتے ہوئے اپنی

جانب سے

ہٹانے کا اس سے بہتر اور کوئی نہیں تھا وہ پر سکون

سانس بھرتی۔۔۔بولی

چلوگی میں تمھارے ساتھ مگر مجھ پر یہ الزام

مت لگاؤ

"جو لگا رہے ہو

وہ اپنے مکر و آنسو لیے پلٹی اور اندر سے سامان اٹھانے

چلی گئ

صدام وہیں کھڑا۔۔تھا۔۔اس وقت۔۔سوچنے کی

صلاحیت

نہیں تھی گویا۔۔۔۔

وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کیا کرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ناشتہ اندر سے سامان لے آئ۔۔وہ سوٹ کیس تھا

۔۔

اسنے صدام کیطرف دیکھا ""چلیں

صدام نے سر ہلایا

"شاید اسے غلط فہمی ہو

اسنے آخری بات یہ ہی سوچی تھی مگر نتاشہ سے

بات

کرنے کا اسکا بلکل دل نہیں تھا گاڑی میں سوار ہو کر

گھر

کی راہ لی تھی انھوں نے جبکہ نتاشہ کا دم گھٹ رہا تھا

یہ سوچ کر کے وہ اب اتنے سے گھر میں رہنے والی

ہے یعنی

اسے جلد از جلد۔۔ صدام کی دوسری شادی کا پلین

بنانا

ہو گا۔۔۔

عینہ کا آخری پیپر بہت اچھا ہوا تھا۔۔۔

وہ فلحال گھر میں اکیلی تھی بھائی تو جلدی ہی چلے گئے

تھے اور حیا کی امی کی طبعیت ٹھیک نہیں تھی تبھی وہ

۔۔ بھی نہیں آئی تھی آج۔۔۔

عینہ نے ساری بکس سمیٹی گھر صاف کیا۔۔اور

کھانا بنانے

لگی۔۔۔۔

اسے وہ دن یاد آیا جب وہ۔۔۔چھپ کر زار سے ملتی تھی

خیر چھپ کر تو وہ ابھی بھی ملتی تھی اور اسکے لیے

مما کی آنکھ سے بچ کر کھانا لے کر جاتی تھی وہ بہت

شوق سے کھاتا تھا حالانکہ وہ بہت امیر تھا اور۔۔

اسنے

عینہ کو کبھی نہیں بتایا تھا کہ اسے۔۔ سپائیسیز سے

الرجی ہے مگر وہ عینہ کے ہاتھ کا بنا چپ چاپ

کھاتا تھا

یہ الگ بات تھی کہ پانی کی بوتل ساتھ رکھے وہ۔۔ ہر
لقمے

کے بعد پانی چڑھاتا تھا۔۔۔ تب تو عینہ کو یہ

اسکی عادت

لگتی تھی مگر اسکے گھر جا کر علم ہوا کہ اسے

سپائیسیز

سے الرجی ہے اور وہ فقت اسکی محبت میں کھاتا

تھا۔۔۔

عینہ مسکرا دی۔۔ اسنے آج پلاؤ بنایا تھا چاول دم پر رکھ

کر وہ جلدی سے اندر بھاگی سو را اسنے سیل فون اٹھایا

یہ

فون بہت مہنگا تھا وہ سب کی نظروں سے بچانا

چاہتی

تھی تبھی چھپا چکی تھی۔۔۔

اسنے زار کو میسیج کیا تھا۔۔۔ نہ جانے وہ کہاں

تھا۔۔۔

اگر آفس میں تھا تو وہ ماہی بھی وہی ہو گی۔۔

عینہ کا منہ بن گیا۔۔۔۔

اسنے ویسے ہی میسیج کر دیا نہ جانے جواب دے بھی

یہ نہیں۔۔۔۔۔

میرے پیپرز بہت اچھے ہوئے ہیں۔۔۔۔ اور میں

انشاللہ ٹاپ

”کروں گی

اسنے میسیج سینڈ کر دیا دل بھی دھڑکا کیونکہ بس

بعض اوقات ہی حیا کے فون سے کوئی بات کی تھی

اسنے خود کبھی زار سے بات نہیں کی تھی

میسیج کا جواب دس منٹ گزرنے کے بعد بھی نہیں

آیا

وہ مایوس ہو گئی۔۔۔

اور سیل فون رکھ کر۔۔۔باہر نکل آئی جبکہ۔۔۔۔اسکے باہر

نکلتے ہی گھنٹی بجی تھی

وہ بھاگتی ہوئی پلٹ کر اندر آئی۔۔اور

جلدی سے سیل فون چیک کیا۔۔۔

اگر ایسا ہوا تو میری طرف سے خصوصی انعام۔۔کی

حق

دار ہو پھر تم۔۔۔مگر یہ یاد رکھنا۔۔کچھ لو اور کچھ دو کا

سسٹم ہے میرے پاس تو تم مجھے کیا دینے والی ہو سوچ

اسکے جواب پر عینہ مسکرا دی۔۔۔۔ "کر رکھو

رہا تھا اسے لگا حیا ہو گی کیونکہ بھائی تو ہو نہیں سکتے

سیل فون یوں ہی بیڈ پر رکھ کر وہ مسکراتی ہوئی باہر آئی

دروازہ کھولا تو سامنے نتاشہ اور صدام تھے۔۔

دونوں کے چہروں پر سنجیدگی تھی

"اسلام علیکم بھابھی

عینہ نے کہا مگر وہ بنا جواب دیے صدام کے

کمرے میں

چلی گئی عینہ کو سیل فون کی فکر ہوئی نتاشہ کی تو

ہر طرف نظر ہوتی تھی سیل فون دیکھ لیا تو۔۔۔

مگر صد شکر وہ۔۔۔ جا چکی تھی روم میں

صدام بھی اندر آگیا

وہ بولی۔۔ "بھائی کھانا ریڈی ہے لگا دوں

ہاں میرے سر میں درد بھی ہے پہلے مجھے

میڈیسن دے

دو"

اسنے کہا تو عینہ نے سر ہلایا وہ پہلے خاموشی سے اپنے

روم میں گئ سیل فون کو چھپا دیا نتاشہ کا یہاں آنا

کوئ اچھا سگنل نہیں تھا۔۔

وہ جانتی تھی۔۔۔۔

عینہ نتاشہ کے آنے کے بعد یہاں پھنس چکی تھی

زار سے رابطہ تو دور کی بات پیچھلے ایک ہفتے سے

اسنے اسکے کسی بھی میسیج اور فون کال کا جواب

نہیں دیا تھا وہ جانتی تھی وہ بے حد غصے کا شکار

ہوگا مگر وہ کیا کرے وہ خود نہیں جانتی تھی اسے

کیا کرنا ہے۔۔

نتاشہ اسے اور حیا کو اکیلا نہیں چھوڑتی تھی حیا

سے عجیب سوال کرتی تھی کہ وہ شادی کب کر رہی

ہے اور نتاشہ کے آنے کے بعد سب سے اہم یہ ہوا

تھا

کہ حیا ایکدم ہی ڈاؤن ہو چکی تھی جس کا انجام

کچھ اچھا نہیں تھا کیونکہ عینہ میں ویسے بھی کسی

سے لڑنے کی ہمت نہیں تھی کجا کے حیا بھی ہار کر

بیٹھ جاتی وہ نتاشہ کے کسی سوال کا جواب نہیں دے

پاتی تھی الٹا انکے گھر آنا جانا بھی بے حد کم کر دیا

تھا۔۔

ہاں صدام شادی شدہ تھا مگر پھر بھی وہ اپنے دل

کے

آگے ہاری ہوئی تھی اسکے پاس اپنے دل کا کوئی علاج

نہیں تھا اور محبت انسان کو ویسے بھی ہرا دیتی ہے

وہ فیصلے کراتی ہے جو چاہت نہیں ہوتی محبت کے

رنگ

بھی عجیب سے ہیں جب انسان کو قابو میں جکڑنا

چاہے

تو اتنا سخت جکڑ لیتی ہے کے انسان کی روح بھی۔۔

چھٹکارہ نہ پا سکے اور یہ ہی حال حیا کا تھا وہ کیسے

آزاد ہوتی کہاں جاتی اسنے عینہ کے پاس آنا جانا کم کر

دیا تھا اور عینہ باخوبی اس بات کو سمجھتی تھی

تبھی فورس نہیں کرتی تھی ابھی وہ کھانا بنا کر پلٹی

تھی نتاشہ اسی کے روم میں بیٹھی تھی

موبائل کی اسے فکر نہیں تھی کیونکہ اسنے موبائل آف

ہی کر دیا تھا ہفتے بھر سے تو موبائل کھول کر نہیں

دیکھا تھا اسنے پھر کیسے موبائل کی ٹنشن لیتی وہ

واپس پلٹی تو نتاشہ نے اسے بیڈ پر اپنے پاس بلالیا۔

جی بھابھی۔

دیکھو عینہ اب میں جو بات کر رہی ہوں اسے دھیان اور

توجہ سے سننا کیونکہ میں نے یہ فیصلہ بہت

سخت دل

کر کے لیا ہے۔

اسکی بات پر عینہ نے سر ہلا دیا مگر وہ اصل بات

جاننا

چاہتی تھی۔۔ تبھی سوالیہ نظروں سے اسکی

طرف

دیکھنے لگی

عینہ میں چاہتی ہوں میں۔۔۔

"صدام کی شادی کر دوں دوسری "

اسنے کہا تو عینہ کی آنکھیں پھیل گئ وہ حیرانگی سے

اسے دیکھنے لگی کیونکہ نتاشہ سے ایسی امید کرنا

مطلب۔۔ حیران ہونے کے سوا تھا ہی کیا

بھابی آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں بھائ آپ سے بہت

پیار

کرتے ہیں۔

عینہ بولی تو نتاشہ نے سر جھٹکا

پیار کا اچار ڈالیں گے ہم دونوں جب وقت رہے ہم

فیصلے نہ

کر سکیں دیکھو عینہ بچوں کی ضرورت ہے مجھے بھی

اسے بھی پھر بہتر نہیں ہے وقت رہے میں

فیصلہ کر لوں

اور اس ضد سے پیچھے ہٹ جاؤں۔

اسنے کہا تو عینہ چپ ہو گئی۔۔

میں نے ایک لڑکی بھی دیکھی ہے۔۔ اگر تم اسے راضی کر

لو تو بہت اچھا ہو جائے گا۔

اسنے کہا تو عینہ نے سوالیہ نظریں اٹھائیں۔۔

حیا۔

میں جانتی ہوں وہ بھلا شادی شدہ مرد سے کیوں

شادی

کرے مگر۔۔کوشش کرو شاید یہ فیصلہ اچھا ہو۔

اسکی بات پر عینہ بلکل ساکت ہو گئ تھی

میں کیا کوشش کر سکتی ہوں۔

حیا تمھاری دوست ہے تم اسے اپنے بھائ کے لیے منا

لو۔

نتاشہ اسے ٹریپ کر رہی تھی وہ چاہتی تھی کہ جلد از

جلد یہ کام ہو تاکہ اسکے بعد صدام کی نظریں

اسپر سے

ہٹیں اور وہ دوبارہ مئشن میں چلی جائے۔۔

عینہ چپ تھی۔

عینہ اپنے بھائ کی خوشی کا سوچ پلیز میں نے کتنا بڑا

دل کر کے یہ فیصلہ کیا ہے تمھیں علم نہیں۔

وہ غم زدہ ہوئی۔۔عینہ نے افسوس سے اسکیطرف دیکھا

۔۔

کیا بھائی مان جائیں گے۔

اسنے پوچھا

ہاں مان جائیں گے حیا خوبصورت ہے اور جب مجھے

کوئی

ایشو نہیں تو انھیں بھی نہیں ہو گا بس تم حیا سے بات

کر لو۔۔۔۔

اسنے کہا عینہ نے سر ہلایا اور نتاشہ وہاں سے اٹھ کر چلی

گئی اسے یقین تھا یہ سقیم کام ضرور کرے گی۔

اسنے اور نتاشہ نے انھیں باتوں کے دوران کھانا کھایا

اور

نتاشہ اسے حیا کے گھر جانے کا کہہ کر سونے

چلی گئ۔

جبکہ وہ۔۔ کشمکش میں تھی کیا کرے یہ

سب ایکدم

شاید قدرت کیطرف سے کوئ نشانی تھی شاید

حیا کے غم

ہلکے ہونے والے تھے۔۔

وہ مسکرائ اور باہر جاتی کہ دروازہ پہلے ہی بج گیا۔۔

اسنے دروازہ کھلا

انس شاہ سفید لٹھے کے سوٹ میں بلکل زار کیطرح

گاگلز

بلیک کلر کے لگائ کھڑے تھے جبکے انکے پیچھے زار کی

پراڈو تھی اور ہو بہو زار جیسے تھے وہ۔۔عینہ انھیں دیکھ

کر ایکدم مسکرا اٹھی

اسلام علیکم انکل۔

اسنے کہا تو انس شاہ بھی مسکرا دیے مجھے لگا میں

تمھارا

ڈیڈ ہوں کہتے ہوئے وہ اندر ائے تو وہ کچھ شرمندہ سی ہوئ

وہ آپکے بیٹے کو نہیں پسند میرا ایسے کہنا تبھی بس۔

عینہ کو زار بھی یاد آیا کیسے منہ بنا لیتا تھا۔

وہ تو آدمی ہی بے کار ہے اسکا ذکر نہ کرو۔

انس شاہ بولے۔۔ایک نظر گھر کی جانب ڈالی

اور عینہ

انھیں اپنے کمرے میں لے آئ گھر اچھا تھا

انس شاہ اس

کی دی گئ چئیر پر بیٹھ گئے

آپ کیا کھائیں گے میں کچھ سپیشل بناؤ آپکے

لیے۔

وہ پوچھنے لگی۔

اممم نہیں

ابھی نہیں پھر کبھی فلحال تو مجھے اپنی بیٹی سے بات

کرنی ہے آفس چھوڑ کر آیا ہوں زار صاحب کا دماغ

خراب

ہوا ہوا ہے آج کل۔۔بس پہلے نکلنے کا سوچا ہوا تھا مگر

اسکی وجہ سے نکل نہیں سکا۔۔خیر مجھے اسکے

بارے

میں بات ہی نہیں کرنی۔

وہ کافی خفا تھے زار سے۔۔

عینی نے انکی طرف دیکھا

آپ اپنے بیٹے سے کیوں خفا ہیں اتنا۔

اسنے سوال کیا۔۔

اسے بڑوں اور چھوٹوں کی تہذیب کرنا نہیں آتی اور

سراسر اسکی ماں کا قصور ہے اسنے جو حرکت کی

ہے

اسپر شرمندہ تو دور کی بات الٹا اکڑ کر بیٹھا ہے

چار

تھپڑ لگا کر ہوش ٹھکانے لگادوں گا میں اسکے۔

عینہ کو یاد آگیا تھا انس شاہ تھپڑ والی بات کو لے کر

خفا ہوئے ہیں اور زارا انھیں کا بیٹا ہے کہیں سر نہیں

جھکائے گا بھلے غلطی اسکی ہو۔۔۔

عینہ چپ رہی۔۔

بیٹا تمھاری مما کی طبعیت بہت خراب ہے وہ تمھیں

اور

صدام کو بہت یاد کرتی ہے اور اسی وجہ سے پچھلے

ایک

ہفتے سے بخار میں پھونک رہی ہے۔۔ اور منہ پر

بس عینہ

اور صدام کا ذکر ہے۔۔ اس حالت میں تمھارا اپنی

ماں سے

دور رہنا اچھا نہیں وہ ماں ہے تمھاری میں مانتا ہوں

سختیاں کرتی ہے تم پر مگر پھر بھی ماں کے عہدے پر

سے تو نہیں ہٹ جائے گی نہ تبھی میں آج تمھیں

لینے آیا

ہوں مجھے امید ہے تم انکار نہیں کرو گی میں جانتا

ہوں

صدام یہاں سے نہیں جانا چاہے گا اور ٹھیک

ہے وہ نہ

جائے۔۔۔ مگر تم بیٹی ہو ماں کے زیادہ قریب ہوتی ہیں

بیٹیاں تم میرے ساتھ چلو وہ تمھاری منتظر ہے۔

وہ بولے تو عینہ کی آنکھیں بھیگ گئیں تھیں زار کی

محبت

میں وہ اتنی آندھی ہو چکی تھی کہ اپنی ماں کو ہی بھولا

گئی اسنے بنا کسی تردد کے انکو حامی بھر دی

میں بھابھی کو بتادوں۔

وہ بولی اور نتاشہ کے پاس آگئی جس کو جیسے ہی پتہ

چلا انس شاہ آئے ہیں وہ سر پر دوپٹہ لیتی سلام کرنے

پہنچ گئی انس شاہ نے سلام کا جواب دیا مگر زیادہ توجہ

نہیں دی کیونکہ انھیں نتاشہ کچھ خاص بھاتی نہیں

تھی اسکے انداز اور اطوار اچھے نہیں لگتے تھے نتاشہ

بلکل پھسلتی جارہی تھی عینہ سے کہہ رہی تھی یہ لے

آؤ وہ لے آؤ مگر انس شاہ نے ہاتھ بلند کر کے روک دیا

میں کچھ نہیں لوں گا عینہ چلو تم۔

وہ بولے تو نتاشہ کا دل بیٹھ گیا کاش وہ اسے لینے آئے ہوتے

نتاشہ چپ چاپ سے چاہت کے باوجود عینہ کو

جاتا ہوا

دیکھ رہی تھی جبکہ اسے عینہ سے سخت نفرت

محسوس

ہو رہی تھی کہ اسے جہاں ہونا چاہیے تھا

وہاں عینہ جا رہی تھی۔

وہ سلگ اٹھی تبھی اسنے حیا کے گھر کی راہ لی اور اب

وہ انھیں اپنی باتوں کے جال میں پھنسانے کا ارادہ

رکھتی تھی

حیا کی ماں ایک کمزور اور بیمار خاتون تھیں جو بیٹی

کی ضد اور محبت سے واقف تھیں وہ اسکی شادی

کرنا

چاہتی تھی اپنی زندگی میں ہی مگر حیا کی ضد نے

انکو بھی کمزور کر دیا تھا

جیسے ہی نتاشہ نے حیا کے سامنے پرپوزل رکھا حیا دنگ

نظروں سے اسے دیکھنے لگی

مجھے علم ہے تمھیں اچھا نہیں لگے گا مگر۔۔

وہ چپ ہو گئ۔

مجھے منظور ہے۔

حیا نے فوراحامی بھرلی تو نتاشہ چونک اٹھی یہ کیا وہ

تو فوراہی مان گئ جبکہ اسے لگا تھا وہ نتاشہ کو کھری کھری سنادے گی

میں تیار ہوں نکاح کے لیے۔

میں صدام سے بات کرلوں تو دن ڈیسائیڈ کرلیں

گے۔

ٹھیک ہے حیا سپاٹ لہجے میں بولی نتاشہ

حیران پریشان

سی اسکے گھر سے نکل آئی پہلی بار اسے کسی نے حیران

کیا تھا جبکہ پیچھے سے حیا اپنی اماں کے گلے لگ کر

خوب رو دی

امی یہ کوئی محبت ہے جو۔۔مجھے کس طرح اس

تک

پہنچا رہی ہے میں انکار کرنا چاہتی تھی مگر مجھ سے

ہوا نہیں اسکی بیوی آج اسنے بچوں کے لیے دوسری

شادی

کرانا چاہتی ہے اور اسے میں ہی ملی مگر میں میں
کتنی

بری اور کتنی کمزور ہوں میں انکار نہیں کر سکی۔۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی جبکہ اسکی ماں نے بس

چند

لفظ کہے

اب مجھے فکر نہیں ہو گی تمھاری حیا۔

وہ مسکرائیں اسنے ماں کو دیکھا یعنی وہ اس فیصلے میں

اسکے ساتھ ہیں

اور ایسا ہی تھا۔۔ حیا نے آنسو صاف کیے دل ہلکا ہو رہا

تھا۔۔ اور وہ جائے نماز پر بیٹھ گئ۔۔

عینہ کے لیے دوبارہ لوٹنا آسان نہیں تھا گھر میں مکمل

خاموشی تھی مگر نکھرا نکھرا الگ رہا تھا جب سے پتہ

چلا تھا کہ زار کی منگنی کا فنکشن ہو رہا ہے

عینہ کا دم سا گھٹنے لگا غلط بلکل غلط فیصلہ تھا یہاں

لوٹنا تکلیف اور اذیت تھی یہاں لوٹنا وہ ماں کے کمرے میں

آ گئی جو کے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی

عینہ کو دیکھ کر بازو پھیلا دیے۔۔

عینہ انکے بازوؤں میں سما گئی۔۔۔عینہ تمھاری ماں کے ساتھ

بہت برا ہو رہا ہے اس گھر میں۔۔ وہ رو دی جبکہ

انس شاہ

خاموش کھڑے تھے اس دن کے بعد انھوں نے

افین اور زار

سے قطع تعلق کر دی تھی زار کی تو شکل بھی دیکھنا

نہیں چاہتی تھے

عینہ کا دل بھی ہلکا ہو گیا وہ بھی ماں کے گلے لگ کر رو

دی۔۔۔

عالیہ اسے ساری کہانی بتانے لگی عینہ کو بہت

بری لگی زار

کی یہ حرکت وہ۔۔ ان کو تسلی دینے لگی۔۔ عالیہ

کو بخار

محسوس تو نہیں ہو رہا تھا مگر شاید اتر گیا ہو وہ غم

میں

ہو عینہ کو شدید غصہ چڑھا تھا زار پر کیسے اسکی

ہمت

بھی کیسے ہوئی تھی اسکی ماں پر ہاتھ اٹھانے کی اسنے

انس شاہ کو دیکھا

ہماری ماں آپکے حوالے تھیں۔۔۔۔انکل۔

انس شاہ شرمندہ ہو گئے جبکہ عالیہ کو عینہ پر

خوب

پیار آیا تھا۔۔۔

اور میں بھائی کو بھی بتا سکتی ہوں اسکے بعد

صرف ہنگامہ

ہو گا یہاں آپکا حق بنتا ہے کہ آپ اپنی پہلی بیوی اور بیٹے

کے علاوہ دوسری بیوی پر بھی توجہ دیں۔

اسنے جیسے ہی کہا عالیہ کے تو من کی مراد پوری ہو گئ۔۔

جبکہ انس شاہ نے نفی کی نہیں بات بڑھے گی بہتر ہے تم نہ

بتاؤ اور رہ گیا زار میں اس کو دیکھ لوں گا۔

انس شاہ بولے تو عینہ نے سر ہلا دیا

آپ نے کچھ کھایا ہے وہ پوچھنے لگی انس شاہ تھوڑی دیر انکے پاس رہے پھر چلے گئے

تم نے اسفر سے رابطہ کیوں نہیں کیا وہ میرا فون کر کر کے دماغ کھا چکا ہے

مما میرے پیپرز کل ہی ختم ہوئے ہیں

وہ جھوٹ بول گئ

جبکہ عالیہ نے سنجیدگی سے اسے دیکھا

دیکھو عینہ تم رشتہ نبھاؤ گی تو وہ رشتہ کامیاب ہوگا

ورنہ تو وہ بدظن ہوجائے گا خیر قسمت سے وہ خود بھی

یہاں سے کچھ عرصے کے لیے گیا ہوا تھا تبھی اسنے

تنگ

نہیں کیا مگر مجھ سے فون پر رابطہ رہا ہے پھر تم

اس

کی کالز بھی اٹینڈ نہیں کر رہی۔

مما سیل فون چوری ہوگیا تھا۔

اسنے پھر سے جھوٹ بولا

عالیہ چپ ہو گئ

کچھ دیر وہ دونوں باتیں کرتی رہیں

چلو اپنے روم میں جاؤ میں ریسٹ کروں گی۔۔

عینہ نے سر ہلایا

مما میں رات میں چلی جاؤں گی عینہ نے اسے

یہ اطلاع

دی اسنے خاموشی سے سنی تھی اور عینہ وہاں سے چلی

گئ جبکہ۔۔ عالیہ نے سر جھٹکا۔

عینہ روم میں آئ تو کئی یادیں اچھی بری سامنے آگئیں

وہ۔۔ عارضی طور پر وہاں کچھ دیر موجود رہی پھر

بےزار ہوتی گئ۔۔ اور جیسے ہی وہ باہر نکلی سید ھا زار

سے سامنا ہوا تھا وہ اندر آ رہا تھا گرے پینٹ کوٹ

میں

موجود تھا۔۔

زارا سے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا عینہ بھی اسی کی

جانب دیکھنے لگی زار نے ادھر ادھر دیکھا ابھی

بس کچھ

ہی دیر میں سب ڈنر کے لیے اکٹھے ہو جاتے۔۔

زار جو افین کے روم میں جا رہا تھا اسنے قدم عینہ

کی

طرف بڑھائے عینہ نفی کرتی پیچھے ہٹنے لگی جیسے اسے

روک رہی ہو اس حرکت سے مگر وہ زار ہی کیا

جو رک

جائے وہ اس تک پہنچا تو عینہ کی ناک سے اسکی

تیز

کلون کی خوشبو ٹکرائی اور اسنے۔۔۔ گھبرا کر۔۔ بے دم

سی ہوتے اپنے کمرے میں قدم۔۔ لے لیے اور زار

خطرناک حد

تک سنجیدگی لیے۔۔ اسکے کمرے میں داخل

ہوا اور دروازہ

کھینچ کر اسنے مارا تھا۔۔۔ دروازہ پلٹ کر لوک کیا اور

وہ

۔۔ دانت پر دانت چڑھائے اسے گھورنے لگا۔۔۔

"کس بنا پر میرا فون ایک ہفتے سے نہیں اٹھا رہی

وہ بھڑک کر پوچھنے لگا لہجے میں حق تھا۔۔۔

میں میں۔۔۔ جان بوجھ کر نہیں کر رہی تھی

۔۔بھابھی آئی ہوئی تھیں اور انکی وجہ سے میں سیل

یوز

نہیں کرپائی کسی کو پتہ بھی نہیں ہے میرے پاس

سیل فون

ہے اور اتنا مہنگا سیل دیکھ کر بھابھی سوال۔۔۔

وہ تھم گئی کیونکہ زار نے گھما کر اسے دروازے سے چپکایا

اور۔۔۔اسکی گردن کو جکڑ کر اونچا کر کے وہ عینہ کے

چہرے پر جھکا۔۔۔اور۔۔بنا کسی توقف کے۔۔وہ اسپر

ایک

ہفتے کا غصہ نکالنے لگا اور نہ جانے نکلا بھی تھا یہ

نہیں

وہ نہیں جانتی تھی۔۔

زار نے اسکی کمر میں ہاتھ حائل کیا اور اسے
زمین سے
اوپر اٹھا لیا۔۔ وہ مشغول ہو گیا تھا اس میں جیسے
اسے
ہفتے بعد دیکھ کر۔۔۔ بہک گیا تھا وہ سمجھ نہیں پایا کہ
کسی اور سے وہ منگنی۔۔۔ کیسے کر لے گا۔۔۔
وہ کیسے۔۔ کر سکتا ہے۔۔۔ اسکی نظر میں اس منگنی
کی
کوئی اوقات نہیں تھی عینہ۔۔ اسکے جنون پر پریشان تھی
مگر اسے خود سے دور نہیں کر سکتی تھی۔۔۔
وہ اپنی من مانی پر اترا ہوا تھا۔۔ عینہ کی سانسیں پھول
گئیں۔
"زار

اسنے اسکو کچھ بھی بولنے سے روکا۔۔ "ششش

میں نے تمھیں کتنا مس کیا ہے تم اندازا نہیں لگا

سکتی۔۔۔"

اسنے کہا۔۔۔ اور دوبارہ سے اسپر جھکا اور بے حد

چاہت سے

وہ اسپر چاہت لٹا رہا تھا۔۔۔

اسے کچھ دیر لگی تھی وہ ہٹا اور عینہ کا چہرہ دیکھنے لگا

غور سے۔۔

وہ اپنے اس جنون پر۔۔ حیران تھا کہ عینہ کے بنا۔۔

کیسے

وہ ایک پل بھی گزارے اسے سمجھ نہیں آئی وہ۔۔ آگے

پیچھے کیا کرے گا۔۔۔

اور یہ بھی حقیقت تھی یہاں اسے دیکھ کر۔۔ وہ بے حد

خوش ہوا تھا۔۔۔

عینہ سرخ چہرے سے اسے دیکھنے سے پرہیز کرنے لگی

جبکہ زار کی آنکھوں میں وہ تمانچہ آگیا جو اسکے

باپ نے

پہلی بار اسکے منہ پر مارا تھا وہ بھی عینہ کی ماں کی

حمایت میں زار نے ایکدم عینہ پر سے بازوں کی گرفت

ہٹائی

عینہ بیڈ پر جا گیرہ اور اسکی چیخ نے وہیں دم توڑ دیا

جب باہر عالیہ نے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔۔

اسنے پکارہ۔۔ "عینہ

زار اسے سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا جبکہ عینہ۔۔۔کے رنگ

فق ہوگئے اسنے اپنی بے ترتیب دھڑکنوں اور۔۔۔ اتھل

زار نے سختی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر کچھ

بھی بولنے سے اسے روکا

عالیہ نے زور سے دروازہ بجایا۔۔ "عینہ

م۔۔ماما بہت ڈانٹیں گی پلیز مجھے جواب دینے

دیں"

اسنے بمشکل زار کا ہاتھ ہٹایا اسکے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔۔

"چلو آؤ آج اسے ایک۔۔۔ دو دل کے دورے پڑوا ہی دوں

اسنے کہا اور ایکدم عینہ کو لے کر اٹھا وہ دروازہ تک

جانے لگا کہ عینہ خوف کے مارے اسکے آگے آگئی۔۔۔

زار نے اسے ۔۔۔پھر بازوؤں میں حائل کر لیا۔۔عینہ کا

بس

نہیں چلا وہ رونے لگ جائے۔۔

"ج۔۔جی مما

وہ زار کی وارفتگی پر گھبراتی بولی۔۔

"کہاں پر ہو کب سے دروازہ بجا رہی ہوں

عالیہ نے بھڑک کر کہا۔۔

عینہ نے جھوٹ "مما میں میں شاور لے رہی ہوں

بولا

زار کے لب او کی شیپ میں گول ہو گئے

وہ اسکے کان میں بولا کہ عینہ کی "چلو شاور لیں

حالت

بے ہوش ہونے والی ہو گئ

یہ کون سا وقت ہے شاور لینے کا جھوٹ مت

بولو

"باہر نکلو

وہ بولی اسے یقین نہیں آیا زار سنجیدگی سے دروازے

کو گھورنے لگا

وہ بولی ""مما پانچ منٹ تک آتی ہوں پلیز

جبکہ عالیہ کو عجیب محسوس ہو رہا تھا وہ چپ ہو

گئی

مگر باہر کھڑی رہی۔۔زار کو۔۔۔بھی یہ بات

محسوس

ہوئی تھی کہ عینہ پھنس چکی ہے وہ کھڑکی کے راستے

سے باہر نکلا اور عینہ کا چہرہ تھاما۔۔کہہ دو پانی نہیں

"آرہا۔۔۔میں نل بند کرادوں گا

اسنے پلین بتایا عینہ۔۔جو فق چہرہ لیے کھڑی تھی سر

ہلا گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عالیہ نے عینہ کو کھری کھری سنادی تھی زارلون

کے

راستے اندر آیا تب بھی عالیہ عینہ کو ڈانٹ رہی تھی

کہ یہاں آنے کے بعد تمھاری حرکتیں مشکوک

ہو جاتی

ہیں۔۔اور تم بہت بدتمیز اور بدتہذیب ہو گئ ہو اور

بھی بہت کچھ وہ سنا رہی تھی زار کا بس نہیں چلا

۔۔اسکی آنکھوں کے سامنے عینہ کو اسکے پاس سے لے

جائے مگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا وہ افنین کے روم

میں چلا گیا کل منگنی کی رسم تھی۔۔

اسکے دل میں کوئ خوشی نہیں تھی اس بات کی ہر

گزرتے دن کے ساتھ عینہ کی یاد اسکے دل و دماغ کو

جکڑتی جا رہی تھی

خواہش سر توڑتی تھی مگر۔۔وہ خاموش تھا

حالات

کی سبب۔۔

افنین ماہی کے لیے۔۔۔جو سامان تیار کر رہی تھی وہ

زار کو دیکھانے لگی۔۔۔

زار غائب دماغی سے یہ سب دیکھتا رہا باپ سے

ایک

ہفتے سے بات نہیں کر رہا تھا عالیہ کو تھپڑ مارنا

اسے

بلکل بھی غلط نہیں لگا وہ عورت ڈیزروہی یہ کرتی

تھی جو اسنے اسکے ساتھ کیا وہ نہ شرمندہ تھا

ناپشیمان۔۔

اگر وہ ماں کے عہدے پر تھی۔۔۔تو اسے ماں بننا چاہیے

تھا۔۔ مگر اس عورت کی کوئی حرکت ایسی نہیں تھی

پھر وہ کیوں اسے ماں سمجھتا۔۔ تبھی وہ اسکے معاملے

میں ہر لحاظ مروت سے عاری تھا۔۔

زار۔۔ کچھ دیر انکے پاس بیٹھا رہا انکے ساتھ سامان

دیکھتا رہا وہ خوش تھیں اسے سامان دیکھاتے ہوئے

مگر زار کے دل میں کوئی خوشی نہیں تھی زار

کے خیالات اور دماغ پر عینہ ہی سور تھی۔۔

وہ کچھ دیر بعد اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

اگلے دن عینہ کو خبر ہو چکی تھی آج زار کی منگنی ہے یہ

بات یہاں سن کر اور تیاریاں دیکھ کر۔۔۔ اسکا دل

مٹھی میں جکڑ گیا تھا۔۔ اسکے آنسو۔۔ بہنے لگے تھے

اسکی ماں نے رات زبردستی روک لیا تھا

ورنہ وہ یہاں نہ روکتی اور چلی جاتی

مگر اسے یہاں عالیہ کی وجہ سے روکنا پڑا تھا

اور جیسے صبح حلچل دیکھی۔۔ اسے لگا اسکے دل پر بوجھ بڑھ گیا

ہے۔۔ محسوسات۔۔ ختم ہو رہی ہیں وہ کمرے

میں بند ہوئی کافی دیر تک روتی رہی تھی۔۔ جب وہ روم

سے باہر آئی۔۔ تو معلوم ہوا زار تو آفس جا چکا ہے۔ وہ اپنے

آپ اس سے خفا ہو گئ تھی ایسی بھی کیسی ضد کے

ایک پرسنٹ بھی وہ اپنی ضد سے پیچھے نہ ہٹے وہ دیکھے تو

سہی۔۔۔ اسکیطرف وہ اس سے بے حد محبت کرتی ہے

اسکے لیے دن کو رات بھی سمجھ لیتی ہے جب کا ہن وہ

چاہو وہ اسکے لیے موجود ہوتی ہے پھر وہ کیوں نہیں

تعینات دیتا اسے۔۔

اسکا دل بے چین تھا اداس تھا۔۔اور پھر کہ

جانے زارے پاس اسکے آفس جانے کی کیوں اسنے

سوچ لی۔

وہ عالیہ کے ساتھ ناشتہ کر رہی تھی انس شاہ آج

موجود نہیں تھے وہ خفا تو تھے ہی مگر بیٹے کے فنکشن کی

تیاریاں۔ مسلسل جاری تھیں تبھی عینہ کے دن پر وزن ہو

رہا تھا۔۔اور اسی ایوزوہ ماں کی جانب دیکھنے لگی

اسنے پکارہ۔۔ "مما

وہ کھانا کھاتے ہوئے پوچھنے لگی "ہمم

میں۔۔۔مجھے کچھ نوٹس دینے ہیں یونیورسٹی میم نے

کہا تھا اولڈ نوٹس سبمیٹ کرا دیں۔۔تو۔۔۔میں تھوڑی

وہ سر جھکائے جھوٹ بولی ”دیر کے لیے چلی جاؤ

نہیں۔۔کوئی ضرورت نہیں اچھا سا۔۔تیار ہو۔۔اور

فنکشن میں جانے کے لیے سوچو“

وہ باضد ہوئی ”مما میں جلدی اجاؤ گی

”عینہ مجھے تمھاری یہ ہی حرکات بری لگتی ہیں

مما میں نے اتنے دنوں بعد آپ سے بات کی ہے

کسی جگہ اپنے کی اجازت مانگی ہے آپ اسپر بھی

انکار کر رہی ہیں۔میں ماابھی کچھ دیر میں آ۔جاؤں گی نہ“

وہ موبائل اٹھا کر۔۔”ٹھیک ہے اسفر کے ساتھ جاؤ

اسفر کو کال کرنے لگی

اسنے کاہ "ٹ۔۔ٹھیک ہے وپاسی پر وہ پہ کر لیں

علایہ نے اسے گھورا

وہ غصے سے بولیں۔عینہ "آدھے گھنٹے میں واپس۔آجانا کے لیے تو یہاں سے نکلنا ہی غنیمت تھا تبھی وہ ایکدم اٹھی ا

ور۔۔۔کمرے ءں چلی گئ پرانے کپڑے یہاں موجود تھے اسنے۔۔ڈارک بلیو کلر کا سوٹ نکالا اور پہن کر وہ تیزی سے باہر نکلی

علایہ نے ڈرائیور زے عینہ کو یونیورسٹی بھیجنے کا کہہ دیا تھا عینہ نوٹس لے کر وہاں سے چلی گئ اسکے دل میں زار سے ملنے کی خوشی بھی تھی۔اصر۔۔کچھ ڈر بھی لگ رہا تھا

وہ زار کو روکنا چاہتی تھی وہ منگنی نہ کرے۔۔۔وہ اسے ایکسیپٹ کر لے۔۔۔

وہاں سے سزا ریتا بند کرے۔۔۔

وہ احساس سنانے جا رہی تھی شاید عمان جاتا۔۔

ڈرائیور نے یونیورسٹی چھوڑا تو۔۔عینہ اندر چلی گئی اسے واقعی نوٹس دینے تھے دینے کے بعد وہ۔۔۔ باہر آئی۔ اور اسنے زار کے آفس کی کیب کرالی

وہ۔۔۔ آج جاتے ہوئے ڈر نہیں رہی تھی بس یقین تھا وہ غصہ کرے گا مگر وہ ماما نت جا رہی تھی یہ شاید کوئی تسلی سننا چاہتی تھی

دس منٹ میں وہ وہاں پہنچی اور۔۔۔ افسمئ اگئ آج انس شاہ آفس نہیں اہے تھے۔۔ تبھی وہ ریسیپشنسٹ کے پاس گئی وہ لڑکیا سے پہچانا گئی تھی

"میم آج انس سر نہیں آئے

عینہ نے کچھ جھجھکتے ہوئے کہا لڑکی نے "مجھے زار سے مکان ہے

اسکیطرف دیکھ کر سر ہلا دیا

"سر اس وقت میٹینگ میں ہیں ہاپکو ویٹ کرنا ہوگا

وہ بولی

۔

اسنے "کیا آپ انھیں بتا سکتی ہیں عینہ آئی ہے

کہا تو۔۔وہ لڑکی ں ملنگی کرنے لگی

وہ لڑکی ڈرتے ہوئے بولی "ایم سوری میم وہ خفا ہوتے ہیں پھر

تو وہ ہلکا سا مسکرا دی

یہ تو حقیقت تھی وہ سب کو جھڑک دیتا تھا تو وہ

اس بے چاری لڑکی کو کیوں پھنسواتی تبھی اسنے سر ہلایا

اور۔۔وہ۔۔زار کے افس کا پتہ لے کر وہ خود اس تک

جانے کے لیے چل پڑی دوسرے فلور پر اسکا

آفس تھا۔۔اسے جاتے ہوئے بس کچھ ہی دیر لگی تھی وہ وہاں پہنچی تھی۔۔

روم لاک تھا اسے پہلے احساس ہوا کہ۔یہاں میٹینگ بھی تو ہو رہی ہے۔

وہ کچھ دیر وہیں رکی رہی اسے تقریبا بیس منٹ وہ گئے تھے وہ زرا کے لیے خاموشی سے اسکے کمرے کے باہر کھڑی تھی۔۔۔

اور جب تھوڑی دیر اور گزری۔۔اسنے آہستگی سے دروازہ ناک کر دیا

مگر دروازہ۔۔۔جب نہیں کھلا۔۔۔تو اسنے۔۔جیسے ہی ہینڈل پر ہاتھ رکھا۔۔۔

دروازہ کھلتا چلا گیا مگر اندر کا منظر دیکھ کر۔۔اسے لگا اسکے قدموں تلے زمین سرک گئ ہو

سمانے ماہی اور زار تھے۔۔ماہی کا دوپٹہ زار ٹھیک کر رہا

تھا اور اچانک عینہ وک سامنے دیکھ کر۔۔۔زار ے

رنگ فق ہو گئے۔

عینہ کے ہاتھ سے دروازہ چھٹا اور وہ۔۔ریلینے ولا ادر صازہ

اسکے منہ پر ایر پڑا اھتا وہ پیچھے ہٹی۔۔۔

اور دیوار ھتام لی

زار۔بایر کی طرف دوڑا۔۔۔"عینہ

ماہی بھی پریشان تھی۔۔

وہ دونوں کل ہونے والی میٹینگ ڈسکس کر رہے تھے یہ اتنی

ضروری بھی نہیں تھی مگر۔۔۔زار اسے ڈمارے معملات

سے آگاہ کر رہا تاج۔۔

جب میٹینگ طویل ہوئی تو۔۔ دونوں نے ہی بریک لینے کا سوچا اور جیسے ہی ماہی جانے لگی اسکا دوپٹہ چیئر میں الجھ کر بے ساختہ کھینچ گیا

آج دونوں کی منگنی تھی مگر دونوں کے ہی چہروں پر ایسا کوئی تاثر نہیں تھا ماہی اسے بھیا پانی جاب سمجھ رہی تھی۔۔۔

جہاں تک اسکے لیے ممکن تھا۔۔۔

جانے ہی اسکا دوپٹہ اترا۔۔۔ ماہی پریشان ہو گئی

وہ دوپٹہ پینے کے لیے جھکی تبھی زار نے جھک کر اسکو دوپٹہ دیا اور تبھی وہ نے دروازہ کھول لیا

وہ اجنتی نہیں تھی عینہ وہم ہے مگر وج بھی تھی زلشا ید زار کے بے حد نزدیک تھی

اسے افسوس ہوا کہوہ لڑکی کسی غلط فہمی کا شکار وہ چکی

ہے

زارا اسکے پیچھے بھاگا تھا۔۔

وہ جلدی سے بیر نکال عینہ دور کھڑی تھی بے یقین
نظریں تھیں سرخ

۔۔پل میں وہ رو کر اپنی آنکھوں پر ظلم ڈھانا شروع کر
دیتی تھی

زار۔۔۔نے اسے پکارہ

"وہ تم سمجھ رہی وہ ویسا کچھ نہیں ہے

وہ بولا تو۔۔۔عینہ نفی میں سر ہلاتی اس سے دور رہنے لگی

مجھے لگا آپ یہ منگنی صرف مجھے۔۔۔مجھے

"۔۔جلانے کے لیے کر رہے۔۔۔م۔۔۔مگر

وہ نفی میں سر ہلاتی۔۔۔روتے ہوئے وہاں سے بھاگی۔

زار چیخنا۔۔۔اور "وہ۔۔یوڈیم اڈیٹ گرل تم پاگل وہ گئ ہو۔۔۔

اس دھاڑ پر۔۔تمام آفس نے حیرانگی سے دیکھا

تھا اس بھاگتی لڑکی کو۔۔۔وہ بے حد خوبصورت تھی

اور آپ ے بوس کو جس کو آج تک کسی وک

گھاس ڈالتے نہیں دیکھا اور وہ کسی لڑکی کے پیچھے دوڑ رہا

تھا

عینہ آفس سے بسیرا۔ گئ۔ ا

ج سور جبا سکے گالوں پر۔چبھتا ہصا لحسو س ہوا۔۔

زار نے عینہ کا ہاتھ تھامنا چاہا مگر عینہ میں نہ

جانے کاہن سے طاقت اگئ تھی اسنے۔۔اپنا ہاتھ

چھڑالیا

--

"مجھے اپ سے کوئ بات نہیں کرنی

"تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔ایسا کچھ نہیں ہے

عینہ نے "اسکا دوپٹہ پکڑ کر لیا کر رہے تھے پھر زار

اب کسی کی پرواہ نہیں کی تھی اسکا گریبان پکڑ لیا

زار ارد گرد غلگ۔ کو دیکھنے لگا

عینہ اک یہ روپ پہلی "بیٹھ کر بات کرتے ہیں

بار دیکھا تھا ورنہ ڈرا سہما انداز ہی اپنا تھا۔۔

کون سی بیٹھ کر بات کریں گے آپ۔۔ آپ اپنی

منگیتر کے ساتھ وقت گزاریں۔۔ پچھلے ادھے گھنٹے سے

میں آپکے دروازے کے باہر کھڑی یہ سوچ رہی ہوں کے

کب یہ دروازہ کھلے گا اور جب دروازہ کھلا تو آپ

اپنی منگیتر کے ساتھ تھے زار یہ پرائیویٹ میٹنگ تھی

اسنے "وجہ آپ اکثر میرے ساتھ کرتے ہیں

۔۔روتے ہوئے گال صاف کہتا صرف سرخ نظریں

سرخ چہرہ۔۔۔بلیو سوٹ میں وہ روتی ہوئی۔۔۔ارد گرد صلگس کی توجہ اپنی جانب کھینچ چکی تھی

"عینہ میری بات سنو۔۔۔میں تمھیں ایکسپلین کر تو رہا

"مجھے نہیں سننا کچھ۔۔۔مبارک وہ آپکو یہ منگنی اسنے ہچکی بھری تھی اور۔۔۔وہ ارد گرد دیکھ بروک ت کی کوشش کرنے لگی

زاروک "ہو گیا تمھارا ڈرامہ چلو میرے ساتھ

وہ چڑھا۔۔

عینہ نے پھر سے اس سے ہاتھ چھڑا لیا

مجھے مت چھوئے گا زار آپکی خریدی ہوئی لونڈی نہیں ویں وہ چیخی۔۔"۔۔میں

اور کیب رک ہی گئی اسنے ہیں میں بیٹھنے میں ایک منٹ پا گیا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ اسکی نظروں سے غائب ہو گئی۔۔۔

زار دندناتا ہوا پلٹا تھا اور ریسپشنیسٹ کے سر پر پہنچ گیا کیا ہی جلے آدھے گھنٹے سے عینہ آفس میں تھی مجھے وہ چیخنا اور اسنے۔۔۔ زور سے ٹیبل "بتایا جا سکتا تھا پر ہاتھ مارا

ا۔۔۔ایم سوری سر آپ میٹینگ میں تھے

بھاڑ میں گئی میٹینگ۔۔۔ آپ کو مس نوشین مجھے وہ پھاڑ کھانے کو دوڑا۔۔۔ا" انفارم کرنا چاہیے تھا

ج کسی کا دوپٹہ اٹھا کر دینا سبز سے بڑی بھول لگی تھی۔۔ اسنے کبھی ماہی پر ایسی ویسی نظر نہیں ڈالی تھی کہ یہاں تک کے اج ان دونوں کی منگنی تھی تب بھی اسکے دل میں

صرف اعظمی اک خیال تھا مگر عینہ اتنی بڑی غلط فہمی کا شکار عہ جائے گی وہ یہ نہیں جانتا

تاج۔۔

اسکی پیشانی پر پہلی بار پسینے کی بوندوں چھوٹ چکیں تھیں سٹاف اسے حیرانگیں ے دیکھ رہا تھا اوہ۔۔

مزید کچھ بولے بنا وہاں سے اپنے روم میں چلا گیا اور۔۔۔ اسنے اپنا گیرے کوٹ اٹھایا۔ وئاٹ شرٹ اور گرے ہی پینٹ میں ملبوس وہ چھایا ہو الگ رہا تھا وہ باہر نکلنے لگا۔۔

کہ ماہی سمانے ا۔ گئ

وہ "ایم سوری سر میری وجہ سے غلط فہمی وہ گئ شرمندہ تھی

اٹس اوکے آپکا مسلہ نہیں اس لڑکی کا دماغ خراب

اجنبیت سے کہتا آپس سے گزر گیا ماہیا سے دور جا تا دیکھنے لگی

کیا یہ ممکن تھا کہ ان کی منگنی حقیقت میں ہوتی

وہ ایک پل۔وہ سوچنے لگی تھی۔

وہ گھر میں داخل ہوا تو دیکھا علایہ پریشان کھڑی تھی

انس آج اسنے میری ابت نہیں سنی وہ بدتمیز لڑکی میرے ساتھ بدتمیزی ہر ہے اکیلی نکل گئ ہے اسفر یونیورسٹی کے ابپر اسک انتظار کر رہا ہے اس "بدتہذیبی پر بھیا پ اسکا فیور کر رہے ہیں

عالیہ

نے کہا

وہ بولے اور۔۔۔ "عالیہ تم صبر کر سکتی ہو

صدام کو فون کرنے لگے۔۔۔

زار کو محسوس ہوا معملات بڑھ چلے ہیں۔۔

اسنے گیری سانس بھری اور افین کے پاس ا

گیا۔۔۔

وہ مسکرائ تو زار انکے گلے سے لگ "آگیا میرا بیٹا

گیا

۔۔

وہ پریشانی سے پوچھنے لگی "کیا ہوا اداس کیوں ہو

وہ پوچھنے "نہیں لینا داس نہیں ویں آپ خوش ہیں

لگا جیسے ابھی اسکی میں کہدے گی نہیں میں خوش

نہیں ہوں تم یہ منگنی نہ کرو تو کون اس سے یہ زبردستی کرالیتا۔۔

مگر افنین نے نفی کی مجھے تو ماہی بہت پسند ہے

وہ مسکرا تو زار "ماشاللہ سگھڑ ہے خوبصورت ہے۔ بھی مسکرادیا۔۔۔

باہر سے "عینہ انس میری بیٹی کہاں گئ عینہ کو ڈھونڈے چیخنے کی آواز آئ۔۔

تو وہ دونوں ایکدم متوجہ ہوئے

افنین باہر نکلی تو اسکے پیچھے زار بھی تھا۔۔۔

عالیہ باہر چیخ رہی تھی چلا رہی تھی جاہلوں کیطرح جبکہ انس شاہ نے صدام کو گھر میں تلاشی لینے کا کہا جبکہ وہ گھر نہیں گئ تھی زار کو بے ساختہ فکر ہونے لگی۔۔۔

نہیں انس بلکل نہیں آج یہ منگنی نہیں ہونے دوں

گی میں جب تک میری بیٹی نہیں ملے گی"

عالیہ نے زار کو یاہ نظر دیکھا اور بولی

انس نے اسکو سمبھالا

وہ "ہاں ٹھیک ہے تم اپنے آپکو سنبھالو وہ مل جائے گی

بولے

افنین کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ "نہیں۔۔

روم۔نے اسکیطرف دیکھا۔۔

آپکی بیٹی کا میرے بیٹے سے کوئ واسطہ نہیں تھا۔۔ تبھی

وہ بولیں۔ تو "آپ اسطرح نہیں کہہ سکتیں

عالیہ نے روتے ہوئے انس کو دیکھا

تم نے دیکھا انس یہ کس قسم کی عورت ہے اسے

اپنے بیٹے کی منگنی کی پڑی ہے میری بیٹی یہاں سے چلی

گئی ہے۔۔۔ گھر کہیں گئی نہ جانے کہاں چلی گئی

ہے اور یہ عورت ”

زار کچھ بولتا کہ افنین نے اسکا ہاتھ روک دیا

پہلے بھی اسی کے لیے لڑتے کرتے زار اور انس ایک

دوسرے کے مقابل آئے تھے۔۔

ان ا کچھ نہیں بولے تھے

انس نے کہا ” عالیہ چپ وہ جاؤ۔

کیسے چپ وہ جاؤں۔۔کیسے میری بیٹی کھو گئی اور یہ

عورت ” منگنی کرے گی

انس میں اپنی خوشیاں قربان جبر سس کریں ہوں

اپنے بیٹے کے لیے ایک۔۔۔ منٹ کے لیے بھی سر

نہیں جھکاؤ گی اپلب آپ مجھے باغی سمجھے یہ کچھ بھی

میرے بیٹے کا فنکشن ۔۔ ویا آہی وہ گا جیسا میں چاہتی

وہ ۔بولی زار سمیت انس شاہ بھی حیاران تھے افین "

انکے سامنے کچھ نہیں بولی تھی اور آج حتمی فیصلہ سنا گئی

تھی

زار کو ۔۔ ارد گرد کئ باتوں سے زیادہ اس بات کی فکر تھی کہ

۔۔ عینہ کہاں گئ اور دوسری اہم بات کے اسکی ماں کو

ماہی زیادہ ۔۔۔ پسند ۔ا ۔رہی تھی ۔

زار بنا کچھ بولے ۔ وہاں سے نکل گیا

اب یہ عینہ کاہن چلی گئ تھی وہ ۔۔ وہاں سے نکلا اور ۔۔ عینہ

کو ڈھونڈنے لگا ۔۔۔

وہ لڑکی کیسے اتنی سی بات کا پتنگڑ بنا سکتی تھی ۔

وہ وہاں سے نکلا سیدھا حیا کے گھر پہنچا تھا۔ وہ کچھ

ہی دیر میں وہاں پہنچا حیا کو فون کیا

عینہ کو باہر بھیجو

اسنے حکم دیا۔۔

حیا کہہ دو مر گئ عینہ اور دوبارہ میری طرف

عینہ غصے سے بولی تھی۔ "دیکھنے کی ضرورت نہیں

زارنے دانت پیسے۔ "عینہ

"حیا میری بات کرواس سے

زارنے پھر سے کہا

"عینہ بات سن لو آکسی تمھیں غلط فہمی بھی وہ سکتی ہے

حیا کو بھی یقین نہیں آ۔ رہا تھا

مگر عینہ کیسے یقین کرتی کہ۔ اپنی آنکھوں سے وہ دیکھ چکی تھی

اور پھر زار نے فوراا اس بات کی گواہی کیوں نہیں دی

ماہی کے سامنے کیوں نہیں دی

اسکو وہ واقعی منگیتر مان چکا تھا۔۔

وہ وہ اس سے پیار کرنے لگا تھا نہیں عینہو کو یہ

گوارہ نہیں تھا۔

وہ مسلسل رو رہی تھی زار نے کچھ دیر تو یہ سب برداشت

کیا اور۔۔

اسکے بعد وہ پہلی بار جرت کرتا حیا کے گھر

میں داخل وہ گیا حیا اسے دیکھ رک پریشانی سے

عینہ وک دیکھنے لگی

جبکہ زار اسی کمرے میں اگیا جہاں عینہ تھی

وہ بیڈ پر بیٹھی گھٹنوں میں منہ دیے رو رہی تھی

وہ بھڑکتا ہوا اپنچی آواز "کیا ڈرامہ لگایا ہوا ہے تم نے

میں بولا۔۔۔

میں کوئی ڈرامہ نہیں کر رہی آپ۔۔ہو ماہی میں

انٹرسٹ ہے تو مجھے طلاق دے کر اس سے شدہ کر

لی۔۔۔

زار کا بے ساختہ اسپر ہاتھ اٹھا تھا۔۔

عینہ ایکدم بیڈ پر گیر گئی اور اسی پوزیشن میں رونے لگی

تھی۔۔وہ۔۔چہرہ چھپا کر رونے لگی تھی جبکہ۔زار ملنے

مٹھیاں بھینچ لیں۔۔

حیا۔۔۔آگے بڑھی زار نے اکسیطرف دیکھا

"سوری مجھے تھوڑا اسں اوتق چاہیے تمھارے گھر

میری دوست پر ہاتھ اٹھانے کی ضرورت ہیں ہے زار صاحب آپکو اگر اتنے ہی سچے ہیں تو زبردستی کریں منو آرہے ہیں ثابت کردیں"

عینہ اٹھتے ہوئے چیخی "مجھے کوئی ثبوت نہیں چاہیے ان سے نہ ہی مجھے انپر یقین ہے اور اگر یہ چاہتے ہیں کہ میں یقین کروں۔۔ تو یہ جا کر پوری دنیا کے سمانے مجھے ایکسیپٹ کریں ورنہ طلاق دے دیں بھلے اب مجھے ماریں یہ کچھ بھی کریں اور اگر انھوں نے یہ بات نہیں بتائی تو مجھے بھی قسم ہے میں ماتھین آنٹی کو ج آکر سب کچھ بتا دوں گی مگر اب انکی ایک بار نہیں سنو گی"

زار نے اسے پکارہ "عینہ

قبول کریں مجھے جہاں ایک اس سے منگنی کرنی ہیں وہاں بتائیں کہ عینہ میری بیوی ہے"

تمھاری ان ساری بکواس سے مجھے ہر چیز فرق نہیں پڑتا۔۔ میں اپنی ماں کی خوشی کے آگے تمھارے لیے بھی

وہ بھینچے بھینچے لہجے میں بولتا وہاں سے "نہیں سوچوں گا

نکلتا چلا گیا جبکہ۔۔

عینہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

۔۔...............

اسکے سر میں عینہ کی باتوں سے سخت درد ہو چکا تھا

دل ہی نہیں کیا وہ گھر لوٹے۔۔۔

مگر عینہ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر۔۔۔ بھی اچھا

نہیں لگا تھا مگر وہ کسی بھی صورت اپنی ماں کو تکلیف

نہیں دینا چاہتا تھا نہیں سننا چاہتا تھا کہ

جیسا اسکا باپ

تھا ویسا بیٹا اور نہ وہ عالیہ کے منہ پر

مسکراہٹ دیکھنا

چاہتا تھا کہ۔۔۔۔۔۔

زار انس شاہ۔۔اسکی بیٹی پر مر مٹا

وہ۔۔پریشانی سے سر تھامے بیٹھا تھا۔۔۔

ابھی کچھ ہی دیر میں۔۔۔۔وہ جانتا تھا منگنی کی رسم

کی ادائیگی ہونے والی ہے اور منگنی کی رسم۔۔۔میں

اس

کی ماں کتنا خوش ہیں یہ تو وہ جانتا ہی تھا۔۔

وہ کیفے میں کافی کا مگ پی کر۔۔۔اٹھا ارادہ گھر جانے

کا تھا عینہ کو ہینڈل کرنا اتنا بھی مشکل نہیں تھا تبھی

اسنے جو ہو رہا ہے ہونے دینے کا سوچا تھا۔۔

لبوں میں سیگریٹ جلائے وہ۔۔۔گھر کی راہ لے چکا

تھا۔۔

صدام کو پتہ چل چکا تھا عینہ حیا کے پاس ہے

اسنے

پہلی بار عینہ کو ڈانٹا تھا کہ وہ بتا سکتی تھی سب کو

کہ وہ۔۔حیا کے پاس ہے وہاں کتنا واویلا مچا ہے۔۔۔

عینہ چپ چاپ کھڑی رہی تھی وہ کٹ پتلی بن

چکی تھی

سب کے ہاتھوں جس کا جیسا دل کرتا تھا اسے ویسے

ٹریٹ کرتا تھا۔۔

جب صدام نے زیادہ ڈانٹنا شروع کیا تو۔۔ حیا بیچ

میں آ

گئ میرے پاس ہی تھی۔۔ اپ لوگوں کو اپنا دماغ بھی

استعمال کرنا چاہیے اسکے پاس کوئ موبائل ہے جو

آپ

لوگوں سے رابطے کرتی اور میرے پاس آنے میں

کیا مسلہ

تھا جو آپ اتنا سنا رہے ہیں۔۔۔

حد ہوتی ہے وہاں آنٹی تنگ کر کے رکھتی ہیں یہاں آپ

بھی شروع ہو گئے کوئ اسکا بھی خیال کر لے وہ۔۔ کوئ

بے جان مخلوق نہیں ہے۔۔ احساسات رکھتی ہے

اور عینہ

میرے پاس رہ رہی ہے جب دل کرے گا آپکے پاس
آجائے

حیا آنکھیں نکال کر بولی اور عینہ کو لے کر اندر لے ”گی
گئ جبکہ صدام نہ جانے کیوں چپ کھڑا رہ
گیا۔۔

عینہ حیا کے گلے لگ کر بری طرح تڑپ تڑپ کر
روئ تھی۔۔

کوئ ضرورت نہیں رونے کی سیدھی طرح افنین آنٹی
کے

“پاس جاؤ اور انھیں بتا دو کہ تم زار کے نکاح میں ہو
حیا نے اسے دور کرتے ہوئے جھنجھوڑا

پاگل ہو گئ ہو حیا زار مجھے جان سے مار دے گا۔۔۔

وہ وہ ایسا انسان نہیں ہے میں جانتی ہو۔۔وہ کبھی

کمپرومائز نہیں کریں گے اور اپنی ماں کے لیے تو بلکل

بھی نہیں "

اسنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

تو ساری زندگی۔۔یوں ہی۔۔۔ گزارو گی تم۔۔ آج اپنے حق

کے لیے نہیں لڑی تو کبھی نہیں ملے گا تمھیں زار اور نہ

عالیہ آنٹی کبھی انس شاہ کو چھوڑیں گی اور نہ تم کبھی

زار تک پہنچ پاؤ گی پھر یہ خیالی پلاؤ یوں ہی پکاتی

"رہنا اور ٹیز ہوتی رہنا سب کے ہاتھوں

حیا نے جھڑک دیا

عینہ چپ ہو گئ

میں کیا کرو حیا۔۔ مجھ سے یہ برداشت نہیں ہو رہا

کہ

عینہ پھر سے رونے لگی ”وہ۔۔وہ ماہی کے اتنے قریب

عینہ میں تمھیں کچھ کہہ رہی ہوں تم کہیں پھنسی

حیا کو غصہ چڑھا۔۔ “ہوئی ہو۔۔۔

میں ایسا نہیں کر سکتی تم نہیں جانتی زار کو میری
غلطی

“گناہ ہے جبکہ انکی غلطی صرف غلطی ہے

تو تم سب میں یہ بات کھول کر۔۔۔واضح کر سکتی ہو

کہ

تم اسکے نکاح میں ہو کم از کم اسفر کا چپٹر بند ہو گا۔۔۔

”اور زار پھر رخصتی کے بارے میں سوچے گا تو سہی

عینہ کو حیا کی بات درست لگی تھی مگر وہ اپنے اندر اتنی

ہمت کیسے لاتی کہ جا کر۔۔افنین آنٹی کو یہ بات

دیتی

"م۔۔ ممگر میں ہمت نہیں

کھڑی ہو جاؤ اور جاؤ بلکے میں بھی "شیٹ آپ

چلتی ہوں

حیا اٹھی "میں گواہ ہوں اس بات کی

عینہ کا دم خشک ہونے لگا تھا نہ جانے کیوں اسے

یہ سب

درست نہیں لگ رہا تھا

حیا نہیں۔۔ یہ سب بگڑ جائے گا میں نہیں

چاہتی وہ مجھ

سے اور اکھڑ جائیں میرے کسی بھی عمل کو۔۔۔"

عینہ تم انسان ہو یہ بے حس کوئی چیز تمھاری اپنے

آپ سے

متعلق یہ بے حسی سے ہی تمھاری ماں فائدہ اٹھا رہی

ہے

زار فائدہ اٹھا رہا ہے اور تم خود ان دونوں کو چپ رہ رہ

"کر ڈر ڈر کر موقع دے رہی ہو

حیا نے آنکھیں نکال کر کہا تو۔۔عینہ خاموش ہو

گئی۔

زیادہ مت سوچو ممکن ہے یہ قدم۔۔زار اور تمھارے

حق میں

اچھا ثابت ہو اسطرح ہو سکتا ہے تمھاری جانا اسفر

سے

چھٹ جائے اور افین آنٹی اچھی خاتون ہیں وہ یہ

سب

جاننے کے بعد اپنے بیٹے کو فورس کریں تمہارے حق

میں"

حیا بولی

عینہ نے اپنے "انکے شوہر کی دوسری بیوی ہے میری ماں

آنسو صاف کرتے اسے جتایا تھا۔۔

حیا۔۔ کم از کم وہ عورت مجھے تمہاری ماں جیسی نہیں

لگتی مطلبی۔۔"

عینہ کو برا لگا "حیا

"بات صاف ہے۔۔۔

حیا کہاں چپ ہونے والی تھی عینہ جانتی تھی یہ

حقیقت

ہے تبھی چپ ہو گئ۔۔۔

"اٹھو۔۔۔اور اچھے کی امید رکھو

حیا نے اسے پیار سے کہا

"مجھے ڈر لگ رہا ہے کچھ برے کا احساس ہو رہا ہے

عینہ نے کہا تو حیا نے اسکے کانپتے وجود کو سینے سے

لگالیا

"سب اچھا ہوگا تم فکر نہ کرو

وہ بولی تو عینہ کو تھوڑا بہت حوصلہ ہوا تھا اور صرف

اس ارادے سے کہ حالات شاید اسکے حق میں

ہوجائیں

اور یہ زندگی جس طرح وہ۔۔پریشانی میں گزار رہی

ہے

سب بہتر ہوجائے تبھی اسنے حیا کے ساتھ

افنین آنٹی کے

پاس جانے کا ارادہ کیا تھا

جب وہ گھر پہنچی تو ہر طرف انفرا تفری تھی عینہ

کا دل

بیٹھ گیا کہ گھر میں زار ہو گا۔۔ وہ اسکی ماں اور ان

سب

سے بچ کر افین تک کیسے پہنچے گی وہ گھبرا کر پلٹنے لگی

کہ حیا نے ہاتھ پکڑ لیا ایک وہ بلکل رکنا نہیں

چاہتی تھی

ہر چیز۔۔ وہ لڑکی تباہ کر چکی تھیں ایک زار کے پیچھے

اپنی عزت تک۔۔۔

اور اس بات کا کھل جانا بہتر تھا۔۔۔ اس سے
پہلے وہ ہوتا

جو زار۔۔ چاہتا تھا۔۔۔

وہ اندر کیطرف بڑھنے لگیں اور جب حال میں داخل
ہوئی

تو ملازم تو دیکھے مگر گھر کا کوئی فرد نہیں دیکھا۔۔

حیا نے عینہ سے پوچھا کہ۔۔۔ کون سا کمرہ ہے۔۔

عینہ نے کانپتے ہاتھ سے کمرے کی طرف اشارہ کیا
تو حیا
بنا رکے اسے اس کمرے میں لے گئ

عینہ کا وجود ٹھنڈا پڑ چکا تھا

بلکل اس چھوٹے بچے کیطرح اسکی حالت تھی جو پہلی

بار ایگزم حال میں بیٹھے اور سب کچھ۔۔ آنے کے باوجود

...وہ کچھ لکھ نہ پائے

افنین نے مڑ کر دونوں کو دیکھا۔ تو عینہ کے ساتھ
ایک لڑکی

کو دیکھ کر ایک پل کے لیے چونکہ تھی اسکا کبھی ایسے

واسطہ نہیں پڑا تھا اور نہ ہی اسے ان سے کوئی مسلہ تھا

مگر عینہ اور افنین کے ساتھ کوئی اتنی کھلی گفتگو نہیں
تھی

کہ وہ اچانک اسکے روم میں جائے۔۔

افنین بیٹے کی منگنی کے لیے تیار تھی اور وہ بہت اچھی

بھی لگ رہیں تھیں۔۔۔

عینہ سر جھکا چکی تھی۔۔

اس کمرے میں سکینہ بھی تھی جو خود بھی حیرانگی

سے

دیکھ رہی تھی

سلام و علیکم آنٹی میں حیا ہوں عینہ کی دوست کیا ہم

"اکیلے میں بات کر سکتے ہیں

حیا نے سنجیدگی سے سکینہ کی جانب دیکھتے کہا

افنین نے سکینہ کو باہر جانے کا اشارہ کیا

اور پلیز۔۔ آپ اپنی ملازمہ وہ کہہ دیں عالیہ

آنٹی کو تب

تک کچھ نہ بتائے جب تک ہم باہر نہ آ

"جائے ہم یہاں ہیں

اسنے کہا۔۔۔

تو سکینہ ایکدم ہنس پڑی

نہیں جی باجی میں کیوں بتاؤ گی لگائی بھائی کی کہاں

"بیٹھ جاؤ

افین نے دونوں کو کہا عینہ کا سر د پڑتا چہرہ وہ دیکھ

رہی تھی

حیا نے عینہ کیطرف دیکھا

"تم بتاؤ اپنے منہ سے

وہ بولی ۔۔۔عینہ نے افین کیطرف دیکھا وہ خاموشی سے

اسے دیکھ رہی تھی ۔۔۔

۔ک۔۔۔کچھ بھی نہیں ہے ا۔انٹی۔ا۔اپ کو

م۔۔مبارک ہو۔۔۔ہو

"بیٹے ک۔۔۔کی

عینہ کانپتے لہجے میں بے ترتیبی سے بول کر اٹھ کر بھاگنے

کے لیے بے چین تھی کہ حیا نے۔۔اسکا ہاتھ پکڑ لیا

"عینہ اپنی زندگی کو مشکل مت بناؤ

حیا نے سنجیدگی اور غصے سے کہا

عینہ پھر سے بیٹھ گئی۔۔

جب کہ اسکے گرتے پٹ پٹ آنسو۔۔۔افنین اور

حیا دونوں

دیکھ رہے تھے۔

حیا صبر سے بیٹھی تھی جبکہ افنین بھی اسے

خاموشی سے

دیکھ رہی تھی کچھ دیر میں اسکے بیٹے کی منگنی شروع

ہونے والی تھی۔

"ز۔۔۔زار

افنین کچھ بولتی کے اسکے منہ سے اپنے بیٹے کا نام سنتی

جس انداز میں وہ بولی تھی اسے یقین نہیں تھا کہ زار کا

موضوع ہو گا وہ بیٹھ گئی اور کچھ بولی بھی نہیں۔۔۔

م۔میں۔۔نے میں آج سے دو سال پہلے ایک

ایک۔۔کالج فن

فیئر پر۔۔۔زار اور میری ملاقات ہوئ تھی۔۔۔

میں۔۔میں نے اس وقت۔۔۔زار کی کسی بات کا

نوٹ نہیں

کیا تھا شاید مما کے ڈر سے۔۔۔

لیکن اسکے بعد۔۔۔سے زار

زار کالج آنے لگے تھے۔۔۔

ا۔انھیں م۔۔مجھ سے پیار ہو۔۔ہو گیا تھا۔ان۔۔انھوں

نے جب

یہ کہا تو میں بھاگ گئی تھی۔۔ڈر کر گھبرا کر

مگر۔۔جب

گھر میں ہوتی تھی تو انکا خیال بار بار آتا تھا۔۔۔

اور پہلے مجھے لگا تھا کہ وہ۔۔دوسرے لڑکوں کی طرح مج

۔۔مجھ سے ایسے ہی کہہ رہے ہیں مگر وقت گزرنے کے

ساتھ

احساس ہوا کہ۔۔۔میرا بھی دل انکیطرف کھینچنے لگا تھا

۔۔۔

اور۔۔۔پھر ہم ایک دوسرے سے ملنے لگے۔۔۔ہاں

مما کو اس

بات کا آج تک بھی علم نہیں تھا۔۔

پھر

کچھ عرصے بعد انس شاہ ہمارے گھر آنے

جانے لگے۔۔۔

مما اور انس انکل کی پیچھلی ساری باتیں جان کر م۔۔

مجھے آپ و۔۔ویلن لگتی تھی کہ آپ انکی محبت کے بیچ

میں گئیں یہ شاید انھوں نے وہ ہی رخ دیکھا یا تھا

جو ان

کے حق میں اترتا۔۔۔

میں اور بھائی انکی شادی کے لیے۔۔۔مان گئے تھے مما

بھی

خوش تھیں اور اب وہ چڑ چڑی بھی نہیں ہوتی

تھیں تو

مجھے اچھا لگتا تھا ورنہ وہ ہمیشہ سخت رویہ رکھتی

تھیں

میرے ساتھ بھائی کے ساتھ۔۔۔

اس روز میں زار سے ملی اور میں نے ان سے کہا کہ وہ

مجھے اپنے پیرنٹس کی پکس دیکھائیں تو انھوں نے مجھے

جب آپکی پکس دیکھائی تو آپکی بہت تعریفیں کی تھیں

بہت زیادہ جس سے مجھے احساس ہوا وہ آپ سے

بہت

محبت کرتے ہیں مگر اسکے بعد۔۔۔جب انھوں نے

انس انکل

کی تصویر دیکھائی تو میں شاکڈ رہ گئ۔۔۔

اور میں زار کو کچھ بھی بتانے کے بجائے یہ ابزرو

کرنے

لگی کہ زار یہ بات جانتے ہیں کیا کہ انس شاہ

شادی کرنے

والے ہیں مگر اس دوران زار۔۔۔ چلے گئے ملک سے

باہر اور

پیچھے سے۔۔ شادی ہو گئ انس انکل اور مما کی۔۔ اور ہم

لوگ آپ کے گھر آ گئے۔۔۔

جب زار نے مجھے آپ لوگوں کے گھر دیکھا تو وہ

حیران رہ

گئے اور پھر انھیں سب پتہ چل گیا اور وہ مجھ سے

شدید

نفرت کرنے لگے تھے کہ۔۔۔ میں یہ سب

جانتے ہوئے بھی

چھپا رہی تھی ہاں میری غلطی تھی میں نے پہلے

وقت

میں نہیں بتایا اور۔۔۔

"وہ چپ ہو گئ

افین کا چہرہ حونک رہ گیا۔۔۔ اسے لگا اسکا دماغ

سن

ہو گیا ہوا۔۔۔۔عینہ جانتی تھی انھیں یہ سب

جان

کر بہت دکھ ہو گا۔۔

تبھی وہ انکی طرف نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسکے آنسو اسکے کانپتے ہاتھوں پر گیر رہے تھے

ز۔۔۔زار نے۔۔۔د۔۔دو ماہ پہلے مجھ سے ن۔۔نکاح کر لیا

۔۔۔۔

اس رات جب آپ گئی ہوئی تھی۔۔۔ مما اور انکل بھی

نہیں تھے۔۔ا۔۔اس۔۔رات انھوں نے م۔۔میرے ساتھ زبردستی۔۔۔"

وہ ایکدم رو اٹھی۔۔۔

حیا کی بھی آنکھیں بھیگ گئیں وہ کیسے اپنی محبت کے بارے میں یہ سب بتائے اسکی فیلنگز رئیل تھی

۔۔۔۔

افین کو سانس بھی مشکل لگ رہی تھی۔۔۔۔

ان۔۔انھوں نے یہ نکاح صرف مجھ سے مما سے بدلے کے لیے

کیا تھا میں یہ نہیں کہہ رہی کہ انھوں نے مجھ سے محبت

میں یہ نکاح کیا۔۔تھا۔۔

وہ بے ساختہ اٹھ کر اسکے قدموں میں بیٹھ گئ

۔۔۔

افنین کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں۔۔۔اسکی

آنکھیں بتارہی

تھیں کہ وہ کتنی تکلیف میں ہے۔۔۔۔

"ان۔۔انٹی۔۔۔۔

عینہ کو کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تھا حیا بھی ایکدم اٹھی

اور افنین دل پر ہاتھ رکھتی جھٹکے کھاتی ایکطرف

لڑھک

گئ۔۔

عینہ کی چیخ نکل گئ۔۔۔

حیا جلدی سے افنین کو پکڑنے لگی۔۔۔۔

مگر۔۔افین۔۔ان دونوں سے ہی نہیں سنبھل رہی تھی

۔۔۔

تبھی دروازہ ایکدم کھولا۔۔۔زار شکست پر کوٹ ڈالے اندر

داخل ہونے لگا انداز تھکا تھکا سا تھا مگر سامنے کا

منظر

دیکھ کر اسکے ہاتھ سے کوٹ چھٹا اور زمین بوس ہو

گیا۔۔۔

وہ دوڑ کر افین تک پہنچا تھا۔۔اور۔۔۔اسنے عینہ اور

حیا کو

دھکیل کر پیچھے کیا

اسکے منہ سے نکلا۔۔۔مگر افین۔۔۔دل "ماں

تھامے جھٹکے

کھا رہی تھی۔۔۔

وہ چیخا اور دونوں بازوں میں افین کو اٹھالیا "ماں

یہ شور سن کر عالیہ بھی آ گئ

"عینہ

اسنے عینہ کو پکارہ جو بری طرح رو رہی تھی حیا بھی

پریشان حال کھڑی تھی

"کیا کیا ہے تم نے میری ماں کے ساتھ

زار عینہ پر دھاڑا تھا اسکا رنگ فق ہو گیا

"تم میری بیٹی سے کیسے بات کر رہے ہو

عالیہ غصے میں چیخی

وہ ضبط کرتا چیخا۔۔ "مجھ سے دور رہو

افین کیطرف متوجہ ہوا تھا۔ "مما

وہ عینہ پر آخری نگاہ ڈال کر وہ۔۔ پلٹ گیا۔۔

جبکہ۔۔۔عینہ چہرے پر ہاتھ رکھے رونے لگی تھی

کیوں آئی تھی تم یہاں کیا کرنے آئی تھی تم دونوں اس

عورت

”کے پاس۔۔

عالیہ نے بھڑک کر پوچھا۔۔۔اور عینہ کو جھنجھوڑ دیا

عینہ نے اسکے آگے ہاتھ جوڑ دیا ”پلیز۔۔ مما

وہ سسکی ”مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں

”دماغ وماغ تو نہیں پھیر گیا اسکا۔۔۔

عالیہ نے حیا کو دیکھا بے حد غصے کی کیفیت تھی

۔۔

حیا بولی تو۔۔۔عالیہ نے ہاتھ اٹھایا ”عینہ چلو

لڑکی اپنی شادی وادی کراؤ تم۔۔ ادھر ادھر پھیر نے

کی

”ضرورت نہیں

اسنے طنز کیا حیا دانت پیس کر دیکھنے لگی

“مجھے نہیں جانا

عینہ نے آنسو صاف کیے اور کھڑی ہو گئ

تمھارا تو باپ بھی جائے گا

اسنے زبردستی عینہ کا ہاتھ جکڑا اور اسے کھینچ “۔۔ چلو

کر وہ روم سے باہر لے آئ۔۔۔ جبکہ حیا حیرت سے

یہ سب

دیکھ رہی تھی

حیا کے سامنے وہ عینہ کو نہیں کھینچ سکتی تھی۔۔۔

اسنے سوچا تھا کہ نتاشہ سے وہ بات کرے گی

صدام اور

اسکے نکاح کے لیے شاید پھر وہ کچھ کر پائے عینہ کے لیے

وہ خاموشی سے باہر چلی گئ جبکہ۔۔۔

عالیہ نے زبردستی عینہ کو اسفر کے پاس

جانے کے لیے تیار

کیا تھا۔۔ اسپر چلائ تھی وہ۔۔۔ عینہ سہم چکی تھی۔۔

زار کا غصہ دیکھ کر اور افنین کی طبعیت دیکھ کر

اسنے۔۔۔ "اللہ کرے یہ افنین مر جائے

بھڑک کر۔۔۔ کہا

عینہ اپنی ماں کو دیکھتی رہ گئ

افنین کو ہارٹ اٹیک آیا تھا۔۔۔ زار بے حد پریشانی

میں تھا

عینہ وہاں کیوں تھی مما کی ایسی حالت کیوں ہوئی

کیا ہوا تھا کیا اسنے بتا دیا۔

وہ بینچ پر بیٹھا اپنے پاؤں کو گھور رہا تھا۔۔۔

عینہ اتنی بڑی بیوقوفی نہیں کر سکتی

اسکے دل کہہ رہا تھا پھر کیوں کیا ہوا تھا جو افنین کو

اتنا

میجر ہارٹ اٹیک آیا تھا

وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا

تبھی انس شاہ دوڑ کر آتے دیکھائے دیے۔۔۔

زار نے منہ موڑ لیا اس دن کے بعد۔۔۔۔ ان کی

آپس میں

بات چیت نہیں تھی

انس شاہ نے پوچھا۔۔ "کیا ہوا ہے

"اپنی بیوی کی بیٹی سے جا کر پوچھ لیں

اسنے سرد لہجے میں جواب دیا

لیکن میں یہ بات واضح کہہ رہا ہوں میری ماں کو کچھ

۔۔۔کچھ بھی ہوا۔۔

ایک لمحے کے لیے آپکا یہ کسی کا نہیں سوچوں گا ان سب

"عورتوں کو۔۔۔باہر پھینک دوں گا میں۔۔۔

وہ دانت پیستے ہوئے انس کو دیکھنے لگا

"ڈاکٹرز نے کیا کہا ہے

انس نے اسکی بات اگنور کرتے پوچھا

"ہارٹ اٹیک ہے

انس حیران رہ گئے "واٹ

"کیوں کیا ہوا ایسا ہارٹ اٹیک کیوں

وہ پریشانی سے بولے

آپ نے بڑی خوشیاں دیں ہیں میری ماں کو تو اب

انکے

دل کا سوچنے بیٹھ گئے ہیں یہ ہارٹ اٹیک تو اس

دن

ہونا چاہیے تھا جب اس۔۔ بدکردار عورت کو۔۔

لے کر

انس نے بھڑک کر دیکھا۔۔ "زار

وہ۔۔ بولا "ڈیڈ ہم خوش تھے

ہم سب خوش تھے اکٹھے۔۔۔ والدین تو کمپرومائز کرتے

ہیں۔۔۔ یہ اپنی پرانی محبتوں کے لیے جینے لگتے ہیں۔۔۔

انھیں گھر لے آتے ہیں اپنے رشتوں کو نہیں دیکھتے

کیوں

کیوں کیا آپ نے۔۔۔ یہ سب میری ماں کے

ساتھ کرنا ضروری

تھا۔۔

اس وقت لڑتے آپ اپنے والدین سے اپنی محبت کے

لیے جب

وقت تھا۔۔

اور جب وقت گزر گیا تو پرانی محبت کو۔۔۔ اپنی زندگی

میں شامل کر لیا چلو مان لیا کر لیا

کیا وہ عورت اس قابل ہے کہ ہمارے ساتھ رہے

آپ نے یہ

دیکھا میں نے ہاتھ اٹھایا یہ پوچھا۔۔کے کس

بات پر اٹھایا

آپ نے اسکی حمایت میں چار تھپڑ

میرے منہ پر مار دیے

یہ پوچھا کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔

"اس پٹی کو لگائے رکھیں اپنی آنکھوں پر۔۔۔

وہ سر جھٹک کر منہ موڑ گیا

جبکہ انس شاہ خاموش تھے۔۔

دوسری طرف ڈاکٹر باہر آگیا۔۔تھا

دونوں اسکیطرف متوجہ ہوئے

گھیرے صدمے کی وجہ سے افنین کو اچانک

دل کا

دورہ پڑا تھا ڈاکٹر نے یہ بتایا جبکہ انس شاہ تو

حیران پریشان تھے کے ایسا بھی کیا صدمہ ہوا ہے

جبکہ۔۔اب زار کو کچھ کچھ یقین ہو چلا تھا کہ

عینہ نے کوئی حرکت کر دی ہے۔۔اور یہ بات

اسکے لیے

شاکینگ تھی۔۔۔

وہ دونوں ہی افین کے لیے پریشان تھے۔

ڈاکٹر نے انکی سپیشل کیئر کا کہا تھا۔۔

زار کو کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔۔انکے علاوہ۔۔۔

وہ۔۔۔پورے دن افین کے ساتھ رہا تھا افین کو

ہوش نہیں

آیا تھا وہ مسلسل ڈاکٹر سے ایک ہی بات پوچھے

جا رہا

تھا کہ وہ کب ہوش میں آئیں گی۔۔

جبکہ انس شاہ اسکی وجہ سے اور پھر کچھ افئین کی

وجہ سے بھی وہاں رکے ہوئے تھے پورے دن انکے پاس

عالیہ کا فون آتا رہا مگر وہ زار کی وجہ سے اٹھا نہیں

سکتے تھے کیونکہ زار ماں کو ایسے دیکھ رہا تھا جیسے

وہ کبھی دوبارہ آنکھیں نہیں کھولے گی اور یہ دیکھ کر

جہاں اسکا دم نکل رہا تھا وہیں بیٹے کی حالت دیکھ کر

انس شاہ کا نکل رہا تھا

"تم ریلکس ہو جاؤ کچھ نہیں ہو گا اسے

آپ دیکھ رہے ہیں وہ ہم دونوں میں سے کسی کو دیکھنا

نہیں چاہتی

۔اب تو رات ہو گئ ہے انھیں ہوش میں آجانا

چاہیے تھا۔

وہ بولا۔۔۔ "۔۔

اور باپ کو سنجیدگی سے دیکھا اسکی آنکھیں سرخ

تھیں

انس شاہ نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا تمھاری ماں

بلکل

ٹھیک ہے۔۔۔کچھ نہیں ہو گا اسے وہ جانتی ہے ایک

سر

پھیرا سا لڑکا۔۔۔اسکے بعد۔۔مجھ سمیت سب کو

ختم

کر دے گا۔۔۔

"وہ کبھی نہیں جائے گی۔۔

"میں کچھ نہیں کر سکتا۔۔اگر کرنا ہوتا تو۔۔۔میں۔۔۔

وہ چپ ہو گیا انس نے دانت بھینچ لیا یعنی وہ لڑ کا ہر

جگہ سے ہٹ سکتا تھا سوائے اس بات کے کہ

عالیہ انس

سے الگ ہو جائے۔۔

دونوں کی توجہ۔۔افین کے کسمسانے پر اسکی

طرف گئ

تو دونوں ایکدم اسکیطرف بڑھے انس شاہ تو کچھ فاصلے

پر رہے جبکہ۔۔۔زار ایکدم انکی جانب جھکا۔۔

"ماں۔۔

وہ بولا انکا چہرہ تھام لیا "مما ادھر دیکھیں

افین زار کی طرف دیکھتی رہی زار کو انکی نظریں

عجیب

سی لگی وہ۔۔۔

ایکدم پیچھے ہٹا تبھی ڈاکٹر اندر آیا اور وہ افین کا چیک

اپ کرنے لگا افین نے اپنی آنکھیں دونوں مردوں

کیطرف

سے بند کرلیں تھیں

زار کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا شاید پہلی بار

خوف سے۔۔

ڈاکٹر افین کو چیک کرنے لگا۔۔۔

اسنے نرس کو کچھ ہدایتیں دیں اور۔۔۔ زار اور انس کو

اس

کی کنڈیشن سٹیبل ہونے کا کہہ کر وہاں سے چلا۔۔ گیا

"آر یو اوکے ناؤ کیا فیل کر رہی ہو۔

انس نے سوال کیا افنین نے آنکھیں نہیں کھولیں

انس چپ

ہو گئے جبکہ زار۔۔ کی برداشت سے اب باہر ہو چکا تھا

۔۔۔

وہ باہر نکلتا کہ انس نے روک لیا۔۔

تم ادھر روکو میں آفس سے ڈائریکٹ یہاں آیا یوں

تھوڑا

"فریش ہونا چاہتا ہوں۔۔۔

وہ بولے۔۔زار نے سر ہلا دیا۔۔۔اور زار افنین کا خیال

رکھنے

کا کہہ کر وہاں سے چلے گئے جبکہ۔

زار افنین کے پاس بیٹھ گیا

اسنے پھر سے پکارا "ماں

افنین اب بھی کچھ نہیں بولی۔۔

بتائیں مجھے کیا ہوا ہے مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی

وہ بے بسی سے بولا۔۔۔۔ ”آپکی ناراضگی یار

افنین نے آنکھیں کھول کر ”ع۔۔عینہ کون ہے

۔۔ہلکی ہلکی نقاہت زدہ لہجے میں سوال پوچھا۔۔

زار۔۔۔ کاشک بلکل درست تھا وہ چپ رہ گیا۔۔
یہ زندگی

کا بڑا امتحان تھا۔۔۔

افنین اسکیطرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

ج۔۔جواب دو۔۔۔کون ہے عینہ۔۔کیا لگتی ہے
تمھاری۔۔۔”

وہ۔۔مدھم لہجے میں پوچھ رہی تھی۔۔۔

افنین پھیکا سا ہنس دی۔۔۔

"مجھے لگ رہا تھا میں مر جانے والی ہوں

ماں"

"تمھاری خاموشی سچ بول رہی ہے زار

افنین نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔۔

وہ صرف بدلہ تھا صرف بدلہ میں سچ کہہ رہا ہوں

اور وہ بدلے کے لیے میں نے یہ سب کیا تھا تاکہ

اسکی ماں کو مزاہ چکھا سکوں۔۔۔"

اسنے حقیقت بتائی افنین نے اسکے ہاتھ کی گرفت

سے ہاتھ نکلوا لیا۔۔۔

تم جزا سزا دینے والے کون ہوتے ہو زار۔۔۔۔

تم نے اپنی پسند سے نکاح کیا تھا۔۔ تمھاری چور

نظریں گواہ ہیں کے ماما تم عینہ سے کبھی بدلہ

''نہیں لو گے

زار نے سختی سے۔۔۔۔ مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔۔

جاؤ زار مجھے اکیلا چھوڑ دو۔۔۔۔ مجھے فلحال کسی کی

''ضرورت نہیں

اسنے کہا۔۔ اور آنکھیں بند کر لیں زار انکا چہرہ دیکھنے

لگا پہلی بار اسکی آنکھیں تکلیف سے سرخ ہو رہیں

تھیں

کہ عینہ کی وجہ سے اسکی ماں کتنی تکلیف میں ہے۔۔

وہ ضدی بچے کیطرح انکا ہاتھ تھامے بیٹھا رہا۔۔۔

ایم سوری۔۔ میں نے آپکو تکلیف دی۔۔ میں آپکو اور ڈیڈ

کو

اکٹھا دیکھنا چاہتا ہوں میں نہیں جانتا تھا

عینہ اس عالیہ

"کی بیٹی ہے میری بات کا یقین کریں ماں

جان کر ہی نکاح کیا تم نے۔۔۔اور مجھے بتائے بنا۔۔ تم

پر تو

"میرا مان تھا۔۔ تم نے کیوں توڑ دیا

افین شکواہ کر رہی تھی۔۔۔

جبکہ زار کی حالت غیر ہو رہی تھی۔۔۔

یہ سب۔۔۔ صرف اور صرف۔۔۔۔ عالیہ سے

بدلے کے لیے کیا

وہ بولا "ہے عینہ سے بدلے کے لیے کیا ہے میں نے

تھا۔۔

تو تمھاری آنکھوں میں اسکے لیے نفرت نہیں

غصہ کیوں

ہے تم یہاں سے اٹھ کر اسی کے پاس کیوں جاؤ گے۔۔۔

"تم اسے میرے کہنے پر طلاق دے دو گے

افنین نے شاید پہلی بار ایسی بات کی تھی زارا اسکی

جانب

دیکھتا رہ گیا۔۔۔

نہیں زار تم بھی اپنے باپ کیطرح ہو۔۔۔اور تم کسی اور

لڑکی کی زندگی برباد کر رہے تھے ماہی کی زندگی یہ پھر

وہ بولیں "تم نے وہ بھی کوئی گیم چلا رکھی تھی

تو زار۔۔۔جواب نہیں دے سکا۔۔۔

۔"تم جاؤ۔۔۔یہاں سے

میں اسے قبول نہیں کروں گا جب تک بابا اسکی

ماں کو

نہیں چھوڑیں گے"

زار نے حتمی فیصلہ سنایا

اور یہ میرا حکم ہے کہ تم سب کے سامنے اسے

ایکسیپٹ

کرو گے"

افین سنجیدگی سے بولی اور زار کی آنکھیں پھیل گئیں

اور۔۔۔ سر جھٹک کر بولا "نہ ممکن

اسکی ماں کو۔۔ سکون دوں۔۔۔۔"

افین مدھم سا ہنس پڑی۔۔

سکون۔۔ اسے سکون نہیں ملے گا۔۔ شاید وہ۔۔۔ کبھی عینہ

کو تمھارا نہ ہونے دے۔۔ کس آگ میں ہاتھ ڈالے

بیٹھے ہو

زار۔۔۔ تمھارے ہاتھ جلیں گے تو کیا مجھے تکلیف نہیں

افنین کی آنکھیں بھیگ گئیں "ہو گی

مجھے معاف کر دیں میں آپکو ہر گیز تکلیف نہیں

دینا

"چاہتا تھا

"نہیں میں تمھیں معاف نہیں کروں گی۔۔۔

افنین نے واضح لفظوں میں کہا جبکہ۔۔۔

زار نے انکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔

بتائیں آپ کیا کروں میں کر لیا جو کرنا تھا اب

"کیا کروں

وہ۔۔انکو منا لینا چاہتا تھا۔۔۔

افنین اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"عینہ کو قبول کر لو۔۔۔

آپ کیوں مجھے اس کام کے لیے مجبور کر رہیں ہیں جو

وہ بولا "میں نہیں کرنا چاہتا

افنین چپ ہو گئ۔۔۔۔۔

"جاؤ۔۔۔ جا کر اپنے باپ کو بتاو۔۔۔

وہ بے بسی سے بولا تھا۔۔ "ماں

افنین چپ ہو گئ۔۔۔

اسنے کہا۔۔۔ اور اپنے فیصلے "میں ایسا نہیں کروں گا

پر

مظبوط تھا وہ۔۔ جبکہ۔۔۔ افنین نے اسکی جانب

دیکھا۔۔

زار۔۔بولا "پلیز

افنین نے کوئی جواب نہیں دیا زار ضبط سے بیٹھا رہا۔۔۔

وہ کیوں یہ چاہتی تھی۔۔۔کیوں۔۔۔وہ تو بلکل عینہ کو

ایکسیپٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ اٹھ کر صوفے پر بیٹھ گیا افنین کچھ دیر جاگتی رہی

دونوں کے بیچ کوئی بات چیت نہیں ہوئی تھی تبھی۔۔۔

کچھ دیر تک افنین کی آنکھ لگ گئی۔۔

زار کو وہ غنودگی میں محسوس ہوئی تھی۔۔جبکہ اسکی

نیندیں اڑی ہوئی تھیں وہ۔۔۔روم سے باہر نکلا اور۔۔اسنے

سیگریٹ لبوں میں دبالیا۔۔۔

دھواں فضا میں اڑنے لگا۔۔۔

اسکے دماغ میں فلحال کچھ نہیں تھا سوائے خالی

پن کے۔۔۔

اچانک اسکے میسیج کی رینگ ٹون ہوئی۔۔ اسنے

جیب سے

موبائل نکال کر دیکھا عینہ کا میسیج تھا افنین کی طبعیت

پوچھ رہی تھی۔۔

زار نے جواب نہیں دیا مگر میسج سین کر کے ٹیک کے

سائین عینہ تک پہنچ چکے تھے زار نے اسکے بعد بار بار

میسج ٹون بجنے کے باوجود کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔

اسنے۔۔۔ دو سیگریٹ پینے کے بعد۔۔۔ کمرے کی

راہ لی

آدھی رات ڈھل چکی تھی۔۔ اور وہ روم میں آیا اور

اپنی ماں کا ہاتھ چوما اور۔۔۔ نئے سیرے سے اب وہ۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

اور کچھ ہی دیر میں اسے نیند آگئی۔۔

\-

عینہ کے ساتھ آج اسفر نے بہت عجیب رویہ

کیا تھا

وہ اسے آج۔۔۔اپنے گھر لے گیا تھا ناہید آنٹی رات

میں

کسی دعوت پر چلی گئیں اسفر کے ساتھ وہ تنہا تھی

اسکی جان جا رہی تھی۔۔اسنے گھر جانے کی

رٹ لگالی

مگر اسفر نے مووی لگالی وہ کافی بولڈ مووی دیکھ رہا

تھا عینہ سے نگاہ بھی نہیں اٹھی اور۔۔وہ بار بار دل میں

زار کو پکارنے لگی مگر۔۔

زار نے اسکی پکار نہیں سنی تھی۔۔۔

اسفر۔۔کے ساتھ وہ یوں ہی بیٹھی رہی اسفر کے ہاتھ

۔۔

اسکے شانے پر رینگتے محسوس ہوئے تو وہ ایکدم اٹھ گئ

"بہت رات ہو گئ ہے مجھے گھر جانا ہے

وہ اپنے آنسوں کا گولا حلق میں اتارتی۔۔بولی۔۔تو۔۔۔

اسفر نے منہ بنا لیا اور۔۔اسنے سر ہلایا کر عینہ کو

زار

کے گھر چھوڑ دیا عینہ واپس آئ تو۔۔فوراعالیہ نے

سب

جاننا چاہا۔۔

اور عینہ اتنا بھری ہوئی تھی اتنا خوف زدہ تھی اسے

سب

بتا گئی۔

تو عالیہ ہنس دی۔۔

بہت تیز ہو گیا ہے اسفر میں۔۔ دیکھتی ہوں

اسکو"

وہ مسکرا کر چلی گئی

عینہ اپنی ماں کو دیکھتی رہ گئی

جبکہ وہ انس شاہ کو دیکھتی اسکیطرف بڑھ گئی تھی۔۔۔

اور عینہ کمرے میں چلی گئی ساری رات تو رو کر

اسنے

آنکھیں سجا لیں تھیں۔۔ حیا کے مشورے پر عنلط

عمل کیا

تھا اسنے۔۔۔۔

وہ فکر میں تھی زار۔۔نے بھی مسیج سین کرنے کے باجود

جواب نہیں دیا تھا۔۔

سارے حالات اسکے خلاف جا رہے تھے۔

اور اگلا دن لگا تو۔۔۔۔انس شاہ صبح صبح جلدی سے

ہاسپٹل کے لیے نکلنے لگے تھے عالیہ غصے سے

بھڑک

رہی تھی۔۔۔

مگر انس کے سامنے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی

زار پوری رات سے وہاں ہے مجھے افنین کے لیے کھانا

لے

"کر جانا ہے تم کھانا پیک کرا دو

انس عجلت میں بولا اور اندر اپنا سیل فون لینے

دوبارہ

چلے گئے عالیہ نے سکینہ کا باندھا ہوا کھانا دیکھا

۔۔۔اور

۔۔اسکے دماغ میں۔۔۔ایک پلین ترتیب ہوا اسنے

۔۔۔

پورے کھانے میں نمک اور مرچوں کا اضافہ

کر دیا اور

سکون کے انس نے ہاتھ میں دے دیا انس مسکرا کر

نکل

گئے۔۔

عالیہ بھی ہنس دی۔۔

میں تو چاہتی ہی نہیں۔۔۔ یہ ماں بیٹا دوبارہ آئیں

کسی

گاڑی کے نیچے آکر بھی نہیں مارتے"

وہ بھڑک کر سوچنے لگی

عینہ نے بھی انس شاہ کو جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا

شاید

اب زار گھر آئے وہ منتظر تھی زار کی۔

عالیہ جبکہ اپنے کمرے میں چلی گئ۔

نتاشہ اور صدام میں ہر گزرتے دن کے ساتھ۔۔

فاصلے بڑھ

رہے تھے۔۔

نتاشہ صدام کی کسی بھی پیش قدمی کا جواب نہیں

دیتی

تھی۔

اور۔۔۔ صدام بری طرح اس سے بدظن ہو چکا تھا۔۔

وہ آفس جانے کے لیے نکل ہی رہا تھا کہ۔۔ نتاشہ نے

اسے

روک لیا۔۔

اسنے کہا۔۔۔ ”میں نے ایک فیصلہ کیا ہے

صدام نے۔۔ اسکی جانب دیکھا

”تم سارے فیصلے خود لے لو

صدام طنز کرتا جانے لگا جبکہ نتاشہ نے پھر

سے روک کیا

میں چاہتی ہوں۔۔ تمھاری دوسری شادی کرا دوں۔۔

"یہ عینہ کی جو دوست ہے حیا سے

وہ بولی تو صدام ایکدم تھم گیا

وہ حیران رہ گیا "واٹ

اس میں حیرانگی کی کیا بات ہے مجھے۔۔۔بیبی

چاہیے اور

شاید ہم دونوں کے رشتے میں بچے کی بہت

"ضرورت ہے

تمھارا دماغ خراب ہو چکا ہے یہ باتیں تمھیں حیا نے

صدام کو تپ چڑھی "کہیں ہیں

نہیں۔۔اس لڑکی کو تو میرا پلین بھی نہیں پتہ میں

نے

"اس سے کہا۔۔تو اسنے مان لیا

"پاگل ہے وہ اور تم اس سے بڑی

صدام جھڑک کر چلا گیا۔۔۔

ابھی وہ باہر نکلا تھا حیا بھی۔۔۔ دروازے سے نکل رہی

تھی شاید وہ آنٹی کو ہاسپیٹل لے کر جا رہی تھی

صدام بنا کسی لحاظ کے اس تک پہنچا اور اسکا

ہاتھ

جکڑ کر۔۔۔ اسے۔۔ اندر لے گیا۔۔۔

یہ کیا بکواس لگا رکھی ہے تم نے نتاشہ نے کیا

بات کی

"ہے تم سے

اسنے سوال کیا تو۔۔۔ حیا اسکی جانب دیکھنے لگی

۔۔۔

آنکھوں میں اسکی سخت گرفت سے نمی تیر گئی۔۔۔

وہ سر جھکا گئی۔۔۔۔

"پاگل مت بنو حیا میں شادی شدہ ہوں

اسنے دانت پیس کر جتایا۔۔۔

حیا پھر بھی کچھ نہیں بولی جبکہ وہ سرد سانس کھینچ

کر وہاں سے چلا گیا حیا۔۔نے ماں کو دیکھ کر اپنے آنسو

صاف کر لیے

عشق معصوم 6

تانیہ طاہر

(26-41)

وہ گھر لوٹا تھا۔۔۔ تھکا تھکا سا اداس سا۔۔ انس

شاہ

کو۔۔ خصوصی دھیان کا کہہ کر وہ وہاں سے نکل گیا

تھا گھر آیا۔۔ تو اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔

فریش ہوئے بنا ہی وہ اپنے بستر پر لیٹ گیا اور

آنکھیں

بند کر لیں وہ سویا نہیں تھا تبھی آنکھیں سرخ ہو رہی

تھیں۔۔

عینہ نے اسکے کمرے کا دروازہ کھولا دیکھا تو وہ۔۔۔

عالیہ کے روم کا دروازہ بند دیکھ کر۔۔ ایکدم خود کو

ونہ روکتے ہوئے زار کے روم میں چلی گئی۔۔

اور دروازہ خود لاک کر دیا

گی یہ نہیں مگر فلحال جو اہم تھا وہ وہاں تھی

زار نے سر اٹھا کر دیکھا عینہ تھی۔۔

اسنے دوبارہ سر گیرہ لیا اور آنکھیں بند کر لیں عینہ

اس

کے نزدیک آئی اور۔۔اسکے پاس بیٹھ گئی وہ ڈر رہی تھی

اس سے اسے لگا تھا وہ ابھی اسکو بے عزت کر کے

نکال

دے گا مگر وہ کچھ نہیں بولا تھا وہ پاس بیٹھ گئی اس

کا سر دبانے لگی

زار کو نرم ہاتھوں اور انگلیوں کی آہستہ آہستہ سہمی

سہمی حرکت بہت اچھی لگی تھی مگر۔۔۔تادیر نہیں

بس ایک لمحہ ہی لگا تھا وہ اٹھ کر بیٹھ گیا

آنکھیں گاڑ دیں

"وہ۔۔وہ میں

وہ بولا۔۔۔ "آؤٹ

عینہ نے کچھ کہنا چاہا "ز۔۔۔زار۔۔ میں

تم یہ چاہتی ہو میں تمھاری ماں کے پاس لے

جاؤں تمھیں"

عینہ نے اچانک خوف زدہ نظروں سے اسے دیکھا

ان نظروں میں آنسو تھے۔۔۔ شرمندگی تھی۔

"م۔۔ میری وجہ سے ہوا سب زار

وہ بولی اور رونے لگی آواز ہلکی تھی

"سٹاپ دیس ڈرامہ۔۔ اینڈ گیٹ آؤٹ

وہ قدرے بلند آواز میں بولا۔۔۔

وہ گھبرا کر اٹھ گئ

اسنے باہر کیطرف اشارہ کیا۔۔ "آؤٹ

اور عینہ نہ چاہتے ہوئے بھی۔۔خاموشی سے نکل گئ

یہ تو شکر ہے کہ اسکی ماں نے نہیں دیکھا تھا۔۔

وہ اپنے روم میں آکر رونے لگی تھی وہ تو اسکی ایک

بات بھی سننے کو تیار نہیں تھا

فکر مند تھی وہ

حیا کی ماں کی طبعیت کافی خراب تھی تبھی اسنے

نتاشہ کو بلایا۔۔۔

اور اسے کہا کہ وہ نکاح کرا دے۔۔

نتاشہ۔۔نے بھی حامی بھر لی کہ وہ صدام سے جان

چھڑانا چاہتی تھی۔۔

"میں رات تک صدام کو منالوں گی

اسنے کہا اور وہ۔۔۔صدام کا ویٹ کرنے لگی اسے آتے

دیر ہو گئ تھی۔۔

تبھی نتاشہ سو گئ مگر اسکی آہٹ پاتے ہی اٹھ گئ۔۔

اسکو کھانا دیا اور اسکے سامنے بیٹھ گئ

"تم نے کیا سوچا۔۔۔کس بارے میں

نتاشہ نے اسکی جانب "نکاح کے بارے میں

دیکھا

تم پاگل ہو چکی ہو نتاشہ مجھے نہیں کرنا کسی سے

"نکاح میں خوش ہوں تمھارے ساتھ

مگر میں خوش نہیں ہوں میں کیسے خوش ہو

سکتی

ہوں بنا اولاد کے۔۔۔ اولاد کے لیے شادی کرلو اور جب

میں کہہ رہی ہوں میں خود اجازت دے رہی

ہوں تو تمھیں

وہ چیڑ کر بولی "کیا مسلہ ہے یار

کیا تمھیں تکلیف نہیں ہوگی کہ تم کسی اور لڑکی سے

اپنا شوہر باٹوں"

نہیں وہ جلدی سے بولی صدام اسکی شکل دیکھنے لگا

میرا مطلب نہیں ہوگی جب میں جانتی ہوں کہ تم

یہ

سب نہیں کرنا چاہتے تھے اور میرے کہنے پر کر رہے

ہو"

وہ اسکے نزدیک آکر پیار سے بولی

”نتاشہ تم اپنے پاؤں پر کلھاڑی مار رہی ہو خود

صدام نے گویا وارم کیا

میں کچھ نہیں کررہی بس اچھا سوچو اور یہ سوچو کے

ہماری اولاد ہو گی۔۔۔

اسنے صدام کے نزدیک ہو کر اسے اپنے جال میں

پھنسانا

شروع کردیا

صدام کو پہلی بار اسکی قربت کی چاہت نہیں

تھی

اسنے کوئی پیش قدمی نہیں کی۔۔

وہ چپ چاپ اسے دیکھتا رہا

نتاشہ نے اسے چھیڑا صدام کو ایک آنکھ نہ

بھائی تھی یہ

بات کہ اکی بیوی اسے چھیڑ رہی ہے وہ بھی کسی اور

لڑکی کے لیے۔۔۔

وہ جانتا تھا حیا سے شادی کے بعد۔۔۔ شاید

بہت کچھ

بدل جائے وہ اس رشتے کو قائم رکھنا چاہتا تھا جو

اسنے

نتاشہ کے ساتھ باندھا تھا مگر نتاشہ خود ہی نہیں

چاہ

رہی تھی

"مجھے سوچنے کا وقت دو

وہ کہہ کر اسکے پاس سے اٹھ کر چلا گیا ٹیرس پر

جبکہ نتاشہ نے سر جھٹکا اور اسکے کھائے ہوئے برتن

اٹھانے لگی

میں کوئی تمھاری غلامی کے لیے ہوں صدام یہ برتن

بھی

مجھے خود ہی اٹھانے پڑ رہے ہیں۔۔

زارے سے شادی کر کے عیاشی کروں گی میں تو۔۔۔

پیسہ ہی پیسہ ہو گا۔۔۔

میرے پاس۔۔اور رہے بچے تو۔۔۔کچھ عرصے بعد

اڈوپٹ

کر لیں گے۔۔۔۔

وہ ہنس پڑی اور پر سکون ہو کر لیٹ گئی "شاید تم سے ہی

۔۔۔۔

جبکہ صدام گھیری سوچ میں تھا کہ حیا کی

محبت میں

اتنی طاقت تھی کہ وہ اسے مسل رہا تھا۔۔۔

وہ سوچے جا رہا تھا۔۔ اور تا دیر سوچنے کے بعد وہ خود

بھی خاموش ہو گیا۔۔

شاید جو وقت چال چلتا تھا اسکے ساتھ چلنا زیادہ

مناسب تھا۔۔۔

اگلے روز صدام کی حامی بھرنے کے بعد

نتاشہ بے حد خوش تھی۔۔۔

اسنے۔۔۔ان دونوں کا جلد از جلد نکاح کرانے کا سوچ

لیا تھا۔۔۔

دوسری طرف حیا کی ماں کی حالت بھی کچھ اچھی

نہیں

لگ رہی تھی

اسی افراتفری میں دوپہر میں ان دونوں کے نکاح

کی رسم

کی ادائیگی ہو گئ

صدام کے مزاج کچھ ٹھیک نہیں تھے

حیا نے اسکی جانب دیکھا اور وہ اٹھ کر چلا گیا

جبکہ نتاشہ کو سکون ملا کہ صدام حیا کو منہ لگانے کو

تیار نہیں وہ لے ہنگم سا ہنس دی

آنٹی میں تو کہتی ہوں دونوں کی رخصتی کر دیتے ہیں

"باقی ہلا بعد میں ہوتا رہے گا

نتاشہ نے کہا تو گویا حیا اسکی اتنی عجلت پر حیران تھی۔۔۔

بیٹا میرے پاس دن ہی کتنے ہیں میری بیٹی اپنے گھر کی

"ہو جائے اس سے بہتر اور کیا ہو گا

وہ بولیں تو نتاشہ نے ہنس کر حیا کو ریڈی ہونے کا کہا

"میں نے نہیں ہونا تیار ایسے ہی ٹھیک ہوں

حیا سر جھکا کر بولی

"ارے پاگل ہو تمھاری تو پہلی شادی ہے بیوقوف

اسنے حیا کو سمجھایا اور زبردستی اپنا قیمتی نیا بلیک

تھی حیا ایکدم نکھر سی گئ۔۔نکاح کا روپ ہی الگ آیا

تھا کہ نتاشہ خود بھی زرا جیلسی کا شکار ہو گئ۔

پھر اسپر شرم وحیا اور انداز میں سنجید گی۔۔۔

وہ زرا چیڑ کر بولی۔ "بال باندھ لو

حیا نے اسکی جانب دیکھا۔۔اور بال باندھ لیے۔۔

ہمم"

نتاشہ کو کچھ ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"اچھا جی آنٹی چلتی ہوں۔۔آپکی بیٹی لے کر۔۔۔

وہ آنٹی سے بولی حیا اپنی ماں سے ملی۔۔

اسکی آنکھیں بھیگ گئیں

میں کچھ دیر تک آپکے پاس آتی ہوں

"اب نہیں آنا جانا اب اپنے شوہر پر توجہ دو

نتاشہ پھر سے ہنسی حیا کو اسکی ہنسی بری لگ رہی

تھی اسے عینہ کی بھی یاد آرہی تھی عینہ کے ساتھ نہ

جانے کیا ہوا ہوگا

اسکی وجہ سے عینہ پھنس گئی تھی وہ انھیں سوچوں

میں گھر سے باہر نکل آئی اور آج۔۔ جس شان سے وہ

آنا

چاہتی تھی صدام کی دوسری بیوی بن کر وہ اس گھر

میں

ائی تھی محلے میں یہ بات پھیل گئی تھی۔۔

وہ جب گھر میں آئے تو نتاشہ سنجیدہ تھی اسنے

صدام

کو پکارہ مگر صدام گھر میں موجود نہیں تھا۔۔۔

نتاشہ کے کلیجے میں عجیب سی ٹھنڈ پڑ گئی

درحقیقت مجھ سے محبت بہت کرتے ہیں شاید تمھیں

ایکسپیٹ نہ کر سکیں مگر فکر مت کرو۔۔ میں ان

سے

کہوں گی وہ تم پر توجہ دیں گے"

وہ بولی تو۔۔ حیا کے گلے میں آنسوؤں کا گولا پھنس گیا

اسے لگا تھا شاید وہ اب اسکی طرف آجائے

مگر وہ تو

اب بھی اس سے نفرت کرتا تھا

حیا بولی "میں امی کے پاس چلی جاتی ہوں

ارے کیوں اب اس گھر میں رہو میں زرا جا

رہی ہوں

اپنی ساس کے گھر تم یہاں رہو اپنے شوہر کے لیے

کھانا

وہ کہہ کر۔۔ باہر نکل گئ حیا۔۔ "وانا پکاؤ

اس خالی گھر کو دیکھنے لگی جس میں وہ آج شادی

کر

کے آئ تھی اسکی سسکی بندھ گئ تھی

صدام کی اس بے عزتی پر

انس شاہ نے افین کو کھانا دینے کے لیے باؤل میں

سوپ

نکالا۔۔ تو وہ سوپ کی سرخی اور اسپر چکنائی دیکھ

کر۔۔ ایکدم دانت پیس گئے۔۔

سکینہ کو انھوں نے۔۔ بلکل لائیٹس فوڈ بنانے کا کہا

تھا

پھر اسنے یہ ایسا کیوں بنایا۔۔انھوں نے بھڑکتے

ہوئے گھر

کال کی اور قسمت سے لینڈلائین کا نمبر سکنیہ نے ہی

اٹھایا۔۔

یہ تم نے کیا بنا کر بھیجا ہے چکنائی اور مرچوں کی

بھرمار

جو مجھ سے نہیں کھایا جارہا وہ افنین کھائے گی

انس شاہ چیخے“

صاحب جی میں نے تو بلکل باجی کی طبعیت کے

حساب

سے کھانا بنایا تھا جی میرے بچوں کی قسم میں کیوں

”ایسے بناؤ گی۔۔

سکینہ اپنی صفائی دینے لگی انس شاہ اسپر کافی غصہ

کر کے فون بند کر چکے تھے انھوں نے باہر سے فوڈ آرڈر

کر دیا۔۔

اور اچانک ڈبے بند کرتے ہوئے انھیں جیسے کچھ یاد آیا

۔۔۔

کہ انھوں نے صبح عالیہ کو کہا تھا کہ وہ کھانا اٹھا

کر دیں

تو اگر سکینہ نے یہ نہیں کیا تو۔۔۔کیا عالیہ

نے

وہ پر سوچ سے ہوئے مگر وہ ایسے کیوں کرے گی۔۔۔

انکی سوچیں منتشر سی ہوئیں اور سر جھٹک گئے۔۔۔

جبکہ دوسری طرف افنین گھیری نیند

میں تھی اور اچھا

تھا کہ وہ جتنا سوتی اتنا جلد بہتر ہو جاتی۔۔۔

زارتا دیر سوتا رہا تھا

وہ فریش ہو کر رف سے حلیے میں باہر نکلا تو۔۔۔

سامنے سے عالیہ آرہی تھی اسکا منہ ہی بن گیا اسنے

رخ موڑ لیا۔

مگر اسے تا دیر منہ موڑنا نہیں پڑا کیونکہ عالیہ کے پیچھے

انکا مینیجر تھا آفس کا وہ اسد کو حیرانگی سے دیکھنے

لگا جو عالیہ کے پیچھے فائلز پکڑے چلتا۔۔ آرہا تھا اور

عالیہ شان سے صوفے پر بیٹھ گئ تو اسد

سائیڈ پر کھڑا

ہو گیا۔۔۔

زار سنجیدگی سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔

عالیہ کو اس وقت بہت خوشی محسوس ہو رہی تھی

۔۔۔

آج وہ آفس چلی گئ تھی زار اور انس شاہ دونوں ہی نہیں

گئے تھے

اسے سمجھ تو کچھ خاص نہیں آیا تھا مگر سمجھا تو جا

سکتا تھا کہ تبھی اسنے وہاں کے مینجر کو اپنے ساتھ۔۔۔

آنے کا کہا۔۔۔

وہ مینجر زار اور انس کا وفادار تھا کافی۔۔اب تک

اسے

کوئ بات بتائ نہیں تھی۔۔

وہ بلند آواز میں بولا "اسد

اسد جس کی جان پر بن رہی تھی۔۔۔وہ پلٹا

اسکی آواز سن کر عینہ بھی باہر اچکی تھی۔۔ "یس سر

یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔جب میں اور ڈیڈ آفس

میں نہیں ہیں

"تو آفس کو چوکیدار کے حوالے کر کے آئے ہو

وہ سختی سے پوچھ رہا تھا

ایم سوری سر مگر مسز انس شاہ کے مجھے زبردستی

فورس

کر کے اپنے ساتھ آنے پر مجبور کر دیا ہے میں۔۔۔

انکار نہیں

"کر سکا۔۔

مسٹر اسد آپکے بوس میں اور ڈیڈ ہیں اس کے

علاوہ کوئی

نہیں اور میرا یہ آرڈر ہے کہ آپ ابھی اور اسی

وقت یہاں

سے چلے جاۓ اور آئندہ کسی بھی ۔۔فالتو شخص کے کہنے

پر

آپ اس جگہ سے ہلے تو مجھے علم ہے کہ آپ

سے بہتر

"ڈگریز بھی دنیا میں موجود ہیں

وہ خشک لہجے میں بولتا اسد کی سیٹی گم کر گیا

"ایم سوری اگین سر۔

اسد کہے کہا اور جلدی سے وہ باہر جانے لگا

"یہ فائلز میرے پاس رکھ دیں

زار بولا اور اسد نے اسکے حکم کے مطابق۔۔ فائلز رکھ

دی

اور وہاں سے۔۔ جلدی سے نکل گیا شکر ادا کرتا کے

اسکی

جان بچ گئ تھی۔۔

عالیہ کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔۔ وہ دندناتی ہوئی زار

کے سر

پر پہنچ گئ جو سکینہ کا دیا ہو کھانا کھا رہا تھا

تم ہوتے کون ہو یہ سب کرنے والے۔۔۔ میرے

شوہر کا بھی

بیزنیس ہے یہ اور میں حق رکھتی ہوں

معلومات حاصل

کرنے کی۔۔۔

اسنے۔۔طنز کرتے ہوئے فائل پھینک "اکاؤنٹس کی

دی جو

عالیہ کے پاؤں میں جا گیری۔۔۔۔

وہ ایکدم سٹپٹا گئ۔۔زار۔۔۔نے مزید کوئ بات نہیں کی

وہ

پھر سے کھانے لگا

ہ۔۔۔ہاں تو۔۔تو اس۔۔اس میں کیا ہے میں

جس مرضی چیز

کی معلومات حاصل کروں تمھیں کیا تکلیف

ہے"

زیادہ میرا سر کھانے کی ضرورت نہیں یہ۔۔۔

بیزنیس یہ

گھر۔۔۔اور یہاں کی ایک ایک چیز صرف زار

انس شاہ کی

ہے نہ کہ تمھاری۔۔۔۔

سمجھ میں آئی۔۔اور۔۔۔تمھیں میں یہاں رکھ لیتا ہوں

تو

وہ نفرت سے بولا۔۔۔"احسان مند ہی رہنا

کہ۔۔کیا کیا کہا ہے تم نے تمھیں اور تمھاری ماں کو

ایک

لہجے میں۔۔۔

وہ ایکدم انگلی اٹھا گیا

۔۔عالیہ کو گزشتہ تھپڑ یاد آیا۔۔۔

اور ان دونوں کے بیچ بھاگ کر عینہ حائل ہو گئی۔۔۔

میری ماں کے بارے میں ایک لفظ نہیں نکالنا

ورنہ تمھیں

"اور تمھاری اس بیٹی کو آگ لگا دوں گا۔۔ یہ یاد رکھنا

وہ بنا لحاظ کے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔۔۔

جبکہ عینہ ماں کو پیچھے کرنے لگی

مما آپ کیوں کر رہی ہیں ایسا۔۔

زرا لگاؤ تو سہی آگ میں بھی دیکھو کتنی جرت ہے تم

وہ۔۔۔ بھی بھڑک کر بولی۔۔۔ "میں

زار طنزیہ مسکرا دیا جیسے اپنی کرتیں یاد دلا رہا ہوں کہ

کیسے تھپڑ برسائے تھے اسنے اسکے منہ پر۔۔۔

عینہ زبردستی ماں کو کھینچتی ہوئی کمرے تک لے گئ

آنے دو انس کو بتاؤ گی میں کہ یہ لڑکا مجھے

"۔۔۔رہا ہے

"ماں

عینہ نے اسکو کمرے میں دھکیل کر اسکے آگے ہاتھ

جوڑ دیے

"پلیز بس کر دیں کیا کر رہی ہیں

ارے ہٹو تم یہ سمجھتا کیا ہے خود کو۔۔۔۔ میں اس

کے ٹکڑے

"کر دوں گی اور اسکی ماں کے بھی

وہ چیخی مگر عینہ نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا

یہ سارا تماشہ نتاشہ جو باہر سے آرہی تھی دیکھ چکی

تھی زارا لاپرواہی سے۔۔ ساری فائلز سمیٹ کر۔۔۔ہاتھ

میں

لیے وہاں سے جانے لگا

نتاشہ جلدی سے اسکے سامنے اگئ۔ "آسلام علیکم

زار نے زرا بے زاریت سے اسکو دیکھا۔۔۔

دوسری طرف عالیہ بھی عینہ کو باہر نکال چکی تھی کہ

۔۔۔وہ اسے انس شاہ کو فون کرنے سے روک رہی تھی تبھی

اسنے اسے نکال دیا۔۔

وہ سامنے نتاشہ اور زار کو دیکھنے لگی حیرانگی ہی حیرانگی تھی

نتاشہ مسکرا کر بولی۔۔۔۔ "کیسے ہیں آپ

زار بنا جواب دیے گزرنے لگا

"آپ اتنا خفا کیوں رہتے ہیں

عینہ کو پہلی بار زندگی میں اتنا غصہ آیا تھا وہ۔۔۔

دیکھ رہی تھی زار کی بے زاریت۔۔۔

وہ ان دونوں کے نزدیک آگئی۔۔

اسنے نتاشہ کو پکارہ۔۔ "بھابھی

نتاشہ نے عینہ کیطرف دیکھا اور زار نے بھی۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہ

"کچھ نہیں بات کر رہی ہوں دیکھائی نہیں دے رہا تمھیں

نتاشہ بگڑ کر بولی۔

عینہ شاکڈ سی رہ گئی۔۔ "بھابھی

"جاؤ تم یہاں سے

اسنے کہا جبکہ زار وہاں سے خود ہی چلا گیا۔۔۔

وہ مزید یہاں کھڑا نہیں ہونا چاہتا تھا۔۔

نتاشہ اسے روکنا چاہتی تھی مگر زار نے دونوں کے

منہ پر

دروازہ کھینچ کر بند کر دیا۔۔۔

نتاشہ اسپر چیخی ”کیا مسلہ ہے تمھارے ساتھ عینہ

آپ آپ یہ کیا حرکتیں کر رہی ہیں بھابھی

بھائی کے ہوتے

ہوئے“

پسند کرتی ہوں میں زار کو اور تمھارے بھائی کے لیے ویسے

بھی اب حیا آگئ ہے ابھی دوپہر میں ہی دونوں کا نکاح

ہوا ہے۔۔۔اب میرے راستے کے بیچ مت آنا“

اسنے عینہ کو دھکیلا اور اس کمرے میں چلی گئ

جہاں

وہ پہلے سے رہ رہی تھی

عینہ منہ پر ہاتھ رکھے زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔

افنین کی طبیعت اب بہتر ہوتی جا رہی تھی۔۔ گھر میں

انس شاہ کی توجہ بٹ چکی تھی افنین کے ضد کرنے پر

ڈاکٹر نے اسے ڈسچارج کر دیا تھا۔۔

اور۔۔ زرا اور انس شاہ اسے چار دن کے بعد گھر لے آئے تھے

عالیہ انس شاہ سے بلکل بات نہیں کر رہی تھی کیونکہ انھوں

نے اسکی اتنے دن بلکل کئیر نہیں کی۔۔ تبھی وہ بھڑکی

ہوئی

تھی

اور وہ افنین سے ملنے بھی نہیں آئی تھی۔۔۔

جبکہ عینہ دروازہ ناک کر کے آئی۔۔۔ تب انس شاہ

اور زار

اور افنین ہی کمرے میں موجود تھے۔۔۔

وہ جھجھکتی ہوئی اندر اگئی۔۔۔

تینوں نے اسکیطرف دیکھا

"آ۔۔ آنٹی آپ کی طبعیت کیسی ہے

وہ سر جھکائے پوچھ رہی تھی۔۔۔

افنین نے زار کی جانب دیکھا۔۔ "زار

---جو وہ کر نہ پائے---

"اپنے باپ کو بتاؤ جو کچھ تم کر چکے ہو

افنین نے سیدھی طرح کہا---

زار نے زرا ضبط سے انکی جانب دیکھا "مما

"جو تم کر چکے وہ اسے چھپا کیوں رہے ہو

افنین سنجیدگی سے بولی

انس شاہ نے زار کیطرف دیکھا "کیا ہوا ہے

زار کہہ کر باہر نکلنے لگا-- "کچھ نہیں

"آپکو بیٹا نکاح کر چکا ہے

افنین ایکدم بولی-- جبکہ---زار کے قدم جکڑ لیے--

میں اس نکاح کو نہیں مانتا اور نہ ہی میں کسی

بات کو

"تسلیم کرتا ہوں۔۔

زار بھڑک کر بولا۔۔۔

انس شاہ شاکڈ سے اسے دیکھنے لگے۔۔باہر۔۔کمرے

سے

نکلتی عالیہ نے عینہ کو افین کے کمرے میں

دیکھا تو۔۔

وہ وہاں آ گئی۔

اس سے پہلے وہ عینہ سے پوچھتی کہ وہ یہاں کیوں ہے۔۔

افین کی بات پر وہ بھی حیرانگی سے تھم گئی۔۔

عینہ پتے کیطرح کانپنے لگی تھی۔۔۔

کیا آج ان دونوں کا سچ کھل جائے گا۔۔۔

زار نے ماں کی جانب دیکھا جبکہ انس شاہ نے زار کی

طرف۔۔۔عینہ کی آنکھیں آنسوں سے تر تھیں۔۔زار زچ

ہو رہا تھا اسے ڈر نہیں لگتا تھا کسی سے مگر وہ۔۔۔

کیوں اسے اپنی بیوی قبول کرتا شاید وہ اب بھی اپنی

ضد پر اڑا ہوا تھا اور افنین بھی ضد باندھ چکی تھی۔۔۔

"کس سے کیا ہے تم نے نکاح

انس شاہ نے اسکا رخ اپنی جانب موڑا۔۔۔

جبکہ زار۔۔کے سانس غصے کی شدت سے پھولنے لگے

اگر عینہ یہ سب نہ کرتی تو یہ راز آج یوں نہ کھولتا۔۔۔۔

اپنے منہ سے اعتراف کرنا اس وقت اسے دنیا

کا مشکل

ترین کام لگ رہا تھا وہ۔۔۔ اپنے پاؤں میں موجود نوک

دار سیاہ جوتے کو گھورتا رہا

میں پوچھ رہا ہوں کس سے نکاح کیا ہے تم نے اور کب

کیا ہے یہ سب۔۔ کیا ماہی تمھارے نکاح میں

ہے“

انس شاہ نے اندازا لگایا۔۔۔

زار پھر بھی کچھ نہیں بولا۔۔

عالیہ مسکرا دی

بہت عزت دار بنتا تھا اور خود کیا کیا تھا وہ

مزے سے

کھڑی سن رہی تھی مگر اسکی توجہ اپنی بیٹی کی

جانب بلکل نہیں تھی۔۔۔

"زار جواب دو کیا کیا ہے تم نے

انس شاہ کی بس ہو چکی تھی تبھی اسے جھنجھوڑ کر

بولے مگر زار اب بھی کچھ نہیں بولا تبھی انھوں نے

افنین کی جانب دیکھا۔۔۔۔

افنین۔۔ کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔ مگر وہ یہاں اپنے

بیٹے کو رعایت دینا نہیں چاہتی تھی۔۔ اسنے۔۔

گھیرہ

سانس بھرا

زار۔۔۔ مٹھیاں بھینچتا کھڑا تھا۔

آپکی دوسری بیوی کی بیٹی سے۔۔۔ چند ماہ پہلے نکاح

کر چکا ہے آپکا بیٹا"

افنین نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بتایا۔۔

زار کا کھڑا ہونا وہاں مشکل ہو رہا تھا۔۔

وہ بھڑکتا ہوا وہاں سے نکل گیا جبکہ۔۔۔عینہ۔۔نے

پلٹ

کر ماں کیطرف دیکھا۔۔جو سکاٹ کھڑی تھی گویا

اسے

یقین نہیں آیا ہو

انس شاہ بھی عینہ کو دیکھنے لگا۔۔۔ "کیا

ہاں۔۔"

افنین نے کہا اور۔۔ان تینوں کی جانب سے

نظر ہٹالی

اور آنکھیں بند کرلیں وہ جانتیں تھیں کہ انکا بیٹا

اس

بات کو کھولنا نہیں چاہتا تو کیا اسکے جرم
میں وہ بھی

شامل ہو جاتی ہاں عینہ کو۔۔۔ بہو تسلیم کرنا بلکل

ویسا ہی تھا جیسے عالیہ کو تسلیم کرنا ہے مگر۔۔

وہ کر گئیں تھیں۔۔۔

اور۔۔زار۔۔۔کیا کر رہا ہے۔۔۔۔ یہ آگے جا کر کیا
کچھ کرتا

اس بات کو کھل جانا ہی بہتر تھا۔۔اگر اس
میں اتنی

جرت تھی کہ وہ نکاح کر کے چھپا سکتا تھا تو سب

کے سامنے کھڑا بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔

تبھی انھوں نے اس راز کو مزید راز رہنے نہیں دیا۔۔

وہ آنکھیں بند کر گئیں

عالیہ عینہ کی جانب قدم اٹھاتی اسکے
سکنات کھڑی

ہوگئیں

اسنے جس طرح پوچھا۔۔۔عینہ کا "کیا یہ سچ ہے

خون

خشک ہوگیا۔۔۔

"عینہ میں پوچھتی ہوں کیا یہ سچ ہے

وہ چلائی اور کھینچ کر عینہ کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔۔۔۔

عینہ دور جا گیری۔۔۔

اور سر اثبات میں ہلانے لگی

"تم تم نے اس سے نکاح کر لیا۔۔۔اس سے۔۔

وہ۔۔اسکو دونوں بازوں سے جکڑے چلانے لگی۔۔۔۔

اور۔۔۔اور تم نے اتنا عرصہ مجھ سے یہ نکاح

چھپائے

رکھا تم میں اتنی جرت کیسے آئی بتاؤ مجھے اسنے

زبردستی تم سے نکاح کیا تھا عینہ دیکھو میری

وہ چیخی اور۔۔۔اسکا منہ اپنی جانب کر "طرف

لیا۔۔

انس شاہ بھی شاید اس سوال کا جواب چاہتے تھے

افین تو پیچھے کی تمام کہانی سے واقف تھی۔۔

"م۔۔میں وہ۔۔

"اسنے تم سے نکاح زبردستی کیا ہے نہ

عالیہ ہر لفظ پر ایسے دباؤ دے رہی تھی جیسے چاہتی

ہو وہ اس بات کا قرار کرے کا ہاں یہ نکاح زبردستی

تھا

تو۔۔وہ اچھے سے زار کو مزا چکھائے

"مما

عینہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر عالیہ نے اسکی کلائی

"موڑ دی یہ نکاح زبردستی ہوا ہے

وہ زور دے کر بولی۔۔۔ آنکھیں نکال کر عینہ سے

اعتراف

کرنے لگی عینہ نے بھیگی نظروں سے ماں کیطرف دیکھا

جو اس وقت اسکی ماں نہیں لگ رہی تھی شاید

ایک

دیوانی عورت لگ رہی تھی جو کسی صورت اس بات

کو

ماننے کے لیے تیار نہ ہو کہ عینہ زار کو پسند کرتی ہے۔۔

اس نے مزید کلائی موڑی تو۔۔عینہ۔۔ کراہت ہوئی ہاں

میں

گردن ہلانے لگی

"ہ۔۔۔ہاں۔۔زب۔۔زبردستی کیا تھا مجھ سے

۔۔وہ بولی۔۔۔افنین جو آنکھیں بند کیے۔۔ سن رہی تھی

۔۔آنکھیں کھول کر عینہ کو دیکھنے لگی

عینہ کا چہرہ شرمندگی اور درد کی کیفیت کی وجہ سے

سرخ ہو گیا

کیا اس میں اتنی جرت نہیں تھی وہ
اعتراف کر سکتی

اپنی محبت کا۔۔۔

عالیہ نے عینہ کو دھکیلا اور انس کو دیکھا

آپکے بیٹے نے میرے بیٹے کو زبردستی حراساں کیا

ہے

وہ چیخی۔۔۔ ”میں اسپر کیس کروں گی

افین کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔۔

عینہ سر جھکائے رونے لگی

”میں اس سے بات کرتا ہوں

انس شاہ نے بس اتنا ہی کہا

بات۔۔بات کریں گے آپ اس سے۔۔۔کیا کچھ

کیا ہو گا اس

نے میری بے چاری بیٹی کے ساتھ۔۔۔ آپ کا بیٹا

بلکہ اسکی

ماں سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔ میرا جینا حرام کر رکھا

ہے میری بیٹی کا بھی کر دیا اس سے کہیں طلاق دے

ورنہ

"ایسا کیس بناؤ گی سالوں باہر نہیں نکلے گا

عالیہ افین کو وک گھورتے ہوئے بولی افین

اب بھی چپ

رہی تھی۔۔۔

وہ کچھ توقف "انس آپ ان دونوں کی رخصتی کرا دیں

سے بولی۔۔۔

عینہ نے افین کی جانب دیکھا

واہ واہ مہربانی۔۔ تمھارا بیٹا اس قابل ہے کہ میں

اپنی

بیٹی دوا سے میری بیٹی کی منگنی ہوئی ہوئی ہے سمجھی

تم اور میں تمھارے بیٹے سے اپنی بیٹی کی شادی کبھی

وہ غصے سے چلائی۔۔۔ ”نہیں ہونے دوں گی

”افنین۔۔ اسنے زبردستی کی ہے عینہ پر

انس نے تحمل سے افنین کی طرف دیکھا۔۔

تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔۔ ایک ہاتھ سے نہیں

مگر میں یہاں کسی کی کرادر کشی نہیں کر رہی۔۔۔

بیٹیاں سب کی سانجھی ہیں۔۔ میری بیٹی نہیں تو۔۔

میں اپنے بیٹے کی اس حرکت پر اسے۔۔ کوئی

شاباشی

نہیں دے رہی مگر شاید بھلائی اسی میں ہے کہ

دونوں

”کی رخصتی کر دی جائے

عالیہ نے بھڑک کر ہاتھ ”بس چپ کرو تم

بلند کیا۔۔

میری بیٹی کا کردار صاف ستھرا ہے وہ بے چاری

معصوم

اسے کیا علم اس بکواس کا جو تمھارا بیٹا کر چکا ہے۔۔

اپنے بیٹے کی حمایت کے لیے میری بیٹی کو اسکے سامنے

نہ ڈالو سمجھی تم اور میں راضی نہیں ہوں دنیا میں

زار

آخری لڑکا بھی ہوا تب بھی اپنی بیٹی نہیں دوں گی

۔۔بہتر ہو گا کہ اس سے کہیں شرافت سے طلاق

دے۔۔۔

"ورنہ اچھا نہیں کروں گی اسکے ساتھ

وہ کھلے عام کہہ کر عینہ کو گھسیٹتی ہوئ وہاں سے

لے گئ۔۔۔

جبکہ انس شاہ سر تھام گئے

”کب پتہ چلا ہے تمھیں

انھوں نے افنین کو دیکھا۔۔۔

آپکی بیوی کی بے چاری بیٹی نے ہی بتایا ہے۔۔۔ آپ زار

کو جانتے ہیں۔۔۔ فیصلہ وہ لیجیے گا۔۔ جس سے۔۔۔ کوئی

مسائل نہ پیدا ہوں۔۔”

اسنے نقاہت سے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے تم ریلکس ہو جاؤ۔۔۔ میں سنبھال لوں گا

سب“

افنین کی طبعیت کی وجہ سے وہ زرا فکر مند دیکھائی

دیے

ریلکس۔۔۔

وہ ہنسی

[illegible]

ریلکس کر دیا ہے۔۔۔

وہ آہستگی سے بولیں انس شاہ کچھ کہہ نہیں پائے۔۔۔"

اور وہاں سے نکل گئے جبکہ دوسری طرف۔۔

عینہ کو وک گھسیٹ کر عالیہ اسکے کمرے

میں لے گئ۔۔۔

اور اسے کمرے کے وسط میں پھینکا

اور ایکدم اسپر جھپٹی۔۔۔

کیا ڈرامہ ہے یہ کب ہوا ہے یہ کتنی بار اسنے

تمھیں چھوا

ہے کب کب تنہائ میں رنگ رلیاں بنائ

ہیں تم نے"

وہ دھاڑی ہوئ اسکو مار رہی تھی عینہ مسلسل رو رہی

تھی۔۔۔ اسنے اپنا چہرہ چھپانا چاہا مگر عالیہ نے اسکے

بال کھینچ کر منہ اوپر کیا اور لگاتار کئی تھپڑ اسکے منہ

پر مار دیے

وہ چلائی۔۔ "بتاؤ مجھے

"مما چھوڑ دیں مجھے میں۔۔ پس۔۔ پسند

عالیہ نے اسکا منہ ہی جکڑ لیا "عینہ

منہ سے بھی نہ نکالنا یہ بات ورنہ تمھاری زبان گدی سے

وہ چلائی۔۔ "کھینچ دوں گی

"مما۔۔۔

چپ بلکل چپ۔۔۔۔ مجھے تمھارے ٹیسٹ کرانے ہیں

چلو

"میرے ساتھ

"چھوڑ دیں مجھے۔۔۔

وہ اس سے اپنا آپ چھڑانے لگی

مجھے یقین نہیں اس آدمی پر مجھے نیچا دیکھانے کے لیے

اسنے تم سے نکاح کیا۔

آہ وہ سمجھتا کیا ہے میں ہار جاؤں گی۔۔۔ میں

چیر کر

رکھ دوں گی عینہ تمھیں مگر تمھاری رخصتی زار کے

ساتھ نہیں ہونے دوں گی مر جاؤ عینہ مگر زار کا نام

بھی

وہ دھاڑی۔۔۔۔ "مت لینا

میں پسند۔۔

عالیہ نے دوبارہ اسپر تھپڑ برسانے شروع کر دیے۔۔۔

جبکہ عینہ بھی روتی رہی

”آپ کچھ بھی کرلیں وہ۔۔وہ مجھے نہیں چھوڑیں گے

“اچھا۔۔۔ تو اسے بھی مار دوں گی

وہ آنکھیں نکال کر بولی۔۔۔

عینہ پھر سے رونے لگی

“مما مما پلیز ایسے مت کریں میرے ساتھ

عینہ نے اپنی ماں کے پاؤں جکڑ لیے

فلحال تو میں انس سے نپٹ لوں پھر تمھیں ڈاکٹر پر لے

جا کر تمھارے ٹیسٹ کراؤں گی اور اگر مجھے کچھ دیکھا

وہ اسے دھکیل کر۔۔۔

چلاتی روتی سسکتی عینہ کو وہیں پھینک کر روم لاک کر

کے باہر نکلی نتاشہ سن سی کھڑی تھی۔۔۔

نتاشہ نے بھڑک کر کہا۔۔۔ "جیسی ماں ویسی بیٹی

قسمت سے بہو بھی ویسی ہی ملی ہے مجھے"

عالیہ نے بھی فوراً کہا اور کمرے میں چلی گئ

جہاں انس

سر تھامے بیٹھے تھے

اسکے بعد بس پورے گھر میں عالیہ کے

چلانے کی آوازیں

گونج رہیں تھیں

صدام گھر میں داخل ہوا تو۔۔پورا گھر سناٹے

مار رہا تھا

اسنے عادت کے مطابق نتاشہ کو آواز لگائ مگر

نتاشہ نہیں

تھی البتہ کچن سے کھٹ پٹ کی آوازیں آرہیں تھیں۔۔

اسنے کچن میں جھانکا حیا تھی۔۔۔

بنا دوپٹے کے کھڑی کچھ کھانا بنا رہی تھی شاید اسے

انداز نہیں ہوا کہ باہر کوئ آگیا ہے۔۔۔

اسے یوں اپنے گھر میں کام کرتے دیکھ صدام کو عجیب

سا لگا۔۔۔

وہ کچھ دیر اسکے لمبے بالوں کی چوٹیا دیکھتا رہا۔۔اور

پھر اسنے کچن کا دروازہ بجا دیا۔۔۔اور ہنکارہ بھرا۔۔۔

خیال آیا اور اسنے جلدی سے سٹینڈ پر سے دوپٹہ کھینچ

کر سر پر لے لیا۔۔۔

صدام نے سنجیدگی سے پوچھا "نتاشہ کہاں ہے

"آنٹی کے گھر گئیں ہیں

اسنے بھی سنجیدگی سے جواب دیا نہ جانے کیوں

اسکے

لہجے سے۔۔ آنکھیں بھیگ رہیں تھیں اتنی نفرت

تھی اسے

اس سے کہ۔۔۔ وہ اتنا روڈ ہو رہا تھا۔۔۔

صدام کو حیرانگی ہوئی۔۔ "تمھیں اکیلا چھوڑ کر

حیا کچھ نہیں بولی۔۔

"عینہ واپس نہیں آئی

"کیا وہ اس بات سے واقفیت

اسنے پوچھا تو حیا نے سر ہلا دیا

ٹھیک ہے کہہ کر وہ وہاں سے ہٹ کر کمرے میں

چلا گیا

حیا نے اپنے آنسو صاف کیے اور۔۔خود کھانے کو

دیکھنے

لگی کھانا تیار ہی تھا۔۔۔

نہ جانے وہ کھائے گا بھی یا نہیں۔

اسنے۔۔۔کچھ دیر کچن میں یہ ہی سوچتے گزار دیے

اور اتنی ہی دیر میں صدام فریش ہو کر باہر آگیا۔۔۔

وہ سفید سوٹ میں تھا۔۔نہ جانے آج۔۔۔زیادہ

ہینڈسم لگ

رہا تھا وہ تھا ہی ا۔۔۔

حیا نے نگاہ پھیر لی صدام باہر رکھی چیئرز پر بیٹھ

گیا

"اگر کھانا بنا گیا ہے تو دے دو

وہ بولا تو حیا نے سر ہلایا اور جلدی سے کھانا نکال کر

اسکے سامنے رکھنے لگی۔۔۔

حیا کے ہاتھ کے کھانے وہ اکثر کھاتا تھا تبھی۔۔۔

اسنے

بنا اسکی طرف دیکھے کھانا شروع کر دیا مگر وہ

کھانے

میں اتنا مشغول ہو گیا کہ اسنے دیکھا نہیں کہ حیا

کچن

میں ہی ٹھہر گئی

کچھ دیر بعد اسنے حیا کو پکارا۔۔۔

حیا کی دھڑکنیں عجیب بے ترتیبی سے دھڑکنے لگیں

وہ وہیں سے بولی ”جی

وہ پوچھنے لگا۔۔۔ ”تم نے کھانا نہیں کھانا

کیا آپ قبول کر لیں گے میرا آپکے ساتھ کھانا

وہ بولی۔۔ “

صدام نے اسکی طرف دیکھا۔۔

جب نکاح میں قبول کر لیا ہے تو یہاں کیا

وہ بولا۔۔ ”دقت ہے

ہر جگہ زبردستی سے کام نہیں لیا جاتا۔۔نکاح زبردستی

ہو گیا ہے تو۔۔ضروری نہیں باقی سب میں بھی آپکی رضا

حیا اسکے سامنے بیٹھ گئ ”شامل ہو۔۔

صدام اسکی جانب دیکھنے لگا

وہ آنکھ نہیں اٹھا رہی تھی۔۔۔۔

تم میری بیوی ہو۔۔۔۔مجھے اتنا علم ہے باقی۔۔ میں

نے

اسنے بھی جواب دیا اور چپ ہوگیا “کچھ نہیں سوچا

۔۔

حیا خاموشی سے کھانا کھانے لگی۔۔۔۔

صدام نے کھالیا تو۔۔۔ہاتھ روک لیا۔۔۔

حیا نے بھی روک لیا۔۔۔

وہ بے ساختہ پوچھ بیٹھی “کیا آپکو اور نہیں کھانا

صدام نے گھیرہ سانس بھرا۔۔ ”نہیں

اسنے کہا۔۔۔ "تم کو کینگ بری نہیں کرتی

حیا نے اسکی جانب دیکھا اور نگاہ پھیر لی بھلا

یہ تعریف

کا کون سا طریقہ تھا وہ چپ ہو گئ

"تم نے نہیں کھانا

وہ اسے دیکھنے لگا جس نے دو لقمے ہی لیے تھے

حیا بولی۔۔۔ "مجھے بھوک نہیں تھی

"جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے کھانا کھاؤ

صدام نے زرا رو عب دار لہجے میں کہا تو۔۔۔ حیا

چپ ہو

گئ اور۔۔۔ کھانے لگی۔۔۔

صدام اسے دیکھتا رہا۔۔۔ اچھی لگی رہی تھی وہ اسکے

سامنے بیٹھی۔۔عام سے جوڑے میں۔۔۔چمکتے رنگ میں

۔۔۔سر پر دوپٹہ رکھے چھوٹے چھوٹے لقمے لیتی۔۔۔۔

ہاں وہ اچھی لگ رہی تھی اور صدام کو خوف اسی بات کا تھا کہ کہیں وہ اسے پسند نہ کرنے لگے اور یہاں سے وہ

خود کو مجبور محسوس کرنے لگا تھا۔۔پہلے وہ خود کو ڈپٹ دیتا تھا یہ سوچ کر کے اسکا کوئ حق نہیں کہ وہ

اسکی جانب مائل ہو جب اسنے اسے انکار کر دیا تھا ۔۔لیکن

وقت گزرنے کے ساتھ وہ مائل ہونے لگا تھا اور نتاشہ کے

ساتھ اپنے رشتے کو بڑھانا بھی وہ اسی لیے چاہتا تھا

کہ۔۔۔

اسکے دماغ سے حیا کا خیال نکل جائے مگر قسمت

نے انکا

ساتھ لکھا تھا اور شاید یوں ہی۔۔ لکھا تھا۔۔

وہ اسے قبول کر چکا تھا۔۔ اور اب اسکے ساتھ رہنا

بھی

چاہتا تھا بے ساختہ حیا نے بھی اسکیطرف

دیکھا تو صدام

نے نگاہیں پھیر لیں

حیا کا دل ٹوٹ سا گیا اسنے برتن سمیٹے کھانا۔۔

کچن میں

ڈھانپ کر رکھ کر وہ باہر آئی

صدام چیئر پر یوں ہی بیٹھا تھا۔۔

اور آسمان کو دیکھ رہا تھا حیا کا دل ہر گزرتے لمحے میں

دھڑک رہا تھا۔۔

اسنے کہا۔۔۔ "م۔۔ میں چلتی ہوں۔۔۔

صدام نے اسکیطرف دیکھا

"کہاں

وہ بولی۔۔۔ "اپنے گھر امی اکیلی ہیں

"ہم تو چلو دونوں وہیں چل لیتے ہیں

اسکو اٹھتا دیکھ کر۔۔۔ "آپ کیوں

حیا گھبرا کر بولی۔۔

اگر تم میرے گھر میں رک رہی تو۔۔ میں

تمھارے گھر

وہ شانے آچکا کر بولا۔۔ "چل لیتا ہوں۔۔

"اور وہ کس لیے۔۔۔ آپ اپنے گھر رہیں

حیا۔۔۔نے کہا اور اپنی دھڑکنوں کو سنبھالتی وہاں سے

جانے لگی مگر صدام کے ہاتھ میں اسکی کلائی آ گئی

۔۔

یہ پہلا لمس تھا۔۔

حیا نے زور سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔

تھوک نگلا اور اسکیطرف دیکھا مگر وہ دیکھ نہیں پائی۔۔۔

صدام نے مزید کچھ نہیں کہا اور۔۔اسکا ہاتھ تھام

کر وہ

۔۔وہاں سے باہر نکلا۔۔

حیا کی آنکھیں بھیگ گئیں ہاں یہ ایک خواب

ہی تو تھا

کہ وہ اسکے ساتھ ہوتا اسکا ہاتھ تھامتا۔۔۔

وہ دونوں حیا کے گھر میں داخل ہوئے مگر آنٹی

سو رہی تھی۔۔۔

حیا کی گھبراہٹ اور بڑھنے لگی تھی۔۔۔

صدام وہیں کھڑا ہو گیا۔۔

حیا کیا اسے اپنے کمرے میں بلاتی یہ سب

بہت

مشکل تھا۔۔۔۔

شاید پیار کرنا مشکل نہیں تھا اسکے لیے آج اسے عینہ کی

پتلی ہوتی حالت کا احساس باخوبی ہوا تھا۔۔۔

اسنے صدام کو اپنے روم میں بلالیا

"ہمارے گھر ایسے ہی نہیں

وہ اسکی پیشانی پر پسینہ دیکھ کر بولی۔۔

ہمم بہتر تھا آنٹی کو بھی وہیں لے آتی عینہ کے روم میں

"آرام میں سو جاتیں

وہ شاید اس ماحول سے بے زار لگا۔۔۔

"آپ چلے جائیں آرام سے سو جائیں

حیا بولی۔۔

صدام نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

وہ بولا۔۔۔ اور اسے اپنے پاس بلایا۔۔ "ادھر آؤ

حیا کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے۔۔۔

وہ بیوقوفانہ سوال کر گئی "م۔۔ میں

نہیں تمھارے پیچھے ایک مخلوق کھڑی ہے اسے بلایا

"ہے

صدام نے عاجز ہو کر کہا۔۔

حیا شرمندہ سی ہوتی اسکے نزدیک چلی گئ۔۔۔

صدام نے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔

ہماری شادی ہوئ ہے ہاں۔۔۔ میں یہ نہیں

چاہتا تھا کہ میری

شادی تم سے ہو مگر قسمت شاید ایسا چاہتی تھی۔۔

جو

آج تم میری بیوی بن گئ ہو۔۔ میں نے تمھیں پوری رضا

مندی سے قبول کیا ہے اپنے عقل و شعور کے ساتھ

۔۔۔

اب تم سے علیحدگی کا سوال بھی پیدا نہیں ہوتا۔۔۔۔

تمھارا مجھ پر پورا حق ہے۔۔ کسی کے کہنے پہ روکنے سے

"مجھ سے غافل ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔

اسنے نرمی سے حیا کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔

وہ بھیگے لہجے میں کچھ پوچھنا چاہ رہی "ک۔۔۔کیا تھی۔۔۔۔

صدام نے۔۔۔ اسکا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام لیا ہاں اس نے اس چھوٹی سی پیاری سی لڑکی کو اپنے رویے سے کافی تکلیف دی تھی

"ک۔۔۔کیا آپ کو مجھ میں۔۔۔۔ کیا آپکو مجھ سے

وہ کہہ نہ پائی

"اگر نہ ہوتا تو شادی کبھی نہ کرتا

وہ اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکراتا بولا

حیا کی آنکھیں پھیل گئ

صدام اپنی مسکراہٹ دبا گیا۔۔

"نہ مانو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔

وہ شانے اچکا کر بولا۔۔۔۔

"مجھے یقین دلائیں

وہ بے ساختہ اٹھنے والی خوشی کو دباتی بولی

ادھر آؤ اچھے سے پھر یقین دلاتا ہوں یقیناً صبح تک

تم خود

"اقرار کرنے لگو گی

وہ معنی خیزی سے بولا۔۔

حیا کا چہرہ سرخ ہو گیا۔۔

"فضول باتیں نہ کریں جائیں اپنے گھر

وہ زرا گھبرا کر بولی۔۔۔

صدام خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔۔ نہ جانے کیوں

لبوں میں آنے والی مسکراہٹ کو روک نہیں سکا

۔۔

عجیب سا سکون تھا جو شاید پہلے کبھی نہیں ملا تھا اس

نے اسکا۔۔۔ ہاتھ تھام لیا۔۔۔

وہ بولا۔۔ حیا کچھ الجھ کر دیکھنے لگی "ایم سوری

وہ بولی۔۔۔ "مطلب

وہ رک گیا "مطلب۔۔۔ میں۔۔

"کچھ نہیں پھر کبھی اچھے سے سمجھاؤ گا

اسنے پیار سے کہا اور اٹھ گیا

حیا اسے دیکھنے لگی کہ وہ واقعی جا رہا تھا اسکی قمیض

اتنی ہی دیر میں پسینے سے گیلی ہو چکی تھی وہ تھکا ہوا

تھا اسے آرام کی ضرورت تھی وہ مسکرا کر اٹھ گئ اسے

کچھ دیر پہلے تک اسے یقین نہیں تھا صدام اس سے

اتنی نرمی سے بات کرے گا یہ ایسا کچھ کہے گا وہ تو

اسکی بے رخی اور اپنے ہجر کی مدت گن رہی تھی مگر

یہاں تو بازی ہی پلٹ گئ تھی۔۔

وہ مسکرا رہی تھی ڈر خوف کچھ نہیں تھا وہ خوش تھی

"صبح ہونے سے پہلے تم آ سکتی ہو یہ مجھے آنا پڑے گا

وہ دروازے میں رک کر مڑا۔۔۔

نظروں میں۔۔۔ اسکی لیے خاص بات تھی جس

اپنی دھڑکنوں کو بچا نہ سکی

اسنے آہستگی سے کہا "صبح ہونے کے بعد آجاؤں گی

صدام مسکرا دیا۔۔

اسنے کہا اور وہاں سے چلا گیا "میں انتظار کروں گا

حیا

اسے جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور جب وہ چلا گیا تب وہ بھی دروازہ بند کر گئی۔۔

مگر دل میں جو آج خوشی تھی اسکا شاید کوئی اندازا نہ

لگا پاتا۔۔۔

وہ بے پناہ خوش تھی تبھی شکرانے کے دو نفل ادا

کرنے کے

لیے جیسے ہی نیت باندھی اسے عینہ کا خیال بھی آگیا۔۔

اور ایک بار پھر افسردگی سی چھا گئی۔۔اسنے سوچا

کہ

وہ صدام کو یہ سب بتا دے۔۔۔

نہ جانے عینہ کس مشکل میں ہو گی۔۔۔

عالیہ نے اسے پورے دن کچھ کھانے کے لیے نہیں

دیا تھا

زار لوٹ کر اب تک نہیں آیا تھا اور۔۔۔دوسری

طرف انس

شاہ عالیہ کے تانوں سے تنگ آ گئے تھے

تمھاری بیٹی دودھ پیتی بچی نہیں تھا اگر زار نے زبردستی

کی تھی تو وہ بتا دیتی تو تمھاری بیٹی سے اسکی جان

انس اب کی بار بھڑک کر بولے ”چھوڑا دیتا

یہاں بھی اپنے بیٹے کی حمایت کر رہے ہیں میری بیٹی تھی

معصوم اسے کیا پتہ ان سب باتوں کا۔۔۔

جان بوجھ کر مجھے تنگ کرنے کے لیے اسنے ایسا کیا

ہے

“بلائیں اسے اور طلاق دلوائیں میری بیٹی کو

وہ پھر سے بولی

اس میں کوئ مسئلہ بھی نہیں ہے اگر شادی ہو

گئ ہے تو

عالیہ چیخی “انس

میں اس بات کو برداشت نہیں کروں گی اور آئندہ

ایسی

باتیں مت کرنا عینہ میری بیٹی ہے اور اسکی زندگی کا ہر

"فیصلہ میں خود کرنے کا حق رکھتی ہوں

وہ چلائی اور انس نے ہار مان لی۔۔

ٹھیک ہے آنے دو اسے کرتا ہوں بات

بات نہیں کرنی مجھے طلاق لینی ہے اپنی بیٹی کے لیے

وہ ضد کرنے لگی۔۔۔ "اس سے

انس نے ضبط سے کہا۔۔اور۔۔۔ناشتہ "ٹھیک ہے

کرنے کے

لیے باہر آ گیا

زار اب بھی گھر نہیں لوٹا

زار صاحب لوٹیں تو مجھے انفارم کر دینا مگر انھیں

مت

ملازم نے کہا اور انس افنین کے "جی صاحب

پاس آ گئے

۔۔جس کو سکینہ ناشتہ کرا رہی تھی

انس نے سوال کیا۔ "کیسی طبعیت ہے۔۔

"زار اگیا

افنین کو زار کی فکر تھی انس نے نفی میں سر ہلایا۔۔

تم جانتی ہو۔۔۔وہ اپنی غلطی کو بھی کبھی غلطی نہیں

انس زرا غصے میں بولے "مانے گا۔

آپ میرے بیٹے کے ساتھ ناانصافی نہیں کریں گے

"انس۔۔

افنین نے مظبوط لہجے میں کہتے اسکی طرف

دیکھا۔۔

انس کو لگا گویا وہ پھنس گئے وہاں۔۔۔عینہ کے لیے عالیہ

لڑنے کو تیار تھی اور زارا۔۔۔ کے لیے یہاں افنین بھی بول اٹھی تھی۔۔۔

انس بنا کچھ کہے انکے پاس سے بھی نکل کر آفس چلے گئے۔۔۔۔

جبکہ سکینہ نے۔۔۔۔ افنین کو بتایا کے عالیہ نے کل صبح سے

عینہ کو کچھ کھانے کو نہیں دیا۔۔۔۔

اور نہ ہی کچھ پینے کو۔۔

افنین حیرانگی سے سکینہ کو دیکھنے لگی

بیٹی ہے وہ اسکی ایسا کیوں کرے گی وہ اسکے ساتھ۔۔

ارے باجی۔۔ آپ تو بہت ہی بھولی ہیں۔۔۔ اتنا مارا ہے اسنے

منہ پر پھر خیر سے بچی بھی بہت ہی پیاری ہے

۔۔ویسے

باجی آپکو نہیں لگتا اپنے زار صاحب کے ساتھ

خوب

۔۔۔" جچے گی

سکینہ بولی تو افنین نے خاموشی سے اسکیطرف دیکھا

وہ جلدی سے بولی ۔۔ "معافی چاہتی ہوں

"تم اسے کھانا دے آؤ

افنین ایک نرم دل کی خاتون تھی تبھی سکینہ سے بولی

میں نہیں باجی وہ پاگل عورت مجھے بھی مارنے لگ

جائے

گی میں تو بلکل نہیں سکوں گی بس اللہ اس چی کو صبر

اسنے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا ۔۔۔ "دے جی

"ایسا کرو تم ناشتہ بناؤ اسکے لیے میں خود دوں گی

افین نے کہا

سکینہ نے حیرانگی کا اظہار کیا۔۔ "باجی

"جاؤ تمھیں میں کہہ رہی ہوں

باجی پھر بھی گھر میں کوئی مرد نہیں ہے اور اس

عورت

سے مجھے کوئی اچھی امید نہیں باجی اور پھر آپکی

طبعیت بھی ٹھیک نہیں

افین نے زرا "سکینہ زیادہ مت بولے۔۔۔وہ بھوکی ہے

نارضگی سے کہا۔۔۔

تبھی سکینہ منہ بناتی اٹھ گئ

اسنے عینہ کے لیے بیس منٹ میں ناشتہ تیار کیا

باہر کوئی نہیں تھا۔۔اور تھوڑی دیر بعد وہ افین کے

پاس آئی

۔۔اور اسے ناشتہ کے تیار ہونے کا بتا دیا۔۔

افین گھیرہ سانس بھرتی اٹھی۔۔۔

اور۔۔۔ سکینہ نے ٹرے تھامی ہوئی تھی۔۔وہ سکینہ کے

ساتھ

عینہ کے کمرے کے آگے آگئی۔۔اسنے تالا کھولنا چاہا

مگر وہ

لاک تھا۔۔

افین نے کہا۔۔۔ "جاؤ کیبنیٹ سے لے آؤ۔۔چابی

جبکہ اسی وقت عالیہ بھی کمرے سے باہر نکلی

"رک جاؤ کیوں آئی ہو تم یہاں

عالیہ نے بلند آواز میں کہا۔۔۔

وہ بھوکی ہے۔۔۔جو ہو چکا ہے۔۔اسے سلجھانے کی کوشش

"کرو اس طرح اسے سزا دینے کی کیا ضرورت ہے

اور بی بی تم اپنے آوارہ بیٹے کو نہیں سنبھال سکتی میں

اپنی بیٹی کو جیسے مرضی سنبھالوں یہ میرا مسلہ ہے۔۔۔

بیچ میں آنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھی تم اور اتنی

ہمدرد

نہ بنو۔۔کتنی تیز اور چالاک ہو تم اور تمھارا بیٹا

جانتی

عالیہ کھڑی "ہوں میں اوپر سے چور بھی

سناگئی۔

افنین۔۔۔نے۔۔۔سکینہ کی جانب دیکھا۔۔

"جاؤ اب یہاں سے منہ اٹھا کر کیوں کھڑی ہو

عالیہ بدتمیزی سے بولی۔۔ تو۔۔افین کچھ کہہ

نہ سکی وہ

واقعی اسکی بیٹی تھی فلحال اسکے بیٹے کی بیوی نہیں

تھی۔۔اگر زار آجاتا تو کم از کم اس بچی پر سے یہ

عذاب

وہ ہٹوا پاتی۔

وہ بے چینی سے دعا کرنے لگی تھی زار کے لوٹنے کی جبکہ

عالیہ پھر سے کمرے میں چلی گئ اور اندر سے

پھر سے

رونے اور چیخنے کی آواز آنے لگی

کچھ ہی دیر میں نتاشہ بھی کمرے سے نکلی وہ وہاں سے۔۔

واپس جارہی تھی۔۔۔

”سکینہ کیا یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے

افنین نے اسکی

طرف دیکھا

باجی آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں اپنی طبعیت خراب کر

لیں گی لیٹ جائیں“

یہ عجیب سا منظر مجھ سے نہیں دیکھا جا رہا

کیا یہ

”عورت اتنی سخت ہے اپنی بیٹی کو نہیں چھوڑ رہی

افنین بولی تو سکینہ نے اسکو سارا کہانی بتانی

شروع

کر دی۔۔

جی یہ تو پاگل عورت ہے ہمیں تو سمجھ نہیں آتا صورت

“کے علاوہ اسکے پاس ہے ہی کیا

وہ بڑبڑانے لگی اور افنین لیٹ گئ

ٹھیک ہے تم یہ دروازہ بند کرو مجھ سے یہ شور

برداشت

"نہیں ہورہا

افنین نے کہا تو سکینہ نے فورادروازہ بند کردیا۔۔۔

شام سے رات ڈھل آئ تھی۔۔۔

گھر کا ماحول ویسا ہی تھا۔۔۔ نہ زار لوٹا اور نہ عینہ

کی سزا کم ہوئ تھی۔

صبح حیا آگئ تھی اسنے صدام کو ناشتہ دیا اور وہ

خوشگوار ماحول میں ناشتہ کرکے آفس چلا گیا

[illegible]

حیا اپنے گھر۔۔۔ چلی گئ تھی اپنی ماں کی وجہ سے جو

کہ بیمار تھیں۔۔۔

جیسے شام ہوئ تو اسنے سوچا کے صدام نے جلد

لوٹنے

کا کہا تھا۔۔ تبھی وہ۔۔۔امی کو کہہ کر اسکے لئے کھانا

بنانے چلی گئ۔۔۔

اور جب وہ گھر پر آئی تو سجی سنوری نتاشہ ادھر سے

ادھر

پھیر رہی تھی

پہلے پہل تو اسے یقین ہی نہیں آیا تھا عینہ اور زار کے نکاح

کا سن کر پھر جب اگیا تو اسے خود پر بے حد غصہ

آیا کہ

زار کے ظاہری حسن پر مر مٹ کر اسنے اپنے شوہر کو

کیوں

اگنور کر دیا۔۔۔

اور وہاں کچھ لمحے گزار کر اور عینہ کا حال دیکھ کر جب

اسے اپنی دال گلتی محسوس نہیں ہوئی تو وہ۔۔۔ دوبارہ

صدام کے پاس لوٹ آئی۔۔

انسے حیا کو دیکھا

نتاشہ نے حیا سے پوچھا "تم کیوں آئی ہو

حیا معمولی سا مسکرائی۔۔ "آپ اگئیں

"ہاں تو یہ میرا گھر ہے مجھے آنا نہیں تھا

نتاشہ غصے سے بولی

"نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔

اسنے کہا اور کچن میں جانے لگی

نتاشہ نے اسے ٹوکا کہ وہ اتنی آرام "روکو کہاں جا رہی ہو

سے کہاں جا رہی تھی

حیا نے کہا۔۔ "کھانا بنانے

نتاشہ کھل کر "میں نے تمھیں باورچی تو نہیں رکھا

ہنسی

حیا نے غصے سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

اگر بیوی اپنے شوہر کے لیے کھانا بنا رہی ہے تو وہ باورچی

"نہیں ہے۔۔۔ وہ۔۔۔ محبت میں بناتی ہے

حیا نے جتا کر کہا کہ وہ صدام کی بیوی ہے اور اسکے

گھر

میں کہیں بھی آنے جانے کا مکمل حق رکھتی ہے

آہ بیوی۔۔۔خیر یہ ایک دن میں محبت وحبت

بھی ہو گئی

عجیب ہے بھئی تمھاری کوئی لڑکیاں بس خوبصورت

مرد کی۔۔

چند لمحوں کی قربت کو محبت سمجھنے لگتی ہیں مگر بی

بی محبت صدام مجھ سے ہی کرتا ہے"

اسنے کہا

حیا کو اس سے بات کرنا فضول ہی لگا تبھی وہ وہاں سے

کچن میں چلی گئی

نتاشہ نے کہا "میں نے کھانا بنالیا ہے

وہ بولی حیا کو غصہ آنے لگا پہلے۔۔ "اپنے شوہر کے لیے

تو اس عورت کو اپنا شوہر یاد نہیں تھا جب

زبردستی شوہر

کی شادی کرائی تھی

"میں جانتی ہوں وہ آپکے بھی شوہر ہیں

حیا نے ضبط سے کہا۔۔۔

نہیں پہلی بیوی کے مکمل اختیارات ہوتے ہیں اور پہلی

محبت مرد بھولتا نہیں ہے تو آج ہم دونوں کو اکیلا

چھوڑ

دو بلکل اسی طرح جس طرح میں نے تم دونوں کو

اکیلا

"چھوڑا تھا اور اب یہاں سے نو دو گیارہ ہو جاؤ

اسنے کہا اور ساتھ ہی حیا کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر دھکیل

دیا۔۔۔

حیا کو اپنی انسلٹ بہت غصہ آیا۔۔وہ بنا کچھ کہے غصے

میں وہاں سے چلی گئی

نتاشہ نے ہاتھ جھاڑے

تمھیں تو میں جس کام کے لیے لائی ہوں وہ کام پورا ہونے

کے بعد بائیکاوٹ کرادوں گی اس گھر سے۔۔ آہ

میرا گھر

اور صدام ایم سوری صدام میں نے تمھیں اگنور کیا

۔۔۔

وہ گھیری سانس بھرتی سوچنے لگی "زار کے لئے

اور مسکرادی کہہ صدام حیران رہ جائے گا اسکو دیکھ

کر۔۔۔

دوسری طرف حیا بھیگی بھیگی آنکھیں اپنی ماں

سے

چھپاتی پھیر رہی تھی۔۔

نتاشہ صدام کا انتظار کررہی تھی جو تقریباً نو بجے کے

قریب لوٹا تھا وہ پھول لایا تھا۔۔ مگر سامنے

نتاشہ کو دیکھ

کر۔۔۔ ایکدم رک گیا وہ کہاں تھی دو دن سے اسے بتانا

ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔

نتاشہ آئی اور اسکے گلے کا ہار بن گئی

وہ چاہت سے بولی بلکل پہلے کی ”میرے لیے لائے ہو

طرح

۔۔جبکہ صدام کے لیے یہ سب عجیب لگ رہا

تھا۔۔۔

اسنے روکھے لہجے میں کہا ”نہیں

نتاشہ کا منہ سا اتر گیا

”حیا کہاں ہے

”سو ایکدم میں کچھ زیادہ کلوز نہیں ہو گئے تم اسکے

نتاشہ بولی تو صدام نے جواب نہیں دیا

"میں نے پوچھا ہے حیا کہاں ہے

کیا مسلہ ہے صدام میں تمھاری اور اپنی بات کر رہی

ہوں

نتاشہ بھڑکی۔۔۔ "اور تم حیا حیا بولے آج رہے ہو

صدام نے کوئی ریسپونس نہیں دیا

وہ اس سب کی زمہ دار خود تھی اسنے جو کچھ بھی کیا

تھا خود سے کیا تھا۔۔

اب جو ہو گیا تھا پھر اس سے نظریں

چھڑانے کا سوچنے

کی اسے ضرورت بھی نہیں تھی کیونکہ صدام اب پیچھے

نہ ہٹتا وہ نتاشہ کے ساتھ جوڑے رشتے کو۔۔اب

اہمیت

نہیں دیتا تھا کیونکہ اسنے بہت کمپرومائز کی اور اس

رشتے بچپانے کی کوشش کی مگر انجام اسکے سامنے تھا

تبھی اسنے توجہ دیے بنا نتاشہ کو دور دھکیلا اور پیچھے

پلٹ کر حیا کے پاس چلا گیا۔۔

نتاشہ وہیں سے چیخی اور اسے اپنی سنگین غلطی "صدام

کا اندازا ہو گیا۔۔

صدام حیا کے پاس آیا وہ۔۔ آنٹی کے پاس بیٹھی تھی

۔۔

صدام کو دیکھا۔۔ صدام نے مسکرا کر اسکیطرف پھول

کیے جنھیں اسنے زرا خفگی سے تھام لیے۔۔۔

آنٹی بھی مسکرا دیں

یہ لڑکی تو پاگل ہو گئ ہے بیٹا اسے زرا تم ہی سمجھاؤ۔۔۔

۔۔"نتاشہ کی باتوں کو دل سے لگائے بیٹھی ہے

آنٹی نے کہا تو صدام بھی اسکے ساتھ بیٹھ گیا

حیا نے

حیرانگی سے اسکیطرف دیکھا کہ اسے اسکی ماں کا

خیال

کیوں نہیں آیا۔۔۔ مگر سر جھکا کر سرخ پھولوں کو دیکھنے

لگی۔۔۔

۔"کیا کہا ہے نتاشہ نے

صدام نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا تھا

حیا کو لگا

سارے شکوے دھل گئے ہوں اسنے اسکی

جانب دیکھا۔۔۔

اور نگاہ جلدی سے پھیر گئ۔۔۔

"کچ۔۔کچھ نہیں آپ۔۔پانی لیں گے کھانا کھائیں گے

اسنے کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا۔۔

"افکورس۔۔۔اور کہاں جا کر پیوں اور کھاؤں گا

اسنے شانے آچکاے

حیا نے اسے "نتاشہ نے آپکے لیے کھانا بنایا ہوا ہے

یاد دلایا

صدام "اور میں کس کے پاس ہوں اس وقت

نے گھیری نظروں

سے اسے دیکھا۔۔

اسکی ماں بھی جیسے خوش ہو گئ تھی۔

ایسا ہے تم صدام کو کھانا دو بس میری ویل چئیر اندر

کر

وہ بولیں تو حیا نے سر ہلایا "دو۔۔ میں نماز پڑھ لوں

۔۔

"تم کھانا نکالو میں آنٹی کو اندر لے جاتا ہوں

صدام نے اٹھتے ہوئے کہا اور۔۔۔

حیا نے مسکرا کر سر ہلا دیا

اور وہ کھانا نکالنے چلی گئ پھولوں کی خوشبو چار سو

بکھر گئ تھیں اسنے کھانا نکالا پیچھے سے صدام آگیا

اور

اچانک ہی اسنے حیا کی کمر میں ہاتھ ڈال لیا

حیا کا ہاتھ رک گی اسنے حیا کے شولڈر اپنی ٹھوڑی رکھ لی

۔۔

وہ پوچھنے لگا "غصہ کیوں ہو۔۔

حیا سے۔۔ یہ سب برداشت نہیں ہوا۔ وہ

صدام کے رویے

کو سمجھ نہیں پارہی تھی وہ جلدی سے مڑی صدام کا

حصار اب بھی اسکے ارد گرد تھا۔۔

وہ بولی نظر اسکی "ص۔۔ صدام ایک بات پوچھوں

شرٹ

کے بٹن پر تھی

صدام نے "ہاں پوچھو مگر میری طرف دیکھ کر

کہا۔۔۔

تو حیا اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

کیا۔۔ کای یہ سب۔۔۔ آپ میرے ساتھ۔۔۔

دل سے کر رہے ہیں

یہ کوئی اور وجہ ہے مطلب ۔۔ نتاشہ نے ہماری

شادی بچے

کے لیے"

ششششش" صدام نے اسے روک دیا۔۔۔

حیا کی بھیگی آنکھوں کی جانب دیکھنے لگا

حیا میں خود نہیں جانتا میں تم سے شادی پر

اتنا خوش

کیوں ہوں حالانکہ یہ شادی میں کرنا نہیں

چاہتا تھا کیونکہ

"مجھے ڈر تھا مجھے تم سے محبت ہو جائے گی

وہ رک گیا

حیا نے اسکی طرف دیکھا۔۔

ہاں مجھے ڈر تھا میں تمھیں چاہنے لگا ہوں اور اتنا

چاہو

“گا پھر تم سب بھول جاؤں گا۔۔۔

وہ اسکے چہرے پر سے پسینے میں چپکی بالوں کی چند

لٹیں ہٹا کر بولا۔۔۔

اور دونوں ہاتھوں سے اسکا چہرہ تھام لیا۔۔۔

حیا مسکرادی۔۔۔۔

وہ بولا۔۔۔ “اب خوش ہو

حیا نے سر ہلا دیا۔۔۔ ”ہمم

”لیکن میرے دماغ میں ایک بات ارہی ہے

حیا نے زرا گھور

کر اسکیطرف دیکھا تو صدام۔۔۔ مسکرا دیا

ٹھوڑی اسکے شانے پر رکھ گیا۔۔۔

"وہ۔۔۔ آپ محبت تو نتاشہ سے بھی کرتے ہیں

اسنے یوں ہی سنجیدگی سے جواب دیا "کرتا تھا

حیا کو حیرانگی ہوئی۔۔۔ "کیوں اب کیوں نہیں

اسنے اپنے راستے مجھ سے خود الگ کیے تو میں نے بھی

اسے خود سے الگ کر دیا پھر مجھے علم نہیں تھا

میں تم

"سے مل جاؤں گا

حیا "کیسے الگ کیے اسنے آپ سے راستے

جاننا چاہتی تھی

وہ زار کو پسند کرنے لگی تھی اسکے پیسے کی وجہ سے

اور میری محبت اور میری مالیت اسے بہت چھوٹی

لگنے

صدام بولا تو حیا شاکڈ رہ گئی "لگی تھی

"ک۔۔کیا

ہاں مگر یہ ہمارا موضوع نہیں اوکے تم کھانا نکالو مجھے

"بھوک لگی ہے یار

وہ بولا۔۔حیا بے حد خوش تھی۔۔اب اسکے دل

سے ہر بات

نکل گئی تھی وہ۔۔اپنی قسمت پر رشک کر رہی تھی کہ صبر

کا پھل اسے بہت خوب ملا تھا کہ جب صدام

اسکا ہوا

جیسے وہ چاہتی تھی

اسنے اور صدام نے اکٹھے کھانا کھایا تھا اور وہ باتیں بھی

کرتے رہے تھے حیا اس سے بات بات پر خفا ہو

رہی تھی

پیچھلی باتوں کو لے کر کہ یہاں اسنے اسکے ساتھ کتنا برا

کیا تھا اور یہاں کیسے اسے اگنور کیا تھا اور یہاں

اسنے اس

کی محبت کو ٹھکرایا تھا جبکہ۔۔ صدام۔۔۔ بار بار اسکی

ناراضگی کم کر رہا تھا۔۔ اس سے محبت کا اظہار کر کے

اور

جب وہ اسے دیکھتا تو وہ۔۔ شرما سی جاتی مگر خوشی

سے جو چہرے پر چمک تھی صدام اس چمک سے
مطمئین

سا تھا زندگی میں سکون آگیا تھا ان دونوں کے

بقول

جبکہ قسمت مسکرا دی تھی

زار پورے دو دن بعد گھر میں قدم رکھ رہا تھا۔۔

اسنے افنین کے روم کیطرف دیکھا اور جیسے تھک

ہار اسا وہاں چلا گیا

اب جو بھی تھا وہ انکے بنا نہیں رہ سکتا تھا افنین کو

نماز پڑھتے دیکھ وہ مسکرایا۔۔وہ اب بہت بہتر

لگ

رہیں تھیں انھوں نے سلام پھیرہ تو دروازے میں زار

کو دیکھا۔۔۔

اور نارضگی سے منہ موڑ لیا۔۔۔۔

انھیں غصہ تھا زار پر۔۔وہ اتنا لاپرواہ کیسے ہو سکتا

تھا ایک عورت اس کے نام سے منسلک ہے جیسے

زبردستی

اسنے اپنے نکاح میں لیا وہ کتنا تکلیف میں تھی اور

وہ

مطمئین تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو تبھی خفگی سے

منہ موڑ لیا

"اب کیوں خفا ہیں جو آپ نے چاہا وہ ہی کسی

وہ انکے پاس آکر بیٹھ گیا

میں نے تو یہ چاہا تھا تم اسکو اپنا مانتے۔۔۔

اقرار کرتے

وہ بولیں "جس طرح نکاح کیا تھا۔۔

میں کیوں مانوا سکی ماں کو خوش کرنے کے لے

عینہ کا قصور بتا دو زار مجھے پہلے ہی تم نے اسکے

ساتھ جو کیا ہے اسکی ماں نے اسے۔۔ خوش نہیں

جا کر دیکھو زرا دو دن سے کمرے میں بند ہے

صرف ایک

وقت کا کھانا ملا ہے اسے وہ بھی کب معلوم نہیں اور

عالیہ عالیہ پاگل ہو وہ گئ ہے وہ اسے اتنا مار رہی

ہے

جیسے کوئ قیدی کو بھی نہ مارتا ہو اہاں مجھے تکلیف

ہوئ تھی یہ جان کر کہ تم نے عینہ سے شادی کر لی مگر

---مگر--اسکی حالت دیکھ کر میرا دل---مجھے

مجھے

شرمندہ کر رہا ہے--کہ کیا ہم دونوں ماں بیٹے نے اسے

مشکل میں ڈال دیا کیا وہ ہماری وجہ سے اتنی تکلیف

میں ہے کہ اسکی ماں نے اسکو۔۔۔اسکا حشر بگاڑ دیا

۔۔۔

کسی سے ملنے نہیں دے رہی وہ۔۔۔اور کھانے کو نہیں دیتی

۔۔دو دن سے وہ بچی کمرے میں بند ہے بس ہر
وقت اسکے

چیخنے چلانے کی آواز آتی ہے زار۔۔۔میں میں۔۔۔

بہت شرمندہ وہ خدا کے سامنے بھی کے۔۔
میرے گھر میں

۔۔۔یہ سب ہو رہا ہے۔۔۔

تم اسے تسلیم کرو اسے اپناو۔۔اسے حق دو اسکے لیے
اسکی

"ماں سے لڑو ورنہ وہ عورت اسے مار دے گی

زار حیرانگی سے۔۔۔یہ سب سن رہا تھا۔۔۔

جبکہ افنین کا عینہ کے حق میں اترنا بھی حیران کر رہا

تھا۔۔

آپ کو تو یہ بات اتنی بری لگی تھی کہ آپکی طبعیت۔۔

"خراب ہو گئی تھی

اسے اپنی ماں کے الفاظ پر یقین نہیں آیا۔۔

ہاں۔۔۔اگر میں عینہ کا حال نہ دیکھتی تو شاید

میرے لیے

بہت مشکل ہوتا اس کو ایکسیپٹ کرنا مگر۔۔۔اب مجھے

بہت دکھ ہوتا ہے دو دن جس طرح میں نے اس

عورت کا

پاگل پن دیکھا ہے میں اتنے سخت دل کی نہیں ہوں اور

نہ

میں عالیہ ہوں۔۔۔

اگر تم خوش ہو اسکے ساتھ اور اسے پورے حق سے

خوش

”رکھ سکتے ہو تو میں خوش ہوں اپنے بیٹے کی خوشی میں

افنین نے کہا تو زار اسکا ہاتھ تھام گیا۔۔۔

لیکن میں قسم کھاتا ہوں میں اس گھر سے

عالیہ نامی بلا

“نکال کر رہو گا

اسنے کہا اور اپنی ماں کے ہاتھ چوم لیے

مت پیچھا کرو اسکا۔۔ تمھارا باپ ایسا کبھی نہیں

ہونے

دے گا۔۔ تم خوش رہو اسے خوش رکھو میں خوش

رہو

افنین مسکرائی ”گی

نہیں۔۔۔۔ میں آپکو اور ڈیڈ کو اکٹھے دیکھنا چاہتا

ہوں اور

اسکی حتمی بات کی "میں۔۔۔ایسا ہی کروں گا۔۔۔۔

"زارپھر سے تم مکھیوں کے چھتے میں ہاتھ۔

وہ پیار سے بولا "ماں

اسنے انکی طرف "مجھ سے آپ راضی ہیں نہ۔

دیکھا۔۔۔

افنین کو اسکی محبت پر کوئی شک نہیں تھا۔۔وہ

جانتی

تھی وہ دل پر پتھر رکھ کر اسکے کہنے پر عینہ سے بھی

الگ ہو جائے گا

"ہاں راضی ہوں میں اپنے بیٹے سے۔۔

افنین نے اسکی پیشانی چوم لی۔۔۔

وہ پیار سے بولا ”پھر میں سب سے لڑ جاؤں گا۔۔

۔۔۔

مگر عینہ کو تکلیف مت دینا تمھارے نام پر اسنے دو دن

بہت اذیت سہی ہے اب بھی نہ جانے کس

”حال میں ہے

افین کو عینہ کی زیادہ فکر تھی۔۔۔

میں جیلس ہو جاؤں گا اگر اسی طرح آپ اسکی

حمایت

وہ بولا۔۔۔ “کرتی رہی تو

۔۔ ”مجھے مکے مت لگاؤ جو۔۔اور اسے کمرے سے نکالو۔۔

“آپ یہ ہی چاہتی ہیں

“بس کرو زار تمھاری آنکھیں بھی یہ ہی چاہتی ہیں

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔ “مگر مجھے اس پر غصہ ہے

بلکل ٹھیک کیا ہے اسنے اور اگر اب تم نے اسکو کچھ کہا

وہ خفگی سے بولی "تو۔۔۔ پھر میں تمھیں بتاؤ گی

زار مسکرا دیا۔۔۔ "واہ دو دن میں آپکو اپنا کر لیا اسنے

افنین نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

زار نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔۔

افنین کو فکر ہوئی۔۔۔ "کیا کرو گے

"پلیز زار عالیہ کے منہ نہ لگنا

مما آب تو میدان صاف ہو گیا ہے اب مجھے کسی

اسنے۔۔۔ شانے آچکا ہے "کا ڈر نہیں

افنین عاجزائی "زار۔۔ کبھی تو میری ماں کہا کرو

جبکہ۔۔ اسنے ایک نگاہ عینہ کے کمرے کے بند

دروازے

پر ڈالی۔۔۔

اسنے بنا کسی اور کے بارے میں سوچے۔۔ کیبنیٹ سے

چابی نکال کر عینہ کے روم کا دروازہ کھولا۔۔

اور دروازہ کھول کر۔۔۔ وہ اندر داخل ہوا تو۔۔ کمرے کی

بے ترتیب حالت پر پہلے نگاہ گئ اور اسکے بعد

کمرے میں

اٹھتی سسکیوں کا تعاقب کرتا۔۔ وہ دوسری

طرف آیا تو

وہ بیڈ کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔ اسنے سر جھکایا ہوا

تھا۔۔۔

اور۔۔۔ اچانک اسکی سسکیاں رک گئیں۔۔۔

زیادہ اسے محسوس ہو گیا تھا۔۔۔

اسنے سر ایک جھٹکے سے اٹھایا۔۔ اور زارا۔۔ کو پہلی

بار لگا

اسکا دم نکل گیا ہو جیسے اب کی بار اسکی روح پرواز ہوا

ہو۔۔ وہ بے ساختہ اسکیطرف بڑھا۔۔ اسکے

چہرے پر بڑے

بڑے نیل کے نشان تھے۔۔ جیسے اسے بہت مارا ہو۔۔

اسکے سر

پر سے خون نکل کر جم گیا تھا۔۔

جبکہ ہاتھوں پر بھی کافی نشان تھے۔۔ اسکے کپڑے پھٹتے

ہوئے تھے جبکہ بال بھی بکھرے ہوئے تھے۔۔۔

زارا اسکی جانب بڑھا اور عینہ پھوٹ پھوٹ کر رو

دی۔۔۔

اسنے زار کی جانب اپنا کانپتا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔

اور زار نے

کوٹ ایکطرف پھینکا اور۔۔اسے سمیٹ لیا اپنے

بازؤں میں۔۔۔

عینہ اسکے سینے سے لگی سسک رہی تھی۔۔۔

اسکی شرٹ کو اسنے تھام لیا تھا۔۔

زار دانت پر دانت چڑھائے بیٹھا تھا اسے

سمیٹ کر

آپ۔۔اپ آپ مجھ سے ناراض ہیں

۔میں۔۔میں نے یہ سب۔۔یہ

۔۔۔سب" کر دیا۔۔مجھ مجھ سے غلطی

رو رو کر اسکی حسین آنکھیں بھی سوجھ چکیں تھیں

اس وقت زار کو سمجھ آیا تھا اسکی ماں کیوں اتنا بے

چین تھی اسکے لیے۔۔۔۔

آپ آپ مجھے معاف کر دیں میں نے بہت
بہت غلط کیا

مج۔۔۔مجھے مما سے ڈر لگتا ہے زارتب۔۔ تبھی میں
نے کہہ

دیا کے۔۔ یہ نکاح۔۔زبردستی ہوا تھا۔۔مگ۔۔ مگر
نہیں میں

"نے قبول کیا ہے میں آپ سے محب۔۔۔

زار نے اسکے الفاظ چن لیے۔۔۔بے حد نرمی بے حد احتیاط

سے۔۔۔عینہ ساکت رہ گئ۔۔۔۔زارجب کے بے حد
سکون

سے۔۔اسکو اپنا لمس بخش رہا تھا

عینہ تھم گئ تھی اسکے سپرد خود کو کر گئ۔۔۔

ہاں وہ نہیں کر سکتی تھیں اپنی ماں سے۔۔۔زار۔۔۔

چاہت

سے اسکے زخموں پر مرہم رکھنے لگا۔۔۔

عینہ کے منہ سے سسکی نکلی۔۔۔ "سس

زار نے اسکی گردن کے زخم کو۔۔۔اپنی انگلی سے چھوا۔۔

"ز۔۔زار

زار نے اسکی آنکھوں میں دیکھا

۔۔ "ا۔۔ایم ایم سو

"کوئ ضرورت نہیں ہے کچھ کہنے کی۔۔۔تم کچھ کھایا ہے

وہ اسکو سینے سے لگائے ہوئے تھا اسکا چہرہ اوپر اٹھا کر

دیکھنے لگا

عینہ نے نفی میں سر ہلایا آنکھیں بھیگ گئیں زار

کی آنکھوں پر پیار کیا۔۔

اب مت رونا۔۔۔

ورنہ تمھاری ماں کی آنکھوں میں اتنے آنسو ہوں گے کہ

تمھیں زیادہ دکھ ہو گا"

عینہ نے ایکدم آنسو روک لیے۔۔۔۔

زار نفی میں سر ہلانے لگا۔۔۔۔۔

"چلو چلیں" اسنے عینہ کو بازؤں میں آچک لیا۔۔"

"ز۔۔زار

عینہ اپنی ہر تکلیف بھلائے اسکی صورت دیکھنے لگی

۔۔۔۔۔

اس سے پہلے زار کوئی جواب دیتا۔۔ دروازہ دھاڑ

سے کھولا

اور عالیہ کمرے میں داخل ہوئی زار عینہ کو بازوؤں

میں

اٹھائے کھڑا تھا۔۔

عالیہ اور زار کی نظریں ایک دوسرے سے

ٹکرائیں

اسکی ماں درست تھی۔۔وہ کبھی خوش نہیں ہو وہ گئ

زار اور عینہ کو ساتھ دیکھ کر اور اس وقت زار اپنی

آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔۔۔

عالیہ یہ منظر دیکھ کر۔۔۔اپنے اندر اٹھتے اشتعال

کو دب

ا نہ سکی۔۔۔

”وہ چیخی “عینہ

عینہ سٹپٹا گئی اسنے زار کے بازوؤں سے اترنا چاہا۔۔۔

مگر زار کہاں اسے چھوڑنے والا تھا

وہ دور کھڑی۔۔غصے سے بولی۔۔۔ "چھوڑو میری بیٹی کو

زار نے سر جھٹکا اور۔۔۔۔

وہ مظبوط قدم اٹھاتا وہاں سے نکلنے لگا

عینہ شرمندہ سی رہ گئ۔۔

"ز۔۔زار چھوڑ دیں پلیز

اسنے آہستگی سے کہا وہ جانتی تھی اسکی ماں مر جائے گی

یہ مار دے گی

زار نے سنجیدگی سے اسکیطرف دیکھا

اور کمرے سے باہر نکل آیا۔۔

"میں کہتی ہوں چھوڑو میری بیٹی کو

وہ چیخی۔۔اور زار کے ہاتھ سے عینہ کو کے آزاد کرانے لگی۔۔

ایکدم گھر میں زار کی دھاڑ گونجی تھی انس شاہ ”ڈیڈ

۔۔۔

فورا کمرے سے نکلے افنین بھی باہر نکل آئی اور عینہ کا

چہرہ دیکھ کر دل تھام گئی۔۔۔

اور اسے افسوس ہوا کہ عالیہ کیسی عورت تھی اپنی بیٹی

کی کیا حالت کر چکی تھی۔۔۔۔

انس شاہ بھی حیرانگی سے عینہ کو دیکھنے لگے جس کی

نگاہ نہیں اٹھ رہی تھی زار نے عینہ کو نیچے نہیں اتارا۔۔۔

اگر اب آپکی بیوی میرے اور میری بیوی کے بیچ آئی تو

میں

یہ پہلے کیطرح بھول جاؤں گا کہ یہ عورت آپکی بیوی

ہے

اسنے بھڑکتے ہوئے کہا "اور میری بیوی کی ماں ہے

عالیہ انس کے پاس گئ

اسکو کہیں سیہ چھوڑے عینہ کو یہ کیوں پکڑے کھڑا

ہے اسے

ایسے میری بیٹی کی منگنی ہوئ ہوئ ہے میں بلکل بھی

برداشت نہیں کروں گی اس زبردستی کو انس کہیں

اس

عالیہ پاگل سی ہونے لگی۔۔۔ "چھوڑیں

انس تحمل سے بولے۔۔۔ "زار عینہ کو نیچے اتارو

زار نے عینہ کو بلکل اپنے پاس اتار دیا اور اسکی کمر میں

ہاتھ ڈالے کھڑا ہو گیا۔۔۔

انس شاہ عینہ کے نزدیک آئے جو بلکل سر جھکائے کھڑی

تھی عالیہ کا بس نہیں چلا عینہ کو شوٹ کر دے کتنا نہیں

مار مار کر سمجھایا تھا اسے کہ زار سے دور رہے مگر اسکے

بھیجے میں یہ بات نہیں گھسی۔۔۔

"بیٹا زار نے آپ سے زبردستی نکاح کیا تھا

انس شاہ اب کسی سے نہیں بول رہے تھے سوائے عینہ

کے۔۔۔

عینہ نے۔۔اپنی ماں کیطرف دیکھا جو سرخ نظریں نکال

کر دانت بھینچ کر اسے آنکھوں سے باور کرا رہی تھی کہ

وہ کچھ نہ بولے۔۔

وہ بولی۔۔۔۔ "۔۔ نہیں

"ز۔۔زار نے کوئی۔۔زبردستی ن۔۔ نہیں کی

وہ بے حد مدھم آواز میں بولی تھی زار۔۔۔مدھم

سا

مسکرا اٹھا۔۔۔

جیسے اسے یہ ہی امید ہو۔۔۔ کہ وہ اسی کے ساتھ کھڑی

ہو گئ سارے گلے شکوے بس یہیں دھل گئے تھے

۔۔ کہ وہ

بھر محفل میں اسے تنہا نہیں چھوڑ گئ۔۔۔

اچھا۔۔۔۔اس میں آپکی بھی رضامندی شامل

تھی"

انس شاہ نے ایک نظر عالیہ کو دیکھ کر پوچھا

۔۔۔۔

وہ آنکھیں نہیں اٹھا رہی تھی تبھی بولی۔۔۔ ”ج۔۔جی

”آپ زار کے ساتھ رہنا چاہتی ہو یہ نہیں

انس نے ایک اور سوال کیا۔۔

عینہ نے زار کیطرف دیکھا۔

اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔

زار بھی اسی کیطرف دیکھ رہا تھا۔۔

”م۔۔میں مما کو بھی خفا نہیں کرنا چاہتی

وہ معصومیت سے کہتی سسک اٹھی جبکہ انس شاہ کو

اس معصوم سی لڑکی پر بہت زیادہ ترس آیا تھا انھوں

نے آہستگی سے اسکا سر اپنے شانے سے لگالیا اور وہ

۔۔

یہ لمس پاتے ہی

بری طرح رو دی۔۔۔

ڈونٹ وری۔۔ تمھاری رضامندی ہے تو عالیہ کو
کوئی ایشو

نہیں کیوں عالیہ۔۔کیا تمھیں مسلہ ہے جب تمھاری
بیٹی کو

انس نے عالیہ سے پوچھا "اعتراض نہیں

زار نے فتح مندی سے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔۔

"عالیہ

انس نے زرا تنبھی لہجے میں پکارہ کہ دو دنوں میں وہ اسی

بات کو لے کر انس شاہ کا سر درد کر چکی تھی کہ زار
نے

اسکی معصوم بیٹی کے ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔

اور اسکی بیٹی حیراں ہوئی اسکی بیٹی یہ سب نہیں

چاہتی تھی۔۔

اور بھی بلا بلا۔۔۔

اور اب انس شاہ مطمئین تھے کیونکہ انھیں تو ان دونوں

کی شادی پر اعتراض نہیں تھا۔۔۔

زار پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے کھڑا عالیہ کو ہی دیکھ

رہا تھا۔۔

ہمم"

عالیہ نے ہنکارہ بھرا۔۔۔

"تم نے کتنی بری طرح مارا ہے اسے

عالیہ کچھ نہیں بولی۔۔۔

عینہ نے کہا۔۔زار نے عینہ کے "ا۔۔انکل کچھ نہیں ہوتا

اس

دیوانے پن پر گھور کر دیکھا

دو چار لفظ ہی سننے دیتا وہ اپنے باپ کے منہ سے

اس عورت

کے لیے تاکہ زرا پچھلے زخموں پر بھی مرہم رکھے جاتے

مگر اس لڑکی میں کہ جانے کیسی روح تھی

"چلو پھر تم دونوں کی شادی کر دیتیں ہیں

انس مسکرائے

نہیں انس۔۔مجھے اپنی بیٹی سے اکیلے میں پہلے کچھ

بات

کرنی ہے۔

انس نے وارن کرنے والے انداز میں اسے "عالیہ

ٹوکا۔۔۔

"عینہ خوش ہے تو تمھیں بھی خوش ہونا چاہیے۔۔

انس نے کہا۔۔۔

انھوں نے اسکا گال تھپتھپایا۔۔۔ "جاؤ بیٹا۔۔

"میں ابھی رخصتی چاہتا ہوں

زار نے نیا شوشہ چھوڑا

افین نے جہاں سکون کا سانس لیا تھا سر

تھام لیا

بلکل نہیں سہی سی رخصتی ہو گئ۔۔۔ ابھی عینہ کو

"ٹھیک سے سوچنے۔۔۔

ڈیڈ میں ابھی اسی وقت عینہ کو اپنے روم میں لے جا رہا

ہوں مجھے آپکی [illegible] یقین نہیں [illegible]

"۔۔۔میں عینہ کو ایک لمحہ بھی اکیلا نہیں چھوڑو گا

زار نے واضح لفظوں میں کہا

انس۔۔۔میری بیٹی ہے یہ میں جو چاہو کر سکتی

۔۔

اور عینہ میری بیوی ہے میں اپنی بیوی کی حفاظت کرنا

زار بنا لچک کے بولا۔۔"جانتا ہوں

زار ہم کچھ ٹائم بعد بھی کر سکتے ہیں

مجھے آپکی بیوی پر ٹرسٹ نہیں ہے ڈیڈا اسنے جو کیا

وہ آپکے سامنے ہے۔۔۔اور کسی کے چاہنے یہ نہ

چاہنے سے

اسنے عینہ کا ہاتھ تھام لیا۔۔"مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔۔

"ٹھیک ہے اسکا فیصلہ عینہ کرے گی

انس شاہ نے عینہ پر بات ڈال دی تبھی عالیہ عینہ کے پاس

اگئ اور اسکا بازو اپنی سخت گرفت میں جکڑ لیا۔۔

عینہ کی سی نکلی جسے وہ دبا گئ

"کہو تم سوچو گی پہلے

وہ اس سے وہ کہلوانا چاہتی تھی۔۔جو اسکے اندر تھا

زار بھڑک کر اسکیطرف بڑھتا کے انس نے روک لیا

"کرنے دو عینہ کو فیصلہ

وہ آہستگی سے بیٹے کو روکتا بولا۔۔

عالیہ کا جارہانہ انداز سب ہی دیکھ رہے تھے یہاں تک کے

دور کھڑے ملازم بھی۔۔۔

عالیہ نے تپ کر کہا۔۔ "کہو عینہ

میں ۔۔۔م"۔۔۔

عینہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔ اسنے انس شاہ کو

بے چارگی

سے دیکھا

انس نے ٹوکا۔۔ "عالیہ ہاتھ چھوڑو اسکا۔۔۔

"انس یہ بیوقوف ہے اپنا اچھا اور برا نہیں جانتی

عالیہ بے چینی سے بولی

وہ سب جانتی ہے اسے فیصلہ کرنے دو بنا کسی دباؤ کے

"

اسنے کہا تو۔۔۔

عالیہ چپ ہو گئ وہ ترچھی نظروں سے عینہ کو دیکھنے

لگی جیسے چاہتی ہو کہ ابھی اسی وقت

دے۔۔۔ مگر عینہ چپ رہی

"بیٹا آپ سوچنا چاہتی ہو یہ۔۔۔ نہیں

انس نے پھر سے پوچھا۔۔۔

عینہ پھنس چکی تھی ایکطرف اسکی ماں تھی جو

چاہے

کتنی ہی ظالم کیوں نہ ہو اور دوسری طرف زار تھا

جس

کے لیے اسنے بہت کچھ سہا تھا۔۔۔

جو اسکی محبت تھا۔۔۔۔

عینہ نے۔۔۔ سر اثبات میں ہلا دیا۔۔۔

عالیہ کا جہاں سر پھٹنے کو تھا اشتعال سے وہیں

ان تینوں

کے چہرے پر سکون ہو گئے۔۔

زار نے عینہ کا ہاتھ تھام لیا اور اسے سب کے سامنے پھر سے

بازؤں میں اٹھا لیا

عینہ نے کچھ احتجاج کرنا چاہا "زار

مگر زار بنا کچھ سنے اسے سیدھا اپنے روم میں لے گیا آج

سب کے سامنے حق سے۔۔۔

بنا کسی سے ڈرے اور اسنے اپنے کمرے کا دروازہ بند کر لیا

عالیہ تو سر تا پاؤں تک سلگ اٹھی تھی

آپ اس بیوقوف کی باتوں میں آگئے انس۔۔وہ کیا جانتی

ہے کچھ بھی نہیں

انس نے سختی سے اسے ٹوکا۔۔ ”عالیہ۔۔۔

وہ ”زار سے نفرت کرنا بند کرو اب وہ تمھارا داماد ہے

بولے۔۔

اور۔۔ افنین کیطرف بڑھے جو۔۔۔ پلٹ رہی تھی

انھوں نے اسے ایکدم تھاما۔۔۔ ”دھیان سے چلو۔

”تم نے دوائی لی ہے

انس شاہ نارملی بولے عالیہ کے لیے یہ سب

برداشت سے

باہر تھا انس جا افنین کیطرف بڑھنے اور زار اور عینہ

ایک کمرے میں۔۔۔ ایک دوسرے کے نکاح

میں۔۔ اسکے سر

پر پہاڑ ٹوٹا تھا یہ۔۔۔۔

وہ آپلے سے باہر ہو رہی تھی پیچھے اپنے کمرے میں پلٹ

گئ۔۔۔

وہ نہ عینہ کو چھوڑنے والی تھی اور زار اس فتح کو کیا

سمجھ رہا تھا۔۔۔

کہ وہ عالیہ سے جیت گیا نہیں کبھی نہیں وہ کبھی

عالیہ

سے جیت نہیں سکتا تھا عالیہ اسے جیتنے ہی نہ

دیتی۔۔

عینہ نے سارے فیصلے اپنی ماں کے خلاف کیے تھے زار

کو تو دنیا جہان کی خوشیاں دے دیں تھیں جبکہ وہ خود

بے حد خوفزدہ تھی وہ اسکے بیڈ پر بیٹھی اسے دیکھنے

لگی

جو۔۔۔روم فریزر سے ناجانے کیا نکال رہا تھا۔۔اور اسنے

ہنستے ہوئے۔۔۔۔

سیگریٹ سلگایا اور لبوں میں دبالی۔۔۔

اور عینہ کے ہاتھ میں سوفٹ ڈرنک کا گلاس دے کر وہ

ایکدم اسکے بلکل ساتھ بیڈ پر گیرنے والے انداز میں

بیٹھ گیا۔۔۔۔

"دل خوش کر دیا آج تم نے

وہ مسکرا کر دھونا فضا میں بکھیر گیا۔۔۔

ویسے میرے تو وہم میں بھی نہیں تھا تمھاری رخصتی

"اتنی مزے دار ہو گی

”مجھے مجھے ڈر لگ رہا ہے مما مما مجھے چھوڑیں گی نہیں

۔۔۔

عینہ نے خوفزدہ ہوتے ہوئے گلاس ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

زار نے سنجیدگی سے اسکیطرف دیکھا

تم نے پیا کیوں نہیں۔۔۔ سیریسلی میں کرپٹ

بندہ ہوں

مگر اتنا نہیں کہ تمھیں ڈرنک پلا دوں یہ سوفٹ

ڈرنک

وہ سنجیدگی سے بولا عینہ نے نفی کی ”ہے

“زار میں مزاق۔۔ نہیں کر رہی

عینہ میری جان میں کب مذاق کر رہا ہوں اور تمھیں

میری شکل پر کہاں سے نظر ارہا ہے ویسے مجھے

“بیت لگ گیا ہے تم بہت بہادر ہو

وہ پھر سے آنکھ دباتا لیٹ گیا اسے آرام سے دیکھنے لگا

عینہ نے اسکیطرف دیکھا وہ گھبرا رہی تھی جبکہ زار

مسکرا رہا تھا

کیا میں مما کے پاس جاؤں۔۔۔شاید ان سے

بات کروں

"تو وہ مان جائیں

اسے جیسے یاد آیا اور یہ "ویٹ تم نے کچھ کھایا نہیں

سچ تھا شاید عینہ کا دم زیادہ اسی بات سے نکلا تھا۔۔۔

اسنے گھوم کر سائیڈ ٹیبل پر سے۔۔کریڈ ائیل اٹھایا

اور

اسپر عینہ کے لیے زبردست کھانے کا احتمام کرنے

کے

لیے کہا۔۔ اور کھانا جلد از جلد روم میں بھجوانے کے

آرڈرز دے کر۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔

عینہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

وہ یہاں اسے کیا کہہ رہی ہے اور وہ کتنا خوش ہے

۔۔۔۔۔

زار نے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا۔۔۔ مسکراہٹ اب بھی

لبوں کی تراش میں تھی۔۔۔

لیکن جس طرح زار نے ہاتھ بڑھایا تھا وہ تھامتی نہ تو

اور کیا کرتی تبھی اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

جسے زرا نے احتیاط سے تھاما اور اسے لیے واشروم میں

چلا گیا۔۔۔ اسنے عینہ کے چہرے کو خود واش

کیا اور

اسکے ہاتھوں کے زخموں کو بھی پانی سے صاف کیا

عینہ نے نوٹ کیا یہ سب کرتے ہوئے وہ بے حد

سنجیدہ تھا

جیسے یہ اسنے بمشکل برداشت کیا ہو۔

وہ اسے۔۔ دوبارہ اپنے بازؤں میں آچک کر بیڈ پر بیٹھا

چکا

تھا عینہ نے نہیں سوچا تھا دو دن کی مشقت کے بعد

اسے

اسطرح راحت ملے گی

اسنے چند لمحے ماں کا خوف نکال کر خود کو بھی پر سکون

کرنے کی کوشش کی تھی اسکے زخم واقعی دکھ رہے تھے

مگر یہ احساس اسے زار کی توجہ سے زیادہ ہو رہا

تھا

شاید تکلیف کا احساس تب زیادہ ہوتا ہے جب

اسپر مرہم

رکھنے والا کوئی موجود ہو سارے زخم نکل آتے ہیں کے ہاں

یہاں بھی مرہم لگانا تھا۔۔۔

اور یہاں بھی۔۔

اسنے فرسٹ ایڈ بکس لیا۔۔۔اور اسکے سامنے

بیٹھ گیا۔۔

عینہ کا دوپٹہ نکال کر ایکطرف رکھ دیا۔۔عینہ نے زرا

گھبرا

کر چور نظروں سے اسکیطرف دیکھا مگر اسکی

توجہ۔۔۔

دوائیوں پر تھی۔۔

مجھے لگا تھا آپ مجھ سے بہت نفرت کریں گے اور

شاید

کبھی میرے پاس نہیں آئیں گے اور۔۔اور نہ کبھی

مجھے

قبول کریں گے"

وہ۔۔اسکی نرمی پا کر پھر سے رونے لگی۔۔۔

زارنے۔۔۔سر اٹھا کر اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

اور اسکے ہاتھ پر۔۔پہلے دوائی لگانے لگا ہاتھ کی سکن اتری

ہوئی تھی عینہ کو تکلیف ہو رہی تھی مگر مرہم لگانے والا

زار تھا سو تکلیف اب میٹر نہیں رکھتی تھی۔۔۔۔

میں تم سے نفرت نہیں کر سکتا۔۔۔اور نہ تمھیں

چھوڑ

سکتا ہوں۔۔۔ہاں خفا تھا مگر اب وہ بھی نہیں ہوں

۔۔۔

کیونکہ مجھے اندازا ہو گیا ہے تم ایک نمبر کی بیوقوف۔۔

کم دماغ کی۔۔۔ تھوڑی عقل کی۔۔۔ شودی لڑکی ہو۔۔اور

بدقسمتی سے مجھے اسی لڑکی سے پیار ہو گیا ہے۔۔"

اسنے کہتے ہوئے گھیری مگر مسکراتی نظروں سے عینہ

کیطرف دیکھا جس نے۔۔۔منہ بسور لیا۔۔

میں بیوقوف نہیں ہوں۔۔شاید میں اپنے

رشتوں کو کھونا

نہیں چاہتی۔۔۔مجھے دکھ ہے میں نے مما کے

ساتھ غلط

وہ اسکے نزدیک آگیا۔۔۔ ”کیا ہے

اپنے آپ عینہ کی سانسیں بھاری سی ہو گئیں۔۔۔

”تمھیں کچھ زیادہ نہیں یاد آ رہی وہ بدروح

زار نے اسکی پیشانی کے زخم کو صاف کیا

عینہ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔ ”اس

”کتنی غلط

زار نے گھور کر دیکھا ”ائے ے

مجھے درس مت دو۔۔۔۔ پہلے ہی میں یہ سوچ رہا

ہوں کہ

وہ رک گیا۔۔۔ ”تم

عینہ نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔۔ ”میں

زار اسکے کان کے قریب مسکراتا ہوا بولا اور جو وہ

بولا۔۔۔عینہ کا چہرہ لال ٹماٹر ہو چکا تھا۔۔۔

عینہ نے اسے فاصلہ بنا "آپ کتنے بے شرم ہیں

لیا۔۔۔

مجھے تب شرم آئی تھی جب تم رخصت نہیں ہوئی

تھی"

اسنے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر پھر سے نزدیک

کر لیا۔۔۔۔

عینہ نظریں جھکا گئی۔۔۔۔

"ایک بات پوچھوں زار

عینہ نے اسکی گردن میں بازو حائل کر لیے شاید۔۔۔۔

اسے

سکون ملا تھا یہ کر کے۔۔

زار نے اسے خود میں سمیٹ لیا۔۔۔

۔۔۔" آپ سچ میں مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے نہ۔۔

وہ تسلی کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

زار نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

اسکے بازو اپنی گردن سے نکالے۔۔

وہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔ "کھڑی ہو جاؤ

عینہ کا دل ایکدم بیٹھ سا گیا۔۔۔

وہ۔۔ڈری سہمی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

وہاں سٹیم پیپر ہے میرے نام کا وہ لے آؤ تمھیں سٹیمپ لگا

دیتا ہوں اگر زبان کا اعتبار نہیں۔۔۔"

وہ بولا اور اسکی میسنی شکل دیکھ رک کے اپنی ہنسی دبانے لگا عینہ نے سانس بحال کیا۔۔

اور اسکے بازو پر مکہ برسا دیا۔۔۔

ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔اب تم اس گھر

میں بے حد

پاور رکھتی ہو۔۔۔۔اوکے۔۔۔ مگر میری ماں کا خیال رکھنا

یہ سچ ہے عینہ اگر وہ مجھے نہ کہتی تو میں اپنا دل مار

دیتا مگر تمھاری طرف کبھی نہ بڑھتا۔۔وہ

بہت اچھی ہیں

اور وہ ڈیزرو کرتی ہیں کہ میرا باپ انپر اپنی ساری توجہ

دے۔۔

ہاں ہماری زندگی میں مکمل سکون اسی دن آئے گا۔۔۔ جس

دن۔۔۔۔ میں عالیہ کو باہر نکال دوں گا یہاں سے

۔۔۔۔۔

وہ وہ عورت نہیں ہے جو تم اور میرا باپ اسے سمجھتے

"ہو اور یہ بات وقت ثابت کر دے گا۔

وہ سختی اور سنجیدگی سے بولا۔

"شاید آپکو غلط۔۔غلط فہمی ہو

عینہ نے زرا جھجھکتے ہوئے کہا

تمھارے منہ پر اتنے حسین نقشے بنائے ہیں اسنے۔۔۔اور

"پھر بھی اسکی حمایت لینے سے نہیں رک رہی

وہ بھڑک کر بولا

عینہ نے اسکے بالوں میں ہاتھ چلایا۔۔۔زار نے زار "زار

آئی برو آچکا کر دیکھا۔۔۔

میٹھی۔۔۔تم اتنے میٹھے میٹھے عمل کر کے اپنا غلام نہ

"بناؤ مجھے۔۔۔ابھی میں جنگ پر ہوں

گھیرہ سانس بھر کر اسنے عینہ کو اپنی طرف گھسیٹ لیا

عینہ کی کمر پر سخت گرفت پر پڑے زخم میں "آہ تکلیف دے گئ۔۔۔

زار نے عینہ کو گھورا۔۔۔۔

اور پھر زبردستی کر کے اسنے اسکے سارے زخم دیکھے تھے

دانت بھینچ کر اور سب پر مرہم بھی لگایا اور کچھ ایسے بھی لگایا کہ۔۔۔اسکی محبت بھی اس میں شامل ہو جائے۔۔۔

عینہ البتہ افنین کی اس مہربانی پر اسکی مشکور تھی جس طرح اسکی طبعیت بگڑی تھی اسے لگتا تھا اب زار

اور وہ کبھی ایک نہیں ہوں گے مگر وہ کتنی اچھی تھیں

انھوں نے ہی ان دونوں کو ایک کر دیا

"میں آنٹی کا بہت خیال رکھو گی

وہ اسکے سینے پر سر رکھے۔۔کچھ سوچتی ہوئی بولی۔۔

زار کھانے کا ویٹ کر رہا تھا۔۔۔

اسکیطرف دیکھنے لگا۔۔

"میرا خیال سکینہ رکھ لے گی اٹس اوکے

"زار

وہ زرا خفگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔کتنا تنگ کر رہا تھا۔۔

"اسے تو اور کیا کہوں

"میں رکھوں گی نہ

وہ مدھم مسکراہٹ سے بولی ۔۔۔اور پھر سے اسکے

بالوں

میں ہاتھ چلایا

اس بار زار کچھ نہیں بولا البتہ اسکے عمل دیکھ رہا تھا

آپکو پتہ ہے مجھے آپکے بال اچھے لگتے ہیں ۔۔۔۔اور مجھے

آپکی پیشانی اچھی لگتی ہے اسپر ہر وقت بل ڈالے ہوتے

وہ ہلکا سا مسکرائ۔۔۔ "ہیں

وہ کچھ زیادہ ہی مہربان ہورہی تھی ۔۔زار نے اپنی ہنسی

روکی وہ مزید سننا چاہتا تھا مگر سکینہ خلل

ڈال چکی

تھی وہ کھانا لے آئ تھی ۔۔

زار نے زرا گھور کر اور سختی سے دروازے کیطرف دیکھا۔۔۔

گئی وہ خود اٹھا اور اسکے لیے کھانا خود ریسیو کیا

اور دروازہ زور سے کھینچ کر مارا۔۔۔

عینہ کھکھلا دی۔۔۔

"بہت ہنسی ارہی ہے زرا کھانا کھالو پھر بتاتا ہوں

عینہ نے منہ بسورا۔۔۔ "مگر مجھے چوٹے لگی ہیں

وہ گھور کر اسکے سامنے کھانے کا "چپ ہو جاؤ

سامان

رکھنے لگا۔۔۔۔

"ہم ٹیبل پر کھالیں گے

"ہم بیڈ پر کھائیں گے۔۔

وہ اپنی مرضی کا ہی قائل تھا۔۔ پیار بھی اپنی مرضی

سے

وہ عینہ کو اپنے ہاتھ سے کھلا رہا تھا عینہ کے لیے یہ سب

خواب سے کم نہیں تھا۔۔ اچھا لگ رہا تھا اسکے ہاتھ

سے

کھانا۔۔۔

مگر اسے زیادہ بھوک لگی تھی اور زار سوچ سوچ کر کھلا

رہا تھا۔۔

اسنے کہا اور۔۔۔ خود کھانے لگی۔۔ ”میں خود کھاؤ گی

زار بھی کھانے لگا کیونکہ اسنے بھی آج صبح سے کچھ نہیں

کھایا تھا۔۔۔

وہ اسکی تیزیاں دیکھ کر بولا۔۔۔ “آرام سے کھالو

عینہ شرمندہ سی ہو گئی۔۔۔

اسنے سکون سے بہت سارا کھانا کھایا تھا۔۔

زار نے بھی کھایا۔۔

”ایک بات کہو

وہ ٹشو سے ہاتھ صاف کرتی اسکیطرف دیکھنے لگی۔

زار نے بھی صاف کیے۔ ”ہمم

آپ بلکل اچھا کھانا نہیں کھاتے۔۔ پھیکا کھاتے

ہیں۔۔۔“

اچھا اور۔۔ تمھیں یہ سارا کھانا۔۔ کھانے کے

بعد پتہ چلا ہے

”کہ یہ کھانا مزے دار نہیں تھا۔۔

زار نے۔۔ نفی میں سر ہلایا۔۔

وہ ہنس پڑی۔۔ ”اوہ نو

وہ شرماسی گئ۔۔ ”وہ تو میں آپکو بتا رہی ہوں بس

عینہ نے منہ بسور لیا اسنے سکینہ کو بلا کر سارے برتن

واپس کیے۔۔اور اب دروازہ لاک کر لیا۔۔

عینہ۔۔۔کچھ گھبراہٹ کا شکار بھی تھی۔۔۔

زار نے لائٹس آف کر دیں وہ تھکا ہوا تھا۔۔۔

اور کچھ ریسٹ کرنا چاہتا تھا عینہ نے دیکھا وہ اسکے

پاس نہیں آیا تھا وہ فریش ہونے چلا گیا تھا

عینہ۔۔۔

تب تک اسکا ویٹ کرتی رہی اسنے اپنے ہاتھ کے

زخم

دیکھے اور وہ دو دن جو اسکی زندگی میں مشکل ترین

دن تھے انھیں دوبارہ کبھی نہ آنے کی دعا کرنے لگی اسی

دوران زار بھی اپنے روم سے نکل آیا۔۔وہ تھکا تھکا سا

اچھا احساس تھا کہ وہ بنا کسی پابندی کے اسکے

کمرے

میں اسکے بیڈ پر تھی اور سب سے اہم اسکی ماں

راضی

تھی۔۔

مگر یہ بات اپنی جگہ تھی کہ وہ اپنے مقصد سے

نہیں

ہٹے گا ہاں عینہ کو اب مزید کوئی تکلیف نہ دے گا اور

نہ

کسی کو دینے دے گا اسکا خود سے عہد کیا تھا

زار۔۔ اپنے نائیٹ سوٹ میں باہر آیا۔۔ اور اسکے پاس ا

گیا۔۔۔

وہ لیٹ گیا۔۔ عینہ نے اسکے چلتے آئے سی کو دیکھا۔۔۔

جو ایک کمرے میں دو تھے۔۔ خیر کمرہ بھی بڑا

تھا مگر

سردی کافی ہو چکی تھی۔۔

عینہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔

زار نے اسے۔۔ خود سے نزدیک کر لیا۔۔۔

اسنے آہستگی سے کہا "میں بہت تھک گیا۔۔۔

۔۔

عینہ کچھ نہیں بولی۔۔

وہ پھر سے بولا۔۔ "سونا چاہتا ہوں۔۔

تم سے محبت کے لیے میرے پاس ساری زندگی

ہے"

اسنے اسکی پیشانی کو چھوا۔۔۔

"تم بھی سو جاؤ

وہ جیسے نیند کی وادیوں میں اترنے لگا مگر عینہ کو دور دور تک نیند نہیں ارہی تھی نہ ہی نیند کے آثار تھے

”مگر مجھے باتیں کرنی ہیں زار

اسنے اوپر دیکھا اور پھر سے اسکے بالوں میں ہاتھ چلایا۔۔

زار کی جان بس آج رات سونے دو دو دن سے نہیں سویا وہ۔۔۔ اسکو مزید نزدیک کرتا بولا۔۔۔ “ہوں

عینہ نے اسکے سینے سے سر نکالا۔۔۔ ”نہیں

زار خاموش تھا۔۔شاید وہ سونے لگا تھا۔۔

عینہ کو اچھا نہیں لگا۔۔زار نے معمولی سی سرخ ”زار ہوتی نظریں کھولی۔۔۔

اسنے ضد ”میں بولتی ہوں نہ آپ سنیں۔

کرتے ہوئے کہا۔۔

”تمھیں واقعی نیند نہیں ارہی

وہ۔۔۔ تھکا تھکا سا اسے بمشکل ہی دیکھ پا رہا تھا۔۔

عینہ نے جلدی سے کہا۔۔ “نو

“مگر مجھے ارہی ہے۔۔ تو تمھیں سونا پڑے گا

زار نے اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔

اور عینہ۔۔۔ دو لمحے ٹھر گئ

زار کو لگا شاید اسکی بے چین روح کو سکون مل گیا

ہے۔۔

مگر وہ اسکے نیند میں اترتے ہی پھر سے اسے

پکارنے لگی

وہ آہستگی سے بولی تھی ”ز۔۔زار

سو گئے ہیں"۔۔

وہ چیڑ گیا"مر گیا زار

عینہ نے خفگی سے کہا۔۔"اللہ نہ کرے

وہ غصے سے کہہ کر کروٹ موڑ گیا۔۔"یار سونے دو مجھے

وہ منہ بسور کر خود بھی کروٹ لے گئ"ٹھیک ہے۔۔۔

۔۔۔۔

آہستہ آہستہ بڑبڑا رہی تھی نیند میں بھی اسکی ہلکی

ہلکی گڑگڑاہٹ جو سراسر زار کے خلاف تھی

سن کر۔۔

زار کو ہنسی آ گئ مگر وہ اتنا تھکا ہوا تھا زیادہ توجہ

نہیں دے سکا۔۔۔

اور دوبارہ نیند کی وادیوں میں کھو سا گیا۔۔۔

ہوا تھا۔۔

وہ غصے سے دیکھتی رہی۔۔ اور اسے نیند نہیں ارہی تھی۔۔

"کیا وہ باہر جائے۔۔

اسنے ایک لمحے کو سوچا مگر پھر گزشتہ دو دن یاد آئے

تو جھکتی کے کر وہی رہنے پر اکتفا کیا۔۔

اور پھر اسے یاد آیا اسنے نماز نہیں پڑھنی وہ اللہ کا شکر ادا

کرلے پہلے وہ جلدی سے اٹھی اور وضو کرنے چلی گئ

اسے درد کا احساس اب نہیں ہورہا تھا۔۔ وہ خوش تھی۔۔۔

اللہ نے اسکو عزت دی زار کو اسکے لیے پلٹ دیا اسکے دل میں

‘‘نرمی ڈالی عینہ کے لیے۔۔وہ رب کتنا مہربان تھا

اگلی صبح عینہ سو رہی تھی اور قسمت سے زارا اس سے

پہلے اٹھ گیا۔۔۔

اسنے چہرہ موڑ کر دیکھا وہ اسکی کمر کے پیچھے تھی

اس

کی شرٹ کو مٹھیوں میں لیے۔۔۔اسی کے بلنکیٹ

میں

گھسی ہوئی تھی۔۔اور بھاری سانسیں لے رہی

تھیں۔۔

عینہ میڈیم سونے میں مشغول ہیں۔۔۔

اسے یاد آیا رات وہ اسے کتنا تنگ کر رہی تھی۔۔

اسنے کروٹ موڑی اور۔۔۔عینہ کیطرف منہ کرلیا

۔۔۔

وہ سوتے ہوئے میں پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

"عینہ سو رہی ہو

اسنے اسکے بالوں کو سائیڈ پر کیا۔۔۔

کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔۔

"عینہ۔۔۔سو

عینہ نے منہ بنا کر کروٹ موڑلی اسکیطرف سے زرا

نے

اپنی ہنسی روکی

وہ ویسے ہی بولا۔۔.. "مجھے تم سے باتیں کرنی ہیں یار

مگر دوسری طرف کوئی "اٹھ جاؤنہ

ریسپونس نہیں تھا

ے

"اوہ جان زارا اتنی گھیری نیند اچھی نہیں

اسنے پھر سے عینہ کو جھنجھوڑا جو۔۔گھوڑے بیچ کر

سو چکی تھی۔۔۔

زار نے گھیرہ سانس بھرا۔۔حالانکہ وہ جواب

دیتا رہا تھا

اور یہ لڑکی اسے منہ بھی نہیں لگا رہی تھی۔۔۔

وہ اٹھا اور فریش ہونے چلا گیا

اسنے گھڑی پر نگاہ ڈالی۔۔

دوپہر کے دو بج رہے تھے۔۔اووو کی شیپ میں اسکے لب

گول ہوئے اور

۔۔وہ اندازا لگانے لگا اس وقت گھر میں کیا ماحول

ہوگا

یقیناً انس شاہ نہیں ہوں گے اب گھر میں۔۔۔

وہ فریش ہو کر باہر آیا۔۔۔ گیلا ٹاول عینہ کے منہ پر

دے

"مار اوہ ہڑبڑا کر اٹھ گئ

اسنے خود کو داد دی۔۔ "نائیس ٹریک مسٹر زار

عینہ اسے اجنبی نظروں سے دیکھنے لگی

زار البتہ مطمئین کھڑا تھا۔۔ اور عینہ کی یاداشت

لوٹ آئ

تو اسے رات کا منظر یاد آیا۔۔۔

"مجھے کیوں اٹھایا ہے

"ناشتہ نہیں کرنا

عینہ پھر سے بستر میں گھس گئ "وہ پوچھنے لگا

"آپ مجھے ماریں گے

عینہ نے اسکیطرف۔۔۔ معصوم نظروں سے دیکھا۔۔

ڈرامے کم کرو اور اٹھو

"۔۔بہت دیر ہو چکی ہے

عینہ کو فکر ہوئی "باہر نے نہیں جانا

"آپ کہیں تو آپکے دوپٹے سے باندھ جاؤں

وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھنے لگا

"میں نے یہ تو نہیں کہا

عینہ نے پھر سے منہ بنایا۔۔

کہیں نہیں جا رہی اسی میں۔۔اب اٹھو مما سے

"ملنا ہے مجھے

وہ ایکدم خوش ہوئی "میرے ساتھ

زار تیار ہونے لگا۔۔۔ ”ہاں بھی

وہ شانے آچکا کر جلدی سے واشروم میں ”اوکے

بند ہو گئ۔۔۔

زار مگر میرے کپڑے اس روم میں ہیں پلیز

لے آئیں“ ۔۔۔

وہ اندر سے بولی

ملازم ہوں تمھارا ایسے تمھارے باپ نے مجھے ہائیر کیا

ہے

اپنی مہرانی کے لیے“ ۔

وہ چیڑ کر بولا۔۔ اب وہ جا کر اسکے کپڑے لائے

بھلا ملازم

دیکھ رکے کیا سوچیں گے ایک دن میں وہ زار

صاحب۔۔

عینہ کے نوکر بن گئے۔۔۔

”کیا ایسا نہیں ہے

عینہ نے ہلکا سا دروازہ کھول کر شرارتی نظروں سے

اسکیطرف دیکھا

اور اس سے پہلے زار اسے دروازے میں سے اندر گھستا وہ

گھبرا کر جلدی سے بند کر گئی۔۔۔

وہ خفگی سے بولا۔۔۔ ”تمھیں میں اچھے سے پوچھ لوں گا۔۔

عینہ کچھ نہیں بولی۔۔۔

جبکہ زار ڈریسنگ روم میں پہلے خود۔۔ڈیسپ ہونے

گیا

اور پھر۔۔۔وہ سیاہ کرتے شلوار میں باہر نکل کر بال

بنانا

اور پرفیوم سپرے کرنے کے بعد عینہ کے کپڑے

لینے چلا گیا

باہر صرف ملازم تھے نہ افین نظر آئی تھی نہ

عالیہ اسنے شکر

ادا کرتے عینہ کے کپڑے۔۔۔نکالے اور۔۔۔وہ دوبارہ روم

میں

اگیا اسے کپڑے دیے وہ فریش فریش سے

باہر آئی تو زار

کسی سے فون پر بات کر رہا تھا عینہ نے اپنے بال خشک

کیے زار۔۔اسکے پیچھے اکھڑا ہوا

آئینے پر دونوں کا عکس۔۔بہت خوبصورت لگ رہا تھا

اسے

امید تھی عینہ کے زخم بھی بھر جائیں گے۔۔۔

عینہ ریڈی ہو گئ۔۔

توزار۔۔۔کو لگا اسے لپسٹک تو لگانی چاہیے تھی مگر اس

کے پاس ایسا کوئ سامان نہیں تھا تبھی اسنے

شاپنگ کا

سوچا اور دونوں۔۔باہر اگئے۔۔۔

زار اسکا ہاتھ تھامے افنین کے روم میں داخل

ہونے لگا کہ۔۔۔

افنین کی آواز پیچھے سے آئ۔۔۔

ادھر اجاؤ بچوں ناشتہ تم لوگوں کا میں نے خود بنایا

ہے"

افنین نے مسکرا کر کہا۔۔

تو۔۔زار عینہ کا ہاتھ چھوڑ کر۔۔۔ماں کیطرف بڑھا

اور اس سے پہلے وہ بڑھتی۔۔۔عالیہ بھی آئ اور اسے

اکیلے پا کر اس پر جھپٹی

”مما

عینہ نے اپنی ماں کیطرف دیکھا

”میری بیٹی ٹھیک ہو تم۔۔۔

وہ آنکھوں میں آنسو لاتی اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

میری بچی۔۔

مجھے معاف کر دو میں نے تمھارے ساتھ بہت

غلط کیا“

عالیہ نے کہا اور اسکو گلے سے لگالیا

افنین اور زار جہاں اس کایا پلٹ پر حیران تھے وہیں

عینہ

حونک تھی۔۔

مجھے معاف کردو میری بیٹی میں نے تمھیں بہت

تکلیف دی میں سمجھ نہیں سکی"

وہ عینہ کا ماتھا چومتے ہوئے بولی۔۔ مگر عینہ سن

کھڑی تھی اسکی ماں کی اسپر جس قسم کی گرفت

تھی یہ کوئی اچھا اندیشہ نہیں تھا۔۔۔

زار۔۔ اس نوٹنکی پر سر جھٹک کر ہنس دیا۔۔۔۔

اور قدم اسکی جانب اٹھائے اور عینہ کو اپنی

جانب

کھینچ لیا۔۔۔

"میری بیوی سے دور رہو

وہ اسے واضح لفظوں میں بولا تھا۔۔۔

عالیہ اپنی آنکھوں میں آنسو لے آئی کیونکہ پیچھے انس

شاہ کھڑے تھے۔۔۔

زار۔۔تم مجھے میری بیٹی سے دور نہیں کر۔۔

اسنے۔۔۔بلند آواز میں کہا "شیٹ آپ

زار ایسے مت کریں"

عینہ نے زار کو روکنا چاہا۔۔۔زار نے اسکی جانب

دیکھا

اور اسکی کمر میں بازو حائل کرلیا عالیہ نے

اسکا بازو

دیکھا تھا۔۔۔بڑی مشکل سے اسنے یہ برداشت

کیا تھا

زار کو مزاہ آنے لگا تھا اب یہ نیا کھیل تھا

۔۔۔۔

"زار

انس شاہ کی آواز پر وہ مڑا اور عینہ کی کمر سے بازو

نکال لیا۔۔۔

انس شاہ نے اسکی جانب دیکھا اور۔۔ایک

حتمی فیصلہ

وہ آج ان سب کو سنانے والے تھے۔

"میں اس گھر میں سکون چاہتا ہوں

یہ عورت جب تک یہاں رہی سکون نہیں ملے

گا کسی کو"

زار نے شانے آچکا کر کہا

"شیٹ آپ

انس شاہ نے غصے سے کہا تو۔۔اسکی تو مسکراہٹ

اور

ہنسی کو ہی بریک نہیں لگ رہا تھا ہنسی دبا گیا

عالیہ

سلگ رہی تھی اس مسکراہٹ پر جب کہ عینہ سے

آنکھ

بھی نہیں اٹھ رہی تھی۔۔۔

میں نہیں چاہتا اب اس گھر میں کوئی کسی

سے لڑے۔۔۔

یہ حقیقت ہے کہ عینہ زار کی بیوی ہے۔۔ تو اب میں

تمھیں اس بات پر اختلاف کرتے یہ زار سے

الجھتے

ہوئے نہ دیکھوں"

انس شاہ نے پہلے عالیہ سے کہا تھا سنجیدگی

سے۔۔ اور

اسکے بعد زار کے مسکراتے چہرے کی جانب

دیکھا

اپنی زبان کو بریک لگا کر رکھا کرو۔۔اور اب میں تمھیں

عالیہ سے بد تمیزی کرتے ہوئے نہ دیکھو۔۔۔زار

اور یہ میری

لاسٹ وارنیگ سمجھنا اسکے بعد وارنیگ نہیں

دوں گا"

گھر سے نکال دیں گے میں اپنی بیوی کے ساتھ چلا

جاؤں

وہ آنکھ دبا کر بولا تو انس شاہ نے نفی میں سر ہلایا "گا

"بکواس کر والو بس ناشتہ کرو اب سب

وہ سنجیدگی سے بول کر چیئر کھینچ کر بیٹھ گئے

"ناشتہ تم نے بنایا ہے

انس شاہ نے افنین کیطرف دیکھا وہ سر ہلا گئی۔۔

"چلو شکر ہے کچھ اچھا کھانے کو ملے گا اتنے دنوں بعد

وہ سر جھٹک کر بولے اور ناشتہ کرنے لگے۔۔

عالیہ نے

نفرت سے انس کو دیکھا تھا اسے انس سے

چیڑ ہونے لگی

تھی جب سے وہ افنین کی طرف۔۔۔ دھیان دیتا

تھا۔۔ اور

وہ عالیہ کو اگنور کر کے افنین کے پاس رہا تھا۔۔۔

تب سے عالیہ انس سے اکھڑی سی تھی

وہ خاموشی سے ناشتہ کر رہی تھی انس اور افنین ہلکی

پھلکی باتیں کر رہے تھے عینہ خاموش بیٹھی تھی زار

نے دونوں کے لیے ناشتہ نکلا اسے کھانے کے لیے کہا

اس

کا سارا فوکس عینہ پر تھا مگر عینہ کا فوکس عالیہ پر

تھا

اسنے ایک نگاہ اٹھا کر دیکھا عالیہ اسے ہی دیکھ رہی

تھی

ایسے جیسے چیر پھاڑ دے گی اگر اسے کبھی موقع ملا تو۔۔۔

"م۔۔۔مجھے نہیں کھانا۔۔۔مجھے بھوک نہیں لگی زار

عینہ نے ہلکی سی آواز میں کہا

میری جان اتنی محنت کی ہے رات میں اور صبح

کھاؤ گی

وہ بولا تو۔۔۔عینہ نے اسکیطرف حیرانگی سے "نہیں

دیکھا

اور۔۔۔ تھوک نگلا۔۔

عینہ نے اسے روکا۔۔ ’’آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں

کتنی غلط باتیں کر رہا تھا۔۔ اور عالیہ کی ضبط سے باہر ہو

رہا تھا۔۔۔

زار کو البتہ مزہ آ رہا تھا۔۔۔

’’زار ہنس دیا اچھا ناشتہ تو کرو تم۔

زار نے اسکو فوک پر انڈا لگا کر دیا تو۔۔۔

عینہ زرا پریشان سی ہو گئ تھی مگر زار کو پروا نہیں

تھی اور۔۔۔ اسنے عینہ کو ناشتہ کرایا عالیہ سے ناشتہ اتر

ہی نہیں رہا تھا

’’ناشتہ کرو کیا ہو گیا ہے

انس شاہ نے کہا تو عالیہ نے کھا جانے والی

نظروں سے

اسکیطرف دیکھا

"میں تو کھا ہی لوں گی ڈونٹ وری انس

وہ زبردستی مسکرائ اور اٹھ کر چلی گئ انس شاہ نے بھی

ناشتہ چھوڑ دیا۔۔۔

اور گھیری سانس لی۔۔

زارا انھیں کیطرف دیکھ رہا تھا۔۔

"کیا میں مما سے بات کر لوں

عینہ فکرمندی سے اٹھی اور زار سے پوچھا اسنے ٹکاسا

جواب دیا۔۔

"زار وہ اسکی ماں ہے تم یہ حق نہیں چھین سکتے

انس شاہ بولے

ڈیڈ مجھے اس عورت پر اعتبار نہیں میں کیسے اعتبار

کر

لوں میری بیوی کو کتنا مارا ہے اس عورت نے نو

”نیور

عینہ نے کہا تو زار دانت پیسنے لگا۔۔۔ ”پلیز

”تم

انس شاہ نے غصے سے اسے ٹوکا۔۔۔ ”زار

اسے اپنی مرضی کرنے دو“

وہ بولے تو زار چپ ہو گیا اور ناشتہ کرنے لگا

جبکہ عینہ کمرے میں اپنی ماں کے پاس اگئ۔۔

عالیہ مسکرائ ”آجاؤ

وہ آدمی تمھاری ماں کی ہی عزت نہیں کرتا تمھاری ماں کو

مارا اسنے تم نے اسی سے شادی کرلی "

عالیہ دکھی ہونے کا ڈرامہ کرنے لگی۔۔۔

مما میں اور زارا انکل اور آپکی شادی سے پہلے ایک

دوسرے کو پسند کرتے ہیں " عینہ کی آنکھیں بھیگ

گئیں

پسند تو۔۔ تم اسفر کو بھی کر سکتی تھی عینہ بھلے کسی

بھی کتے کو کرلیتی۔۔۔ "

وہ ہلکا سا ہنسی عینہ حیرانگی سے دیکھنے لگی۔۔۔

وہ آدمی تم سے محبت نہیں کرتا کتنی بڑی غلط فہمی کا

شکار ہو تم۔۔۔ وہ بس تمھیں۔۔ یوز کر رہا ہے میرے

لیے وہ

مجھے اور انس کو الگ کرنا چاہتا ہے اس لیے وہ۔۔

اسنے تم

سے شادی کی ہے"

ایسا نہیں ہے مما زارا اچھے ہیں بہت اچھے ہیں آپ بھی

انکے لیے پوزیٹو سوچیں وہ۔۔بہت اچھے ہیں"

اسنے ماں کو سمجھایا۔۔۔

"اچھا۔۔ تو تم کہہ رہی ہو وہ تم سے محبت کرتا ہے۔۔۔

عالیہ نے مسکرا کر پوچھا عینہ زور و شور سے سر

ہلانے

لگی۔۔۔جبکہ۔۔۔عالیہ کی نظروں میں عینہ کے

لیے بھی

عجیب انتقام اتر چکا تھا۔۔

تو ٹھیک ہے۔۔ پھر زرا اس سے۔۔ جا کر کھو کے

یہ گھر۔۔۔۔

جو کہ اسکے نام ہے تمھارے نام کر دے۔۔ مجھے یقین ہے

وہ تمھارے نام نہیں کرے گا پھر تمھیں اندازا ہو گا کہ اسے

"تم سے محبت ہے بھی یہ نہیں

عالیہ کی بات پر وہ۔۔۔ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

۔۔۔

م۔۔ میں زار کو محبت کو پیسوں میں نہیں طول سکتی

۔۔۔

"مما

عینہ تم بیوقوف ہو۔۔۔۔ یہ دنیا بے حد چالاک

ہے اور زار تو

اور بھی زیادہ وہ شخص تمھیں طلاق دے دے گا۔۔ کیونکہ

وہ صرف اور مجھے یہاں سے نکالنا چاہتا ہے۔۔۔وہ

تم میں

دلچسپی نہیں رکھتا۔"

عینہ کی آنکھیں بھیگ گئیں "مما ایسا نہیں ہے

"چلو ٹھیک ہے تم ثابت کر دو میں مان جاؤں گی

زار میرے لیے کچھ نہیں دیکھیں گے میں جانتی

ہوں"

ٹھیک ہے تو ثابت کروا دوں میں بھی مان جاؤں گی کہ

"تمھارا زارا ایسی بھی کیا توپ چیز ہے

وہ بولی عینہ خاموش ہو گئ۔۔۔۔

"آپ نے کھانا نہیں کھایا

میری بیٹی نے جس قسم کا مجھے دھوکا دیا مجھ سے

اسنے طنزیہ کہا "چکی ہوں

عینہ سر جھکا گئی۔۔

"مما پلیز زار سے نفرت کرنا چھوڑ دیں

نفرت میں اسے جان سے مار دوں گی عینہ اور تمھیں

بھی

مار دوں گی بلکہ۔۔۔جو جو میرے سامنے زار کی حمایت

کرے گا سب کو مار دوں گی۔۔۔تم کہا کے مجھے یہ کہہ

رہی ہو کہ کہ نیں اس سے نفرت کرنا چھوڑ دوں۔۔

میں

جتنی نفرت اس سے کروں گی۔۔اتنی میری آنا کو

تسکین

ملے گی اسکی بڈھی ماں بھی مرے گی میرا راج ہو گا

یہاں

اسنے دل میں "صرف ۔۔اور صرف ۔۔عالیہ کا

سوچا۔۔۔

وہ بولی۔۔۔ "_ تمھاری تعلیم بھی پوری نہیں ہوئی

وہ۔۔۔ہلکی آواز میں بولی ۔۔"میں میں پڑھ لوں گی

"تیار ہو جاؤ یونیورسٹی جاؤ گی تم

عالیہ نے زرا۔۔۔سنجیدگی سے کہا۔۔۔

"مما م

"عینہ۔۔۔جو میں کہہ رہی ہوں اتنا کرو جاؤ اور ریڈی ہو

وہ غصے سے بولی اور۔۔عینہ اٹھ گئی۔۔۔

وہ باہر آئی اور اسنے ان تینوں کو دیکھا۔۔۔۔

وہ تینوں ناشتہ کر رہے تھے

عینہ نے "میں ریڈی ہو جاتی ہیں یونیورسٹی کے لیے

زار نے ۔۔ کہا ۔۔۔ "مگر تمھارا تو اڈمیشن نہیں ہوا ابھی

تو عینہ چپ ہو گئ ۔۔۔

زار نے کہا "چپ چاپ ادھر آ کر ناشتہ کرو ۔۔۔

۔۔۔۔

عینہ اسکے پاس اگئ ۔۔۔

میں کرا دوں گا تمھارا اڈمیشن ۔۔۔ اور جب کھو تم چلی

زار نے کہا تو عینہ بیٹھ گئ "جانا فلحال ناشتہ کرو

اسے سمجھ نہیں آیا کس کی مانے ۔۔۔۔

کس کی نہ مانے ۔۔ ماں ایک طرف خفا تھی تو

دوسری طرف

زار ہر وہ کام لازمی کرتا جس سے عالیہ کو اختلاف

ہوتا ۔۔۔۔

عینہ کو لگا تھا وہ اب زیادہ پھنس گئے ہے اسنے زار سے

ساتھ ناشتہ کیا

اور۔۔۔ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ زار نے اسے اپنے کپڑے

نکالنے کا حکم دے دیا۔۔۔

عینہ اٹھ کر روم میں چلی گئ عالیہ نے یہ منظر

دور سے

دیکھا تھا۔۔۔۔

اسکے لیے یہ ناقابل برداشت تھا سب۔۔۔وہ یہ

سب براداشت

نہیں کر سکتی تھی تبھی۔۔۔وہ کمرے میں چلی گئ۔۔

انس بھی اگئے

انس نے انفارم کیا "میں آفس جارہا ہوں

میں سوچ رہی ہوں انس میں بھی آفس جوائن کر وہاں

آپ کے ساتھ

وہ بولی تو انس شاہ کچھ حیرانگی سے پلٹے "۔

وہ پوچھنے لگے "کس لیے

بس ویسے ہی گھر میں رہ رہ کر بور ہو جاتی ہوں شاید

وہ ہلا سا مسکرائی "مائینڈ فریش ہو جائے

انس بھی مسکرا دیے

ہاں تمھیں فریسنس کی ضرورت ہے۔۔۔

"چلو ٹھیک ہے کل سے جوائن کر لو

عالیہ مسکرائی "آج سے کیوں نہیں

اور انس بھی مسکرا دیے

اچھا ہے تم ہماری زندگی پر فوکس کرو۔۔۔۔ باقی کسی

اسنے کہا تو۔۔۔ عالیہ سر ہلا گئی۔۔ اور۔ "پر نہیں

انس شاہ نے کہا کے ریڈی ہو کر آجانا۔۔

"انس میں سوچ رہی ہوں آپ مجھے گاڑی دلا دیں ایک

عالیہ نے کہا۔

وہ مسکرائے اور۔۔۔ چلے گئے۔۔۔ "وائے نوٹ

عالیہ ہنس پڑی۔۔۔

اور۔۔۔ اسنے اپنی پہلی فتح پر۔۔۔ خود کو داد دی تھی۔

زار فریش ہو کر آیا اور اسنے۔۔ دیکھا عینہ اسکے

کپڑے

رکھ رہی تھی بیڈ پر۔۔۔

آپکا ڈریس ریڈی ہو گیا میں مما کا ناشتہ بنا دوں

اٹھوں

وہ بولی تو۔۔زار نے آئی برو اچکائی۔۔۔اور اسے اپنی جانب

کھینچا تو۔۔۔عینہ اسکے سینے سے الگی۔۔۔

تمھیں کسی کی غلامی کی ضرورت نہیں مجھ پر فوکس

کرو" وہ اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا

نگاہوں میں اسکے لیے محبت تھی۔۔۔چاہت تھی

جبکہ۔۔۔۔عینہ کا دل دھڑک رہا تھا اسنے مسکرا کر

سر اٹھایا

اسکی شرٹ کا بٹن چھیڑتے ہوئے وہ بولی "زار

کی جان" حکم

اسنے کہا تو۔۔۔۔عینہ کو پیچھلی باتیں یاد اگئ۔۔

وہ مسکرادی

مجھے لگتا نہیں تھا کہ یہ دن ہماری زندگی میں آئے گا

"۔۔

وہ آہستگی سے بولی

مجھے تو علم تھا کہ تم میری بیوی بن کر ایک دم

میرے

سامنے کھڑی ضرور شرماؤ گی پھر میں تمہارا

چہرہ اپنے

دونوں ہاتھوں میں لے کر تمھیں مزید شرمانے پر

مجبور کر

وہ اسکے چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر "دوں گا

۔۔

اسکے چہرے پر جھکا تو ۔۔عینہ۔۔۔۔ اسکی قربت

اسکے

لمس میں کھوں سی گئی۔۔۔

جبکہ زار بھی کھو گیا تھا۔۔۔

یہ لمحے ان دونوں کے لیے بے حد قیمتی تھے کتنی تکلیف

کے بعد عینہ کو یہ خوشی پورے حق سے میسر آئی تھی۔۔۔

اسنے حسب عادت زار کی گردن میں بازو حائل

کر لیے اور

اس سے پہلے زار دیوانہ سا ہوتا ایک جھٹکے سے

کمرے کا

دروازہ کھولا وہ ایکدم ایک دوسرے سے الگ ہوئے

عالیہ بھی

دیکھ چکی تھی۔۔۔

عینہ کا تو دم سا نکلنے لگا جبکہ زار کا غصے سے چہرہ سرخ

ہو گیا۔۔۔

عالیہ نے اسے آنے کا حکم دیا۔۔۔ "عینہ۔۔۔

جبکہ زار۔۔ کا دماغ اسکی اس حرکت سے ایسے گھوما کے

اسنے عینہ کو بیڈ پر ایکدم دھکیل دیا۔۔

عینہ کو اسکے ارادے درست نہیں لگے زار ایکدم "ز۔۔ زار

اسپر جھکا۔۔۔

عینہ کانپ سی اٹھی اور عالیہ سلگ گئی۔۔ اسکی نگاہ جھک

گئی زار کی اس حرکت سے۔۔ زار نے عینہ کا چہرہ اپنے ہاتھ

سے۔۔ جکڑا اور ایک بار عالیہ کے سامنے پھر اسکے چہرے پر

جھکا۔۔۔ اور عالیہ۔۔۔ ایکدم دور ہٹ گئی

عینہ نے اسے دور دھکیلا۔۔۔ ”ز۔۔زار

زار۔۔۔۔نے عالیہ کو ہٹتے دیکھا تو۔۔۔پیچھے ہٹ گیا

۔۔

غصے سے پیشانی پر کئی بل تھے۔۔

میں کبھی اس عورت کی وجہ سے اپنے کسی عمل

سے نہیں

رکوں گا تو بہتر ہو گا اس۔۔۔پاگل کو۔۔۔ مینرز دو۔۔۔ کہ

”ہزبینڈ وائف ہے روم میں کیسے آتے ہیں

وہ بلند آواز میں چینخ کر بولا تھا

“زار آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔

وہ غصے سے زرا خفگی سے بولی وہ غصے سے کپڑے اٹھا

کر فریش ہونے چلا گیا۔۔۔

[illegible]

یہ سب کیا ہو رہا تھا وہ تو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عالیہ نے فون گھمایا تو دوسری طرف اسفر نے کال اٹھالی۔۔۔

کہاں ہے آپ عینہ کہاں ہے مجھ سے۔۔۔ بات نہیں کر رہی

وہ بھڑک کر بولا۔۔۔ "فون نہیں اٹھا رہی

عالیہ نے کہا۔۔۔ ""ہمم مجھے تم سے ملنا ہے

اوکے۔۔۔ مگر عینہ سے بھی ملنا ہے مجھے اور میں چاہتا

ہوں کہ شادی کی شروعات کی جائے"

اسفر بہت بے تاب تھا۔۔۔

علایہ نے بتایا کہ کہاں ملنا ہے اور فون بند کر کے

وہ اچھے

سے تیار ہو کر۔۔۔

باہر نکلی تبھی زار بھی نکلا وہ اسے اگنور کرتا وہ۔۔۔وائیٹ

پینٹ کوٹ میں بلیک گاگلز لگائے اپنی گاڑی میں

بیٹھا۔۔۔

اسنے ایک لمہے کے لیے سوچا تھا یہ کہاں جا

رہی تھی۔۔۔

اور پھر اگنور کر کے چلا گیا وہ۔۔۔عینہ سے مل کر

نہیں

آیا تھا۔۔۔۔

عینہ کے پاس صرف اسکی ماں کی حمایت۔۔۔اور

اسکی فکر

کے علاوہ کچھ نہیں تھا جس طرح زار تپ سا

گیا تھا اسے

لگتا تھا اسکی ماں اچھی عورت ہے جب کہ وہ

عورت نہایت

گھٹیا اور لالچی تھی۔۔

وہ۔۔۔بیس منٹ کی ڈرائیو کر کے آفس پہنچا۔۔ تو زار کی

آمد سے ایکدم سب ایکٹیو ہو چکے تھے وہ۔۔۔

اندر اپنے آفس کی جانب چل دیا۔۔۔

تو لیفٹ میں جیسے ہی سوار ہوا ویسے ہی عالیہ مسکراتی

ہوئی لفٹ میں سوار ہو گئی۔۔

زار نے کوئی ریسپونس نہیں دیا کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ

وہ انس کے پاس ضرور پیسے ویسے لینے آئی ہو گی جبکہ

دوسری طرف عالیہ ایک پل کے لیے سوچنے

لگی کہ یہ

کوئی سوال کیوں نہیں کر رہا بر حال دونوں ایک دوسرے

کو

اگنور کر کے۔۔ اپنے اپنے راستے پر چل دیے

عینہ کچھ فریش سی ہو کر باہر آئی اور۔۔۔ اسکے دل نے

کہا کہ افنین کے پاس جائے۔۔۔

وہ۔۔۔ زرا۔۔۔ جھجھکتی ہوئی افنین کے روم میں آئی۔۔۔۔

افنین۔۔۔ ریسٹ کر رہیں تھیں

وہ بولی۔۔ "اسلام علیکم

افنین نے اسکیطرف دیکھا تو دوسری طرف

سکینہ نے بھی جو

کہ افنین کے پاس بیٹھی اسکا ہاتھ پاؤں دبا رہی تھی

افنین نے آنکھ کے اشارے سے جواب دیا

وہ اسکے نزدیک بیٹھ گئی۔۔۔

کچھ دیر خود میں ہمت مجتمع کرتی رہی کہ کیا بولے۔۔۔

”وہ مجھے آپ سے سوری کرنا ہے

وہ افنین کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

افنین نے سکینہ کو روک دیا اور جانے کو کہا۔۔۔۔

”کس بات پر سوری کرنا ہے

افنین۔۔نے اس لڑکی کو اوپر سے نیچے تک دیکھا

بلاشبہ

وہ بہت خوبصورت تھی اور خوبصورت کے ساتھ

خوب

سیرت بھی ہاں اپنی ماں سے مختلف۔۔ شاید اسکے

والد

کی عادت ایسی تھیں۔۔۔

اور اوپر سے اسکی شرم وحیا۔۔۔ افین۔۔ اسے

توجہ سے

دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ اسکے بیٹے کی پسند تھی۔

اسے عینہ وک توجہ سے دیکھنے پر جیسے اندازا ہوا کہ

واقعی۔۔۔ وہ ایک اچھی لڑکی تھی اور اسکے بیٹے کے

ساتھ کافی جچتی تھی۔۔۔

"میں نے جو بھی کیا

عینہ بھیگے لہجے میں بولی یہ میری مما نے جو بھی

کیا۔۔

وہ سر جھکائے رودی "میں میں کچھ کر نہیں سکی۔۔

بیٹا۔۔ یہ آپ لوگوں کے سوچنے کی باتیں کہیں ہیں۔۔۔

یہ

فیصلہ تو انس کا تھا۔۔ انھوں نے اجازت مانگی اور

پھر

میں روک نہیں پائی۔۔۔۔

زار تو۔۔ ضد پر اڑا ہے میں جانتی ہوں انس کبھی

نہیں

چھوڑیں گے اور کیوں چھوڑیں بھلا شادیاں چھوڑنے کے

لیے کی جاتی ہیں شادی ایک بڑا رشتہ ہے جب

شروع تو

"بہت رشتے بندھ جاتے ہیں۔۔

وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر تھپتھپا کر دوبارہ لیٹ گئی۔۔۔

عینہ کیا آنکھیں بھیگی بھیگی "آپ بہت اچھی ہیں تھیں

"تم اچھی ہو تبھی میں تمھیں اچھی لگ رہی ہوں

افین ہنس دی۔۔۔

عینہ نے جھک کر انکے ہاتھ چوم لیے درحقیقت ماں کا عکس

تو یہ تھا۔۔۔اور آج اسکی ماں نے کیسے بتایا کہ۔۔۔

وہ زار

سے یہ گھر اپنے نام کرا لے۔۔

ماں تو ایسی ہوتی ہے جو بچوں کی خوشی میں خوش ہو۔۔۔

پھر اس ماں کے لیے جان بھی قربان کر دی جائے

۔۔ماں کبھی

خود غرض نہیں ہو سکتی۔۔

وہ سوچتی رہی افنین ہلکا سا ہنس دی

زار بہت ضدی ہے تمھارے جیسی نرم مزاج لڑکی۔۔

اسے

برداشت کر رہی ہے۔۔ میں اس بات پر تھوڑ

حیران ہوئ

وہ ہلکا سا ہنسی تو عینہ کے چہرے پر بلال سے کھل "ہوں

گئے۔۔۔وہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔۔

۔۔افنین نے اسے دیکھا "تم تیار کیوں نہیں ہوئ

عینہ نے "م۔۔ میرے پاس یہ ہی کپڑے ہیں

بتایا۔۔

افسوس تو یہ ہے کہ وہ۔۔۔ ضدی ہونے کے ساتھ

ساتھ

لاپرواہی ہے ایک بات سوچ گا تو اسے ایک سال

بعد

پورا کرے گا۔۔"

افنین نفی میں سر ہلانے لگی عینہ ہنس دی۔۔۔

درحقیقت

ایسا ہی تھا۔۔۔

"چلو ایسا کرو تم چلی جاؤ شاپنگ کرلو

ن۔۔ نہیں شاپنگ تو

جاؤ بیٹا۔۔ اسے بھی اچھا لگے گا شاید اسکا دماغ باقی

وہ بولیں تو عینہ چپ ہو گئی۔۔ "چیزوں سے ہٹ جائے

یہ

بھی حقیقت تھی۔۔۔

"آنٹی میں

افین نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔اور عینہ سمجھ گئ

۔۔

"وہ زار کو اچھا نہیں لگتا۔۔۔نہ

افین ہنسی۔۔۔عینہ بھی مسکرا دی۔۔۔ "پاگل ہے وہ تو

میں۔۔۔بھائی کے گھر چلی جاؤں۔۔۔۔جلدی ا

جاؤں گی"

وہ ان سے پوچھ رہی تھی افین کو اسکی عادت اچھی لگی۔۔

"جاؤ مگر زار کے آنے سے پہلے آنا "اوکے۔۔۔

وہ بولی تو عینہ کا دل گدگدا سا گیا یہ لمحے کتنے اچھے

اور قیمتی سے لگ رہے تھے۔۔

عینہ ڈرائیور کے ساتھ اپنے گھر اگئ تھی۔۔۔وہ گھر

لوٹی تو۔۔۔وہاں نتاشہ تھی۔۔۔اسنے دیکھا بھائ نہیں

تھے انھوں نے ہونا بھی نہیں تھا اسے یاد آیا اسکا سیل

فون یہیں پر ہے حیا کے پاس جانے سے پہلے

سیل فون

اٹھانا چاہتی تھی تبھی وہ اپنے روم میں چلی گئ۔۔

نتاشہ کی نگاہ اسپر پڑی تو۔۔وہ۔۔۔اسکے کمرے کے

دروازے میں اکھڑی ہوئ۔۔۔

دیکھو بھی کون آیا ہے ہمارے گھر۔۔۔۔۔

عیاش اور بدکردار لڑکی جس کا منہ اتنا بھولا ہے کہ

کوئ

سوچ بھی نہیں سکتا یہ لڑکی کسی مرد کے ساتھ۔۔۔۔

کتنے

مہینوں سے تھی۔

"وہ مرد میرا شوہر ہے

عینہ کو اسکا انداز اچھا نہیں لگا اور جب سے اسنے اسے

۔۔۔زار کے ساتھ وہ حرکات کرتے دیکھا تھا دل ہی

اچاٹ

ہو گیا تھا نہ ہی اسکے لیے دل میں کوئی عزت

رہی تھی

آہ شوہر پھنسایا ہی ہوگا اپنے جال میں ایسے تو امیر مرد

تمھاری جیسی عام شکل وصورت کی لڑکی پر نہیں

مر جاتے

"نہ جانے کیا کیا دے دیا ہوگا شادی سے پہلے ہی

"بھابھی آپ کیسی باتیں کر رہی ہیں

عینہ حیرانگی سے پلٹی

ہاں تو۔۔کیوں نہ کہوں۔۔شکل تو دیکھو۔۔چھچھلی ہے۔۔

مسز

زارا انس شاہ بننے۔۔۔او بی بی تمھاری ماں نہ تمھیں کبھی

اسکا ہونے نہیں دے گی دیکھ لینا تم وہ کچھ نہ کچھ

ایسا ضرور کرے گی جس سے۔۔تم اس سے الگ ہو

جاؤ

اور اچھا ہی ہے۔۔میں کہتی ہوں کوئی تو اچھا کام کرے۔۔

"شکل دیکھو اسکی۔۔اور خواب دیکھو۔۔۔

وہ سر جھٹکتے ہوئے بولی انداز میں غصہ ناپسندیدگی

اور نفرت بھی تھی۔۔۔

عینہ کچھ نہیں بولی موبائل نکال کر باہر نکلنے لگی ارادہ

حیا کے ساتھ شاپنگ پر جانے کا تھا۔۔۔

یہ یہ تو بلکل زرا جیسا ہے۔۔ہے نہ۔۔اسی نے دیا ہو

گا۔۔۔۔

اور کیا کیا دیا تھا مجھے تو علم ہی نہیں تھا اس

کمرے

"میں حنزا نے دبا رکھے ہیں تم نے۔۔۔

نتاشہ نے عینہ کے ہاتھ سے موبائل کھینچ لیا۔۔۔

ب۔۔بھابھی مجھے زار سے بات کرنی ہے آپ مجھے

میرا

موبائل دے دیں"

وہ ان سے موبائل لینے کے لیے آگے بڑھی

شکل نانو دو گیارہ کرلو۔۔۔ورنہ ایسے دھکے دے کر

نکالوں گی اور ایسا تماشہ لگاو گی نہ گلی میں تمھاری

عزت ۔۔۔ کہ کچھ نہیں رہنی عزت کے نام پر کالا

دھبہ لے

کر گھومو گی بدکردار کہیں گی مردوں کو اپنے حسن

وہ چیخی ۔۔ ”کے جال میں پھنستی ہے نکل یہاں سے ۔۔

عینہ کی آنکھیں بھیگ گئیں ۔۔ نتاشہ سے امید تو کوئی

نہیں

تھی مگر ۔۔ جس طرح وہ بار بار اسے ٹونٹ کر رہی تھی

وہ سمجھ رہی تھی

مگر

عینہ نے بھیگے لہجے میں ”۔ مگر یہ میرا موبائل ہے

کہا

وہ آنکھیں نکال ”اب سے میرا ہے بتا کیا کرلے گی

کر بولی

یہ جو تیری ماں نے تیرے منہ کا نقشہ بنایا ہے

اس سے

خوبصورت نقشہ میں بنا دوں گی نکل جا اب

یہاں سے

نتاشہ نے عینہ کو دھکے دینے شروع کر دیے اور یوں "۔۔۔

ہی

دھکیلتی ہوئی اسے باہر نکال کر دھڑام سے دروازہ بند کر

لیا۔۔

عینہ کنفیوز سی کھڑی رہ گئی۔۔ کوئی پرسنل چیز تو نہیں

تھی مگر ان دونوں کی چیٹ ضرور تھی اس میں۔۔

وہ حیا کے پاس آئی کہ اب وہ ہی دلوا سکتی تھی۔۔۔

اسنے دروازہ بجایا تو حیا۔۔نے ہی کھولا۔۔ اور عینہ اسے

دیکھ کر ایک پل کے لیے حیران رہ گئی۔۔

تھوڑا کامدار سا جوڑا ہاتھوں میں لگی مہندی لبوں پر لگی

سرخ لپسٹک۔۔۔اور کانوں میں ائیر رنگز اور گلے

میں چین۔۔۔۔

وہ بھی ایس کے نام کی۔۔

وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

حیا ایکدم اسکے گلے سے لگ گئی "عینہ

تم ٹھیک۔۔ ہو نہ ۔۔یار میں نے بہت دعائیں کیں

تھیں

تمھارے لیے۔۔سب ٹھیک ہے۔۔ تمھاری ساس

۔۔۔اور زار

"اور یہ چوٹ۔۔ تم۔۔۔ تمھیں زار نے مارا ہے

وہ دنگ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

سانس تو لو بتاتی ہوں مگر یہ تم کس طرح

پھیر رہی ہو"

وہ اپنی کنفیوژن کو دور کرنا چاہتی تھی۔۔

وہ ہلکا سا مسکرائی۔۔ "بھئی نکاح ہو گیا ہے میرا

ص۔۔ صدام بھائی سے تمھارا نکاح ہو گیا اور تم لوگوں نے

وہ۔۔ حیران رہ گئی۔۔ "بتانے کی زحمت بھی نہیں کی

حیا ایکدم ہنسی "تم نے زار سے کیا تھا ہمیں یاد کیا تھا

"شیٹ آپ حیا۔۔ تم جانتی ہو میری سچویشن کو

عینہ نے غصے سے کہا اور اسکے بازو پر دھپ سے ایک

تھپڑ مار دیا

حیا ہاتھ سہلاتی ہنستی چلی گئی۔۔۔

عینہ اسکے گلے لگی

اسنے پیار سے "بہت پیاری لگ رہی ہو

اسکیطرف دیکھا۔۔

"تھنکیو چلو اندر چلو باہر بہت گرمی ہے

اسنے کہا تو عینہ کو اپنا موبائل یاد آیا مگر چپ ہو گئ

حیا خوش تھی کافی اور اب تو رشتے بھی بدل گئے تھے وہ

کیسے ان دونوں کے درمیاں لڑائ کرا دیتی۔۔۔

"بھابھی خوش ہیں کیا

عینہ نے حیا کے روم میں اے سی دیکھا مگر بولی کچھ

نہیں افکورس صدام نے ہی یہ سب کرایا ہو گا۔۔

تمھاری بھابھی تو سائیکو عورت ہے نہ جانے

پہلے اسے کون

سا نشہ چڑھا تھا جو شادی کرا دی اور اب

صدام کی ناک

"میں دم دیا ہوا ہے کہ وہ مجھے چھوڑ دیں

وہ بولی مگر اداس نہیں تھی

پ۔۔ پھر بھائی نے کیا کہا میں ایسا نہیں

ہونے دوں گی تم

عینہ جلدی سے بولی تو وہ ہنس دی "فکر مت کرنا

یار۔۔۔ صدام مجھے نہیں چھوڑیں گے کیوں چھوڑیں گے

" مجھے وہ۔۔ وہ بھی نتاشہ کے لیے۔۔۔

حیا نے بہت مان سے کہا تھا عینہ کو اچھا لگ اتھا

یہ

مان اس کا صدام پر۔۔۔

ہم میں جانتی ہوں پہلے کس فریب میں

انھوں نے تمھاری

عینہ کچھ سوچتے ہوئے بولی "شادی کرادی تھی

حیا نے پوچھا عینہ کو بتاتے ہوئے بھی "کس میں

اچھا

نہیں لگ رہا تھا

زار کے چکر میں وہ زار کو پسند کرنے لگی تھیں اور

انھیں

"لگتا تھا زاران میں انولو ہو جائے گا

وہ بولی تو حیا کی حیرت سے آنکھیں کھل گئیں

و۔۔واٹ زار جو کسی کو منہ لگالے تو بڑی بات سمجھو

میں"

عینہ نے بھی زرا تپ کر کہا۔۔ "جی بلکل زار۔۔

کس قدر چیپ عورت ہے اس نے صدام سے

شادی پسند کی

تھی پتہ ہے نہ تمھیں"

افکورس یار یاد ہے۔۔ مجھے۔۔۔ اور مجھے تو لگتا ہے بھائی

کو بھی اندازا ہے افکورس مرد اس بات کو

بھانپ جاتے

عینہ نے کہا تو۔۔ حیا نے سر ہلایا "ہیں جلدی

عجیب عورت ہے کیسے اپنے ہاتھوں سے سب اپنا

تباہ کر

حیا بولی "دیا

چھوڑو اسے تم بتاؤ تم خوش ہو بھائی نے تمھیں خوش

تو۔۔ حیا ہنس دی "رکھا ہوا ہے نہ

وہ بولی تو عینہ کو بہت پیاری لگی تھی "بہت خوش ہوں

حیا سنجیدہ ہو گئی۔۔۔ "اب تم بتاؤ کیا سچویشن ہے

زار اور میری رخصتی ہو گئی ہے۔۔ اور وہ اسکے بعد سب

بتاتی چلی گئ کے۔۔افنین نے کس طرح

سپورٹ کیا عالیہ

کا اسکو مارنا۔۔۔اسکو دو دن قید رکھنا۔۔اور پھر زار کی

ساری باتیں۔۔حیا سنتی گئ عینہ رونے لگی تھی

پتہ نہیں کیوں مجھے بعض اوقات تو وہ اپنی ماں ہی

نہیں لگتی۔۔مگر مگر میں کیا کروں حیا کہ وہ

میری ہی

ماں ہے میں اس بات سے منہ نہیں پھیر

سکتی اب انھوں

نے یہ رٹ لگالی ھے کہ میں زار سے یہ گھر

اپنے نام کرا

عینہ بولی تو حیا نے اسے گلے لگالیا وہ اپنا غم ہلکا "لوں

کر رہی تھی۔۔

تم کبھی مت مانگنا وہ تمھارے بنا مانگے تم پر سب لوٹا

سکتا ہے تمھارے مانگتے ہی وہ۔۔۔ سمجھ جائے گا یہ

عالیہ

“آنٹی کے کام ہیں اور وہ ان سے مزید بدگمان ہو جائے گا

وہ بولی تو عینہ نے سر ہلایا میں جانتی ہوں تب ہی

میں۔۔

وہ بولی حیا نے سر ہلا دیا۔۔۔ ”نے کچھ نہیں کہا تھا۔

حیا نے پوچھا “زار تمھارے ساتھ ٹھیک تو ہے

ہاں ٹھیک ہیں الٹا اتنا خوش ہیں کہ کوئی موقع نہیں

جانے

“دے رہے مما کو تنگ کرنے کا

اسے صبح والا منظر یاد آیا تو گھبرا کر بولی

حیا اسکے گھبرانے پر قہقہہ لگا اٹھی اچھی بات ہے زرا

عالیہ

"آنٹی بھی زچ ہوں جیسے وہ سب کو کرتی ہیں

"پلیز زار کی زبان تو نہ بولو وہ میری ماں ہے

عینہ نے۔۔اسے گھورا تو حیا ہنسنے لگی۔۔

اچھا ویسے یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے تم نے کچھ لگو تو

سہی

حیا نے اسے اوپر سے نیچے تک "شادی شدہ ہو

دیکھا

ہم آنٹی نے پیسے دیے ہیں کہ شاپنگ کرلوں تم چلو گی

وہ بولی تو۔۔۔حیا تو جھٹ ریڈی ہو گئ "ساتھ

وہ "افکورس میں نہیں چلوں گی تو کون جائے گا

جلدی

سے باہر نکلی تاکہ اپنی ماں کو اطلاع دے سکے اور اس

کے بعد اسنے اور عینہ نے باہر کی راہ لی تھی

کیا فائدہ عینہ اتنے امیر شوہر کے ہونے کا جو وہ ایک

حیا تپتی دھوپ ”موبائل نہ لے کر دے تمھیں

میں چلتے

ہوئے الجھن کا شکار ہوتی بولی۔۔

”دلایا تھا نتاشہ بھابھی نے چھین لیا

حیا حیرانگی سے دیکھنے لگی ”ہیں

وہ غصے سے اسے دیکھنے لگی “اور تم دے آئی

عینہ نے کہا تو حیا سر تھام گئی ”میں کیا کرتی

میں نہ یہ

بات زار کو خود بتاؤ گی

"چپ کی رہو ساری زندگی تم نے یوں ہی جینا ہے

وہ گھور کر چلنے لگی اور اس نے رکشہ روک لیا۔۔۔

دونوں انھیں بازاروں میں گئیں تھیں جہاں سے وہ

شاپینگ

کرتی تھیں حیا اور اس نے دونوں نے کپڑے جیولری

اور شوز

لیے وہ سستے تھے مہنگے نہیں تھے۔۔۔ اور۔۔

دونوں شام ڈھلے فارغ ہوئیں تھیں

چلے گھر۔

عینہ نے سوال کیا

حیا بولی "نہیں زار کے پاس چلتے ہیں

"حیا تم کیوں چاہتی ہو میں پھنس جاؤں

اسنے رکشہ اسکی کمپنی کا اڈریس دے کر اکرایا اور سوار

ہٹ گئ ناچار عینہ کو بھی ہونا پڑا

زار غصہ ہوں گے میں رکشے میں آئ ہوں اور شوپرز

دیکھنا۔۔۔

وہ اسکی طبعیت جانتی تھی تبھی بولی

حیا نے شانے آچکا دیے "تو کیا ہوا

"تمھیں لگ رہا ہے مگر مجھے کوئ اچھی وائبز انہیں ارہی

اسنے کہا تو حیا ہنس دی۔۔۔

"چلو دیکھ لیتے ہیں

اور دونوں یوں ہی پڑتی الجھتی وہاں پہنچی تھیں۔۔

وہ جگہ تو بلکل ہی انکے گلی محلوں سے جدا تھی۔۔ جہاں ا

کر ہاتھ میں شوپرز لیے وہ اپنے آپ کو دونوں بیوقوف

سمجھ

رہی تھیں

وہ بہت شرمندگی ہو رہی تھی اور وہ حیا کو روک بھی

رہی

تھی۔۔ مگر حیا کے زبردستی کرنے پر دونوں اندر چلی

گئیں

اور اندر کا ماحول دیکھ کر تو یقین نہیں آیا ٹی وی ڈراموں

جیسا ماحول تھا۔۔ چاروں اطراف میں سناٹا

بس کی بورڈ پر

چلتی انگلیوں کی ٹک ٹک اور۔۔ بلکل ٹھنڈا ماحول

بہت

حیا اسکے کان میں بولی "خوش قسمت ہو تم عینہ

عینہ کو فکر ہونے لگی تھی زار کی پریشانی الگ ہو رہی

تھی۔۔

عینہ کو دیکھتی ہی ریسیپشنسٹ نے۔۔۔ سر ہلایا اور اسے

جانے کی اجازت دے دی مگر ان دونوں پر سب

کی نظریں

تھیں۔۔

کہ یہ کون اگیا ہے وہ دونوں بھی کنفیوز ہو چکیں تھیں

زار کے روم کے باہر۔۔ لکھا تھا۔۔۔

ہیڈ چیف زار انس شاہ۔۔۔ اور عینہ نے پہلے اسکی

سیکٹری

کو اطلاع دی۔۔

جبکہ حیا کا کہنا تھا ایسے ہی چل لیتے ہیں مگر عینہ کو

یہ بات مینرز کے خلاف لگ رہی تھی تبھی وہ بولی

اور اس

نے پیغام بھجوایا وہ لڑکی فون کو عجیب نظروں سے

دیکھنے لگی اتنی بڑی جگہ پر ان لڑکیوں کا کیا کام تھا

بلاشبہ وہ شکل وصورت سے بہت خوبصورت

تھیں مگر۔

۔۔حال حلیہ پھر ہاتھوں میں عام دکانوں کے

شاپرز

اسنے اطلاع دی۔۔۔

تو اندر آنے کی اجازت مل گئ۔۔۔

زار کے روم سے ایک آدمی باہر نکل گیا تب تک وہ

اندر

داخل ہوئ۔۔

وہ۔۔اپنی چئیر پر بیٹھا تھا۔۔۔

لبوں پر مسکراہٹ تھی مگر اسے دیکھ کر مسکراہٹ دم

توڑ

گئ اور عینہ خوب جانتی تھی کہ وہ زیادہ خوش نہیں ہو

گا اس دن کتنا غصہ کرا تھا جب وہ یونیفارم میں

آئ تھی۔۔۔

اسکے پاس ماہی کھڑی تھی حیا نے دیکھا۔۔

وہ بولا "مس ماہی ٹالک یو لیٹر

ماہی سر ہلا کر چلی گئ۔۔۔

عینہ تو سر جھکا کر کھڑی ہو گئ۔۔

جبکہ حیا زار کا آفس دیکھنے لگی۔۔

اپنی دوست کی قسمت پر خوشی بھی ہو رہی تھی۔۔۔

ماشاءاللہ بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا تھا۔۔۔۔

زار نے اس سے کہا کیونکہ اسکی بیوی کی تو "ہو گیا

زبان میں ایلفی چیپک چکی تھی

یس ہو گیا۔۔ چلیں اب جلدی سے ہمارے لیے کچھ

منگوا

لیں۔۔۔

وہ بولی اور چیئر کھینچ "مجھے تو بہت بھوک لگی ہے

کر بیٹھ گئی۔۔۔

عینہ نے اسے روکا۔۔۔۔ "حیا

زار نے گھیرہ سانس بھرا۔۔۔

اور ایک پیزے کا آرڈر دے دیا فون اٹھا کر۔۔

حیا مسکرا دی

"یار بیٹھ جاؤ تم بھی بیوی ہو اسکی

حیا نے کہا تو زار نے عینہ کی جانب دیکھا

"فلحال تو کام کرنے والی لگ رہی ہے

وہ بولا۔۔عینہ جانتی تھی یہ ہی ہو گا۔۔

منہ بسور گئی

اسنے۔۔۔اسکے "اور یہ کیا ہاتھ میں لیے گھوم رہی ہو

شاپرز

کیطرف دیکھا

ایکچلی آنٹی نے پیسے دیے تھے اسے کے شاپینگ کر کے تو

ہم دونوں ہوئیں سے ارہے ہیں مگر میں نے مسٹر زار آپکو

ایک بات بتانی ہے در حقیقت یہاں آنے کی

وجہ یہ ہے"

حیا گھیرہ سانس بھر کر بولی

زار نفی میں سر ہلاتا اسکی جانب متوجہ ہوا گویا

جاننا

چاہتا ہو کیا بات ہے

آپ نے عینہ کو اب تک کوئی موبائل لے کر کیوں نہیں

دیا

لو بھالا اتنا امیر رہنے کا کیا فائدہ بیوی پر ایک

پیسہ نہ

خرچ کریں"

تم ہمیشہ مجھ سے لڑنے کیوں پہنچ جاتی ہو کچھ جانے

زارنے چیڑ کر" بنا اسکی حمایت میں

اسکیطرف دیکھا

اب کیا کرو آپ جیسے شخص کو اپنی اتنی پیاری دوست

دی ہے لڑنا ورما تو میرا حق ہے"

یہ اپنا حق اپنی جیب میں رکھو عینہ کے پاس سیل

فون

وہ عینہ کیطرف دیکھ کر بولا جو سر جھکائے ہوئے تھی "ہے

اب بھی۔۔۔۔

نتاشہ بھابھی چھین چکیں ہیں اور محترمہ

ڈرپھونک

انھیں دے بھی دیا ہے۔۔ میں تو چاہتی ہوں چلو

ٹھیک

ہے پہلی بار پی سہی لگا ہی دیں محترمہ کی کلاس تاکہ

"اپنے حق میں کچھ بول سکے

عینہ نے مزید سر جھکالیا زار نے اسکی جانب

دیکھا

وہ پوچھنے لگا حیا چپ رہی ہے خود ہی "کب کیا ہے

بتائے

گی

عینہ نے کہا زار کچھ نہیں بولا پیزا آگیا۔۔ "ابھی

اور حیا نے مزے لے کر کھایا عینہ سے کہاں اتر نا تھا

حلق

میں سے زارا اسے گھورے جا رہا تھا۔۔۔

حیا کھا کر کھڑی ہو گئ

ایسا ہے کہ میں تو چلتی ہوں اب۔۔۔ ویسے میرا

نکاح ہو

اسنے زار کو بتایا "گیا ہے

زار جانتا تھا یہ بھی کہانی "صدام سے

حیا مسکرائ "جی بلکل

"چلو آلو کے پٹھے کو تمیز تو آئ

زار نے آرام سے چئیر کر جھولتے ہوئے کہا

وہ بولی۔۔۔ "شرم تو نہیں آتی آپکو

زارشا نے اچکا کر بولا ”نہیں ترس ارہا ہے تھوڑا سا اپر
--

انکی یہ نوک جھونک تو شروع دن سے جاری تھی

حیا ہنس پڑی۔۔۔

“اب میں چلتی ہوں بائے

وہ کہہ کر جانے لگی

زار پیچھے سے بولا تو حیا نے “مبارک ہو خوش رہو
مسکرا

کر دیکھا۔۔

وہ کہہ کر چلی گئ یہ پہلی انانوں “تھنکیو زار بھائ

والی بات تھی دونوں کے درمیاں

عینہ کھڑی ہو گئ

زار بھی اٹھ گیا چلتا ہوا دروازے تک آیا اور آفس کا

دروازہ

لاک کر دیا۔۔۔

عینہ نے تھوک نگلا۔۔۔

زار پلٹا اور اسکے پاس آیا۔۔

اسنے۔۔۔ چادر کو سیاہ رنگ کی لی ہوئی تھی۔۔۔

وہ اسکے سر پر سے اتار دی اسکے کچھ بال گردن پر

چپکے ہوئے تھے

وہ اسے لیے ایک بڑے سارے شیشے کے سامنے ا

گیا

کہاں سے لگ رہا ہے تم۔۔ ہیڈ چیف زار انس

شاہ کی بیوی

وہ اسکے بال گردن پر سے ہٹاتا بولا۔۔۔ ”ہو

”م۔۔ میں تو پہلے بھی ایسی ہی تھی

عینہ زرا اسکی قربت سے گھبرا سی گئ۔۔

”آئ سی

وہ بولا تو۔۔۔عینہ ”بٹ اب تمھیں ایسا نہیں رہنا

اسکی

جانب دیکھنے لگی

”آپکو غصہ نہیں آیا موبائل والی بات پر

عینہ نے حیرانگی سے پوچھا

”مجھے تو تمھارے ان شو پر زہر بھی غصہ ارہا ہے۔۔

اسنے اشارہ کیا۔۔۔

وہ منہ بنا گئ ”مگر یہ میری شاپینگ ہے

۔۔چلو دیکھتے

[illegible]

زار۔۔۔ دوسری طرف مسز اعینہ نے چادر پھر

سے اٹھالی زار

نے زرا گھور کر دیکھا

وہ ہچکچا کر بولی۔۔ "ا۔۔افس ہے اچھا نہیں لگتا

تم اسوقت اپنے شوہر کے سامنے ہو۔۔۔اور ویسے بھی آفس

ٹائم آف ہونے والا ہے اب یہاں دس منٹ

تک صرف ڈیڈ

"آئیں گے وہ بھی پوچھنے تم نے کچھ کھایا ہے گھر چلو

و۔۔۔واقعی انکل آئیں گے وہ مجھے دیکھ کر کیا سوچیں

گے زار"

وہ ایکدم اسکا ہاتھ تھام گئی کہ تم سے گزارا نہیں ہو

زار نے مزے کے کر بتایا "رہا تھا اور تم یہاں آگئ

۔۔۔

ای۔۔ایسا نہیں ہے حیا زبردستی لائی تھی ۔۔

اسنے کہتے ہوئے اسکی "یعنی تم میرے بنا رہ سکتی ہو

کمر میں ہاتھ ڈالا اور نزدیک کر لیا۔۔

وہ اسے یوں بھیگی بھیگی کتنی اچھی ی لگ رہی تھی

کوئی جان نہیں سکتا تھا۔۔۔

وہ اسکے کان کے "ویسے میں تمھیں چھپا سکتا ہوں

نزدیک

جھکتا بولا۔۔

عینہ جلدی سے بولی شاید واقعی چھپنا "ک۔۔۔کہاں

چاہتی تھی۔۔۔

"میرے آفس کے ساتھ روم ہے میرا پرسنل

عینہ ارد گرد دیکھنے لگی کہ کہاں ہے۔۔۔ "اچھا

لیکن وہاں جانے کے لیے تمھیں۔۔۔ تھوڑی محنت کرنی

زرا نے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا۔۔ "پڑے گی

عینہ سمجھ نہیں "کیسی محنت

اور ایکدم دروازہ بج گیا یہ تو لاک تھا ورنہ کھل

ہی جاتا۔۔۔۔

"ا۔۔انکل اگئے زار

زار بولا "معلوم ہے زار کی جان

"م۔۔میں روم میں چلی جاتی ہوں

نہیں۔۔زار نے اسکے کان کے نزدیک جھکتے اس سے

فرمائش

کی بلکہ قیمت بتائی تھی اپنے روم میں اسے چھپانے کی

۔۔

عینہ کی انکھیں پھٹ گئیں۔۔۔۔ "ز۔۔زار

وہ مدھم آواز میں لوفرانہ "لونگ ٹائم مائے لو

مسکرایا۔۔۔۔

عینہ۔۔بولی "چھوڑیں مجھے

وہ بولا تو۔۔ "پہلے کہو اچھا۔۔جو آپ چاہیں

عینہ عجلت میں اسکے ہی الفاظ کہہ کر وہاں سے

بھاگ

گئی اور اس روم میں چھپ گئی۔۔زار نے اپنی بیوی کے

انمول شاپر ٹیبل کے نیچے کر دیے اور ڈور کھول

دیا-------------

"ویس ڈیڈ

وہ بولا تو انس شاہ جو باہر بات کر رہے تھے اور انکے

"کچھ کھایا ہے تم نے

وہ پوچھنے لگے تو حسب عادت وہ نفی کر گیا

"یار کھانا کھائے بنا کام کیوں کرتے ہو تم

وہ روز کیطرح خفگی سے بولے عالیہ۔۔ منہ بگاڑے

پیچھے

کھڑی تھی

سنجیدگی سے وہ بول گیا۔۔ "ہاں لیتا ہوں ابھی

انھوں نے پوچھا "تم گھر نہیں ارہے

نہیں میرا کچھ کام ہے کل کی میٹینگ کے بارے میں

ماہی کو۔۔بتانا ہے پھر۔۔امی کے لیے شاپینگ کرنی

ہے

وہ تفصیلی بتا گیا "لیٹ آؤں گا

بھجواتا ہوں"

وہ بولے تو زار نے سر ہلا دیا مگر اسکے پاس سوال تھا

کہ یہ عالیہ یہاں آئ تھی اب اسے خطرے کی

بو آرہی تھی۔۔

اور یہ کوئ درست نہیں تھا۔۔۔

انس شاہ چلے گئے اسکے پیچھے عالیہ بھی مسکراتی

ہوئی

چلی گئ جبکہ زار ان دونوں کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

اور۔۔۔جب وہ لوگ اس فلور سے اتر گئے اسنے۔۔

ڈور

کلوز کرلیا وہ سوچ رہا تھا یہ کیا ماجرا ہے جس پر

اسنے

توجہ نہیں دی تھی۔۔۔

یہ ہی سوچتے ہوئے وہ۔۔۔۔ اندر آیا۔۔ اور۔۔ روم کا دروازہ

کھولا

عینہ پوچھنے لگی زار نے سر ہلا دیا "چلے گئے

یہ کمرہ بہت خوبصورت اور قدرے چھوٹا تھا

۔۔۔

اور بہت پیارا تھا

وہ عینہ نے مسکرا کر کہا "یہ روم بہت کیوٹ ہے

"کھانا کھاؤ گی۔۔۔ پہلے۔۔ یہ قیمت چکاؤ گی

وہ۔۔ اپنی فیلینگز چھپا کر اسکی صورت دیکھتا سوال

کرنے لگا۔۔۔

عینہ نے تنبھی نظروں سے دیکھا "ز۔۔ زار

نو نو بیبز ایسا نہیں ہوتا۔۔۔ قیمت تو دینی پڑے گی اور

"نہیں دی تو میں چھین لوں گا

"آپکو شرم نہیں آتی آفس میں ہی ہم

عینہ اسکے دروازہ بند کرنے پر پریشان ہوئ

یہاں کام میں ملازم نہیں ہوں ہیڈ چیف ہوں ساری

کمپنی

"میرے نام پر ہے۔۔بائے داوے

اسنے شانے آچکا ہے اور چھوٹے سے کبرڈ سے اپنا

ٹراؤزر

شرٹ نکالا۔۔

اور وہ اسکیطرف بڑھا دیا۔۔۔

"فریش ہو جاؤ

اسکی گھیری نظریں اور بات نے عینہ کی نگاہ جھکا دی

وہ اسکے ہاتھ سے لے کر۔۔ سر جھکا کر کھڑی ہو گی

زار ہنس دیا

عینہ بولی "آپ جائیں یہاں سے

اسنے "اوکے میں پندرہ منٹ میں دوبارہ آتا ہوں۔

کہا

اور اسکا گال تھپتھپا کر چلا گیا

جبکہ عینہ نے جلدی سے روم لاک کر لیا

وہ ماہی کو کل کی میٹینگ کے بارے میں آگاہ کرنا چاہتا

تھا ورنہ وہ اسکے انتظار میں بیٹھی رہتی۔۔۔

دوسری طرف عینہ نے۔۔ سب چیزوں کو پہلے

دیکھا پھر

اسنے شاور لیا اور جیسی وہ چاہتا تھا وہ ویسے۔۔۔

بن گی

آئینے میں اپنے عکس پر نگاہ اٹھی تو شرما سی گئ۔۔

وہ سادگی میں بھی حسین لگتی تھی۔۔اب تو بال بھی

کھول لیے تھے خیر۔۔۔۔

ٹھیک ایک گھنٹے بعد اسکے روم کا دروازہ بجا تھا۔۔

زار ناک کر رہا تھا اسے بڑا اچھا لگا تھا شرارت سی

سوجی

اور دروازے تک جا کر۔۔اسنے پوچھا

وہ بولی تو۔۔زار نے گھیرہ سانس بھرا "کون

اسنے کہا عینہ نے دروازے پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔ "تم

نہ جانے کیوں زار کو بھی محسوس ہوا تھا اور اسی

جگہ اسنے بھی ہاتھ رکھ لیا۔۔۔۔۔

عینہ نے دروازہ کھول دیا۔۔۔

زار اندر آگیا۔۔۔

وہ پیٹ موڑے کھڑی تھی۔۔۔۔

آہ کاش میں تمھیں سرخ جوڑے میں یوں ہی

شرماتے

"دیکھو

وہ بولی اور زار نے دیوار پر ہاتھ رکھ لیا۔۔ "تو دلوادیں

عینہ بلکل اسکے حصار میں قید ہو گئ۔۔۔۔

"جانتی ہو پھر کیا ہو گا

وہ سوال کرنے لگا اسکی بھیگی زلفوں کو مٹھی میں قید

کر لیا۔۔۔

عینہ نے سر جھکا لیا۔۔۔

زار نے اسکا چہرہ اوپر کیا۔۔۔

اور بے حد نرمی محبت اور چاہت سے وہ اسکے

چہرے پر

جھکا اور یہاں اسے لگتا تھا وہ دنیا کو بھول جائے گا

وہ اسکی محبت تھی چاہت تھی۔۔وہ اسکی

قربت میں

اسکے پاس سب بھولا دیتا تھا۔۔۔

وہ اسکے ہاتھ حسب عادت اپنی گردن میں حائل

کیے وہ۔۔۔

اسپر پیار لوٹا رہا تھا۔۔۔

عینہ کی سانسیں روکنے سی لگیں۔

اسنے زار سے الگ ہونا چاہا اور۔۔۔

زار بھلا اسکی کبھی مانتا تھا۔۔۔

اپنی مرضی سے وہ ہٹا عینہ سانس بھال کرنے لگی اور

زار کو اسپر پیار آیا تھا بہت ---

وہ مسکرا دیا

ایکدم اسکو بازؤں میں آچک لیا اور اسے لیے بیڈ پر آ

گیا --

وہ دل کی دھڑکنوں کو شمار کرنے لگی تھی

زارا اس سے پہلے مکمل ہوش وحواس گنوا دیتا --

انس

شاہ کی کال اگئ ---

اسنے جھنجھلا کر سیل فون دیکھا

عینہ اپنی مسکراہٹ دبا گئ -- جبکہ زار نے اسے گھورا --

"اچھے سے بتاتا ہوں تمھیں بہت بگڑ گئ ہو

اس نے کہا اور۔۔ شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے کال اٹھا

لی

وہ بولا ”یس ڈیڈ

انس شاہ نے پوچھا ”عینہ تمھارے ساتھ ہے

زار نے عینہ کی طرف دیکھا جو آواز نہیں گئی تھی وہ

البتہ

شرماہٹ سے چہرے پر اپنے ہاتھ رکھے اپنا

چہرہ چھپائے

ہوئے تھی۔۔ اسی ادائیں ہی الگ تھی جو زار کو دیوانہ کرتی

تھیں مگر یہاں زار کو گڑبڑ محسوس ہونا شروع ہو گی

تھی

وہ بس اتنا ہی بولا۔۔۔ ”جی

اسے لے کر گھر آؤ اسکی ماں کی طبعیت ٹھیک نہیں

ہے"

انس نے کہا

اسنے کہا "ایم سوری مجھے شاپنگ پر جانا ہے ڈیڈ

سوہنی نے چہرے پر سے ہاتھ ہٹا لیے

"زار آئی سید

"میں شاپنگ کر کے آؤں گا

اسنے کہا اور سر جھٹکتا فون بند کر گیا

غصے سے اسنے فون پھینکا ور اسکے ساتھ لیٹ گیا

عینہ نے اسکی جانب دیکھا "کیا ہوا ہے

وہ بولا "گھر چلو۔۔

عینہ نے سر ہلا دیا وہ اسکے خلاف کبھی گئ بھی نہیں

تھی۔۔۔

لیکن اس سے پہلے تمھیں سرخ جوڑا دلوا دوں گا۔۔ اور پھر

زار بولا تو عینہ شرماسی گئ "دیکھتا ہوں۔۔۔ کیا کرتی ہو

ٹھیک ہے پھر منہ دیکھائی بھی۔۔ زار کے سٹائل میں ہونی

وہ اپنے گیلے بال ایکطرف کرتی اٹھ گئ۔۔۔ "چاہیے

زار دل تھام گیا

اگر اتنی نوازش شادی کے بعد ہونی تھی تو پہلے دن ہی

وہ ہنسا "رخصتی کرلیتا

تو عینہ بھی کھلکھلادی۔۔۔

"چلو جلدی سے چینج کرو بھی چلنا ہے

کچھ ہی دیر میں وہ دونوں گاڑی میں تھے

عینہ کو یاد آیا "ہا میرا سامان

"وہ میں نے۔۔ آفس کی میڈ کو دے دیا ہے

"زار سکون سے بولا۔۔ زار

عینہ نے آنکھیں پھاڑ کر اسکو دیکھا

"وہ پورے پندرہ ہزار کا سامان تھا

وہ شاید بہت اداس ہوئی تھی

زار ہنس دیا

عینہ خفگی سے بولی۔۔ "اب ہنس کیوں رہیں ہیں

زار نے شانے اچکائے اور مال "اور کیا کہوں تمھیں میں

کیطرف گاڑی موڑ لی

جیسے ہی وہ اترے اسکے بعد بس عینہ کی پسند تھی اور

زار کا آئے ٹی ایم جو وہ کہہ رہی تھی وہ دلوا رہا تھا

اپنی مرضی سے لے رہا تھا اور کیا کچھ نہیں تھا۔۔وہ

اسنے بنا قیمت دیکھتا سیر لٹا دیا تھا۔۔عینہ

بہت خوش

تھی۔۔

زار اسکے پیچھے پیچھے تھا۔۔

وہ ہر شاپ ہر گئ تھی اور وہاں سے بہت کچھ لیا تھا

زار نے کچھ اپنی مرضی کا سرخ جوڑا بھی لیا تھا۔۔

جیسے دیکھ عینہ سرخ ہوئے جا رہی تھی کیونکہ اسے لگتا

تھا کہ یہ زار کے مزاق کیا ھے مگر ایسا نہیں

تھا

اور اسکے بعد ان دونوں نے ڈنر کیا۔۔۔

زار ہنستا آرہا کہ وہ ایسے کلر نہیں پہنتا مگر اسنے۔۔۔اسکے

لیے۔۔۔لائیٹس پنک کلر کی شرٹ لی تھی۔۔

زار کو وہ اسکی مرضی سے لینی ہی پڑی۔۔۔

عینہ بہت خوش تھی۔۔۔

اور وہ رات نو بجے تک گھر لوٹے تھے۔۔۔۔

جیسے ہی وہ پہنچے عالیہ وہیں لاونج میں تھی

"عینہ عینہ میری بچی تم ٹھیک ہو

وہ عینہ کو جھنجھوڑ کر بولی

۔عینہ نے کہا۔"ج۔۔جی مما

زار نے نفرت سے عالیہ کو دیکھا تھا

آپ نے دیکھا آپ نے شام میں فون کیا تھا

اور یہ نو بجے

عالیہ نے انس کو کہا "ارہا ہے

میں نے تمھیں ہزار بار سمجھا دیا وہ میاں بیوی ہیں اب

انس شاہ بھڑکتے "جہاں مرضی جا سکتے ہیں

ہوئے بولے

نہیں ایسا کیسے کیا میاں بیوی کے ماں باپ نہیں

ہوتے

"کوئی مانے تو اپنی منمانی اور ضد سے نکل کر

وہ چیئر کر بولتی زار کو دیکھنے لگی

اور اسکی آنکھیں پھیل گئیں جب ملازم اندر

سامان لے کر

جا رہا تھا۔۔

زار۔۔ بنا کچھ بولے وہاں سے ہٹ کر ماں کے پاس گیا

"جاؤ بیٹا تم بھی ریسٹ کرو

عالیہ کو زبردستی عینہ سے دور کر کے انس شاہ

بولے

عالیہ نے "ی۔۔ یہ آج میرے ساتھ رہے گی

کہا

انس شاہ نے۔۔ اسکا ہاتھ کھینچ لیا اور عینہ اپنی ماں کو

کھڑی دیکھتی رہ گئی۔۔۔

انس بھڑکے "تم واقعی ہی پاگل ہو چکی ہو عالیہ

"میں تو اپنی بیٹی کے ساتھ کچھ پل گزارنا چاہتی تھی

وہ ڈرامے کرنے لگی

شادی شدہ ہے تمھاری بیٹی۔۔ اسکے ساتھ بعد میں

گزار

لینا پل"

وہ غصے سے بول کر آٹھ گئے جبکہ ۔۔۔ عالیہ نے

نفرت سے

ایک نگاہ نظر اٹھائی تھی

وہ تھک گئے تھے تبھی سونے لیٹ گئے

انس میں کہتی ہوں ۔۔۔ زارا اور عینہ کی ابھی رخصتی

"نہیں کرتے عینہ ابھی چھوٹی

وہ دھاڑے اور عالیہ کا ایکدم رنگ فق "عالیہ

ہوگیا ۔۔۔

انھوں نے اپنے اوپر سے کمبل اتارا اور اٹھ کر روم سے نکل

گئے

عالیہ ایکدم بڑھی پیچھے اور انس افنین کے روم "انس

میں چلے گئے شادی کے بعد پہلی بار وہ افنین کے

پاس

گئے تھے۔۔۔

عالیہ حیرانگی سے دیکھتی رہ گئ۔۔۔

سب ہی چین میں تھے سوائے اسکے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افنین نے حیرانگی سے انس کو دیکھا

وہ اٹھ بیٹھی۔ "خیریت

اپنی بیوی کے کمرے میں خیریت سے ہی آتے

ہیں"

انکا موڈ آف تھا۔۔وہ افنین کے بیڈ پر بیٹھ گئے۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی انھیں دیکھتی رہی جو کہ۔۔۔لیٹ

گئے تھے۔۔۔افنین اٹھنے لگی کہ وہ آرام سے سو جائیں

اگر سونے آئیں ہیں تو مگر انس شاہ نے انھیں

روک دیا

وہ پوچھنے لگے "کہاں جا رہی ہو

وہ کچھ بولتی کہ انھوں نے گھورا "میں۔۔۔

کوئی نیا شادی شدہ جوڑا نہیں ہیں ہم سکون سے سو

جاؤ"

وہ انکو ڈپٹتے آنکھیں بند کر گئے افین مزید کچھ نہیں

بولی۔۔لیٹ گئی مگر وہ رات بھر نہیں سو سکی تھی

البتہ انس شاہ سکون کی نیند سو رہے تھے۔۔

زار کافی دیر سے بلکنی میں تھا آج اسے اپنے کتے یاد

سے وہی نسل کے کتے منگوانے کے لیے کہا۔۔۔اور

اسنے بتایا

کہ کل وہ اپنے گھر کل پہنچ پائیں گے زار مسکرا دیا۔۔

اسے ایک گھنٹہ ہو گیا تھا اسکی بیوی نے اسے

یہاں بند

کیا ہوا تھا

"عینہ

بلآخر وہ زیچ ہو تا ڈور بجا ہی گیا اندر عینہ اچھل پڑی

وہ منمنای "ا۔۔اتی ہوں

"دیکھو اتنا تیار ہو جاؤ جتنا میں سہہ سکوں

وہ شرارتی لہجے میں بولا

ڈور بلآخر کلک کی آواز سے کھل ہی گیا اور زار روم

میں

آیا۔۔ توعینہ اسس سے پیٹھ موڑے کھڑی تھی

اسنے بھاری کامدار لہنگا پہنا ہوا تھا جس کی کرتی کافی

چھوٹی تھی اور جو اسکے حسن وہ نمایاں کر رہی تھی۔۔۔

زار نے پیچھے سے ڈور لاک کیا اور۔۔ اسکا چہرہ اپنی

جانب موڑا تو واقعی سکاٹ رہ گیا کیونکہ اسطرح

تیار

وہ پہلی بابر ہی دیکھا تھا عینہ جو۔۔

سرد لیسٹک جس پر پہلی نظر پڑی تھی اور لبوں کے

پاس

بنایا گیا مصنوعی تل وہ دل تھام سکتا تھا اسس ادا پر۔۔۔

چہرے پر میکپ۔۔۔ اور گلے میں نیکلس۔۔ لمبے اویزے

۔۔۔

وہ مکمل دلہن کیطرح اسکے لیے سجی تھی۔۔

زار کے لیے وہ مصنوعی تل۔۔۔نہ قابل برداشت سا

ہواوہ

جھکنے لگا کہ عینہ اسکی قربت سے فرار ہو گئ۔۔

اسنے ہاتھ آگے بڑھا دیا۔۔"میری منہ دیکھائی

وہ آنکھ دبا گیا"مجھے لے لو مکمل

عینہ نے منہ بسورا"نہیں جی منہ دیکھائی نکالیں۔۔۔

۔۔۔

کیوں جان میرا کریڈیٹ کارڈ خالی کر چکی وہ تم۔۔۔

میں

"کیا لیتا

وہ ایکدم رک گئ۔۔۔"واقعی

زار نے ہنسی روکی"یس

اب میں غریب سا بندہ ہو چکا ہوں اور اتنے

ہتھیار میں

"کہاں اب کچھ دینے لائق ہوں

وہ بولا عینہ۔۔ شرمندہ سی ہو گئی

س۔۔ سوری زار ہم یہ سب واپس کرا دیں گے

م۔۔ مجھے

نہیں پتہ تھا میں۔۔ آپ مجھے روک دیتے

میں اتار

دیتی ہوں۔۔۔ ابھی تو پہنا ہی تھا ہم واپس کر کے آپکے

کریڈیٹ کارڈ میں پیسے ڈلوا دیں گے"

وہ بولی زار کا قہقہہ بلند ہوا اور بس ہو گئی تھی وہ اس

پر ایکدم جھکا تھا چاہت سے بے قراری سے بے چینی

سے

کے وہ کس کس طرح اسے گھائل کر رہی تھی وہ

چاہت سے

۔۔اسے۔ چھو رہا تھا پیار کر رہا تھا جیسے آج وہ سب ہار

دینا چاہتا ہو۔۔۔

اپنی مرضی سے وہ عینہ سے دور ہوا۔۔

عینہ آنکھیں کھولے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

زار غریب نہیں ہو گا وہ اپنے لیے تو کبھی نہیں تمھارے

لیے ہی تو سب کچھ تم لوٹا بھی دو فرق نہیں پڑے گا"

وہ اسکی بکھری سانسوں کے ناہموار تنفس کی آواز سنتا

مزید بہکنے لگا تھا

"آپ آپ بہت بے شرم ہیں

عینہ کو اسکی چالاکی سمجھ لگ گئ تھی

"مگر آپکو مجھے منہ بدیکھائی دینی پڑے گی

وہ پھر سے اس سے دور ہوئی۔۔

"زار نے گھیرہ سانس بھرا کل دے دوں گا نہ۔۔

وہ بولا۔۔۔۔

آج کی پینٹ کارڈ کی ختم ہو گئ تھی ورنہ لے لیتا تم سے

"اچھا تھا

عینہ ضد کرنے لگی۔۔ "نو

"اوکے کیا چاہیے تمھیں

وہ ہار مان کر صوفے پر بیٹھتا بولا۔۔

وہ سوچنے لگی اچھی لگ رہی تھی۔۔۔ شرارت "اممممم

کرتی اسکے ساتھ

وہ بولا "اممم سوچ لو

ہاں ہاں سوچ رہی ہوں کوئی بہت بڑی چیز چاہیے مجھے"

وہ سوچنے لگی زار ہنس دیا۔۔۔

"م۔مجھے ۔۔۔وہ ایکچلی بہت مہنگا ہو جائے گا

وہ خود ہی نروس ہونے لگی

زار نے انگلی کے اشارے سے اسے نزدیک بلایا

وہ جھجھکتی ہوئی اسکے پاس اگئ

زار نے اسے اپنی ٹانگوں پر بیٹھا لیا

وہ دل کو سنبھالتی۔۔۔بیٹھ گئ

"بولو

زار اسکی ناک میں پہنی گئ نتھ کو دیکھنے لگا تھا

جس کے موتی اسکے لبوں کو چھو رہے تھے۔۔۔

عینہ پھر سے سوچنے لگی۔۔ "وہ۔۔۔ نہیں وہ رہنے دیں

وہ تھا کیا ویسے"

زار نے اسکی کمر میں بازو حائل کرلیا۔

"عینہ کی زبان کو بریک لگ گئے تھے وہ ہنس دیا بتاؤ

زار نے ہاتھ ہٹالیا۔۔۔۔

اور عینہ جھجھکتے ہوئے بتانے لگی

ایکچلی مجھے گاڑی بہت پسند ہے میں سوچتی تھیں

میں

وہ بولی "بھی کبھی گاڑی چلاؤ۔۔

اسنے اپنا سیل فون اٹھایا "اس میں کیا ایشو ہے

۔۔۔

ن۔۔ نہیں زار یہ بہت مہنگی ہوتی ہے۔۔۔ آپ

رہنے دیں"

زار نے توجہ نہیں دی اور۔۔۔اپنے مینیجر کو کال کر کے

اسے۔۔۔گاڑی کا ماڈل بتا کر۔۔اسے کل گھر پہنچانے کے

آرڈر دے دیے۔۔۔عینہ حیران رہ گئی

زار نے موبائل پھینکا اسے ایکدم نزدیک کر لیا

وہ پوچھنے لگا "اور کچھ

عینہ شرم سے سرخ پڑ گئی۔۔

وہ بولی۔۔۔"ا۔۔اور

زار مسکرا دیا

ایک سیل فون میں نتاشہ بھابھی سے وہ موبائل

نہیں

وہ آہستگی سے بولی تھی۔۔۔اسکی شرٹ "لے سکتی

کے

کھلنے لگ

زار نے گہرا سانس بھرا

"اوکے۔۔۔۔اور

وہ اسکو بازوؤں میں اٹھا کر بیڈ کی جانب چلنے لگا

۔۔۔۔

عینہ کا دل گدگدا سا گیا۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر گئی

آہستگی سے بولی۔۔۔ "آپ

یہ کافی مہنگا تحفہ مانگ لیا تم نے"

اسنے کہا تو۔۔۔عینہ دانتوں تلے لب دبا گئی زار نے ہنس

کر۔۔اسکی ناک سے نتھ نکال لی۔۔

میری پسند کی ایک چیز اس ناک میں کل

سجے گی باقی

"جو تم نے مانگا تھا مل جائیگا

اسنے اسے کچھ بولنے سے روک دیا اپنی چونچ "اور اب وہ حکم دے "بند کرلو۔۔مجھے ایک لفظ نہیں سننا گیا

عینہ آہستگی سے بولی "جو آپکا حکم

وہ دیوانہ وار اسپر جھکا تھا "پاگل کردو گی مجھے تم

اور پھر اسکو اپنی چاہت کی بارش میں بھگوتا چلا گیا۔۔

عینہ ہلکا سا بولنے لگی۔۔ "زار

زار نے توجہ نہیں دی تھی۔۔۔

وہ اپنی مرضی کررہا تھا وہ اسے آج بے حد محبت سے ہم کنار کرا دینا چاہتا تھا۔۔۔

عالیہ کی رات کو ئلوں پر گزر رہی تھی۔۔۔وہ بھن چکی

تھی انس کی اس حرکت پر اور۔۔۔زار پر۔۔اسے

انس

سے نفرت ہونے لگ گئ تھی۔۔۔

اور نہ جانے کیوں وہ اتنا انتقامی سوچنے لگی کے اپنے

شوہر کے خلاف کھڑی ہو گئ۔۔۔

اس بڈھے سے تو ساری جائیداد اپنے نام لکھوالوں گی

میں

اسنے بہت جاننا چاہا تھا کہ یہ بیزنس وہ

اسکے نام کرے

۔۔مگر انس نے اسے نہیں بتایا تھا۔۔۔

اور وہ اسی بات پر بگڑی ہوئ تھی نہ ہی انس نے اسے

آفس میں اکاؤنٹ میں سہی پوزیشن دی تھی اسنے

اسے اپنے ساتھ ہی رکھا ہوا تھا بس

اور عالیہ کو یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی شدید

نفرت

کا شکار تھی وہ۔۔

انس کیطرف سے اس سارے گھر سمیت اپنی

بیٹی سے

بھی نفرت ہو چکی تھی اسے اور وہ سب سے بہت

جلد

بدلہ لینے والی تھی

عینہ کب سے ٹیبل پر بیٹھی نیند سے ڈول رہی تھی

زارا اسکے سامنے بیٹھا تھا جبکہ افنین کے ساتھ

عینہ

بیٹھی تھی وہ بار بار اسکی جانب دیکھتا پھر اپنے ماں

باپ کیطرف جو ناشتہ کر رہے تھے اور نہ جانے

کس کی

شادی کو ڈسکس کر رہے تھے افین ان سے اجازت لے

رہی

تھی کہ آیا وہ دو چار روز ہے لیے اسلامہ آباد چلی

جائے

جس پر انس نے اجازت دے دی تھی اور۔۔وہ۔۔ کسی

رشتے دار کی باتیں کر رہے تھے عالیہ ٹیبل پر نہیں تھی

اچھا ہی ھتا نہیں تھی مگر کیوں نہیں تھی فلحال ان

میں سے کوئی نہیں جانتا ھتا اور دوسری

طرف عینہ اگر

ہوش میں ہوتی تو ضرور اپنی ماں کے پاس جاتی مگر

وہ تو نیند میں تھی۔۔اور زار بار اگر ہنسی روکتا اسکی

طرف کھانے کی چیز بڑھا دیتا جس پر وہ ایکدم

سٹپٹا

کر۔۔ارد گرد شرمندگی سے دیکھنے لگتی۔۔۔

اور اسنے زار کو گھور کر دیکھا۔۔۔۔

جس پر زار نے ایک ونک دی

عینہ کی نیند پھر سے آڑی

"ٹھیک ہے عینہ

افنین ایکدم بولی تو عینہ کو کوئی کرنٹ لگا کیا اس سے

بات ہو رہی تھی اسکے کان میں تو گویا کوئی آواز نہیں آ

رہی تھی زرا اپنا قہقہہ نہیں دبا سکا۔۔انس شاہ نے

اسکی

"سوری ۔۔۔

عینہ شرمندگی اور معصومیت سے "ج۔۔جی۔۔ آنٹی۔۔

انھیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"بیٹا خیریت ہے طبعیت ٹھیک ہے آپکی

افنین۔۔نے سوال کیا تو عینہ کا دل کیا یہ پلیٹ اپنے

سر

میں مارلے وہ شرمندگی سے سرخ ہو رہی تھی

"زیادہ اپنی بہو کی نیند نہیں پوری ہوئی۔۔۔ مما

زار نے کافی کا مگ لبوں سے لگایا۔۔

باپ نے اسے گھورتے ہوئے ٹوک "شیٹ آپ زار

دیا کیونکہ

عینہ بس رو دینے کو تھی

بیٹا ریلکس ہو جائیں۔۔۔ اور آپ۔۔۔ اب افین کو

۔۔۔ آنٹی

نہیں کہیں گی۔۔ رشتے کو انکے اصل نام سے پکارہ

جائے

تو محبت اور خلوص پیدا ہوتا ہے۔۔

"مگر زار کو نہیں پسند

وہ ایکدم بولی زار کو اچھو لگ گیا۔۔۔

"یہ میں نے تمھیں کب کہا ہے۔

وہ ایکدم آنکھیں نکال کر بولا۔۔

جھوٹ بول رہے ہیں جب جب میں نے آپکو ڈیڈ

کہا ہے

"ایسے کھانے کو دوڑتے تھے

وہ منہ بنا کر شکایتیں لگا رہی تھی

انس شاہ ہنس دیے۔۔ جبکہ افین بھی مسکرائی تھی

وہ

واقعی ایک اچھی لڑکی تھی بلکل اپنی ماں سے مختلف۔۔۔۔

۔۔۔۔ "خبردار جو آج کے بعد تم فری ہوئے عینہ سے

انس نے

انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا

زار "بہت خوب اپنی بیوی سے کون نہیں فری ہوتا

نے عینہ

کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

تو عینہ اپنی مسکراہٹ روکنے لگی گویا بتا رہی ہو اب آیا

مزاہ اور زار اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں تنبیہی کر رہا

تھا

کہ تم پھنسوں گی اگر مزید کچھ بولی۔۔۔۔

افنین نے "اب یہ تمھیں کچھ میں کہے گا۔۔۔ اوکے

اسے کہا

تو عینہ سر ہلا گئی۔۔۔

"م۔۔۔ مجھے ایک اور بھی کمپلین کرنی ہے ڈ۔۔۔ ڈیڈ

وہ کچھ جھجھکتی ہوئی بولی۔۔

انس شاہ کو خوشی ہوئی تھی خوشی تو زار کو بھی ہوئی

تھی ہاں پہلے کی نسبت اب اچھا لگا تھا اسکا ڈیڈ کہنا

۔۔۔

عینہ اسکیطرف دیکھنے لگی "وہ ایکچلی۔۔۔۔ زار مجھے۔۔۔

زار نے کپ رکھ دیا

وہ غصے سے بولی۔۔ "دیکھیں کیسے گھور رہے ہیں

وہ منہ بنا گئی۔۔ "بہت گھورتے ہیں یہ مجھے

زار کا منہ ہی کھل گیا اور انس شاہ نے بن ٹھن کے بیٹھے

زار کی گدی پر دھپ سے تھپڑ لگا دیا۔۔

عینہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا "اوپس

یار میں آپکی اولاد ہوں۔۔۔ میری بات پر یقین نہیں

جھوٹ بولے جا رہی ہے میں کیوں گھوروں گا اتنی بھی

زار نے سر جھٹکا "خوبصورت نہیں

دیکھیں کیسے بولیں ہیں"

وہ تو زار کی بینڈ بجا دینا چاہتی تھی افین اور انس کا

بے ساختہ قہقہہ نکلا تھا زار سر تھام گیا

اسکی ماں بولی۔۔۔۔ "سوری کرو میری بیٹی سے

زار نے عینہ کو دیکھتے ہوئے سر ہلایا۔۔۔ جیسے کہہ رہا ہو

ٹھیک ہے۔۔اب بچ کر دیکھا وعینہ۔۔دانتوں تلے لب

دبا

کر سر جھکا گئ۔۔

زارا نے زبردستی کہا تو۔۔۔"سوری عینہ۔۔۔

عینہ اپنی مسکراہٹ روکنے لگی

وہ شان بے نیازی سے بولی تھی۔۔"اٹس اوکے

گھر میں خوشی اور مسکراہٹ عالیہ کے بنا تھی

وہ۔۔۔

سب خوش تھے۔۔عالیہ سامنے سے اگئ۔۔۔اور اکر

ٹیبل

پر بیٹھ گی ایکدم سب چپ ہو گئے

عینہ نے کہا تو عالیہ نے سر ہلا دیا "اسلام علیکم مما

وہ نڈھال لگ رہی تھی۔۔

وہ اسکی طرف بڑھی "آپکی طبعیت ٹھیک ہے

تمھیں بیٹا اس سے کیا فرق پڑتا ہے تم اپنے

سسرالیوں

کے ساتھ خوش رہو۔۔۔انس مجھے لگ رہا ہے مجھے

بخار

ہے مجھے ڈاکٹر کے پاس جانا ہے آپ ڈرائیور کو

کہہ

وہ بولی "دیجیے گا

تو انس نے اسکی طرف دیکھا۔۔

انس ناشتہ کر چکے تھے "اٹھو میں خود لے چلتا ہوں۔۔

بولے عالیہ نے سر ہلا دیا۔۔

اور اٹھ گئی

عینہ یوں ہی شرمندہ شرمندہ سی بیٹھی رہی

"ٹھیک ہے تم عینہ کو لے جاؤ۔۔ ساتھ

انس شاہ نے جاتے جاتے کہا۔۔

بیقوقت زار اور عالیہ کے منہ سے نکلا "کہاں

تھا۔۔۔

انس شاہ نے دونوں کیطرف دیکھا۔۔۔

افنین کی فرینڈ کی بیٹی کی شادی ہے تو اسنے سب کو

بلایا ہے۔۔ تو افنین عینہ کو لے کر جائے گی ساتھ۔۔۔"

انس شاہ نے دونوں کو آگاہ کیا عینہ اور افنین چپ بیٹھے

تھے۔

زار بولا۔۔۔ "میں بھی چلوں گا ساتھ

جبکہ عالیہ نے غصے سے عینہ کو دیکھا

کہیں نہیں جائے گی عینہ مجھے صدام کے پاس جانا

ہے۔۔

کچھ دن کے لیے اور عینہ میرے ساتھ جائے گی"۔۔۔

عالیہ نے حتمی فیصلہ کیا

جبکہ زار اٹھا۔۔۔

عینہ کے پاس گیا حق سے اسکا ہاتھ تھاما

وہ ماں سے پوچھنے لگا جبکہ "مما کب جانا ہے

عالیہ کو

اگنور کر گیا۔۔

عالیہ کو لگا اسکا بخار اسے جلا دے گا۔۔۔

بیٹا اگر عالیہ کو ساتھ لے جانا ہے تو۔۔وہ لے

جائیں"۔۔۔

افنین بولی عالیہ کا دل کیا وہ چیخے اور اس عورت کو

نوچ

لے۔۔۔ کتنی معصوم بنتی تھی۔۔۔

ماں میری بیوی ہے یہ۔۔۔اور میں اپنی چیزوں پر

ہر ایرے

اسنے واضح کہا "گیرے کو اختیار نہیں دیتا

اور میری بیٹی ہے یہ۔۔۔اور میں بھی اپنی ماں ہونے

کا

اختیار نہیں چھوڑوں گی انس میں کہہ چکی ہوں مجھے

صدام کے ہاں جانا ہے کچھ دنوں کے لیے۔۔عینہ کہیں

نہیں جائے گی"

"یہ فیصلہ عینہ کرے گی

انس شاہ نے اس قصے کو ہی ختم کردیا

عینہ نے انکو بیچارگی سے دیکھا کے وہ ہر بار اسپر بات

کیوں ڈالتے ہیں

"مد مد

عینہ سے کوئی بات نہیں بن سکی وہ اس حقیقت کو تو

جھٹلا نہیں سکتی تھی کہ۔۔۔ عالیہ اسکی ماں ہے

اور ایک

جگہ اگر اسنے زار کے حق میں فیصلہ دیا تھا تو نہ

چاہتے

ہوئے بھی اسنے۔۔۔ یہاں عالیہ کے حق میں دے

دیا

میں میں مما کے ساتھ چلی جاتی ہوں بعد

میں۔۔ شادی

"میں چل لیں گے

وہ سر جھکائے بولی عالیہ نے فتح مندی سے زار

کیطرف

دیکھا

اس سے پہلے زار کچھ بولتا انس شاہ نے ٹوک "تم

دیا

وہ فیصلہ کر چکی ہے زار اور تم کوئی اسپر زبردستی نہیں

کرو گے۔۔۔

"جتنے دن کے لئے جانا ہے تم نے

زار تلملا گیا تھا انس شاہ نے عالیہ سے پوچھا

اور عالیہ۔۔۔نے تین دن کا کہہ دیا اپنی مرضی سے

۔۔۔

عینہ نے عالیہ کیطرف دیکھا تھا۔۔۔

انھوں نے افنین کو دیکھا "اور تمھیں کب جانا ہے

میں نے تو کل جانا تھا عالیہ مسکرا دی۔۔ان

دونوں ماں

بیٹے کی بار پر۔۔

"اچھا اور شادی تو آئی تھینک۔۔۔پرسو ہے رائیٹ

انس شاہ کچھ یاد کرتے بولے۔۔۔

افین نے سر ہلا دیا۔۔۔عالیہ انکی جانب دیکھنے

لگی

ٹھیک ہے عینہ بیٹا وہاں سے اکر آپ افین کے ساتھ

چلی

"جانا۔۔تب تک افین ویٹ کر لے گی

وہ بولے تو۔۔عینہ نے سر ہلا دیا زار البتہ ہاتھ چھوڑ کر جا

چکا تھا۔۔عالیہ نے تلملا کر انس کو دیکھا اور بس

نہیں

چلا کھینچ کھینچ کر تھپڑ مار دے اسکے منہ پر۔۔۔

انس بولے تو عالیہ بنا کچھ کہے ایک "چلو

نظر عینہ کو

دیکھ کر چلی گئی۔۔۔

زار تو پہلے سے ہی جا چکا تھا عینہ افنین وہ دیکھنے لگی۔۔

وہ۔۔۔ گھبرائے ہوئی تھی۔۔۔۔ "زار خفا ہو گئے

نہیں اسے سمجھنا چاہیے تم صرف اسکی ہی نہیں ہو

تمھاری ماں کا بھی حق ہے اور اگر وہ کچھ کہہ رہی ہیں

"تو تمھیں انھیں بھی سننا چاہیے

وہ اسکا گال تھپتھپا کر۔۔ اٹھ گئیں جبکہ زار۔۔ بھڑکتا ہوا

اپنا کوٹ پہن کر باہر نکلتا چلا گیا

عینہ ایکدم اسکے پیچھے لپکی مگر اسنے کچھ نہیں سنا

اور چلا گیا۔۔

عینہ کا دل ڈوب سا گیا اسکی آنکھیں ڈبڈبا گئیں تو

۔۔۔

افنین نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

اسکے اکڑو بیٹے کے لیے اتنے دھیمے مزاج والی لڑکی کہاں

تھی۔۔۔ لیکن قسمت تھی انکی۔۔۔جو آپس میں

جڑ گئ۔

"تم اسے منالو وہ مان جائے گا بار بار نہیں گھبراتے

وہ اسے سمجھاتی اٹھ گئ۔۔۔

عینہ نے سر ہلادیا۔۔۔

وہ بہت ناراض ہوتا تھا یہ ہی نہیں سمجھ لگتی تھی کہ

اسے اتنا شوق کیوں تھا ناراض ہونے کا اسکے رشتے

اپنانے

کے لیے تیار نہیں تھا اور اپنوں پر خوش تھا۔۔۔

وہ کمرے میں اگئ۔۔۔

اسنے وائیٹ کلر کا کرتا پاجامہ پہنا ہوا تھا یہ زار کی

پسند

کا ہی ڈریس تھا اور اسپر ریڈ دوپٹہ تھا۔۔

وہ تھکا تھکا سا فیل کر رہی تھی خود کو تبھی۔۔۔زار کو

اسنے بعد پر ٹال کر سونے کا ارادہ کیا اور مدھم سی

مسکراہٹ جو گزشتہ لمہات کی تھی اسے خود سے ہی

چھپاتے ہوئے وہ۔۔لیٹ گئ۔۔۔اور بلنکیٹ لے کر اسے

چند

لمہوں میں ہی نیند نے جالیا تھا۔۔۔مگر لبوں

کی تروتازہ

مسکراہٹ کافی مسرور کن تھی جیسے خواب اور خیال

میں بھی وہ اسے روٹھے روٹھے شخص۔۔۔کو منانے میں

صرف کر رہی تھی

-------------------------..

انس شاہ عالیہ کو چیک کرا کر گھر چھوڑ گئے تھے

--

عالیہ گھر آئی-- تو اسے پتہ چلا کہ زار جا چکا ہے

یعنی

افنین اپنے روم میں ہے اور عینہ بھی اکیلی ہے--وہ

دندناتی

ہوئی اسکے کمرے میں اگئی دروازہ دھاڑ سے--- کھول

کر

---وہ اندر آئی اور اسنے عینہ کو سوتے ہوئے دیکھا

عالیہ نے دانت پیس لیے اور اسنے پاس پڑا پانی کا

جگ

جو بھرا ہوا تھا۔۔۔ اٹھا کر عینہ پر سارا انڈیل دیا

عینہ ہڑبڑا کر اٹھی عالیہ نے وہ زمین پر پھینکا اور اپنی

بیٹی کا منہ اپنی سخت انگلیوں کی گرفت میں لے کر

اسکے گالوں میں اپنے ناخون گاڑھ دیے

عینہ بے یقینی سے ماں کو دیکھنے لگی۔۔ "م۔مما

وہ ایکدم چیخی۔۔۔ "نکلو اس خبیث کے بستر سے باہر

عینہ اٹھ گئ انکے کہے کے مطابق۔۔۔ وہ بستر سے نکل گئ۔۔۔

تم نے میری خلاف ورزی کی کیسے اتنے تمھارے پر

پرزے

نکل آئے۔۔۔ عینہ

میں نے تمھیں کہا تھا اس سے کہو یہ گھر

تمھارے نام

کرے تم نے کہا اس سے یا صرف رنگ رلیاں

منا رہی ہو

اسکے ساتھ "

عینہ نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا "مما

کیسی باتیں کر رہی ہیں زار میرے شوہر ہیں "

اور عالیہ نے بنا کچھ دیکھے اسکے منہ پر تھپڑ مار

دیا

جس نے تمھیں جنم دیا اسکے خلاف جا کر تم۔۔زار

زار زار

کے عشق میں اندھی ہو چکی ہو۔۔۔وہ صرف تم سے

مجھے نکالنے کے لیے بدلے لے رہا ہے اور یقینا تمھیں اپنی

زندگی سے نکال پھینکے گا پھر اپنا سارہ منہ لے کر۔۔

تم

صدام یہ۔۔ میرے پاس لوٹ کرائی تو ٹانگیں توڑ

دوں گی

وہ چلائی۔۔۔۔ "۔۔۔

عینہ رو دی۔۔۔

آپ کیوں یہ سب کر رہیں ہیں۔۔ آپ کیوں نہیں

سکون لے

رہیں اور مجھے لینے دے رہی"

وہ دھاڑی۔۔عینہ سہم گئ۔۔۔ "عینہ

چپ چاپ میرے ساتھ چلو۔۔۔ہم کچھ دن

صدام کے گھر

رہیں گے اور۔۔۔اسفر نے بھی تم سے کوئ بات کرنی

ہے"

وہ بولی۔۔

ممما میرا اسفر سے کیا تعلق ہے بھلا زار کو اچھا نہیں

وہ اپنے آنسو صاف کرتی بولی "لگے گا

اپنی اوقات میں رہو عینہ زیادہ زار پر سوار ہو کر۔۔ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے دو منٹ میں تمھیں چھوڑ دے گا" ۔۔

اول تو اسکی اتنی اوقات ہے جتنی میری ہے اس گھر میں

۔۔۔اور دوم۔۔ کہ میں کسے چھوڑ رہا ہوں کیسے نہیں کم از کم تمھیں اس بات سے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔۔ اور۔۔۔ زرا

ایک بات بتاؤ تمھارے ہاتھ اتنے چلتے ہیں۔۔ کیا کسی اور

کا ہاتھ تمھارے اوپر نہیں چل سکتا تمھیں ایسا کیوں لگتا

ہے کہ میرا ہاتھ تم پر اٹھنے سے رک جائے گا "سکون

سے۔۔۔

سیگریٹ کو لبوں سے نکال کر وہ بولا۔۔

عینہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی رنگ تو۔۔عالیہ کے

بھی اڑ گئے تھے۔

وہ ایکدم پیچھے پلٹی وہ۔۔۔چلتا ہوا عینہ کے ساتھ ا

کھڑا ہوا۔۔۔۔

"عینہ مائے لو۔۔۔تمھارا گفٹ ریڈی ہے۔۔۔۔کم

اسنے شاید بس اتنی ہی بات سنی تھی جتنی کا جواب

دیا تھا۔۔۔اور وہ عینہ کی جانب دیکھ کر۔۔۔بولا۔۔۔

عالیہ

کچھ حوصلے میں آئی کہ اسفر کا ذکر نہیں سنا ورنہ

اسکا

سارا پلین فلاپ ہو جاتا۔۔۔۔۔

عینہ نے زار کو مشکور نظروں سے دیکھا تھا۔۔

اور زار نے بنا عالیہ پر دھیان دیے۔۔ اسکو۔۔۔

اپنے ساتھ لے

کر۔۔ وہ باہر کی جانب چلنے لگا۔۔

زار کی گرفت عینہ پر مظبوط تھی عالیہ ان دونوں کو ہی

دیکھ رہی تھی۔۔

یہ حق یہ حقوق ایک دن وہ ختم کر کے رہے گی۔۔

عینہ نے زار کی جانب دیکھا اسکے فیس ایکپریشن

ویسے

ہی تھے حالانکہ وہ اس سے ناراض گیا تھا۔۔۔

کیا وہ ناراض نہیں تھا مگر ایسا تو بلکل نہیں تھا اپنے

آپ

سیدھا ہو جاتا۔۔ کوئی نرمی یہ رعایت اسکے

لیے بھی

رکھ لیتا۔۔

اسکے گال پر ناخن کا نشان تھا زار نے ضبط سے اسکیطرف

دیکھا اور عینہ جو زار کیطرف ہی دیکھ رہی تھی۔۔ اچانک

اسکی نگاہ گاڑی پر گئ۔۔

یہ بلیک کلر کی کار تھی۔۔۔ بے حد خوبصورت اور اتنی

بڑی

گاڑی اوڈی۔۔۔

عینہ حونق کھڑی رہ گئ اسکے پیچھے عالیہ بھی شاکڈ تھی

۔۔

عینہ نے زار کیطرف دیکھا

"ی۔۔ یہ یہ میری ہے

وہ بے ساختہ چیخی اور زار نے عالیہ کی وجہ سے

قہقہہ

لگایا۔۔ بلاشبہ اسے عینہ پر غصہ تھا وہ آفس ہی جارہا

تھا۔۔۔ تبھی شوروم سے فون آیا تو اسنے کہہ دیا کہ گاڑی

بھیج دی جائے پھر۔۔ وہ۔۔۔ عینہ سے بدلا بھی لینا

چاہتا

تھا تبھی گھر پہنچ گیا مگر یہاں ماحول دیکھ کر وہ

اپنی نارضگی بھول کر اسکے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا

۔۔ مگر حساب کتاب پورا رکھتا تھا۔۔۔۔ اور

جانتا تھا کہ بعد

میں وہ اچھے سے بدلے نکالے گا۔۔۔

دوسری طرف عینہ اچھلنے لگی تھی خوشی اور جوش

میں

واؤزار یہ بہت پیاری ہے مجھے تو یقین نہیں ارہا

آپ

نے میرے لیے خریدی ہے مگر مجھے چلانے بھی تو

نہیں

اسکا جوش ایکدم ماند پڑ گیا۔۔۔ ”آتی

میں کس لیے ہوں“

وہ اسکو گھیری نظروں کے حصار میں لیتا بولا تو۔۔

عینہ

شرماسی گئ زار نے اسکے ہاتھ میں گاڑی کی چابی دی۔۔

اور گھیرہ سانس بھرتے ہوئے اسکو سمسنگ کا موبائل

نکال

کر دیا۔۔۔

توعینہ اسس موبائل کو دیکھنے لگی۔۔۔

یہ ساڑھے تین لاکھ کا موبائل تھا وہ جانتی تھی کیونکہ

اسنے اکثر ایڈز دیکھی تھی۔۔۔

زارا اسکے شاید ہونے پر لاپرواہی سے بولا تھا "کیا ہوا

۔۔۔۔

عینہ ہلکا سا مسکرا دی "کہ۔۔۔ کچھ نہیں

عالیہ حد اور جلن سے کھڑی رہی تھی یہ دیکھے

بناکہ

وہ یہ حد یہ جلن کس سے کر رہی ہے اپنی بیٹی سے

۔۔۔

اسے انس نے آج تک کوئی اتنا قیمتی تحفہ نہیں دیا

تھا

۔۔۔اسنے نفرت سے زار اور عینہ کو دیکھا تھا اور اندر

چلی گئ۔۔

"جاؤ مما کو دیکھا دو

زار بولا تو عینہ نے جلدی سے سر ہلا کر اس سے چابی اور

سیل فون تھاما اور اسے پہلے وہ اندر دوڑتی۔۔۔زار نے

ایکدم اسکے بال اپنی مٹھی میں پیچھے سے جکڑ کر اسے

بلکل اپنے نزدیک کر لیا کہ عینہ کی پشت اسکے سینے

سے

آ لگی۔۔۔۔

یہ مت سمجھنا میرا غصہ تم سے کم ہو گیا ہے

۔۔۔۔۔"

وہ آہستگی سے اسکے کان کے قریب بولا۔۔۔

عینہ مسکرائی اپنا آپ اس سے چھڑایا اور کچھ بولے

بنا

افنین کے کمرے میں بھاگ گئی وہ خوش تھی

زارا اسکی

ادائیں ہی دیکھ رہا تھا بس۔۔وہ خود بھی افنین کے روم

میں آگیا

مما دیکھیں زار نے مجھے گاڑی گفٹ کی ہے اور یہ

موبائل

عینہ جلدی جلدی انھیں بتا رہی تھی زار مسکرا کر ”بھی

اسکی جانب دیکھ رہا تھا

افنین نے مسکرا کر اسے ”ماشاءاللہ ماشاءاللہ

دیکھا۔۔۔

اور اسکا گال چھوا۔۔۔

"مما اصولاً اب عینہ میڈیم کو ہمیں ٹریٹ دینی چاہیے

زار نے پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈال لیے۔۔اور دروازے

سے

ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا

"ویسے یہ بات بھی ہے

افنین بھی مسکرا کر بولی سے عینہ ہنس دی

او کے میں آپ لوگوں کو ٹریٹ دوں گی بٹ کیا

میں اس

"ٹریٹ میں اپنی فرینڈ اور بھائی کو بلا سکتی ہوں

وہ زار کیطرف دیکھنے لگی جو اسکے رشتے دار کے نام پر

ایسا ہو جاتا تھا گویا کوئی گنجائش ہی نہیں۔۔۔۔

کیوں نہیں بیٹا بلاؤ۔۔۔۔اچھی بات ہے اپنوں میں

گھل مل

افنین بولی زار کو یہ بات پسند نہیں آئی تھی "کر رہو

اور پھر اپنے ناخن گاڑھ دیں تھپڑ مار دیں۔۔۔ تمھیں تو

ویسے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کتنا ہی پیٹ لو ربڑ کی ہی

وہ بھڑک کر کہتا وہاں سے چلا "تو پیدا ہوئی تھی تم

گیا۔۔

افنین نے وہ اسکیطرف دیکھا۔۔

عینہ سر جھکا کر بولی۔۔ "مما کو دیکھ لیا ہے زار نے

تو افنین چپ ہو گئی۔۔۔

وہ پھیکا سا ہنس دی "میں نہیں بلاؤ گی

کیوں نہیں بلاؤ گی۔۔ ایک بات یاد رکھنا عینہ۔۔۔ مرد کی

اتنی مانو۔۔۔۔ جتنی میں تم بھی خوش رہو جہاں تمھاری

خوشی نہیں تو اسے تمھاری محبت کی خاطر جھکنا آنا

چاہیے۔۔

۔۔۔۔میرے بیٹے میں یہ خصوصیات نہیں ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرے بیٹے میں نہیں ہے یہ بات کہ وہ کسی کے

آگے

جھکے یہاں تک کہ وہ جس سے بے پناہ محبت کرتا

ہے

اسکے لیے سب کچھ کرنے کو تیار تو ہے مگر جھکنا

اس

کے لیے بھی نہیں جانتا۔۔۔ یہ ٹھیک نہیں اسے

جھکاؤ۔۔

اسے ان باتوں پر لاؤ۔۔۔جو تم چاہتی ہو۔۔۔ ساری زندگی

اسکی مان کر۔۔۔جی نہیں پاؤ گی اور محبت میں تو

کچھ اپنی منوائی جاتی ہے کچھ اسکی مانی جاتی ہے۔۔

"اب جاؤ شاباش چنے چبا رہا ہو گا اکیلا بیٹھا ہوا

افنین ہنسی تو عینہ بھی ہنس دی

عینہ اٹھتی ہوئی بولی "کس پر چلے گئے ہیں زار

افنین نے گھیرہ "بلکل اپنے باپ پر گیا ہے۔۔

سانس بھرا۔۔۔

"یہ پھر ان سے بھی دو ہاتھ آگے

وہ دونوں ہی ہنس دیں "چار ہاتھ آگے

اور عینہ ایکدم زبان دانتوں تلے دبا کر باہر نکل آئ

اسکی شامت اسکی منتظر تھی۔۔

مگر اس شامت سے وہ گھبراتی نہیں تھی۔۔

وہ کمرے میں آئی

ارے آپ یہاں ہیں مجھے لگا آفس چلے گئے ہیں کیا

آپ

"کو آفس میں کام نہیں ہے

وہ اسکے نزدیک آئی اور۔۔۔اسکے ساتھ بیٹھ گئی

سر نہ کھاؤ جاؤ یہاں سے اپنی ساس کے

"پاس

وہ چیڑ کر بولا

اسنے ہنسی روکی "میری ساس سے جل رہے ہیں

بتا دینا ہے میں نے تمھیں اچھے سے میرے

"قریب نہ آؤ

وہ اسکی بلاوجہ کی قربت پر۔۔۔جھنجھلا کر بولا۔۔۔

وہ اسکے چہرے کا رخ اپنی جانب کرتی۔۔ "تو بتا دیں

اسکی آنکھوں میں محبت سے دیکھنے لگی

زارنے ایکدم اسکی "تم پچھتانے والے کام کیوں کرتی ہو

کلائی موڑی تھی۔

عینہ آہ آہ کرتی۔۔۔رہ گئی۔۔۔

وہ منہ بسور کر بولی "آپ بہت ظالم ہیں

اور تمھیں پتہ ہے تم کتنی بڑی چیز ہو یہ منہ نہ

ایسے

ہی معصوم ہے دنیا کے سامنے"

وہ اسکو اپنی جانب کھینچتا بولا

عینہ مسکرا دی پلکیں جھکالیں

زارنے اسکے گال میں گڑھے ناخن دیکھے

میرا بس چلے میں اس عورت کو بم سے اڑا دوں

مگ

تمھارا خیال اجاتا ہے ورنہ پرواتو مجھے اپنے باپ کی

”بھی نہیں ہے اس منحوس کے معاملے میں

وہ سخت غصے سے بولا تھا۔۔۔

عینہ نے اسے روکا۔۔ “آپ ایسے مت بولا کریں

زیادہ اپنے رشتے داروں کی حمایت مت لو میرے

”سامنے

وہ مزید اسکا ہاتھ موڑ گیا

“میں میں شکایت لگاوگی آپکی بابا کو

”اوہ رئیلی۔۔۔ڈیڈ میرا کچھ نہیں کر سکتے مس عینہ۔۔۔

وہ اب بھی غصے میں لگا

اچھا نہیں کرتی حمایت۔۔۔۔ غصہ ختم کر دیں

”نہ

وہ غصے سے جھٹک گیا "نہیں کرنا مجھے

وہ منانے لگی۔۔۔ "پلیز

زار۔۔۔نے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

وہ پوچھ بیٹھی۔۔۔۔ "اوکے کیسے مانیں گے

زار معنی خیز سا مسکرایا۔۔۔

"دروازہ لاک کرو بتاتا ہوں آگے پھر

وہ آرام سے دونوں ہاتھ سر کے پیچھے رکھے اسے گھورنے

لگا لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی۔۔

عینہ کی آنکھیں پھیل گئ

نہیں زار مجھے سونا تھا پہلے ہی مما نے سارا گیلا۔۔ کر

دیا

وہ جھنجھلائ

زار کچھ نہیں بولا

وہ اپنی بات پر قائم تھا ”جاؤ

عینہ کو سنجیدہ لگا۔۔۔وہ۔۔۔اسے انکار کبھی نہیں کر

سکتی تھی۔۔ تبھی چھوٹے چھوٹے قدم بھرتی دروازہ

لاک

کرنے لگی مگر جب وہ دروازہ لاک کر رہی تھی عالیہ

اسی

کی جانب دیکھنے لگی تھی اسے عالیہ سے ڈر لگنے لگا

تھا

اب۔۔اسکی آنکھیں کوئی درست پیغام نہیں دیتی

تھی

ایسا لگتا تھا وہ کچھ کر گزرے گی۔۔۔جیسے بہت کچھ۔۔

عینہ نے روم لاک کیا اور زار کیطرف دیکھا وہ اسکے

بنا

کہے اسکے پاس اگئ۔۔۔

زار نے اسے اپنے بازو کی سخت گرفت میں قید کر

لیا۔۔۔

"ز۔۔زرا مجھے ڈر لگتا ہے بعض اوقات

وہ پریشان تھی زار کوئ شرارت نہیں کر سکا

وہ اسکے چہرے کی جانب دیکھنے لگا جو "کس سے

اس

کے بہت نزدیک تھا۔۔۔

"م۔۔مجھے مما سے ڈر لگتا ہے۔۔۔

وہ بہت مدھم لہجے میں بولی تھی کہ قصور تو اسکا

ہو جیسے۔۔۔

"مجھ سے نہیں لگتا

وہ اسکا ذہن بٹانے کو اسپر حاوی ہونے لگا۔۔۔

عینہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھا اور ہنس دی

وہ بولی زار نے اسکا چہرہ جکڑ لیا۔۔ "نہیں

وہ پوچھنے لگا دونوں کا تنفس۔۔۔۔ بھاری "اب بھی نہیں

ہونے لگا۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر گئی تھی "ن۔۔۔ نہیں

زار نے ایکدم اسپر حملہ کیا تھا۔۔۔

وہ دیوانگی سے۔۔۔ اسپر جھکا ہوا تھا عینہ سٹپٹائی مگر

پھر مزید کچھ نہیں بولی۔۔۔

وہ اسی کی تھی اور۔۔ وہ جو جب جیسا چاہتا ویسا

ہی ہونا تھا۔۔۔

مگر اچانک ہی سیل فون کی بیل نے زار۔۔۔۔

صاحب کے

مزاجوں پر۔۔۔۔ سخت کوفت طاری کر دی تھی وہ

سر اٹھا

کر مسکراتی عینہ کو پھر چیختے چلاتے اپنے موبائل کو

نفرت سے دیکھنے لگا

۔۔۔وہ بولی۔۔۔زارنے۔۔۔ "آپ کا ہی ہے۔۔اٹھالیں

بے باک

سی حرکت کر دی۔۔۔

عینہ۔۔۔منہ بسور گئ

وہ بولا۔ "یس ڈیڈ

وہ غصے سے "تمھارا زیادہ دل نہیں لگ گیا گھر میں

بولے

زار نے منہ بنایا۔۔ "سوری ڈیڈ

"فوراً آفس پہنچو

وہ حکم دیتے سیل فون آف کر گئے عینہ کھکھلا کر ہنس

دی

تم سنو زار ریڈی رہو میں تمھیں گھر آ کر اچھے سے بتاتا

"ہوں

"خیر ابھی تو جا رہے ہیں

وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔ اور اسکو ایسی نظروں سے دیکھنے

لگی زار کو لگا وہ مزید اس لڑکی کی اداؤں کے آگے ٹک

نہیں پائے گا اسنے پھر سے سیل فون پھینکا اور اسکے

چہرے پر جھک گیا

گویا سزا دے رہا ہو اسے تڑپانے کی۔۔ اسے یوں سلگانے کی

عینہ اسکی ہر سزا منظور کر چکی تھی اسکے گلے میں بازو

حائل کر گئ اور زار کی دیوانگی کو مزید جوش مل گیا

یو میک می کریزی۔۔۔ کریزی اینڈ مور کریزی۔۔ ہر گزرتا

دن مجھے پاگل کر رہا ہے"

وہ بے چینی سے بولتا اپنی من مرضیوں اور گستاخیوں

میں لگا ہوا تھا۔۔۔۔

عینہ اسکے لیے۔۔ ہی تھی۔۔ مسکراتی نظروں کو بند کر

لیا تھا۔۔۔

وہ بامشکل پیچھے ہٹا۔۔۔

رات کا ویٹ کرنا پڑے گا ورنہ میرا باپ مجھے

گھر سے

وہ بولا تو عینہ ہنس دی۔۔۔ "نکال دے گا

وہ بولی۔۔۔ "چلے جائیں پھر۔۔

وہ بھی مسکرایا "کیا کروں دل کا

عینہ نے منہ پر ہاتھ رکھ لیے "سنبھل لیں

وہ اسے بائے کہہ کر باہر نکل گیا جبکہ عینہ نفی میں

سر

ہلاتی آئینے میں اپنا عکس دیکھنے لگی

کچھ لمحوں میں ہی بے ترتیب کر گیا تھا...

....

____

عینہ کو عالیہ زبردستی صدام کے پاس لے آئی تھی

شام کا

وقت تھا صدام جلد لوٹ آیا تھا آج۔۔۔اور وہ

لوگ آئے تو

صدام گھر پر ہی تھا نتاشہ سے ابھی جھگڑا ہوا تھا

شادی

خود کرا کر اب نتاشہ کا سکون برباد ہو چکا تھا کیونکہ۔۔

صدام مکمل حیا کا ہو چکا تھا اور روز بروز ہو رہا تھا

صدام نے عینہ کی اور ماں کیطرف دیکھا ایسے کیوں دیکھ

وہ کافی دنوں بعد اس سے ملی تھی "رہے ہو

دیکھ رہا ہوں میرے غریب خانے میں میری

ماں کیسے

وہ بولا تو عالیہ نے سر جھٹکا "آ گئی

صدام اور عینہ اسکی اس نیچر کو باخوبی جانتے تھے۔۔

عینہ اپنے بھائی سے ملی اور صدام بھی اس سے ملا۔۔۔۔

عالیہ نے پوچھا۔۔ "نتاشہ کہاں ہے

تو کیچن سے حیا نکل کر آئی۔۔

عالیہ اسے دیکھنے لگی

"ماں یہ میری بیوی ہے حیا صدام

"تم نے شادی کرلی

عالیہ اپنی جگہ سے اٹھ گئی عینہ کو کوئی شاکڈ نہیں لگا

تھا گویا وہ یہ سب جانتی تھی وہ اپنے بچوں کو حیرانگی

سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

آپکے پاس وقت نہیں تھا یہ جاننے کا کہ۔۔۔

کیا ہو رہا ہے

میری زندگی میں پھر میں نے بھی مزید کسی

فیصلے کو

کسی کو جانا نہیں کہا

"بیٹا تم نے پہلا فیصلہ بھی خود ہی لیا تھا

وہ طنز کرنے لگیں۔۔۔

صدام کچھ نہیں بولا

"اور اس میسنی کو تو دیکھو ایک لفظ نہیں بولی

وہ عینہ پر بھڑکیں

عینہ کا قصور نہیں ہے آنٹی اسے بھی بعد میں پتہ چلا

تھا

"چلو کوئی تو اچھا کام کیا تم نے

حیا کو دیکھتے ہوئے عالیہ نے کہا تو صدام سمیت

حیا

بھی مسکرا دی عینہ بھی مسکرائی کہ کہیں تو مما بھی

راضی ہوئی۔۔۔

"کر اب اللہ ہی جانتا ہے نکاح تھا بھی یہ بس

"مما نکاح میں تھی میں

عینہ شرمندگی سے بولی کے بھائی کے سامنے یہ

کیسی

گفتگو تھی۔۔

صدام نے شاکڈ نظروں سے عینہ کو دیکھا پھر حیا

کو

دیکھا کہ وہ جانتی تھی اور اسے بتانا بھی ضروری

نہیں سمجھا۔۔

اور پھر عالیہ جو مسکرا رہی تھی

"تم لوگوں نے مجھے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا

وہ حیا اور عینہ کو گھور کر دیکھنے لگا

حیا آہستہ آہستہ اسے سب بتانے لگی

صدام سنجیدگی سے اسکی "تو مجھے بتایا جا سکتا تھا

جانب دیکھنے لگا

وہ دونوں ہی چپ ہو گئیں۔۔

صدام کچھ نہیں بولا

ایکسکیوز کر کے اٹھ گیا۔۔۔

دونوں ہی پریشان ہو گئی جبکہ عالیہ مطمئین تھی۔۔

نہ جانے وہ کیا چاہتی تھی۔۔

"یہ جو گاڑی زار نے تمھیں دی ہے تمھارے نام پر ہے

عینہ اٹھنے لگی تھی عالیہ نے اسکا بازو جکڑ کر پوچھا۔۔

وہ اتنا ہی کہہ پائی "جی

عالیہ نے موبائل چھین لیا۔۔۔۔ "اور یہ موبائل

عینہ کا دم خشک ہو گیا

عالیہ دیکھنے لگی۔۔ "کافی اچھا اور نیا ہے

عینہ کو رونا آنے لگا۔۔۔۔

پہلے نتاشہ نے چھین لیا تھا اور اب عالیہ۔۔۔

جب کچھ دیر عالیہ نے موبائل نہیں دیا تو عینہ نے

مانگنا

چاہا۔۔۔۔

تو عالیہ نے جھڑک دیا

کیا کرنا ہے تم نے اتنے مہنگے سیل فون کا۔۔ جاؤ

یہاں

وہ غصے سے بولی۔۔۔ "سے میرے پاس ہے یہ

عینہ کی آنکھیں بھیگ گئیں

وہ رو دی تھی "حیا میں۔۔۔ میں کیا کہو گی زار کو

اسکے

گلے لگ کر۔۔۔

مجھے تو سمجھ نہیں آتا یہ دونوں عورتیں ہماری زندگیوں

حیا بھی بھڑکی "میں ہیں ہی کیوں

صدام ناراض ہو گئے ہیں پہلے انھیں سنبھال لیں بعد

میں

حیا نے کہا تو عینہ نے پریشانی " دیکھ لیتے ہیں آنٹی کو

سے سر ہلا دیا

اور۔۔ دونوں صدام کے پاس آ گئیں

عینہ بھیگے بھیگے لہجے میں بولی "آپ ناراض ہیں بھائی

صدام نے غصے سے کہا "ہاں

صدام آپ معاف کر دیں۔۔۔۔۔وہ پہلے ہی بہت

مشکلات میں

حیا اسکے فیور میں بولی۔۔ "پھنسی ہوئی ہے

اگر یہ مجھے اپنا کچھ سمجھتی تو اتنی مشکلات میں نہ

صدام نے خفگی سے کہا "گھیرتی

گھیرتی تو تب بھی کیوں کہ اسکے ایک طرف زار

جیا

خراب دماغ آدمی ہے اور دوسری طرف آنٹی

خود سوچ کر

حیا نے بھی زرا غصے سے کہا۔۔ "دیکھ لیں

صدام کچھ نہیں بولا

وہ عینہ کے رونے سے چیڑ گیا "رونا بند کرو اپنا

"پلیز سوری بھائی آپ ناراض مت ہوں زارا اچھے ہیں

وہ ڈیفینڈ کرنے لگی

صدام کو اسکی آنکھوں میں زار کے لیے پیار دیکھائی

دیا

اگر یہ ہی پیار مجھے زار کی آنکھوں میں بھی دیکھا تب

”شاید میں مان جاؤں

وہ کچھ توقف سے بولا تو۔۔۔عینہ نے مشکور نظروں سے

اسے دیکھا صدام نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ دیا

مگر اپنے بڑوں کو فیصلوں میں شامل کرنا چاہیے

“

وہ اسے تنبیہہ کرنے لگا

عینہ نے سر ہلا دیا۔۔

چلو آج تم یہیں رک جاؤ حیا عینہ کے لئے کچھ

کھانے پینے

"کا انتظام کرو

حیا مسکرائی "جی

اور صدام عالیہ کے پاس چلا گیا جبکہ عینہ نے

حیا کو دیکھا

وہ پوچھنے لگی "نتاشہ بھابھی کہاں ہیں

وہ لڑ کر اپنی امی کے گھر جا چکی ہیں۔۔

اب انھیں یہ تکلیف ہے کہ صدام مجھے وقت

دیتے ہیں۔۔۔

"اور وہ۔۔۔ چاہتی ہے صدام مجھے چھوڑ دیں

حیا نے بتایا تو عینہ نے سر تھام لیا۔۔

خدا جانے کیا ہونے والا ہے۔۔

اسنے کہا

حیا میں کیا کروں اگر مما نے موبائل نہ دیا تو یہ

سب میں

وہ بے چارگی سے بولی "زارا نے صبح ہی دیا ہے

یار یہ تو فکر مجھے بھی ہو رہی ہے پہلا نتاشہ نے لے

لیا تھا

حیا بھی بولی

کیا صدام سے بات کروں میں

عینہ پریشان تھی "وہ کیا سوچیں گے

ارے یار موبائل تو ملے گا زارا کے سامنے عزت تو نہیں

برباد

ہو گی۔

حیا جھنجھلا کر بولی۔۔۔

رات ڈھل آئی تھی عالیہ نے عینہ کو سیل فون

نہیں دیا تھا

زار کی کالز آرہیں تھیں جنھیں عالیہ اپنے سامنے دیکھ کر

اگنور کرتی جارہی تھی۔۔۔

رات کے کھانے پر وہ سب تھے عینہ سے کچھ کھایا

نہیں جا

رہا تھا تبھی دروازہ بجا۔۔

صدام نے اٹھ کر دیکھا زار تھا۔۔۔

گیرے پینٹ کوٹ میں رات میں بھی گاگلز

لگائے وہ شان سے

کھڑا تھا۔۔۔

صدام نے اوپر سے نیچے تک دیکھا۔۔۔اسے

"میری بیوی ہے یہاں باہر بھیجو اسے

زار گھڑی دیکھتے آرڈرز دینے لگا۔۔

صدام نے کہا ”اندر آجاؤ

وہ دو ٹوک بولا۔۔ “نہیں

صدام نے کہا۔۔۔ “تو عینہ بھی نہیں آرہی

وہ اپنے آپ سے لڑانے لگا ”میں کھینچ کر لے جاؤں گا

۔۔۔

صدام نے مزید کچھ نہیں کہا عینہ حیا ”لے جاؤ

اور عالیہ

یہ سب سن رہی تھی۔۔۔

زار نے گہرہ سانس بھرا اور گھر کے اندر آگیا

صدام مسکرا

دیا

“سالا بننے کی ضرورت نہیں

وہ اسکو "کیا تمہاری نظر میں سالے کی ویلیو ہے

کھانے کی

دعوت دیتا بولا

وہ بولا عینہ کی جانب دیکھا بنا بیٹھے "ہاں ہو سکتی ہے

"اٹھو گھر چلو

وہ میرے ساتھ رہنے آئی ہے صبح کی انس کی بات

بھول

"گئے ہو تم

عالیہ نے غصے سے کہا۔۔

زار نے توجہ نہیں دی

عینہ گھبرا سی گئی۔

اسنے صدام کیطرف دیکھا۔۔۔۔

بتاؤ زرا کیسے گھور رہا ہے مجھے میں کہتی ہوں تم عینہ کو

نہیں لے جا سکتے"

کیا تم چاہتے ہو میں تمھاری ماں کی عزت

تمھارے سامنے

وہ ضبط سے صدام کو دیکھنے لگا "ٹکے کی کر دوں

صدام نے عالیہ کو دیکھا

"مما وہ اسکی بیوی ھے۔

اور میری بیٹی یہ جو مرضی کرے میں عینہ کو

جانے نہیں

عالیہ چلائی۔۔کیونکہ رات میں اسفر "دوں گی

نے آنا تھا اور

عالیہ کا پلین ناکام نہیں ہونا چاہیے تھا

زار نے گھیرہ سانس بھرا اور عینہ کا ہاتھ جکڑ لیا

اسے پکڑ کر وہ لے جانے لگا کہ عالیہ انکے سامنے اگئ

میں نے کہا ہے کہ تم نہیں لے جا سکتے جب
تمھیں صبح انس

وہ بھڑکی "نے کہہ دیا تو کیوں لے کر جا رہے ہو

زار نے عینہ کیطرف دیکھا گویا وہ ان سب کو پہلے ہی وارن

کر رہا ہو کہ۔۔بعد میں وہ بولے تو کوئ اسے ٹوکے نہ

عینہ نے ماں کا ہاتھ "مما میں کچھ دیر میں اجاتی ہوں

تھاما

ارے دافع کرو اس آدمی کا اعتبار تمھیں ہو گا مجھے نہیں

عالیہ "۔۔۔۔ تم یہیں رہو گی جاؤ کمرے میں

نے غصے سے کہا

زار پھر بھی بنا کچھ بولے عالیہ کو پیچھے دھکیل کر عینہ

کو لے کر باہر نکل گیا

عالیہ انکے پیچھے لپکی صدام نے پکڑ لیا

کیا ہو گیا ہے آپکو۔۔ مما وہ اسکا شوہر ہے جب وہ

کہہ

رہی ہے کچھ دیر تک آجاتی ہے تو آپ کیوں ضد لگا

رہیں

ہیں"

یہ آنے ہی نہیں دے گا اور جب انس کہہ چکے ہیں

تو یہ

کس لیے لے کر جا رہا ہے۔۔ تم سب۔۔ لوگوں کا دماغ

خراب

وہ غصے سے بیٹے کو دیکھتی بولی۔۔۔ "ہو چکا ہے

صدام نے اسے پانی دیا "ریلکس ہو جائیں آپ۔۔

مگر عالیہ

نے گلاس پھینک دیا

باہر عینہ گھبرائے گھبرائے سی زار کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

جو اسے گاڑی میں بیٹھنے کا کہہ رہا تھا

"تمھارا موبائل کہاں ہے

اسنے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔

عینہ سر جھکا کر بولی "وہ وہ شاید اندر

"اب کس نے لیا تم سے

لڑکی تھی یہ اسکا ضبط آزما رہی تھی بس

"مما نے لے لیا۔۔۔ مگر میں لے لوں گی ان سے

وہ اسکی جانب دیکھتی بولی

زار نے دروازہ کھولا بنا کچھ کہے اترا اور۔۔۔

دوبارہ وہ گھر کے اندر داخل ہو گیا جہاں عالیہ

صدام سے

لڑ رہی تھی کہ اسنے جانے کیوں دیا دوبارہ زار کو دیکھ

کر وہ لوگ رک گئے۔۔

زار نے حیا کیطرف دیکھا

"عینہ کا سیل فون کہاں ہے

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

حیا نے ٹیبل پر سے اٹھا کر زار کیطرف بڑھا دیا لبوں

کی

تراش میں مسکراہٹ تھی کہ چلو وہ خود ہی لے گیا

اب

عینہ کو مشکل نہیں ہوئی

زار نے سیل فون لیا اور باہر نکل گیا

پیچھے عالیہ پھر سے اپنی ہار پر پاگل ہونے لگی تھی صدام

تھک کر انھیں یوں ہی چھوڑ کر کمرے میں چلا

گیا۔۔

جبکہ حیا بھی کاموں میں لگ گئی

عالیہ صحن میں ہی کھڑی ہو گئی تھی بے چینی سے

اسفر کو

وہ کیا جواب دے گی دوسری طرف اسفر

اسکے پیچھے جو

پڑ گیا تھا۔۔۔

زارنے عینہ پر سیل فون پھینکا اور گاڑی میں بیٹھ گیا

مجھے تم سے پروبلم ہی یہ ہے کہ تم ---اپنی حفاظت خود

وہ بھڑکا "نہیں کر سکتی اور لے کر چلو گی فیملی کو

"ایسا نہیں ہے--- مما نے چھین لیا تھا

بکواس وہ جلتی ہے تم سے -- وہ عورت اپنی بیٹی سے
جلتی

ہے عینہ کل کو وہ کہے گی میں تمھارے نام سب لکھ دوں

وہ دماغ خراب عورت ہے جسے صرف پیسے کی لالچ

اور

حوس ہے اور وہ کسی کو بھی خوش نہیں دیکھ سکتی تم

"بیوقوف لڑکی ہو جو اسکی پرواہ کرتی ہو

وہ کافی غصے میں تھا

عینہ چپ سی رہ گئ

یہ جائیداد والی بات تو سچ ہی تھی

مگر۔۔وہ غصہ ہیں اس لیے ایسا کر۔۔

"میں نے تو کبھی اسے تم سے پیار کرتے نہیں دیکھا

وہ غصے سے اسے گھورنے لگا۔۔

عینہ کے پاس کوئ جواب نہیں تھا

اسنے عالیہ کی جانب دیکھا۔۔"عینہ کہاں ہے

جو

۔۔۔خاموش کھڑی تھی اس وقت۔۔۔۔یہاں

دور دور

تک کوئی نہیں تھا

"میں پوچھتا ہوں کہاں ہے عینہ

وہ چلایا اور عالیہ ایکدم خود بھی چیخی

اسفر ایکدم چپ ہو گیا "چلاؤ مت مجھ پر۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

زار ہے اس سب کے پیچھے عینہ نے زار سے نکاح...زار

وہ دانت پیستی بولی اسفر حیران رہ "کیا ہوا ہے

گیا۔۔۔

وہ عالیہ کو دیکھنے لگا "ک۔۔۔کیا

ہاں۔۔۔۔لیکن اب اس کیا کب اور کہاں کیسے

سے کہانی

بہت آگے نکل چکی ہے۔۔۔

اب صرف ایک حل ہے زار کی موت اور عینہ کا

تمھارے

عالیہ بولی۔۔۔ "پاس آنا۔۔۔

تو اسفر نے عالیہ کی جانب دیکھا

کیا تمھیں یہ لگتا ہے کہ میں کوئی عینہ کے پیچھے

دیوانہ ہوں"

وہ جس طرح بولا تھا ایک پل کے لیے عالیہ

حیران ہوئی۔۔۔

اگر ایسا ہی ہے اور تم کوئی گیم کھیل رہی ہو تو ٹھیک

ہے مل کر کھیلتے ہیں مگر۔۔۔ جو جتنا بھی ملے گا۔۔۔

اس میں سے عینہ والا سارا حصہ میرا ہو گا"

اسفر مسکرایا جبکہ عالیہ اسے اپنی عقابی
نظروں

سے دیکھنے لگی۔۔۔

اچانک اسنے اپنے رنگ بدل کر اپنی اصلیت جو واضح
کر دی تھی

"تم چیپ انسان۔۔عینہ کے پیسے کے پیچھے

او ہیلو زیادہ مجھے درس دینے کی ضرورت نہیں۔۔۔
سمجھی تمھارے بارے میں سب جانتا ہوں مما
مجھے

سب بتا چکی ہیں کہ تم نے اپنے پہلے شوہر کو خود
مارا تھا انس سے شادی کے لیے۔۔کیونکہ وہ
غریب

ٹکے کا آدمی تمھارا حسن سہرا نہیں پاتا تھا ورنہ تم

پر لٹا پا تا تھا"

اسفر نے جیسے لمحوں میں اسکے منہ پر اصلیت کھینچ

ماری اور عالیہ کی پیشانی پر پسینے پھوٹ گئے یہ

تیرا بندہ تھا جسے یہ سچ پتہ چلا تھا

اور تم کون سا حسنین کے ساتھ رہنا چاہتی تھی تم نے

جان بوجھ کر اسکو۔۔۔مار دیا۔۔۔

اپنے بچوں کے آگے مظلوم بنی اور انس سے شادی کرلی

مگر سچ تو یہ ہے کہ تمھاری آنکھیں بتاتی ہیں تمھیں

انس شاہ میں بھی دلچسپی نہیں صرف اسکی جیب

میں جب تک نوٹ ہیں تب تک تم

اسکی ہو۔۔کیا میں۔۔۔

وہ دانت نکال کر ہنسا۔۔۔"غلط کہہ رہا ہوں

عالیہ نے ناہید کو گالی دی۔۔ بنا کسی ہچکچاہٹ کے

جبکہ اسفر ہنس دیا۔۔۔۔

کھل کر تمھاری بیٹی سے شادی اس پاگل اور سائیکو

لڑکی سے شادی بس انس شاہ کی وجہ ہی سے تو کر رہا

تھا میں مگر چلو ٹھیک ہے۔۔۔ اب جب تم

جان ہی گئ

ہو تو میرے ساتھ شامل ہو جاؤ۔۔۔ زار کا پتا

صاف کر

کے میں عینہ کو لے اڑوں گا جتنا حصہ عینہ کے پاس آئے

”گا وہ میرا باقی انس شاہ کا تمھارا۔۔

یو باسٹرڈ تم جانتے ہو عینہ کے حصے میں زیادہ آئے

عالیہ اچانک اسکا گریبان جکڑتی چیخی کے “گا

اسفر کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

کیا کر سکتے ہیں یہ میری قسمت ہے۔۔اور تمہاری

قسمت

تمہاری عمر کیطرح بوڑھی ہو چکی ہے۔۔ خیر۔۔اگر تم

اس ڈیل پر آتی ہو تو ٹھیک ورنہ میں یہ ساری

داستان

وہ مسکرایا۔۔ "جا کر انس شاہ کو بتادوں گا

عالیہ۔۔۔نے ضبط سے اسکیطرف دیکھا۔۔۔

"لیکن دوبارہ پلٹ کر اپنی شکل مت دیکھانا

وہ کافی سے زیادہ ضبط کر چکی تھی۔۔۔

"ہاہاہا اوکے کیا اپنی بیٹی کو بھی نہیں دیکھو گی

وہ پوچھنے لگا

اسفر نے شانے اچکائے "پیسہ چیز ہی ایسی ہے

اسنے عالیہ کیطرف دیکھا۔۔ "کرنا کیا ہے

اور۔۔۔۔ عالیہ اسے سارا پلین سمجھانے لگی۔۔۔۔

زارا اسے لے کر گھر اگیا تھا وہ سارے راستے ہی غصے

میں رہا تھا۔۔ عینہ گھبرائی ہوئی تھی۔۔

پتہ نہیں وہ خود کے لیے کیوں نہیں لڑ پاتی تھی۔۔ اسے

اب خود پر غصہ ارہا تھا ساتھ رونا بھی۔۔۔۔

وہ افنین کے پاس اگئی۔۔۔

اسنے افنین کو کچھ نہیں بتایا تھا بس اس سے کچھ

دیر باتیں کیں تو اچھا لگنے لگا اور وقت کا احساس نہ

ہوسکا اور اسے افنین کے پاس زیادہ دیر لگ گئی۔۔

کچھ ہی دیر بعد انس شاہ بھی اگئے تھے۔۔۔

وہ تینوں ہی باتیں کرتے رہے۔۔

نہ جانے کیوں عینہ کو ماننا پڑا۔۔ کہ۔۔ وہ دونوں ایک

ساتھ کافی اچھے لگ رہے تھے۔۔۔

انس شاہ نے "چلو بیٹا رات زیادہ ہو گئی ہے سو جاؤ

کہا

اور عینہ سر ہلا کر اٹھ گئی

درحقیقت اسے کمرے میں جاتے ہوئے خوف آ

رہا تھا۔۔

وہ چپ چاپ سر جھکا کر کمرے میں۔۔۔ اگئی

لاونج کی لائٹس اون تھیں۔۔جب وہ کمرے میں

آئ تو

اتنی کولنگ تھی اے سی کی روم میں ایکدم اسکو

جھرجھری سی اگئ۔۔۔

خوف سے اسکے جسم کے رونگھٹے اٹھ گئے تھے

زار کوئ مووی دیکھ رہا تھا۔۔

وہ اندر آئ اور۔۔۔اسکے پاس بیڈ پر اکر بیٹھ گئ۔۔۔

زار نے توجہ نہیں دی

عینہ کچھ توقف سے بولی۔"آپ ناراض ہیں

زار نے۔۔۔ولیم کم کیا اور اسکیطرف دیکھا

وہ بنا کسی لحاظ کے بولا "ہاں

ایم سوری میں آئندہ خیال رکھوں گی بٹ میں مما

کی

"سامنے نہیں بول پاتی

شیٹ آپ عینہ۔۔۔مجھے یہ تمہاری بزدلی کبھی نہیں

پسند آتی۔۔۔ تمہارے ہاتھ سے کوئی کوئی بھی چیز لے

جائے۔۔ تم کوئی ریسپونس نہیں دیتی"

تمہاری ماں ایک جیلس عورت ہے اور وہ تمہیں نقصان

وہ بھڑکا "پہنچائے گی سمجھی ہو تم

عینہ نے اسکا ہاتھ پکڑا "پلیز آپ غصہ نہ کریں

زار نے اپنے ہاتھ پر اسکا ہاتھ دیکھا۔۔۔

اور گہرہ سانس کھینچا۔۔

میں نیکسٹ ٹائم تمہارے پاس سے اپنی۔۔ دی ہوئی کوئی

"چیز کسی اور کے ہاتھ میں نہ دیکھوں

عینہ کو خود سے نزدیک کرتے ہوئے وہ بولا

اور اسنے سر ہلایا۔۔

"اوکے

وہ مان گئی خوشی تو یہ تھی کہ وہ مان گیا۔۔۔۔ ورنہ

اسے اسکی نارضگی سے بہت ڈر لگتا تھا۔۔۔

زار نے دوبارہ ایل سی ڈی اون کر دی

عینہ بھی دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور اچانک اسے کچھ یاد آیا

اسنے زار کی جانب دیکھا

تو ایک پل دیکھتی رہ گئی

وہ بہت خوبصورت تھا اور جتنا خوبصورت تھا اس

میں

اتنا ہی نخرہ تھا۔۔ اسکی کھڑی ناک اس

دیتی تھی کہ اسکی ناک پر کس طرح۔۔لاڈلے پن کا

نخرہ

بیٹھا ہے۔۔۔جب کے چہرہ۔۔۔عینہ اس وقت

اسکے بازؤں

میں خود کو خوش قسمت تصور کرنے لگی

زار نے بھی اسکیطرف دیکھا۔۔اسے خود کو دیکھتا پا کر

تو عینہ کی نگاہ جھک گئ۔۔۔

وہ میں یہ پوچھنا چاہ رہی تھی جو بھابھی نے سیل

فون

مجھ سے چھین لیا تھا اس میں کوئ اور چیز تو

نہیں ہے

"بٹ ہماری چیٹ تھی

وہ میں بند کر اچکا ہوں وہ صرف ایک کھلونہ رہ

گیا ہے"

عینہ نے چونک کر اسکی طرف دیکھا اور پھر منہ پر ہاتھ

رکھے ہنسنے لگی

زار کو بھی ہنسی آ گئی

وہ آہستگی سے بولی "آپ کافی تیز ہیں

زار نے اسے دھکیل کر تکیے پر پٹخہ "بے شرم بھی

عینہ مسکرا کر اسکی جانب دیکھ رہی تھی

وہ اسے یاد دلانے لگی "آپکی مووی رہ جائے گی

فور گیٹ اٹ"

اسنے اہستگی سے اسکے کان کے نزدیک کہا اور عینہ کو

اپنے محبت بھرے حصار میں قید کر لیا۔۔۔

--------------------------.......

صبح صبح عالیہ کے چلانے کی آواز پر زار کی آنکھ

کھولی تو۔۔اسنے پریشانی سے کانپتی عینہ کو پہلے

دیکھا اور اسکے بعد عالیہ کی آواز کو پہچان لیا۔

اسنے نفرت بھری ایک سانس کھینچی

وہ۔۔۔ بھڑکا۔۔ "یہ پاگل عورت کیوں آئ ہے

و۔۔وہ بابا سے لڑ رہیں ہیں کہ انھوں نے۔۔۔مجھے اپنے ساتھ

عینہ نے پریشانی سے بتایا رونے کو "لے جانا تھا

الگ ہو

رہی تھی وہ۔۔۔

اچھا اب تم تو رونا تو بند کرو منہ اٹھاؤ تو رونے لگتی

وہ اسے گھورتا ہوا اپنی شرٹ پہنتا اٹھا اور اپنے "ہو

سلیپرز پہن کر وہ۔۔روم کا دروازہ کھول گیا۔۔

وہ جانتا تھا اسکے جائے بنا مسلہ کشمیر حل

نہیں ہونا

تھا

وہ وہ دیکھیں اگیا پوچھیں اس سے کس لیے لے کر آیا

عالیہ چیخیں "ہے میری بیٹی کو اپنے ساتھ

زار نے باپ کو دیکھا کر ماتھے پر کئی بل تھے انکا چہرہ

بتا رہا تھا اس وقت عالیہ سے کتنے

عاجز ائے ہوئے تھے اور زار تو یہ ہی چاہتا تھا کہ

انس

شاہ عاجز آئیں اس عورت سے اور اسے نکال باہر

کریں۔۔۔

"زار تم عینہ کو لے آئے تھے رات

انس شاہ نے تحمل سے پوچھا

وہ انجان بنتا بولا "جی کوئ مسلہ ہے

زار میں نے کہا تھا نہ کہ عالیہ کے ساتھ

اسے رہنے دو۔۔

ڈیڈ عینہ میری بیوی ہے یہ گھر کی میڈ جس پر

سب

وہ زرا غصے سے بولا "فیصلہ کریں گے سوائے میرے

"لیکن عالیہ اسکی ماں۔۔۔ہے

ڈیڈ پلیز۔۔ میں آپکی زندگی سے اس عورت کو نکال

وہ پوچھنے لگا "پاپا ہوں

نہیں نہ تو پھر اس کا یہ آپکا یہ کسی کا بھی کوئ حق

ہاں یہ ماں ہے اسکی جس دن مجھے لگے گا اسکا رویہ

ماؤں والا تو۔۔۔ اتنا بھی ظالم نہیں ہوں لیکن جب

تک

نہیں لگتا مجھے ایک ٹکے کا بھی اس پر بھروسہ نہیں

"آیئنی ویز۔۔۔ میں اور مما اور عینہ جا رہے ہیں۔۔۔

اسنے بتایا اور پیچھے مڑ گیا عینہ سہمی نظروں سے ماں

کی جانب دیکھ رہی تھی جو اسے ایسے دیکھ رہی تھی

جیسے۔۔۔۔ چیل کی نظروں ہوں۔۔

زار نے اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھا اور اسے اندر کھینچ لیا

اور دروازہ بند کر دیا۔۔

"اب بھی تمھیں کچھ کہنا ہے

انس نے عالیہ کیطرف دیکھا

"آپ کا بیٹا ہے آپ نے حمایت ہی لینی ہے

عالیہ بھڑک کر۔۔۔

کمرے میں جانے لگی انس شاہ نفی میں

سر ہلاتے افین

کے روم کیطرف بڑھے

اب آپ کہاں جارہے ہیں یہ کون سا اصول

ہے جو آپ اس

عالیہ چیخی۔۔ "کے کمرے میں جانے لگے ہیں

انس شاہ بھڑک کر مڑے

"مجھے تمھاری آواز نہ آئے اب

وہ چیخے اور پہلے بار اتنا واضح غصہ کیا تھا انھوں نے

"اسپر کمرے میں دفع ہو جاؤ۔۔۔

وہ انگلی سے اشارے سے اسے جانے کا کہنے لگے۔۔۔اور

خود

اس سے پہلے مڑ گئے جبکہ عالیہ آنکھیں

پھاڑے انس شاہ

کو دیکھ رہی تھی

وہ انکے جانے کے بعد کمرے میں آئی اسے لگا کہ

اس پر کسی

نے تیزاب ڈال دیا ہو یہ بڈھا سمجھتا کیا ہے خود

کو۔۔۔۔

وہ۔۔بیڈ پر بیٹھ گئیں۔

اسفر ٹھیک کہتا ہے اسکو بھی مار دوں تاکہ جائیداد

اور

عینہ کا مسلہ جلد حل ہو یہ زندہ رہا تو۔۔میرے ہر کام

کے نیچ رہے گا اور مجھے نہیں لگتا گھی سیدھی انگلی

سے نکلے گا"

انتقامی جزبوں کو سوچتے وہ بہت آگے بڑھ گئ تھی۔۔

کہ انس شاہ کی بھی دشمن ہو گئ۔۔۔اسنے سوچ لیا

تھا

کہ اب اسے اپنی مہم پر اجانا چاہیے۔۔۔اور اچھا ہے زار

چلا جائے گا پیچھے وہ اور انس شاہ ہو گے۔۔اور اسکے

لیے آسانی ہو گی وہ مسکراا اٹھی

ان سب نے مل کر ناشتہ کیا تو ابھی ناشتہ ہی کر رہے

تھے کہ صدام اور حیا آ گئے۔۔۔

دونوں نے سب سے سلام کیا عینہ تو خوشی سے اٹھی

اور۔۔ بھائی سے اور حیا سے ملی۔۔

عالیہ بھی ناشتہ کررہی تھی عالیہ بھی ملی۔۔۔

اور سب ناشتے پر بیٹھ گئے۔۔۔

"تمھارا خاندان۔۔ کافی بھوکا ہے

زار نے عینہ کے گلاس میں جوس ڈالتے ہوئے کہا اور

ایسے

کے۔۔ عینہ ایکدم چونک کر سب کو دیکھنے لگی۔۔۔

زار نے فوک سے انڈا کھایا۔۔ اور عینہ کی جانب

فوک

بھڑایا۔۔

وہ ہچکچا گئی "میں کھا لیتی ہوں

وہ کہاں لحاظ "میرے ہاتھ سے کوئی تکلیف ہے

رکھتا تھا

عینہ نے معذرت کرتے لے لیا جبکہ اسکا "سوری

چہرہ

سرخ الگ ہو گیا تھا۔۔

زار نے عینہ کو ناشتہ کرایا اور بنا صدام کو دیکھے وہ

اٹھ گیا

اسنے کہا۔۔ اور ابھی "ڈیڈ میں آفس جارہا ہوں۔۔

وہ۔۔۔

مڑتا کہ عالیہ کا فون بجنے لگا اسے کوئی کنسرن نہیں

تھا

مگر بے ساختہ اسکی نظر اسفر نام پر گئی۔۔۔

اور وہ وہاں سے۔۔۔ ہٹ گیا

عینہ بھی ایکسکیوز کرتی زار کے پیچھے اگئ

اور زار کا دماغ فلحال عینہ کیطرف نہیں تھا اسے۔۔ نہ

جانے کیوں۔۔ عالیہ کے پاس اسفر کی کال آنا کچھ

اچھا

نہیں لگ رہا تھا حالانکہ اسکا اس بات سے کچھ

خاص

تعلق نہیں تھا۔۔

"شام کی ٹیکٹس ہیں مما کی پیکینگ کر دینا اور۔۔۔

وہ کچھ کہتا کے اسکا بھی سیل فون بجنے لگا اسنے

اٹینڈ کی

اوکے تھنکیو دوسرے فرد کو یہ کہا اور۔۔ وہ

مسکرایا

عینہ کو دیکھ کر۔۔۔

عینہ سمجھ نہیں سکی۔۔ "کیا ہوا

زار نے اپنے گلے سے ٹائی کھینچی اور۔۔عینہ کو موڑ کر

اسکی آنکھوں پر باندھ دی۔

وہ ہنستی ہوئی حیران تھی "زار

"کم مائے لو۔۔۔۔

وہ اہستگی سے بولا اور اسنے۔۔۔عینہ کو پکڑ کر باہر کی

راہ لی انکے نکلتے ہی سب نے انکیطرف دیکھا تھا۔۔۔

زار عینہ کو لے کر لاونج سے نکلا اور۔۔پارکینگ سے گاڑی۔۔۔

ڈرائیور کے کر اسکے سامنے اگیا

عینہ نے زار کا ہاتھ پکڑ لیا گاڑی کی آواز سن کر دل زور

سے دھڑکا تھا اور خوشی سے اسکے قدم زمین سے

اٹھنے

لگے یعنی وہ کودنے لگی تھی زار نے اسکی ایکسائیٹمنٹ

پر اپنا قہقہہ روکا اور اسکی آنکھوں پر سے ٹائی ہٹائی تو

عینہ کی چیخ نکل گئی۔۔۔

یہاں اسکا فیورٹ کلر تھا بلیک کلر کی۔۔
سپورٹس کار تھی

ہاں یہ بہت مہنگی تھی ایسی گاڑی تو زار بھی استعمال

نہیں کرتا تھا

اسنے پوچھا "کیسی لگی

ب۔۔۔بہت بہت بہت بہت اچھی۔۔زار
مجھے تو یقین

ہی نہیں ارہا کیا یہ واقعی میرے لیے ہے یہ اپنے

میرے لیے

لی ہے وہ خوشی کے مارے بے یقین ہونے لگی

"ہاہاوہ ہنس دیا صرف تمہارے لیے

اسنے کہا تو عینہ بنا کسی کا لحاظ کیے اسکے گلے سے

لگ گئ۔۔اسکی گردن میں بازو سختی سے ڈالے وہ اسکے

سینے سے چپک گئ تھی زر اایکدم سٹپٹایا کیونکہ سب

گھروالے پیچھے اکھٹرے ہوئے تھے۔۔۔

زارنے گھور کر اسکیطرف دیکھا "عینہ

وہ بے حد خوش تھی "تھنکیو تھنکیو تھنکیو

"اچھا ٹھیک ہے مجھ سے الگ ہو سب دیکھ رہے ہیں

زار بولا تو عینہ کرنٹ کھا کر دور ہوئ اور پھر بے

ساختہ

کنفیوز ہو گئ۔۔۔

"واؤ۔۔ یہ افنین تھی جو مسکرا کر اتری

"بہت پیاری گاڑی ہے

وہ بیٹے اور بہو کو دیکھنے لگی جو شرم کے مارے اب

کہیں چھپ جانا چاہتی تھی زار کا اسکو دیکھ کر ۔۔

قہقہہ نکلا تھا۔۔۔

انس شاہ نے بھی تعریف کی اور اسی طرح صدام

اور

حیا نے بھی۔۔۔ عالیہ نے بھی مگر کسی کو بھی اسکی

تعریف کی ضرورت نہیں تھی اور وہ جلے پاؤں کی بلی

کیطرح بھڑک کر چلی گئ۔۔۔۔

سب زار اور عینہ کو مبارک بعد دے رہے تھے عینہ

بہت

خوش تھی زار نے سب کی توجہ ادھر ادھر دیکھ کر

اسے

ایک خوبصورت ونک دی تھی۔۔

عینہ ایکدم سٹپٹائی۔۔۔

اب تمھیں بھی کچھ خاص اور کچھ بہت بڑا دینا ہوگا

زارا اسکے کان کے نزدیک جھکا۔۔۔ "مجھے

اور جلدی سے دور ہو گیا۔۔

عینہ نے اسکیطرف دیکھا شرم سے چہرہ لال ٹماٹر جو

گیا

تھا۔۔زار مسکرا کر۔۔۔دوبارہ روم میں اگیا کیونکہ اسے

کچھ فائلز اٹھانی تھی اور پھر وہ باہر سے ہی آفس چلا

جاتا۔

ہاں میں۔۔۔ان سب کے جانے کے انتظار میں

ہوں پہلے

بڑی مچھلی راستے سے ہٹ جائے تا کہ ۔۔۔ میرے
لیے

معملات کو سنبھالنا آسان ہو جائے ۔۔ یہ بڑھی
مچھلی اب

میرے کسی کام کی نہیں اسے اپنی اولاد اور بدصورت

بیوی کی یاد دوبارہ آنے لگی ہے ۔۔ اور جو عالیہ کو اگنور

کر دے ۔۔۔ اسکا انجام حسنین جیسا ہی ہو گا"

اسنے غصے سے کہہ کر فون بند کر دیا اور ۔۔ بنا پلٹے وہ

کمرے میں جانے لگی زارا اپنی جگہ تھم گیا تھا
وہ اسکی

باتوں کو سن چکا تھا اور سمجھنے کی ضرورت تو نہیں

تھی کیونکہ بات چیت صاف تھی

مگر حسنین کے ساتھ۔۔۔ حسنین کا انجام ان باتوں کا

کیا

مطلب تھا وہ ایکدم چکنا ہوا تھا اسے اب گڑبڑ کا

احساس

ہوا تھا وہ بھی شدید۔۔۔اور۔۔۔وہ انھیں سوچوں میں

کمرے سے فائلز اٹھا کر۔۔۔باہر نکل گیا تب

تک اسکے کتے

بھی آگئے تھے اسنے کچھ خاص خوشی کا اظہار نہیں کیا

کیونکہ وہ عالیہ کی باتوں میں بری طرح الجھا ہوا

تھا۔۔۔

اور وہ۔۔ڈیڈ کو بائے کہہ کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

دوسری طرف دماغ سن سارہ گیا تھا۔۔

عالیہ اسکے باپ

کو راستے سے ہٹانا چاہتی ہے۔۔۔اور اسکا انجام

حنین

جیسا ہو گا یہ ساری باتیں اسکے دماغ کو بری طرح

الجھا

رہیں تھیں

میں پاگل نہیں ہوں تم دونوں مل کر مجھے پاگل کرنا

چاہتے ہو یہ بھی۔۔۔ تمھیں بچہ نہیں دے سکتی

صدام یہ

بھی بچہ نہیں دے گی تمھیں جو سلوک تم میرے

ساتھ

"کر رہے ہو

حیا اور صدام واپس لوٹے تو نتاشہ چیخنے لگی تھی

اسکی ماں کینیڈا چلی گئ تھی تبھی وہ یہاں پڑی تھی

ورنہ نتاشہ یہاں ایک منٹ بھی نہ رہتی اور

صدام اور حیا

کو روز بروز ایک دوسرے کے نزدیک آتے دیکھ اسکا

دم

نکل رہا تھا اور وہ عجیب حرکات پر اتر چکی تھی وہ

چیخ رہی تھی چلا رہی تھی۔۔ اور یہ تو روز کا ہی تھا۔۔

حیا نے صدام کیطرف دیکھا

وہ بولی "آپ اسکے پاس چلی جائیں

صدام نے کہا اور اسکے روم میں آگیا حیا اور "ہمم

صدام

عینہ کے روم میں ٹھہرے ہوئے تھے

صدام نے پوچھا۔۔۔ "کیا ہوا ہے تمھیں

تم تم صدام۔۔۔ تم مجھے اس گھر میں اکیلا چھوڑ کر

نتاشہ کو شدید بخار تھا صدام نے اسکا "کیوں گئے

بخار

چیک کیا۔

صدام میں تمھیں بہت پیار کرتی ہوں یہ حیا

اسنے یہ

"سب کیا ہے۔۔۔ میں

"کیسی فضول باتیں کر رہی ہو

صدام اسکی بکواس پر۔۔ اسے دور دھکیل گیا جو کچھ

بھی ہوا تھا سب صدام کی آنکھوں کے سامنے تھا

حیا

البتہ اسے خوفزدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی اور پیچھلے

دو ہفتوں سے وہ نتاشہ کی حرکات نوٹ کر رہی تھی جو

دن بادن خطرناک ہو رہیں تھیں۔۔ حیا تو صدام

کے نکلتے

ہی وہاں سے چلی گئی۔۔۔

مگر اسنے نوٹ کیا تھا دروازہ بجتا رہتا تھا۔۔۔۔

جبکہ دروازہ کھلا تھا

وہ ڈرتے ڈرتے بولی "کیا ان میں آسیب آ گئے ہیں

"دماغ خراب ہو چکا ہے تمھارا

صدام نے اسے ڈپٹ دیا

یہ سب ڈرامہ تھا صدام کی توجہ حاصل

کرنے کے لیے

وہ باخوبی جانتا تھا مگر جب اسنے یہاں یہ کرنا

تھا تو

دوسری شادی کا کیوں خیال آیا تھا۔۔

زار افنین اور عینہ اسلام آباد کے لیے نکل رہے تھے

انس نے ان سب کو مسکرا کر الوداع کہا عالیہ بھی

کھڑی تھی مگر اسنے زیادہ۔۔ بھاؤ نہیں دیا کسی کو۔۔۔

اور کسی اور کو بھی اسکی ضرورت نہیں تھی سوائے

عینہ کے وہ ماں کیطرف بڑھی۔۔ عالیہ نے

سرسری سے

انداز میں اس سے مل کر اپنے کمرے کی راہ لے لی

اور۔۔۔

زار کی گاڑی میں وہ سب۔۔۔ ائیرپورٹ کے لیے

نکل گئے۔۔

"میں پہلی بار ائیرپورٹ کا سفر کروں گی زار

وہ ایکسائٹیڈ سی تھی

زار بس مسکرایا تھا دماغ تو وہیں لگا ہوا تھا۔۔۔ پیچھے

وہ لوگ ائیر پورٹ پر آئے۔۔ تو وہاں صرف افنین کی

ٹکٹس تھیں۔۔ اسنے ماں کے ہاتھ میں دے دی۔۔

افنین حیرانگی سے پوچھنے لگی۔۔۔ "تم دونوں

مما آپ جائیں۔۔۔ میں نہیں جا رہا اگر عینہ کو لے کر

جانا چاہتی ہیں تو لے جائیں مجھے ڈیڈ کے ساتھ رہنا

چاہیے عالیہ بھروسے کے لائق نہیں ہے۔۔"

وہ بولا افنین نے بیٹے کیطرف دیکھا ہاں وہ اپنے باپ

سے بہت محبت کرتا تھا اور وہ۔۔ انھیں کسی صورت

کھونا نہیں چاہتا تھا

"م۔۔ میں بھی اپکے ساتھ چلوں گی

عینہ کو اسکی یہ بات اچھی نہیں لگی تھی تبھی

وہ بولی۔۔

انداز میں ناگواری تھی دونوں ماں بیٹے نے محسوس

کی تھی....

افنین ہلکا سا "ٹھیک ہے تم دونوں مت جاؤ

مسکرائی۔۔۔

وہ ماں سے ملا۔۔ "آپ خیال سے رہنا

"ہاں میں رہوں گی تم اپنے ڈیڈ کا خیال رکھنا

افنین بولی تو عینہ ملی اور عینہ کے سر پر ہاتھ رکھ

افنین کی فلائیٹ کا ٹائم ہو گیا تو وہ۔۔ ان دونوں کو

الوداع کہہ کر چلی گئ زار پلٹ گیا۔۔ اور کسی کو کال

ملانے لگا عینہ اسکی جانب دیکھ رہی تھی اس سے

سوال کرنا چاہتی تھی کہ اسنے ایڈی بات کیوں کی اس

کی ماں کے متعلق۔۔۔۔

ہاں میں گھر نہیں آؤں گا جو کام میں نے تمھیں کہا

ہے

وہ کسی سے پوچھنے لگا۔۔ "تم نے کر دیا

"اوکے۔۔ لیکن بہت احتیاط سے۔۔

اسنے کہا اور فون بند کر دیا۔۔۔

عینہ نے جاننا چاہا۔۔ "ہم گھر نہیں جائیں گے

زار نے جواب دیا اور گاڑی میں بیٹھا "نہیں

وہ پوچھنے لگی۔۔۔ "مگر کیوں

پتہ نہیں۔۔۔ زیادہ سوال مت کرو تمھیں حیا کے

"رکنا ہے کچھ دن تو اپنے بھائی کے گھر چلی جاؤ

وہ سنجیدگی سے بولا

زار آپ کیسی باتیں کر رہیں ہیں مجھے کہیں نہیں جانا

اور آپ کیا سوچ رہے ہیں کیا کرنے کے ارادے ہیں

آپکے"

وہ زرا غصے سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

زار نے اسکی جانب دیکھا۔۔۔۔

کس بات پر غصہ آرہا ہے تمھیں اگر تمھیں مما کے

ساتھ جانا تھا تو چلی جاتی میں نے تو تمھیں نہیں

روکا تھا" وہ بولا

میں ان کے ساتھ جانے کی بات نہیں کر رہی

آپ مما

اسکی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ زارنے ایکدم

گاڑی روکی اور۔۔عینہ کا بازو سختی سے جکڑ لیا۔۔۔

میں اپنے ماں باپ کے بارے میں کمپرومائز کا

سوچوں گا

بھی نہیں یہ تم بہتر جانتی ہو اور ناجائز میں کسی

بھی

معاملے میں ٹانگ نہیں اڑاتا تو اپنی چیپ ماں کی

حمایت

وہ بھڑکا "کرنا بند کرو میرے سامنے

آپ کے لیے آپکے ماں باپ کی عزت ہے بس

میری کوئی

عزت ہے میری ماں میرے بھائی کی کوئی

عزت نہیں ہے

آپ ان کیطرف دیکھنا بھی اپنی توہین سمجھتے ہیں۔۔

وہ غصے سے اسے دیکھنے لگا "ہاں سمجھتا ہوں

سمجھتا ہوں کیونکہ تمھاری ماں اس جگہ پر ناگ بن

کر بیٹھی ہے جہاں میری ماں کو ہونا چاہیے تھا اور

تمھارا بھائی ایک بے حس۔۔۔اور بے عزت

انسان ہے جسے

۔۔۔یہ فرق نہیں پڑتا کہ اسکی ماں نے اس

عمر میں اس

کو چھوڑ کر دوسری شادی رچالی۔۔۔

زاروہ شادی آپکے ڈیڈ اور میری مما کی پسند سے ہوئی تھی

"

مجھے جیتنے کی ضرورت نہیں جانتا ہوں یہ سب

میں۔۔۔"

اسنے سر جھٹکا اور گاڑی دوبارہ سٹارٹ کی

اگر اس بار جو بھی میں نہیں جانتی آپ کیا سوچ

رہے ہیں

جو بھی آپ سوچ رہے ہیں لیکن مما غلط ثابت

نہیں ہوئی

تو۔۔۔ ہمارے درمیان معاہدہ ہوگا اور مجھے اسی معاہدے

وہ ہمت کرتی بول گئی۔۔۔ تھی۔۔ "کے ساتھ رہنا ہے

زار۔۔ کی گرفت سٹیرنگ پر سخت ہوئی۔۔۔۔

اور اگر پھر سے تمھاری ماں غلط ثابت ہوئی۔۔۔۔۔

وہ اسکیطرف دیکھنے لگا "تو۔۔۔

ڈیڈ کے معاملے میں وہ کبھی غلط ثابت نہیں ہوں گی

وہ ان سے محبت کرتی ہیں اور محبت میں انسان وہ

عینہ باہر دیکھنے لگی

زار نے گاڑی کو یوٹرن لیا اور صدام کے گھر کے سامنے

گاڑی روک دی

عینہ زار کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولا تھا غصے سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا

عینہ کو رونا آگیا۔۔۔

وہ اسکی تمام باتیں مانے تو وہ اسکے ساتھ خوش رہے

گا اور جب وہ اپنی ماں کے حق میں کچھ بولتی تھی

تب وہ ایسا اجنبی ہو جاتا تھا جیسے اسکے بارے میں

کچھ نہیں جانتا ہو۔

معاہدہ یہ ہی ہے میں غلط ثابت ہوا۔۔ تو ہمیں

ایک ساتھ

رہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ساری زندگی تو یہ ہی ہو

گا پھر۔۔اور اگر تم ثابت ہوئ تو میرا غصہ مجھے پاگل کر

کے رکھے گا۔۔"

وہ بولا اسکیطرف دیکھ بھی نہیں رہا تھا

میری محبت کی اہمیت بس اتنی ہی تھی آپکی نظر

میں"

عینہ کی آواز بھیگ گئ۔۔

میری محبت پر بھی تو تمھاری ماں کی محبت بیٹھی ہے

۔۔۔جس دن اچھے برے میں تمیز آجائے اس

دن بتا دینا

وہ بولا۔۔"مجھے

عینہ نے آنسو صاف کیے اور باہر نکل گئ اور زار نے ایک

وہ جا چکا تھا عینہ وہیں کھڑی آنسو روکتی رہ گئی۔۔۔۔

وہ پلٹی۔۔۔اور دعا گو تھی صدام اندر نہ ہو۔۔۔

وہ اندر آئی تو گھر میں کوئی نہیں تھا گرمی زرا زیادہ تھی

وہ۔۔۔۔

اپنے روم کیطرف چل دی

حیا نے شاید اسے دیکھ لیا تھا عینہ حیا "ارے عینہ کے

گلے لگ گئی۔۔۔

اور اس سے تو وہ کچھ چھپاتی نہیں تھی وہ بولی تو۔۔۔۔

حیا چپ سی رہ گئی۔۔۔۔

اور پیچھے سے ہنسنے کی آواز پر دونوں ایکدم مڑی تھی۔۔۔

آیا تمھیں مزاہ آئی تمھیں تمھاری اوقات یاد کے کہاں

اور کہاں تم۔۔۔

یہ اسں تمھاری دوست کو بھی اچ جائے گا جو یہ سمجھ

رہی ہے میرا شوہر اسکا شوہر ہو چکا ہے"

نتاشہ چیخی تو۔۔۔ دونوں اسکی جانب دیکھنے لگی۔۔۔

حیا کو اس سے بحث نہیں کرنی تھی وہ یہ ہی تو

نوٹ

کرتی رہتی تھی کہ۔۔۔ وہ۔۔۔ آخر بحث کیوں نہیں کرتی

حیا نے عینہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنی امی کے گھر لے آئی۔۔۔

عینہ تم عالیہ آنٹی کو جانتی ہو

مگر یہ سچ نہیں کہ وہ ہر بار غلط ہوں اور وہ ڈیڈ کے

معاملے میں انسکیور ہو رہے ہے وہ ان سے جتنی محبت

کرتی ہیں۔ اور وہ کیا سوچے بیٹھے ہیں اور۔۔۔

وہ مجھے چھوڑ دینے کی بات کر رہے تھے آج۔۔۔

تم جانتی ہو وہ عینہ زارا اپنے والدین کے لیے بہت

پوزیسیو ہے۔

وہ بولی۔۔

تو کیا میں اپنی ماں کے لیے نہیں ہو سکتی۔۔

ہو سکتی وہ مگر اس صورت میں جب تمھیں

پتہ وہ

تمھاری ماں کیا ہے تم جانتے بوجھتے۔۔انکھیں بند

کرتی

ہو خیر اب رونے کی ضرورت نہیں یہ تو سچ ہے وہ

آدمی

تمھارے بنا ایک پل نہیں رہ سکتا تو تم آرام سے رہو خود

حیا مسکرائی۔۔۔ "ہی چل کر آجائے گا

ضد پر سجائے تو ساری زندگی بھی اکیلا رہ سکتا ہے"

عینہ زار کو مناتی تھی تبھی بولی

"اچھا سوچو۔۔۔اوکے

اسکے پیار سے گال تھپتھپایا اسکا اور اسکے لیے کچھ

کھانے کو لینے چلی گئ۔۔۔

عینہ نے اپنی بھیگی آنکھیں صاف کیں۔۔۔

____

زار نے گھر میں جگہ جگہ ہیڈن کیمرے لگوا

دیے تھے

وہ نہیں چاہتا تھا کہ۔۔۔عالیہ کو پتہ چلے اور

اسی لیے

وہ اس بار عالیہ کو رنگے ہاتھوں پکڑا چاہتا تھا تا کہ

اس

کی بیٹی اور اسکے باپ کے سامنے اس عورت کی

اصلیت

کھلے مگر سوال یہ تھا حسنین کے ساتھ ایسا کیا ہوا

تھا

جو وہ ذکر کر رہی تھی۔۔

اس بارے میں اس کے بچے نہیں جانتے ورنہ

عینہ کبھی

بھی اس ذکر کو زار سے کیے بنا نہیں چھوڑتی

وہ جاننا چاہتا تھا یہ حسنین کا کیا کیا تھا۔۔

اور کس قسم کی عورت تھی وہ سوچنے لگا تھا۔

وہ اپنے آفس کے روم میں تھا اس وقت۔۔۔

اور بیڈ پر لیٹا یہ ہی سوچ رہا تھا اسکے لیپ ٹاپ پر گھر

کی صورتحال چل رہی تھی عالیہ اس وقت سو رہی تھی

زار کو تو ایک منٹ کے لیے اسکا وجود برداشت نہیں تھا

پھر بھلا وہ اتنی دیر اسے بیٹھ کر کیوں دیکھتا نگاہ ہٹا

کر اسنے سوچ و بچار پر توجہ دی۔

اور اچانک ایک عورت کا جھپاکا سا ہوا اور اسکا انداز

تھا کہ وہاں سے کچھ نہ کچھ جاننے کو مل جائے گا۔۔

وہ ایکدم اٹھ کر بیٹھا۔۔ تو سکرین پر۔۔ عالیہ دوبارہ فون

پر کسی سے بات کرتی دیکھائی دی وہ اسفر سے ہی کر

رہی ہو گی۔۔۔

اسنے سوچا اور۔۔اور اسکے بعد اسنے سیل فون

پھینک

دیا اور وہ پھر سے۔۔۔۔سو گئ

اور زارا اٹھا۔۔۔اور۔۔اب اس کھوج میں نکل گیا

تھا کہ

حسنین کا قصہ کیا ہے۔۔۔

وہ دوبارہ ایک بار پھر سے پندرہ منٹ میں عینہ کے

دروازے

کے سامنے تھا۔۔۔

اگر اندر عینہ ہوئ تو وہ کیا جواب دے گا وہ نہیں جانتا

تھا اسنے دروازہ بجایا۔۔۔اور دروازہ کھلا۔۔تو سامنے

نتاشہ

تھی تو یہ ہی شکار تھا اسکا۔۔۔

اسنے نتاشہ کو دیکھا پیچھے کوئی نہیں تھا نتاشہ اسے

دیکھ کر مسکرائی

زار۔۔۔ نے گہرہ سانس بھرا۔۔۔

"تمھارے پاس وقت ہے تو میرے ساتھ چلو

وہ اپنے مخصوص لہجے میں بولا۔۔

نتاشہ کو تو غش پڑنے لگے وہ اس سے بات کر رہا تھا

واقعی اس سے۔۔۔۔

تو تمھیں کیا میری شکل میں اپنی بیوی دیکھائی دے

رہی

"ہے جو مجھ سے ایسے بات کر رہے ہو

اسکا پاگل پن ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔ اور وہ خوش تھی۔۔۔

اسنے اپنے بال سنوارے۔۔۔۔

"میں کسی کی شکل میں کسی کو نہیں دیکھتا

وہ کہہ کر پلٹ گیا اور نتاشہ جلدی سے۔۔وہاں سے

باہر

نکلی تبھی حیا اور عینہ بھی دوبارہ گھر آنے لیے نکلی

تھیں اور عینہ ساکت رہ گی یہ منظر دیکھ کر دھچکا تو

حیا کو بھی لگا تھا۔۔۔۔دوسری طرف نتاشہ کی

اتراہٹ

دیکھنے لائق تھی وہ اتراتی ہوئی۔۔۔۔۔اسکی گاڑی میں

سوار ہوئی اور زار نے عینہ کی بے یقین نظروں سے نگاہ

چرا کر گاڑی

پیچھے موڑ لی

گئ تھی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نتاشہ مسکرائ "خیریت ہے یہ بدلنے کا پلین ہے

ہاں بور ہو گیا ہوں اس سے۔۔ ہر وقت کا رونا دھونا ہر

وقت میسنی بنی رہتی ہے۔۔ مجھے لگا میں نے فیصلے

وہ مصنوعی مسکرایا "میں جلدی کر دی

تو نتاشہ ہنس دی

ہاں جلدی تو تم نے کر دی مگر کوئ نہیں وقت ہاتھ سے

تو نہیں گیا۔۔ تم چاہو تو اب بھی بہت کچھ ہو سکتا

ہے"

نتاشہ نے زار کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا زار نے اپنے ہاتھ کی

طرف دیکھا پھر اسکی طرف دیکھا اور۔۔ پھر

۔۔۔ وہ سامنے

دیکھنے لگا۔۔۔

نتاشہ تو پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔۔

اسے لگ رہا تھا وہ ہواؤں میں ہے جو اسنے چاہی تھی

چیز

وہ خود چل کر اسکے سامنے اگئ۔۔۔

نتاشہ نے پوچھا "تو ہم کہاں جا رہے ہیں

زار بے زار تھا مگر واضح نہیں کرنا "جہاں تم کہو

چاہتا

تھا۔۔۔۔۔

نتاشہ کھل کر ہنسی۔۔۔۔

ام ام اب میں تمھیں کسی ہوٹل کے جانے کا تو نہیں

کہہ

وہ بولی تو۔۔زار نے اسکی طرف دیکھا اور نتاشہ "سکتی

بے ہنگم ہنس رہی تھی یہ بہت مشکل تھا زار کے لیے

نتاشہ کو برداشت کرنا۔۔۔

"ایک بات بتاؤ صدام اگر ہمارے بیچ آگیا تو

زار نے سوالات شروع کیے

اسکی اتنی اوقات نہیں وہ حیا کے پیچھے پاگل ہو رہا ہے

۔۔اور ٹھیک ہے رہے اسکے پیچھے پاگل نتاشہ نہیں

جانتی

تھی ڈیش بورڈ کر رکھا فون سب ریکارڈ کر رہا ہے۔۔

گڈ ایسی ہی بریو اور بولڈ لڑکیاں مجھے پسند ہیں عینہ

تو نتاشہ پھر سے ہنس دی۔۔۔

تو تمھاری دشمنی عالیہ سے ختم ہو گئ۔

نتاشہ کو بھی خیال آیا زار مسکرایا وہ اسکا کام آسان

کر رہی تھی

وہ بولا۔۔۔۔نتاشہ نے سر ہلایا "نہیں

اور میں چاہتا ہوں جسے میں دشمن سمجھو تم بھی

اسے

دشمن سمجھو عینہ کیطرح اسکی حمایت مت کرو

۔۔۔

میں کیوں کروں گی اسکی حمایت سخت زہر لگتی ہے

نتاشہ بھڑکی "مجھے۔۔وہ عورت۔۔

زار نے بے ساختہ پوچھا نتاشہ اسے دیکھنے لگی "کیوں

۔۔۔۔

میرا مطلب ۔۔

میرے پاس وجہ ہے وہ میری ماں کی جگہ پر

کیوں آئی

زار پوچھنے لگا ”تمھارے پاس کیا وجہ ہے

“بنا وجہ کے بھی کچھ لوگ برے لگتے ۔۔۔ ہیں ۔۔۔

وہ سر جھٹک کر بولی

زرا چپ ہو گیا ۔۔

نتاشہ نے اسکے بازو میں بازو ڈالا ۔۔

زار نے مٹھیاں بھینچ لیں

وہ بولی ”مجھے تو یہ وہی خواب لگ رہا ہے

اسنے ”بعض خواب حقیقت ہونے کے لیے ہوتے ہیں

کہا تو

نتاشہ مسکرائی

اسنے گھیرہ سانس لیا "واقعی

نتاشہ پوچھنے لگی زار نے "تم عینہ کو کب طلاق دو گے

چونک کر اسکو دیکھا

نتاشہ بھی اسی کیطرف دیکھ رہی تھی

وہ بولا "اسے چھوڑنا ضروری تو نہیں

ہے ضروری میں کسی دوسری عورت کو تمھاری زندگی

میں

"برداشت نہیں کروں گی کہ تم کسی کے ناز نخرے اٹھاؤ

وہ سر جھٹک کر بولی تو۔۔۔

زار نے گھیرہ سانس بھرا

وہ بس اتنا ہی بولا۔۔ "چھوڑ دوں گا

اور گاڑی ایک ریسٹورنٹ کے سامنے رو کی

دونوں بیٹھ گئے اور زار نے اسے کھانا آرڈر کرنے کو کہا

نتاشہ خوشی سے پھولے نہ سمائی جبکہ زار موبائل پر سی

سی ٹی وی دیکھنے لگا عالیہ اب بھی سو رہی تھی

زار نے نتاشہ کیطرف دیکھا

وہ پوچھنے لگا "تم ڈرنک کرتی ہو

نتاشہ نے حیرانگی سے دیکھا

وہ بولی "نہیں

"مگر مجھے مزہ کرنے والی لڑکیاں پسند ہیں

وہ آنکھ دبا کر بولا۔۔ یہ سب ریکارڈ ہو رہا تھا

وہ مسکرائی "تو میں تمھارے لئے نشہ بھی کروں گی

دی گریٹ۔۔

زار اٹھا اور دونوں کے لیے بئیر کے کین اسنے بائے کیے

نتاشہ کے لیے یہ فرسٹ ٹائم تھا اور وہ بہت

ایکسائیٹڈ

بھی تھی۔

زارنے اسے پینے کے لیے کہا اور خود بھی پینے لگا

یہ بئیر نہیں تھی بوتل میں اسنے نشہ آور چیز

ملائ جس

کا ذائقہ زرا مختلف تھا اور نتاشہ کو بئیر ہی لگی

زارا اسے پلاتا گیا وہ پیتی گئ اس خوشی میں وہ اسے

اپنے ہاتھ سے پلا رہا تھا جب وہ مکمل نشہ میں

دھت ہو

گئ زارا اسے ایک روم میں لے گیا نتاشہ بے صبری

سی اس

کے سینے سے لگ گئ

زار نے اسے بیڈ پر پھینکا

نتاشہ کا خواب پورا ہو رہا تھا۔۔۔

"مجھے عالیہ کی حقیقت بتاؤ

اس نے نشے میں دھت نتاشہ کا گال جکڑ کر سوال

کیا۔۔۔

نتاشہ نے زار کی گردن میں بازو ڈالے اور اسے اپنی

جانب کھینچا مگر زار نے۔۔۔۔ اسکے دونوں ہاتھوں کو

سختی سے گرفت میں جکڑ لیا۔۔۔

نتاشہ"

وہ بڑی چاہت سے اسے ٹریپ کرتے بولا تھا۔۔

زار۔۔۔ت۔۔ تم مجھے آج جو کرنے کو کہو گے می۔۔ میں

وہ لڑکھڑاتے لہجے میں بولی تھی "کر جاؤ گی

تو شاباش بتاؤ مجھے عالیہ اور حنین۔۔۔۔۔ کی

کیا

"کہانی ہے

وہ اسکا گال تھپتھپا کر بولا جس کی آنکھیں بند

ہو رہیں تھیں۔۔۔۔۔

نتاشہ مدھم سا مسکرائی اور تھوڑی دیر کچھ

نہیں بولی۔۔۔

زار نے پھر سے اسکا گال تھپتھپایا۔۔۔

"چلو یار بتاؤ زرا۔۔۔۔۔ حنین کیسے مرا ہے

وہ اب محبت سے سوال کرنے لگا۔۔۔

نتاشہ نے اسکیطرف دیکھا مندی مندی آنکھوں سے

وہ ہنسنے لگی۔۔ "حسنین۔۔۔یعنی میرا سسر

زار نے سر ہلایا۔۔۔۔۔

"اسے۔۔۔اسے عالیہ نے مارا ہے۔۔۔۔وہ بھی

وہ پھر سے ہنسنے لگی۔۔۔

زار کی گرفت اسکے منہ پر ایکدم سخت ہوئی۔۔ "وہ بھی

کیونکہ وہ۔۔اسکے مطلب پر نہیں ارہی تھی۔۔

وہ بھی زہر زہر دے کر تڑپا تڑپا کر۔۔

بھلا حسنین جیسا کم شکل وصورت اور کم مال و دولت

والا انسان اسکے کس کام کا تھا۔۔۔"

اسنے ہنس کر زار کیطرف دیکھا۔۔۔

زار بے چینی سے جیسے اسکے حلق میں انگلی ڈال "آگے

کر سب نکلوا دینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

آگے آگے۔۔۔ عالیہ۔۔۔۔۔نے انس کو دیکھ لیا تھا

جان

بوجھ کر انس کو دیکھنے کے بعد سوئی ہوئی محبت

جاگ گئ۔۔۔

پتہ نہیں محبت تھی بھی یہ نہیں۔۔۔۔۔اسنے

حسنین سے

جان چھڑانا اور انس کے پیسے کی لالچ میں۔۔۔۔آگے

بڑھنے کو ایک جان کو مار دیا۔۔۔

خیر وہ عورت۔۔۔۔ہے ہی اتنی گئ گزری لوگوں کی جان

لے سکتی ہے وہ اپنے راستے سے ہٹانے کے لیے۔۔

کئ بار تو میرے شہزادے تمھاری جان لینے کی

کوشش

بھی کی ہے۔۔۔

تمھیں الرجی تھی سن۔۔۔اور سیریس نوعیت کی اسنے

ہر ممکن طریقے سے تمھارے کھانے میں جان

بوجھ کر

اضافہ کیا تاکہ تم۔۔۔ مر جاؤ۔۔۔

وہ چاہت بھری نگاہ اسکی نگاہوں ”مگر تم جوان ہو۔

میں ڈال گئی۔۔۔۔

زار کچھ نہیں بولا گویا ضبط سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

تمھاری ماں کو مارنے کی کوشش کی اسکے کھانے میں

۔۔۔۔۔

بھی بیماری کی حالت میں چیزوں کا اضافہ کر

کے۔۔ مگر

۔۔۔وہ بھی بچ گئی۔۔۔۔۔

وہ وہ تو اپنے بچوں کو بھی پسند نہیں کرتی ایسی خود

وہ مسکرائی "غرض عورت ہے اور یقین مانو۔۔۔

تمھیں ہمارے راستے سے عینہ کو ہٹانے کی ضرورت

نہیں

"وہ تو عینہ کو خود ہی ختم کرادے گی

وہ کھکھلائی

زار کی برداشت جواب دے گی

اسکا منہ جکڑ کر۔۔ گویا اسکی گردن بھی دبادینا

چاہتا تھا۔۔۔

"کیا مطلب ہے تمھارا عینہ اسکی بیٹی ہے

ہاہاہاہا "بیٹی

سخت زہر لگتی ہے عینہ اسے۔۔ کیونکہ تمھارے پاس

زیادہ مال و دولت ہے تمھارے باپ کی نسبت۔۔۔ وہ تو

۔۔۔ تمھیں عینہ کو صدام کو مجھے ہم سب کو مار دینا

چاہتا ہے کیونکہ وہ ڈائین ہے ایسی ڈائین کو لوگوں کو

کھا جاتی ہے"

وہ ہنستی رہی۔۔ زار کی پیشانی پر پسینے امڈ آئے یعنی

اسکا شک غلط نہیں تھا۔۔۔

وہ۔۔۔ باہر کیطرف نکلنے لگا۔۔

دل نے۔۔۔ بے تابی سے دھڑکتے ہوئے اسے پکارہ "عینہ

تھا

اور وہ وہاں سے بھاگتا ہوا نکلا۔۔۔۔

جبکہ نتاشہ پیچھے سے چلائی تھی

لیکن وہ تو نکل گیا تھا۔۔ "زار

اسنے سب سے پہلے آفس منیجر کو کال کی تھی۔۔

گاڑی میں چابی لگاتا وہ۔۔۔ عجلت "وئیر از ڈیڈ

میں

پوچھنے لگا

اسنے بتایا "سر ابھی آفس سے گھر کے لیے نکلے ہیں

وہ شدید غصے میں لگا تھا۔۔ "واٹ دا ہیل

اسنے گاڑی گھمائی سمجھ نہیں آیا پہلے عینہ کے پاس

جائے یہ باپ کے پاس۔۔ اسکی پیشانی پہلی بار

پسینے

سے بھر چکی تھی۔۔۔ وہ گاڑی جو دوڑانا چاہتا تھا

۔۔۔۔

ایسے کے۔۔۔ وہ اڑ کر دونوں کے پاس پہنچ جائے اور وہ

سیو کر لے دونوں کو۔۔

اسنے پہلے گھر کی راہ لی تھی۔

عالیہ نے انس کو جلدی بلایا تھا انس نے اسکی آواز سنی

اسکی آواز میں وہ ہی محبت وہی نرمی وہ ہی چاہت تھی جیسے پہلے روز تھی وہ اسے گھر بلا رہی تھی انس شاہ مسکراتے اٹھ گئے اور گھر کی راہ لے لی دوسری طرف عالیہ نے انکے لیے کھانا بنایا اور انکے کھانے میں۔۔۔

وہ۔۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔۔ زہر کی کافی مقدار۔۔۔ ڈال رہی تھی

اسکی آنکھوں میں ایک جنون سا تھا

یہ گھر میرا ہو جائے گا۔۔ یہ جائیداد یہ

سب یہاں۔۔۔۔

وہ خود بخود ہنسنے لگی۔۔۔ "کی ملکہ میں بنو گی

باہر گاڑی کے روکنے کی آواز محسوس ہوئ وہ مسکرا کر

باہر اگئ۔۔۔۔

اور انس شاہ کو دیکھا۔۔ جو اندر آرہے تھے۔۔۔

بار بار زار کی کال ارہی تھی انھوں نے فون اٹھایا مگر

عالیہ نے فون چھین لیا

"آج کوئ نہیں بس آپ اور میں

اسنے فون سوئیچ آف کر کے ایکطرف پھینک دیا

انس شاہ ہنس دیے۔۔۔ "ہاہاہا

"اچھا مگر شاید اسے ضروری کام ہو

وہ بولے وہ انکا ہاتھ تھام کر ٹیبل کی جانب لے

جانے لگی۔۔۔۔

"مجھے زیادہ کوئی کام ضروری نہیں ہے

عالیہ نے کہا تو انس شاہ پھر سے مسکرائے

وہ بولے "ویسے بھوک بھی کافی لگی تھی

آج اچھے سے کھائیں یہ سب تو آپ کے لیے ہی

بنایا ہے"

وہ۔۔۔اسکا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔۔

انس مسکرا دیے

یہ۔۔۔اتنا کیوں مسکرایا

انس شاہ نے اسے دیکھا۔۔۔"جا رہا ہے

اسنے کھانا انس شاہ "آج میں خوش ہوں انس کی

پلیٹ میں ڈالا۔۔۔

میں بہت خوش ہوں آج مجھے وہ مل جائے گا جو

وہ معنی خیز لہجے میں بولی "مجھے چاہیے

تمھیں کیا چاہیے انس شاہ نے لقمہ چھوڑ کر اسکی

طرف دیکھا

وہ۔۔۔۔بولی۔۔۔۔ "آپ

انس شاہ مسکرائے۔۔۔۔۔

اور۔۔۔۔اس سے پہلے وہ۔۔ایک لقمہ۔۔منہ میں لے

کر جاتے کہ۔۔۔اندر زار داخل ہوا۔۔۔

ہوئیں تھیں۔۔۔۔

اور اسکی شرٹ بھی پسینے سے بھیگی ہوئی تھی۔۔۔

انس شاہ نے اسکیطرف دیکھا۔۔۔۔

اور ایکدم کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

"زار

عالیہ نے حونک چہرے سے زار کو دیکھا۔۔ ھتا

۔۔ یہ کہاں

سے ٹپک پڑا ھتا۔۔ اور کیوں آیا ھتا۔۔۔

وہ سمجھ نہیں سکی۔۔۔

وہ حیرانگی سے پوچھنے لگے۔۔ "تم گئے نہیں

زار مسکرادیا اسنے اب تک عالیہ کو "نہیں

نہیں

دیکھا تھا اور بے ساختہ باپ کے گلے لگ گیا

وہ نہیں۔۔

جانتا تھا اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کا کتنا شکر

گزار تھا

اسنے پوچھا "آپ ٹھیک ہیں

ہاں بھئی میں ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے تمھاری ماں

ٹھیک ہے"

انس شاہ فکرمندی سے بولے عالیہ نے ترچھی

نظروں

سے دیکھا۔۔۔

وہ سیہ ملن کافی تعجب سے دیکھ رہی تھی

زار نے اب بھی عالیہ کو نہیں دیکھا

وہ اب اپنی سانسوں کو ہموار کرتا "کھانا کھا رہے تھے

پوچھنے لگا۔۔

انس شاہ نے سر ہلا کر کھانے کیطرف دیکھا

اب زار نے عالیہ کو "چلیں اکٹھے کھاتے ہیں

دیکھا۔۔۔

وہ بولے "پہلے تم بتاؤ تم نہیں گئے

وہ مسکرایا۔۔ "نہیں۔۔یار۔۔۔

"باقی باتیں بھی ہوتی رہیں گی ابھی کھانا کھاتے ہیں

وہ ہنسا

عالیہ۔۔۔ مسکرائی اچھا ھتا دونوں ساتھ ہی مر

جاتے

اسنے زار کے آگے پلیٹ رکھی "میں دیتی ہوں تمھیں زار

۔۔

زار نے خون آشام نظروں سے عالیہ کو دیکھا

وہ بولا۔۔۔ ”آپ بھی بیٹھیں ہمارے ساتھ کھائیں

بگڑی بڑی آنکھوں میں انتقام لیے وہ اسے دیکھ رہا تھا

عالیہ۔۔۔ کے رنگ فق سے ہوئے

م۔۔۔ میں میں تو ابھی ناشتہ کیا ہے بس انس

کے لیے

۔۔ “آج کھانا بنانے کا دل ہوا تو بنا لیا

اسنے آنکھیں گھمائی۔۔۔۔

گریٹ بٹ ایسے اچھا نہیں لگتا کہ ہم دونوں کھائیں

اور آپ نہ کھائیں۔۔ پلیز تھوڑا بہت تو اپکو لینا

ہوگا

زارا نے خود ہی۔۔ اٹھ کر اسکے لیے پلیٹ ”ہمارے ساتھ

ارینج کی اور اسکے سامنے رکھ دی۔۔۔۔

“نہیں مجھے بھوک نہیں ہے تم اور انس کھائیں

عالیہ نے۔۔۔پلیٹ ایسے دور کھسکائی گویا چھو بھی لایا

تو مر جائے گی۔۔۔

ارے آپ۔۔۔ میرے ڈیڈ کی وائف ہیں مجھے آپ

سے

سارے اختلافات ختم کرنے ہیں سمجھے آج اسی

لیے

آیا ہوں۔۔ڈیڈ آپ دیکھیں نہ انکے دل میں شاید

میری

لیے کوئی گنجائش نہیں وہ یہ کچھ نہیں لے رہیں"

وہ باپ کیطرف دیکھنے لگا

انس مسکرائے۔۔

لے لو عالیہ ایک اچھا قدم میرا بیٹا اٹھا رہا

ہے۔۔۔۔تو

انس شاہ نے "تم بھی سب بھلا کر اسکا ساتھ دو

کہا

عالیہ کے حلق میں جیسے سانس اٹک گئ

زار نے معصومیت سے باپ کی جانب دیکھتے

عالیہ کو

دیکھا۔۔انس نے پھر سے لقمہ بنایا

ڈیڈ آپ کو اتنے مینرز بھی نہیں پتہ لیڈیز فرسٹ

ہوتی

ہیں"۔۔۔وہ ہنسا

انس شاہ۔۔۔بھی ہنس دیے

چلو جی آج ہمارا بیٹا ہمیں ٹیبل مینرز سیکھا رہا ہے

چلیں مس آپ پہلے لیں پھر ہم شروع کرتے

ہیں"۔۔۔

انس شاہ بھی عالیہ کو دیکھنے لگے

عالیہ پھیکا پھیکا سا ہنسنے لگی اسکی پیشانی پر

پریشانی سے پسینے کی بوندیں ابھرنے لگیں۔۔۔۔

وہ کھانے کی پلیٹ کو دیکھ رہی تھی

اس میں اتنی مقدار میں زہر تھا۔۔ کہ۔۔۔۔ اگر وہ

ایک

لقمہ منہ میں رکھ لیتی تو اگلے ایک گھنٹے میں

تڑپ

تڑپ کر جان دے دیتی۔۔۔۔

انس نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔ "کیا ہوا عالیہ

زار نے بھی سوال کیا۔۔۔۔ "کیا کوئی ایشو ہے

عالیہ نے زار کیطرف دیکھا

اسکی آنکھوں میں [illegible]

عالیہ کا بس نہیں چلا یہ پلیٹ اسکے سر پر

مار دے

اسنے۔۔پلیٹ ”میں یہ کھانا نہیں کھا سکتی

دور کر دی

زار معصومیت کی انتہا پر تھا۔۔۔ “کیوں

جبکہ اندر ہی اندر شعلے بھڑک اٹھے تھے کے اسکا

شک

درست تھا وہ اسکے باپ کو بھی مارنے کے لیے اس

کھانے میں زہر ملا چکی تھی۔۔۔

“کیونکہ کچھ نہیں کوئی وجہ نہیں

وہ بھڑک کر کہتی وہاں سے اٹھ کر کمرے میں بند

ہو

گئی اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا

انس شاہ حیران تھے کہ یہ کیوں ہوا

وہ۔۔کیوں اٹھ کر گئ آخر مسلہ کیا ہے۔۔۔۔

زار نے البتہ گھیرہ سانس لیا۔۔۔

باپ کے ہاتھ سے لقمہ لے کر ایکطرف رکھ کر۔۔۔

سکینہ کو پکارہ

وہ بولے ”سکینہ کو تو تمھاری ماں چھٹیاں دے گئ ہے

زار چلایا۔۔”راؤف

راؤف بھاگتا ہوا اندر آیا۔۔۔

وہ بولا۔۔۔”میرے کتوں کو لاؤ

تو راؤف نے سر ہلایا۔۔۔۔

”ہو کیا رہا ہے یہ سب مجھے کچھ سمجھ نہیں ارہی

انس شاہ کو کسی گڑبڑ کا احساس تھا۔۔۔

زار نے انکے ہاتھ خود پکڑ کر صاف کرائے۔۔

فکر کی بات ہے یار۔۔۔زار انس شاہ اندھا نہیں

ہے۔"

وہ باپ کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

انس شاہ اسکی کسی بات کا مطلب نہیں سمجھے تھے

۔۔

عالیہ اندر کانپنے لگی تھی

اس زار نے جان بوجھ کر یہ سب کرایا تھا۔۔

جان بوجھ کر وہ یہاں آیا۔۔

مگر اسے پتہ کیسے چلا۔۔۔

وہ یہ ہی سوچ رہی تھی تھوڑا سا دروازہ کھول کر اسنے۔۔۔

باہر جھانکا

ایم سوری۔۔مجھے معاف کر دینا۔۔مگر یہاں

ثبوت کے

"بنا کوئی بھی بات فائدہ مند نہیں

وہ بہت اداسی سے اپنے کتے کے کان میں بولا تھا جو

اسکے پاؤں میں لیپٹ رہا تھا اسکا دل کانپنے لگا۔۔

اور اسنے وہ پلیٹ کتے کے سامنے کر دی

دونوں کتے کھانے کے سالن کو چاٹنے لگا اور گوشت

بھی

کھانے لگی

انس شاہ خاموش کھڑے یہ تماشہ دیکھ رہے

تھے

صرف تین منٹ گزرے تھے ایکدم دونوں گیر پڑے۔۔۔

زارا انھیں سرخ نظروں سے دیکھ رہا تھا

تڑپ تڑپ کر۔۔ دونوں کی جان نکالنے لگی۔۔

زار کی آنکھیں مزید سرخ ہو گئیں

انس شاہ کی آنکھیں البتہ پھٹ گئیں تھیں

جیسے بے یقینی کا ایک پہاڑ انکے سر پر آ گیرہ ہو۔۔

کتوں کی جان نکل گئ تھی

زار کا ایک آنسو انپر گیرہ تھا اسنے ان کتوں کو پیار

کیا۔۔۔ اور۔۔۔ راوف جو خود خوفزدہ نظروں سے

زار

کو دیکھ رہا تھا۔۔ اسے ان کتوں کی لاشوں کو وہاں سے

لے جانے کا کہا۔۔

وہ تو اپنے کتں و کا دیوانہ تھا راوف نہ سمجھی سے

دیکھنے لگا

زار کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔

اور انس شاہ۔۔۔۔ کی جانب دیکھا۔۔

وہ بات مکمل نہیں کر سکے "اس۔۔ کھانے میں

زار نے بات مکمل کی۔۔۔ "زہر تھا

عالیہ۔۔۔۔نے دروازہ بند کر لیا۔۔

اس کا سارا کھیل ختم ہو گیا تھا وہ بھی زار انس

شاہ

کی وجہ سے۔۔۔۔

وہ چیخی۔۔۔۔ "زار زار زار

جبکہ۔۔۔۔زار باپ کے سینے سے لگ گیا۔۔

آپ زندہ ہیں ڈیڈ میرے لیے اس سے زیادہ اور کچھ بھی

وہ اپنے کتوں سے غم میں بھی تھا "قیمتی نہیں

انس شاہ چئیر پر ڈھے گئے

آج مجھے سب مل جائے گا آج میں بہت خوش

ہوں۔۔

انکے کانوں میں عالیہ کی آواز گونجنے لگی۔۔۔

اور

۔۔انس شاہ کو لگا انکا دم۔۔گھٹ رہا ہو۔۔۔

زار نے انکا سر دبڑتا چہرہ تھاما ”ڈیڈ

خود انکے لئے پانی لایا اور زبردستی پلایا۔۔

وہ حیرانگی کی ”ی۔۔یہ عورت مجھے مارنا چاہتی تھی

انتہا پر تھے۔۔

زار نے سر ہلایا ”ہاں

اسنے حسنین کو آپکے لیے جان سے مارا تھا بلکل اسی

طرح۔۔۔۔

زار بولا تو انس شاہ کو دوسرا بڑا دھچکا لگا۔۔۔۔

"تم تمھیں یہ سب کیسے۔۔۔

وہ شاید معاملے کی تہہ تک پہنچنا چاہتے تھے زار

نے

بنا کسی خوف خطر کے وہ آڈیو۔۔ جہاں سے ڈیڈ کو

سنانے کی تھی وہاں سے کھول کر

۔۔انکے سامنے رکھ دی

عالیہ بھی سب سن رہی تھی۔۔۔

اسنے دروازے کا ہینڈل پکڑ لیا۔۔

اسے لگا وہ چکرا کر گر جائے گی اور اسطرح اسکا بھانڈا

کھلنا تھا اسے یقین نہیں آیا۔۔۔۔

وہ۔۔ مٹھیاں بھینچ گئی

نتاشہ اس نتاشہ دو ٹکے کی لڑکی کو تو وہ جان سے

مار دے گی۔۔

اسنے ہذیانی سی کیفیت میں دیوار پر مکے برسانے

شروع کر دیے۔۔۔

انس شاہ۔۔۔ اپنا سر تھام گئے۔۔۔۔

زار خاموش تھا۔۔ وہ چاہتا تھا اب جو بھی کریں
انس

شاہ خود کریں۔۔۔

وہ اٹھے۔۔۔۔

اور اپنے کمرے کیطرف چلنے لگے زارا انھیں وہیں سے

دیکھ رہا تھا

انھوں نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا اور۔۔ عالیہ

جو فق چہرے سے کھڑی تھی یہ سوچ رہی تھی کہ

کرنا کیا ہے۔۔

کہنا کیا ہے۔۔۔

وہ ایکدم انس شاہ کو دیکھ کر۔۔۔ کانپنے سی گئ۔۔۔

"تم مجھے مارنا چاہتی تھی

وہ اسکی جانب دیکھنے لگے

انس یہ سب جھوٹ ہے میں میں نے

ایسا کچھ نہیں

کیا۔۔۔

میں نے کسی کو نہیں مارا میرا یقین کریں یہ زاریہ

"زاریہ کمینا جھوٹ بول

ایک کھینچ کر تھپڑ پڑا تھا اسکے منہ پر اور وہ دور

جا گیری۔۔۔

"میرے بیٹے کا نام اپنی پنچ زبان سے لینا بھی مت

یہ انس شاہ کی دھاڑ تھی۔۔۔

اور یہ وہ منظر تھا جو وہ بچپن سے دیکھتا آیا تھا اپنی

ماں کے ساتھ انس شاہ۔۔۔ اسکو۔۔ کس طرح

زلیل کرتے

تھے۔۔۔۔

زاروہی سے کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا

سمجھی تم میرے بیٹے کا نام بھی زبان سے لیا تو گدی

سے زبان کھینچ لوں گا" دھا

اسکی گردن انس شاہ نے دبوچ لی۔۔۔۔۔

میں تمھیں طلاق دیتا ہوں۔۔۔

اس گھٹیا اور پنچ رشتے۔۔۔ کو نہ رکھنے کی وجہ سے

عالیہ میں تمھیں طلاق دیتا ہوں

نہیں انس۔۔ نہیں ایسا مت کریں۔۔ میں نے کچھ

نہیں

کیا یہ سب یہ سب زار نے کیا ہے وہ ہی مجھے

اپکی

زندگی سے نکالنا چاہتا تھا

انھوں نے آخری بار "میں تمھیں طلاق دیتا ہوں

کہا۔۔

اور عالیہ انھیں دیکھنے لگی۔۔۔

انس شاہ دھاڑے۔۔۔ "زار پولیس کو کال کرو

زار نے سر ہلایا۔۔۔

ڈیڈ۔۔اسکے بچے اب بھی اسکی حقیقت سے نہ

آشنا

زار بولا۔۔۔۔ "ہیں

"تو بلاؤ سب کو اور دیکھاؤ سب کو

وہ بھڑک کر کہتے۔۔۔افنین کے کمرے میں

چلے گئے شاید

انکامان ٹوٹا تھا یہ پشتاوا ہو رہا تھا کہ وہ کیا کر چکے

ہیں۔۔۔۔۔

زار عالیہ کے کمرے میں گیا تھا

اور حیران پڑی زمین میں عالیہ کے پاس ا

گیا۔۔۔

اسے اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگا۔۔۔۔

اور مسکرا دیا۔۔۔۔

تمھیں لگتا ہے تم بہت اوور سمارٹ ہو یہ بس

دماغ

"کا استعمال تم کر سکتی ہو کوئی اور نہیں

زار نے ہاتھ سینے پر باندھ لیے۔۔۔

عالیہ دانت پیستے اسے دیکھنے لگی۔۔۔۔

تمھارا احساب کتاب میں نے کبھی کرنا بھی نہیں تھا

۔۔ تمھارے ساتھ تو میرے ڈیڈ ہی کریں گے جو بھی

"کریں تو تم ریڈی رہو۔۔

وہ دھاڑی "شیٹ آپ

زار نے گھیرہ سانس بھرا

میں تمھیں جان سے مار دوں گی تم یاد رکھنا میری

وہ اسکا گریبان جکڑ کر چیخی "دھمکی

"ہٹو یہاں سے

وہ اسے دور جھٹک کر۔۔۔غصے سے۔۔۔بولا۔۔۔۔

مجھے مارنے سے پہلے اپنی جان بچاؤ۔۔۔اور۔۔اس

وہ مسکرایا "گھر سے نکلنے کے لیے سامان پیک کر لو

جاتے جاتے وہ پکڑا مسکراہٹ عالیہ "اور ہاں

کی جان

سلگا رہی تھی۔۔

وہ جو تمھارا ہار تھا نہ۔۔۔وہ میرے پاس ہے

چرایا نہیں تھا اٹھایا تھا۔۔اگر تمھیں ضرورت ہو

وہ رک گیا۔۔۔۔"تو۔۔۔میں

سوچنے لگا۔۔

عالیہ سلگ اٹھی اور اسکی بنا پر اسکی آنکھوں سے

آنسوں بہنے لگے۔۔۔۔۔۔

ارے ارے تم رونے لگی ایک چال باز قاتل عورت

روتی

بھی ہے۔۔ جو اپنی بیٹی سے جلن اور حسد رکھے وہ

وہ۔۔۔ تالی "عورت روئے گی۔۔۔۔۔ کیا بات ہے۔۔

بجا کر

شان نے اچکا گیا۔۔۔۔۔۔

"اور ایک بات بتاؤ تمھیں خناص

وہ اسکے قریب آیا۔۔۔ میرے ڈیڈ کے دماغ کی

ایک رگ

۔۔ فالتو ہے۔۔۔ جیسے میری۔۔۔ افکورس میرے

اندر۔۔۔

اگر اتنا زہر ہے تو میرے باپ میں کتنا ہو گا۔۔۔

یہاں سے کچھ چرا کر بھاگنے کی مت سوچنا کیونکہ وہ

بدلہ بہترین لیتے ہیں۔۔۔مائے ڈئیر۔۔۔اب تم

یہ سوچو

"کہ۔۔۔تم اپنے گناہوں کی جلد معافی مانگ لو

وہ۔۔جھک کر اسکا گال تھپتھپا گیا۔۔جبکہ عالیہ

نے اس

کا ہاتھ جھٹکا اور زار باہر نکل گیا۔۔اسکے چہرے کی

خوشی دیکھنے لائق تھی۔۔۔

اسکا باپ اب اسکی ماں کیطرف پلٹے گا اور کم از کم

اسے اس عورت پر کیے گئے ظلم کا اندازا ہو گا۔۔۔

زار۔۔۔نے گاڑی گھما کر اب عینہ کی جانب۔۔۔

جانے

والے راستے پر گاڑی ڈال دی۔۔اپنی خوشی میں وہ

بھول ہی گیا تھا۔۔

کہ عینہ اور اسکے درمیان کیا جھگڑا ہوا تھا۔۔

وہ عینہ کے گھر کے سامنے رکا تو حیا جونک سے باہر

کھڑی تھی۔۔اسکے سر پر دوپٹہ نہیں تھا محلے کے

لوگ

بھی جمع تھے۔۔۔

زار حیرانگی سے حیا کو دیکھتا گاڑی سے اترا حیا بھی

۔۔زار کو دیکھ چکی تھی

وہ دوڑ کر زار تک پہنچی

وہ عینہ کو کسی زبردستی اٹھا کر لے گیا میں

میں کچھ ۔۔

نہیں کر سکی میں صدام کو کال کر رہی ہوں میرا

کوئی بھی فون نہیں اٹھا رہا وہ عینہ کو لے گیا نہ جانے

کہاں لے گیا۔۔۔زار "

جیسے ۔۔ چھت سی زار پر گیری ہو ۔۔ اس وقت

اسکے

چہرے کے رنگ اسطرح آڑے تھے ۔۔۔۔

وہ چیخا ۔۔ "کب

اد ۔۔ ادھا گھنٹہ ہو چکا ہے "

حیا بری طرح رو دی جبکہ زار ۔۔نے مٹھیاں بھینچ لیں

۔۔۔

وہ حیا کو چھوڑ کر وہاں سے ۔۔ بھاگا ۔۔۔ بھتا گاڑی میں

سوار ہوا اور اسنے گاڑی کو پیچھے کی جانب موڑ۔۔

ایسے کے گاڑی کے ٹائرز زور سے چرائے تھے اور دھول

ارد گرد پھیل گئ

کہاں جانا تھا وہ نہیں جانتا تھا۔۔عینہ کے نمبر

پر کال

کی۔۔مگر اسکا سیل فون تو آف تھا۔۔

یعنی پہلی بار وہ اپنے ساتھ سیل رکھ چکی تھی مگر

سو فیصد اس سے سیل چھین لیا گیا ہو گا۔

وہ گاڑی بلاوجہ گھمائے جا رہا تھا۔

گھمائے جا رہا تھا اور پھر ایکدم اسنے گاڑی روک دی

۔۔۔

سٹیرنگ پر سر ڈال دیا۔۔۔۔

کئی سوال تھے اسکے اندر۔۔ جبکہ پریشانی سے حلق

خشک ہو چکا تھا۔۔۔

کیا اس باب کے پیچھے بھی عالیہ تھی۔۔۔۔

اچانک دماغ میں جھپاکا ہوا تو وہ زور زور سے

سٹیرنگ

پر ہاتھ مارنے لگا اسنے عینہ پر توجہ کیوں نہیں دی۔۔۔۔

اسنے گاڑی گھر کی جانب گھما لی ایک ایک لمہہ

عذاب

کیطرح تھا۔۔۔ اسکی عینہ اسکے پاس نہیں کسی اور کے

پاس تھی۔۔ وہ۔۔۔ گاڑی روکنے سے پہلے ہی دروازہ کھول

کر باہر نکلا اور پورے بیس منٹ بعد وہ عالیہ کے

سامنے

تھا۔۔ عالیہ اب بھی ویسے ہی بیٹھی تھی شاید کچھ

سوچ رہی تھی۔۔زار نے بنا کیسی لحاظ کے اسکے بال

۔۔مٹھی میں جکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے اٹھایا

عالیہ

چیخنے چلانے لگی

"کہاں ہے عینہ اسفر کہاں لے کر گیا ہے اسکو۔ء

وہ چلایا بس یہ "وہ دھاڑا۔۔جلدی بتا۔۔جلدی

کشر

تھی وہ عالیہ کی گردن دبا دیتا۔۔۔

دوسری طرف اچانک ہی اس جگہ میں

۔۔صدام داخل ہوا

تھا۔۔اور ماں کے ساتھ زار کا رویہ دیکھ کر وہ ایکدم

زار پر جھپٹا اور اسنے کھینچ کر زار کے ہے منہ پر مکہ

مارا۔۔۔

ماں ہے میری تمیز نہیں ہے تمھیں بات کرنے کی

یہ سب

"کیا ہو رہا ہے میری ماں کے ساتھ یہاں

زار چلایا۔۔ "اوئے

زیادہ یہاں اکر چلانے کی ضرورت نہیں ہے اتنا ہی

مرد

تھا اور ماں کی پرواہ تھی تو اس آوارہ عورت کو قابو

میں رکھتا

مجھے اس وقت میری بیوی کا پتہ چاہیے یہ

عورت

جانتی ہے اگر اسنے نہ بتایا تو میں اسے الٹا لٹکا

دوں

وہ پھر سے عالیہ کی جانب بڑھا اور صدام "گا

کی صورت

میں عالیہ کو اپنا کوئی تو ہمدرد ملا

یہ یہ سب جان بوجھ کر کر رہے ہیں میری بیٹی گم

کر

دی اسنے مجھے کیا پتہ عینہ اس کے ساتھ گی تھی۔۔

اسکے باپ نے مجھے طلاق دے دی یہ یہ سب

۔۔"

وہ صدام کے سینے سے لگی چلا رہی تھی جبکہ صدام

حونک کھڑا تھا۔

زار کے آنگ انگ سے بے چینی پھوٹ رہی تھی جتنا رونا

دھونا اور شور شرابہ کرنا تھا یہ سب خود کرتے اسے

عینہ چاہیے تھی

اسکی برداشت سے باہر ہوا اور اسنے چیزیں اٹھا اٹھا

کر

پھینکنا شروع کر دی

عینہ کہاں ہے بتاؤ مجھے ورنہ تمہارا سر دھڑ سے

جدا کر

وہ غرایا۔۔ صدام عالیہ کے آگے اگیا " دوں گا

علایہ کو ایک گونہ سکون ملا تھا زار کو اس

اذیت میں

دیکھ کر

انس شاہ بھی کمرے سے باہر اگئے

وہ بیٹے کا پاگل پن اور لاونج مو برباد ہوا دیکھ کر۔۔

وہ زار کی جانب بڑھے

وہ بولے "یہ کس پر کیت رہے ہو تم

اسنے اور اسفر نے مسل کر میری عینہ کو۔۔اٹھالیا

ہے

ڈیڈ عینہ نہیں مسل رہی اور مجھے ہر قیمت پر عینہ

"چاہیے ورنہ راکھ کر دوں گا اس عورت کو میں

وہ پھر سے جھپٹا جبکہ انس شاہ نے اسے تھام لیا

انھوں نے عالیہ کو دیکھا انداز میں نفرت تھی

اور

آنکھوں میں ایڈی چبھن کے عالیہ بیٹے کے پیچھے

چھپنے لگی

"آپ نے مما کو ڈائیورس دے دی ہے

صدام جاننا چاہتا تھا۔

انس شاہ عالیہ کے آگے اسکے بیٹے کو دیکھ رہے تھے

اب

تک اسکے بچوں کے سامنے اسکی حقیقت نہیں آئی
تھی

اور۔۔یہاں اگر وہ جلد بازی کر دیتے تو یہ مکار عورت

یوں ہی آزاد دنیا میں لوگوں کو برباد کرتی اور اپنے

مفاد کے لیے لوگوں کو مارتی پیٹتی آزاد پھرتی رہتی۔۔

نہیں بیٹا کیا ہو گیا ہے میں کیوں طلاق دوں گا
تمھاری

"ماں کو میری محبت ہے یہ

انس شاہ نے عالیہ کو۔۔۔پکڑ لیا۔

ن۔۔نہیں نہیں جھوٹ بول رہا ہے یہ طلاق دے دی
ہے

اس نے مجھے صدام تمھارے سامنے یہ لوگ مجھ
سے

بدلہ لینے کے لیے یہ سب کر رہے ہیں صدام میں سچ

کہہ رہی ہوں یہ یہ آدمی طلاق دے چکا ہے مجھے"

وہ چلانے لگی۔۔۔

صدام بے یقینی سے ماں کو دیکھنے لگا

جبکہ زارا اس۔۔۔ڈرامے باز عورت میں بلکل

انٹرسٹیڈ

نہیں تھا اسکی عینہ ایک غیر مرد کے پاس تھی

وہ کہاں

جاتا کہاں

انس شاہ نے عالیہ کے شانے پر "عالیہ

ہاتھ پھیلا کر

ایسا دباؤ ڈالا کے وہ تڑپ اٹھی پہلی بار حقیقتیں

آنسو آنکھوں سے نکلنے لگے بیٹے کی آنکھوں میں انس

شاہ پر اعتبار اور خود پر بے اعتباری دیکھ کر وہ۔۔۔

اپنے آپ کو بری طرح اس چنگل میں پھنس ہوا

محسوس

کر رہیں تھیں۔

انھوں نے۔۔۔کچھ لمحوں کے لیے منہ سی لیا

آپ سب لوگ اس وقت یہ

سارا معملات چھوڑ کر عینہ

"پر توجہ دیں۔۔

حیا کی بھی بس ہو گئ تھی تو غصے میں بولی۔۔۔

یہ عورت جانتی ہے صرف یہ جانتی ہے عینہ

"کہاں ہے

زارا آگے بڑھا۔۔۔

جبکہ صدام نے ماں کو دیکھا جو سر جھکائے کھڑی تھی

انس شاہ نے سوال کیا "کہاں ہے عینہ

صدام حیران ہوا ہر وقت انس شاہ کو اپنی ماں کی

حمایت کرتے ہی دیکھا تو۔۔وہ آج اسی سے سوال کر رہے

تھے یعنی اسکی ماں۔۔۔

واقعی جانتی تھی

اسنے بھی ماں کیطرف دیکھا "مما عینہ کہاں ہے

عالیہ نے زار کو دیکھا اور دانے بھینچ لیے

نہیں بتاؤ گی نہیں بتاؤ گی اسکی وجہ سے کبھی نہیں

بتاؤ گی بھلے عینہ مر جائے"

زار دھرتا ہوا اسپر جھپٹتا کہ صدام پھر سے بیچ "یو

میں اگیا

حونک نظروں سے ماں کو دیکھنے لگا جو کہ۔۔۔ آپے سے

باہر ہو رہی تھی

چھوڑو مجھے چھوڑو

تم دونوں باپ بیٹے مجھے ٹریپ کر رہے ہو مجھے پاگل

ثابت کرنا چاہتے ہو۔۔۔

میں کبھی نہیں بتاؤں گی عینہ کہاں ہے

اور مر جائے اسکی وجہ سے میری زندگی برباد ہو

چکی ہے

وہ بیٹی کے لیے نفرت سے پھنکارہ صوفے پر بیٹھ گئ "

صدام کو جھٹکا لگا تھا

وہی جو تمھارے کان سن رہے ہیں۔۔

تمھیں ماں سے زیادہ انس شاہ پر اعتبار ہے

مما اس وقت عینہ کو ڈھونڈنا زیادہ ضروری ہے پلیز

بتائیں عینہ کہاں ہے"

زار نے۔۔ عالیہ پر لعنت بھیجی وہ مزید منتیں

ترلے نہیں

کر سکتا تھا وہ وہاں سے باہر نکل گیا

مر جائے زار زار بھی مر جائے بتاؤ گی نہیں کسی

کو۔۔

کسی کو بھی نہیں بتاؤ گی۔۔۔بس۔۔۔"

وہ ہاتھ اٹھا کر بولی

صدام نے انس شاہ کی جانب دیکھا کہ یہ

کیا ماجرا ہے

ہو کیا رہا ہے

سانس شاہ ابھی واضح نہیں کرنا چاہتے تھے کہ اسکو

طلاق دے چکے ہیں تبھی انھوں نے گھیرہ سانس

لیا

اور شا نے اچکا دیے کہ معلوم نہیں۔۔۔

صدام حیا کو یہیں رہنے کا کہہ کر خود بھی نکلا تھا۔۔

وہ کیسے عینہ کو یوں تنہا چھوڑ دیتا

دوسری طرف زار نے اپنے ایک دوست کو جو

ایس ایچ او

تھا سارا ماجرا بتایا اور اس سے مدد کی درخواست

کی

تو۔۔۔

اسکی پوری ٹیم زار کے ساتھ عینہ کو ڈھونڈنے میں لگ

گئی۔۔

انھوں نے عینہ کے بند موبائل کو ہی ٹریپ کرنے کی

کوشش کی تھی اور۔۔۔اسی کوشش اور جدوجہد میں

رات ہو چکی تھی مگر عینہ کا کہیں بھی آتا پتا نہیں

مل

رہا تھا اور زار ایک منٹ کے لیے بھی نہیں بیٹھا تھا

وہ

مسلسل چکر کاٹ رہا تھا

سوائے ائیر پورٹس پولیس سٹیشن بس سٹینڈ اور

تمام

جگہیں چیک کر لیں تھی ناکے لگا دیے گئے تھے۔۔۔

اور اب تک عینہ نہیں مل رہی تھی زار کا بس نہیں

چلا

عالیہ کا منہ پھیر دے جا کر اگر وہ عورت

منہ سے کچھ

نکال لیتی تو۔۔۔

اسے پتہ چل جاتا وہ بار بار انس پر فون کر کے بگڑتا

بھڑکتا۔۔ کہ وہ پولیس کو عالیہ کا سچ بتا کر پولیس

ساری انفارمیشن نکلوا لے گی۔۔۔

مگر۔۔۔ ایسا نہیں ہوا اور نہ ہی انس شاہ نے اسے

ایسا

کرنے کی اجازت دی تھی

کیونکہ وہ عالیہ کی بے وفائی کا اس سے بدلہ خود لینا

چاہتے تھے۔۔

اور۔۔ پھر جب۔۔ وہ ہارنے لگا ٹوٹ سا گیا

۔۔ زمین پر بیٹھتا

چلا گیا

تبھی اسکے دوست نے بتایا کہ فون ٹریپ ہو چکا ہے

یہ

ائیر پورٹ کے پیچھے کی لوکیشن ہے۔۔۔

پولیس الگ نکلی تھی اور وہ۔۔۔بس اتنا سن کر الگ

وہاں

سے بھاگا تھا صدام بھی تھا وہاں صدام بھی نکلا تھا

زار۔۔۔جیسے لمحوں میں پہنچ جانا چاہتا تھا۔۔۔

اسنے آج سے پہلے اتنے پاگلوں کیطرح کبھی گاڑی نہیں

چلائی تھی کچھ نہیں دیکھا تھا کوئی۔۔ سگنل کوئی

سکیورٹی کچھ نہیں بس وہ ہر حد بندی توڑتا آگے نکلتا

چلا گیا مگر ائیر پورٹ کے پیچھلی بستی میں

پہنچنے

میں بھی آدھا گھنٹہ لگا تھا

وہ وہاں رکا یہ سنسان جگہ تھی بس دور ایک

بیلڈنگ تھی۔

پولیس بھی اسکے ساتھ تھی وہ عینہ کے موبائل کی لوکیشن۔۔

ٹریس کرتے کرتے وہاں پہنچے

"سر یہیں ہے موبائل

زار چیخا۔۔۔ "مگر یہاں تو کچھ نہیں ہے

"سر ہمارے ارد گرد ہے موبائل۔۔۔

اسکے ارد گرد کچھ نہیں تھا۔ "یہاں کچھ نہیں ہے

خالی میدان تھا پھر کیسے وہ لوکیٹ کر سکتے تھے

وہ آگے بڑھا

"سر پلیز آگے مت بڑھائیں یہیں ہے سیل فون

وہ پھر سے بولا تو۔۔۔

زار نے اپنے دوست کیطرف دیکھا جس نے۔۔اب

اس

جگہ کو کھوجنا شروع کیا

اور۔۔اس نے۔۔۔اسی جگہ پر زور زور سے پاؤں مارا تو

ایکدم۔۔لوہے کے ڈھکن کی آواز سی ابھری جیسے اس

جگہ میں لوہے کا ڈھکن ہو اور۔۔زار نے جلدی سے۔۔

وہاں

سے گھاس پھوس ہٹائے تو واقعی وہاں ایک۔۔۔

خفیہ

راستہ تھا۔۔۔

ان لوگوں نے احتیاط سے کھولا کہ اندر لوگوں کو پتہ نہ

لگے سب سے پہلے زار اترا اس نے پیچھے کسی کا انتظار

نہیں کیا تھا وہ آگے آگے بڑھنے

لگا اور ایک جگہ اکر رک گیا

سامنے ہی عینہ چیئر پر بندھی ہوئی تھی۔۔

اسکی مٹھیاں بھینچ گئیں

اور۔۔۔اسفر۔۔وہاں نہیں تھا۔۔۔۔

عینہ خوف زدہ نظروں سے دیکھ رہی تھی اسکے منہ

میں بھی کپڑا تھا تاکہ بول نہ سکے۔۔۔

زار آگے بڑھنے لگا مگر اسکے دوست نے روک لیا

آنکھیں نکال کر غرایا "کیوں

صبر کرو۔۔

ویکٹم بھاگ سکتا ہے میں چاہتا ہوں اس شخص

کو پکڑنا"

وہ اسکے کان کے نزدیک بولا اور وہ سب ۔۔ گویا سانس

روکے کھڑے تھے

اووووعینہ سوئیٹ ہارٹ اب تک ڈر رہی ہو رو رہی ہو۔۔

اب جو میں تمھارے ساتھ کرو گا اسکے بعد تم

ساری

"زندگی روتی رہنا ویسے تم نے مجھ پر زار کو کیوں چنا

اسفر نے زرا گھور کر دیکھا اور عینہ کو کھینچ کر تھپڑ

مارا اور زار ۔۔ اگر مزید ضبط کرتا تو شاید اسکے دماغ

کی رگ پھٹ جاتی اسنے ۔۔ پاس کھڑے

ایس ایچ او کی

گن اسکے گن ہولڈر سے نکالی اور تین فائیر ۔۔ اسفر کی

ٹانگ پر مارے وہ تلملا کر زمین بوس ہوا

زارا اسپر چڑھ گیا

کھینچ کھینچ کر اسنے۔۔۔کوئی دس تھپڑ اسکے منہ پر مار

دیے تھے اسفر تڑپ تڑپ گیا

تین فائر ٹانگوں پر لگے تھے

"تیری اتنی جرت تو میری بیوی پر ہاتھ اٹھائے

وہ اسکا خون پی لینا چاہتا تھا

ہٹ جاؤ زار۔۔اس آدمی کی تلاش تو پولیس کو کب

سے تھی یہ اور اسکی ماں لڑکیوں سے نکاح کر کے انکو

اور انکے گھر والوں کو لوٹتے ہیں۔۔۔

"تم ہٹ جاؤ پولیس اس سے خود نمٹے گی

وہ ایس ایچ او اسفر کے گھگھیانے پر اسے گریبان سے

جکڑ

کر کھڑا کرنے لگا مگر اسفر کی ٹانگیں بے جان تھیں

زار نے پھر عینہ کے علاوہ کچھ نہیں دیکھا

اسفر کے ساتھ کیا کرنا تھا یہ کل بتاتا اس

وقت

عینہ کے ملنے پر وہ۔۔۔

وہ بے تابی سے اسے آزاد کرتا اسے سختی سے باہوں میں

جکڑ گیا۔۔۔

عینہ سن سی رہ گئ اور۔۔اچانک اسکے بازؤں میں

بے

ہوش ہو گئ

زار۔۔نے اسکا گال تھپتھپایا اور جب ریسپونس "عینہ

نہیں دیا تو وہ۔۔عینہ کو بازؤں میں بھر کر وہاں سے لے

بکھرا بکھرا اسکا حلیہ اور مٹی زدہ کپڑے۔۔

وہ عینہ کو ایمرجنسی لے گیا چونکہ۔۔اسکا وہاں تعلق

تھا تو عینہ کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا اور اپنے رب کا شکر

گزار تھا کہ۔۔۔عینہ اب اسکے پاس تھی

ڈاکٹر باہر نکل کر مسکرایا

"زار تم باپ بننے والے ہو

وہ اسکے ایکدم گلے لگا تو زار۔۔ سمجھ نہیں سکا اس

خوشخبری پر کیا اظہار کرے۔۔۔۔

وہ ہنس پڑا۔۔ "مبارک ہو یار کیا پتھر کے ہو گئے ہو

زار بھی ہنسا پھر ماتھے پر ہاتھ لے جا کر بال پیچھے کیے

کچھ عجیب سی کنڈیشن تھی جیسے بے یقینی سی ہو

وہ بولا "وہ ٹھیک ہے

ہاں ٹھیک ہے تمھاری بیوی مگر تم مزدور لگ رہے ہو

"

ڈاکٹر نے کہا تو۔۔زار۔۔۔کا اب قہقہہ بلند ہوا

تھا

جاؤ فریش ہو جاؤ یہ میرے روم کی ہے

میرا رف

اسنے کہا تو زار نے سر ہلایا "سوٹ ہے وہاں۔۔۔

اور وہ جلدی سے دوڑ کر فریش ہونے چلا گیا ہاں اتنے

گھنٹے میں اسنے اپنی حالت پر غور نہیں کیا تھا کہ

کیا بن گیا ہے۔۔۔

وہ فریش ہوا تو۔۔۔یہ بات دماغ میں بار بار گونج

رہی

تھی کہ باپ بننے والے ہو۔۔۔

وہ کھل کر مسکرا دیا۔۔۔

وہ عینہ کو لے کر گھر لوٹ آیا تھا۔۔

عینہ بلکل خاموش تھی گویا کچھ بولنا نہیں چاہتی

ہو۔۔۔

زار نے اس سے بات بھی کی تھی مگر اسنے زار کو

بھی کسی بات کا جواب نہیں دیا۔۔

بس سر جھکائے بیٹھی رہی زار سمجھ نہیں سکا

اسکے رویے کو۔۔اسے لگا تھا وہ اسکے سینے سے

لگ کر روئے گی مگر۔۔یہاں عینہ تو پتھر کی ہو

رہی تھی۔۔

زار نے اس سے راستے میں بھی بات کرنے کی

کوشش

کی تھی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔

وہ ویسے ہی خاموش تھی۔

اور زار اسے گھر لے آیا۔۔۔

صبح ہونے والی تھی۔۔

عینہ کو تھوڑے سہارے کی ضرورت تھی تبھی زار

عینہ کو تھامے اندر لے آیا۔

وہاں سب ہی تھے۔۔ موجود مگر اس وقت کوئی نظر

نہیں آرہا تھا

عینہ کے پاؤں میں چوٹ تھی اور ایک ہی دن میں وہ

مرجھائے ہوئے لگ رہی تھی کیونکہ حادثہ بھی تو

برداشت کر کے آئی تھی

زارا اسکی چپ سے الجھنے لگا تھا کہ وہ کچھ بولنے کو

تیار نہیں تھی

وہ کمرے آگئے تو عینہ۔۔

لیٹ گئ۔۔

حالانکہ اسکے کپڑوں پر گرد لگی تھی مگر اسنے کچھ

نہیں دیکھا اور لیٹ گئ آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیے۔۔۔

زار نے چند لمحے اسے خاموشی سے دیکھا پھر اسکے

دماغ پر گزرے والے حادثے اور سارے واقعے کو سوچ

کر اسے ریسٹ کرنے کا سوچ کر خود فریش ہونے چلا

گیا

اسنے کپڑے چینج کیے اور باہر آیا

عینہ اسی پوزیشن میں تھی

"کپڑے تبدیل کرلو اس میں انکمفرٹیبل ہو گی تم

زار نے کہا۔۔۔

تو عینہ نے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹایا اپنی جگہ سے اٹھی

اور سیدھا واشروم چلی گئ

زار نے پھر چونک کر دیکھا

نہ کوئ بات نہ کوئ رونا دھونا۔۔

وہ اپنی نیچر کے برخلاف تھی اس وقت۔۔۔

وہ کچھ دیر اسکا انتظار کرتا رہا

عینہ فریش ہو کر ایک بار۔۔پھر سے لیٹ گی

اسنے پوچھا "تمھیں بھوک لگی ہے

عینہ نے نفی میں سر ہلایا اور لیٹ گئ۔۔۔

زار۔۔۔نے اسپر بلنکیٹ درست کیا وہ جو اسکے حصار

میں سوتی تھی اس سے کروٹ لے چکی تھی

زار مزید فلحال سوچنا نہیں چاہتا تھا پورے دن

اسنے

آج عجیب مشقت کی تھی

عالیہ کا راز کھل چکا تھا مگر اسکے بچوں پر نہیں۔۔

اور۔۔۔یہ بھی کھل ہی جاتا۔۔۔

تبھی اسنے یہ سب ورق کر چھوڑ کر خود بھی ریسٹ

کرنے کے بارے میں سوچا اور۔۔لیٹ گیا جلد ہی

اسکو

نیند نے جالیا۔۔

تو اسکی سانسیں گھیری ہوتے ہی عینہ اٹھ گئی وہ زار

کو دیکھنے لگی

آج اسپر عجیب انداز میں بجلی اٹوٹیں تھیں

شاید آج کا دن اسکی زندگی کا۔۔۔۔بے حد مشکل

ترین دن تھا۔۔

یہ دیکھنا کہ زار۔۔۔نتاشہ کو اپنے ساتھ لے گیا

یہ دیکھنا کے اسنے نتاشہ کے ساتھ ڈرنک کی

اور پھر وہ دونوں ہوٹل کے روم میں چلے گئے

وہ پتھر کی سی ہو گئ تھی یہ سب دیکھ کر

اور پھر راستے میں سے اسفر کا اسکو اٹھالینا۔۔۔

مما کی حقیقت کھول دینا۔۔۔۔

اس۔۔۔اسکی ماں نے اسکے باپ کو مارا تھا صرف

انس شاہ سے شادی کے لیے اسے یقین نہ آتا مگر

۔۔

اسفر نے اسکے سامنے ثبوت رکھے تھے جن سے

اسکے

باپ کی موت کی اصل حقیقت سامنے آتی تھی

اور اسفر نے اسکی ماں کے ساتھ ہوئ ریکارڈنگ بھی

سنوائی تھی

اس آدمی کا اسے زار سے نکاح پر مارنا پڑا۔۔

اور ایک پل کے لیے عینہ کو یہ لگنا کے اب وہ شاید

کھو گئ ہے اتنا دور چلی گئ ہے سب سے۔۔ کہ شاید

کسی کو نہیں ملے گی

مگر زار نے اسے ڈھونڈ لیا تھا

اور اگر اسے ہی ڈھونڈنا تھا تو نتاشہ کو کیوں۔۔۔

وہ نتاشہ کی حقیقت سے ابھی ناواقف تھی اسی لیے

۔۔۔زار سے بدگمان ہو رہی تھی

اور ماں کی حقیقت نے تو اسکے دل کو کئی ٹکڑوں

میں تبدیل کر دیا تھا

اسکی آنکھوں میں ایک آنسو نہیں تھا

حالانکہ آج اسے سب سے بڑی خوشخبری ملی تھی اپنی

زندگی کی۔۔۔

مگر ان سب واقعات نے اس خوشی کو بھی روند دیا

تھا۔۔۔

وہ۔۔ لیٹی رہی زار کو دیکھتی رہی اپنی ماں کی خود

غرضی اور لالچ کو سوچتی رہی۔۔۔

یہاں تک کے۔۔۔بہت دیر بعد جب صبح مکمل

ہو گئی۔۔

سورج آسمان پر پھیل گیا تب کہیں جا کر اسکی

آنکھ لگی

تھی

صدام اور حیا جانے کے لیے تیار تھے

انس شاہ نے کہا "کچھ دن رک جاتے یہاں

نہیں مجھے البتہ مما کی طبیعت نہیں ٹھیک لگ رہی

آپ

انکو ڈاکٹر کے پاس لے جایئے گا

ہاں میں تو کہہ رہا ہوں تمھاری ماں کو مگر وہ۔۔۔ عجیب

بھکی بھکی سی باتیں کر رہی ہے خیر میں کوشش کروگا"

انس شاہ نے شانے آچکاے۔۔۔

جبکہ دوسری طرف صدام پریشان تھا

عینہ واپس لوٹ آئی ہے اور اسفر کو گرفتار کرلیا ہے

پولیس نے" اسنے انھیں بتانا ضروری سمجھا

وہ زار انس شاہ ہے اپنی پسندیدہ چیز کو کسی اور کے

حوالے نہیں کرتا۔۔۔اسنے اسے ڈھونڈ ہی لینا تھا"

بیٹے کا ذکر کرتے عجب فخر سا تھا انکے لہجے میں

صدام نے سر ہلایا۔۔۔

تبھی وہاں عالیہ اگئ

میں تمہارے ساتھ جاؤں گی" اسنے صدام کو

کہا اور اپنا

سوٹ کیس رکھا۔۔

انس شاہ اس عورت کی ڈھٹائی پر بل کھاتے رہ

گئے۔۔۔

"او کے ویسے بی آپ کو کچھ دن ریسٹ کی ضرورت ہے

صدام بولا تو۔۔ عالیہ بھڑک اٹھی۔۔

پاگل ہو تم۔۔

پاگل یہ آدمی مجھے طلاق دے چکا ہے تو اسکے ساتھ

کیسے رہو گی میں اب ساری عمر کے لیے تمھارے

ساتھ

رہو گی"

کیسی باتیں کر رہی ہو عالیہ میں نے کب دی ہے تمھی

ں طلاق۔۔

۔۔۔وہ یہیں رہے گی بلکہ میں تو سوچ رہا ہوں۔۔اگر اسے

یہاں زار اور افنین کے ساتھ نہیں رہنا تو میں

اسے۔۔۔اپنے

فلیٹ میں شفٹ کر دوں میں اور یہ وہیں رہیں

گے"

انس شاہ نے عالیہ کا ہاتھ پکڑ لیا

میرے خیال سے یہ ہی مناسب ہے انکل وہ۔۔۔

افنین آنٹی

صدام بولا "اور زار کے ساتھ اڈجیسٹ نہیں کر پا رہیں

عالیہ کو لگا اسکا اپنا آپ غیر اہم ہو

تم لوگ سب پاگل ہو چکے ہو

ہاتھ چھوڑو میرا۔۔

تم نہایت گھٹیا بیٹے ہو جو ماں کو اس آدمی کے پاس

چھوڑ کر جا رہے ہو۔۔ جس نے اسے چھوڑ دیا۔۔۔ اووو

پاگل انسان کس حق سے رہو گی اسکے ساتھ اور یہ

یہ صرف بدلہ لینا چاہتا ہے مجھ سے۔۔۔ صدام

مجھے

اپنے ساتھ لے چلو۔"

وہ چیخنے چلانے لگی انس شاہ کے لب مسکراہٹ

میں

ڈھل گئے

وہ نہیں جانتے تھے صدام کو کب علم ہو گا کب

نہیں۔۔

وہ فلحال عالیہ کو یہاں سے نکلنے نہیں دینا چاہتے

تھے

انس شاہ نے کہا "تم جاؤ

تو عالیہ اور بھی مچلنے لگی صدام ماں کی دماغی

حالت

کی خرابی پر پریشانی سے انھیں دیکھ رہا تھا

کچھ نہیں ہوتا اسکی نیند نہیں پوری ہوئ تبھی ایسی

باتیں کر رہی ہے"

انس شاہ نے چیختی چلاتی عالیہ کو تھاما وہ اپنے آپکو

پاگلوں والی حرکتیں کر کے پاگل ثابت کر رہی تھی خود

ہی۔۔۔

صدام پر غصے کی شدت کی وجہ سے اپنے بال

نوچنے لگی

تھی صدام حیا کو لے کر وہاں سے نکل گیا

جبکہ انس شاہ نے عالیہ کو چھوڑ دیا

تمھیں یہ لگ رہا ہے کہ یہ سب کر کے تم مجھ سے

بدلے

لے لو گے تو

تو میں غلط بالکل نہیں ہوں۔۔۔

وہ کچھ ہی دیر میں یہ حقیقت بھی جان جائے گا تم

قاتلہ ہو۔۔

"تمھارے لیے مارا تھا حنین کو میں نے

عالیہ نے دوسرے طریقے سے انھیں لینا

چاہا

"اور مجھے کس کے لیے مار رہیں تھیں

انس شاہ سرد مہری سے بولے

وہ وہ مجھ سے غلطی ہو گئی مگر مگر کتنا اچھا ہے

فیصلہ کیا ہے"

وہ بولی اور اسکے قریب جانے لگی کے انس شاہ

نے بنا

لحاظ کے اسکے منہ پر تھپڑ برسا دیا۔۔۔۔

وہ دھاڑے۔۔۔ "گھن ارہی ہے تم سے مجھے

تبھی کمرے کا دروازہ کھلا تھا زارکے اور وہاں سے عینہ

باہر نکلی۔۔۔۔

وہ ماں کی جانب دیکھ رہی تھی

عالیہ کو دوسرا ذریعہ نظر آیا تھا

اور یہ کافی مظبوط تھا اسنے یہاں سے نکلنے کے لیے سوچ

لیا تھا کہ اگر یہاں سے نکلتی تو۔۔۔ سکون سے زندگی

گزار لیتی۔۔۔ اگلے کسی امیر آدمی کو پھنسانے تک۔۔۔

اور عینہ یہاں سے نکلنے کے لیے بہترین مہرا تھا

وہ عینہ کی جانب دوڑی

عینہ میری بچی دیکھو اس آدمی نے تمھاری ماں کو

کیسے مار سس ہے مجھے بچاؤ یہاں سے اسکے اسکے چنگل

سے نکال لو مجھے۔۔۔۔ تم جانتی ہو یہ مجھے طلاق دے

چکا ہے۔۔"

وہ عینہ کو بے اختیار جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بولی

"سمجھ نہیں آتا۔۔۔۔کے مائیں ایسی بھی ہوتی ہیں۔

وہ آہستگی سے بولی

لالچی خود غرض قاتل۔۔۔۔ حوس زدہ۔۔۔۔

ماؤں کا کیا روپ ہے یہ۔۔۔ یہ پھر یہ کہوں

کے آپکی

شکل میں عورت کا کیا روپ دیکھنے کو ملا ہے۔۔

نہایت غلط اور خطرناک۔۔۔وحشی عورت۔۔

اپنے شوہر

کو پیسے کے لئے مار دیا۔۔دوسرے شوہر کو پیسے کے

لیے مارنے کی کوشش کی۔۔میرے شوہر کو مجھے۔۔۔

میرے بھائی کو۔۔۔کس کس کو مارنے کی کوشش

نہیں

کی صرف پیسے کے لیے

ایسی کون سی ہوس ہے جو پوری نہیں ہوتی

کون سی لالچ ہے پیسے کی جو ہر رشتے سے زیادہ اہم

وہ عالیہ کو دیکھنے لگی جس کے رنگ فق" ہے۔۔۔

ہوئے تھے۔

"آج بھی آپ کا دماغ پلین ترتیب دے رہا ہے اس۔۔۔

اسنے بیگ کی جانب دیکھا

اس بیگ میں بہت کچھ آپ نے اٹھالینا ہو گا

تبھی یہاں

سے فرار ہونا چاہتی ہیں۔

وہ اسکے بیگ کیطرف بڑھی عالیہ اسے روکنا

چاہتی تھی

مگر عینہ نے اسکا بیگ کھول کر سارے زیورات

نقدی اور

بھی قیمتی چیزیں نکال کر پھینک دیں وہ رونے لگی

اس مال و دولت کے لیے میرے بے قصور باپ کو

مار دیا

وہ چیخی" اس دولت کے لئے۔۔

ساری زندگی مجھ پر ظلم کیے۔۔۔ میں نے اف نہیں کی

کہ اولاد ماں باپ کے آگے آف بھی کرتے اور۔۔۔

میری ماں

وہ اس قابل ہی نہیں تھی کبھی اسے ماں کہا جاتا کیوں "

اسنے عالیہ کو جھنجھوڑ دیا۔۔۔

کیوں مارا آپ نے بابا کو وہ آپ سے کتنا پیار کرتے تھے اتنا

پیار کرتے تھے کہ میں نے انس شاہ کو آج تک

آپ سے اتنی

محبت کرتے نہیں دیکھا ا

آپکے نخرے اٹھاتے نہیں دیکھا جتنے میرے

باپ نے اٹھائے

آج تک انھوں نے آپکو تھپڑ تک نہیں مارا۔۔ آج

آپ خود

کو دیکھیں"

عینہ چیخی

دیکھیں خور کو آپکے چہرے پر کیا لکھا ہے

"خدا کا قہر نازل ہوتا ہے اتنے سخت دل۔۔ لوگوں پر

وہ چیخی

عالیہ نے عینہ کو بڑے غصے سے دیکھا تھا

مجھے نہیں رہنا تھا تمھارے باپ کے ساتھ تبھی مار دیا

وہ بولی۔۔ "اسے

مجھے اسکی اولاد کے ساتھ نہیں رہنا تھا تبھی تم دونوں

کو کبھی خود سے قریب نہیں کیا ہمیشہ بوجھ سمجھا"

وہ دیکھنے لگی عینہ کو۔۔۔عینہ سسک اٹھی

اتنی نفرت تھی تو۔۔۔

ہمیں بھی ہمارے باپ کے ساتھ مار دیتیں"

وہ۔۔۔بے حد غم میں بولی تھی اس سارے

واقعے میں

انس شاہ خاموش کھڑے تھے عینہ پر ترس کے

سوا

کچھ نہیں کر سکتے تھے وہ جائز تھی اسکی فیلنگز

جائز تھیں اور انکے دل نے کہا یہاں صدام کو بھی

ہونا چاہیے

کسی بھی انسان کے دل میں اس عورت کے لیے

محبت

نہ رہے تبھی صدام کو دوبارہ فون کر کے بلالیا۔۔

وہ چیخی "ہاں ہاں

مار ہی تو دینا چاہتی ہوں تم دونوں کو بھی مگر تم

دونوں مارتے ہی نہیں وہ زار تمھارا عاشق۔۔۔بن گیا۔۔

تمھاری موت کا جب سوچو وہ بیچ میں اگیا۔۔۔اور

صدام وہ گھٹیا انسان وہ بیٹا کہلانے لائق ہی نہیں

ارے

آتا کیا ہے اسے۔۔۔۔

آتا ہی کیا ہے مردوں والی بات ہی کیا ہے اس

میں"

وہ سر جھٹک گئیں

"آپ اتنی خود غرض کیسے ہو سکتی ہیں مما

عینہ۔۔۔ سر تھام گئی

"تم اپنی بکواس بند کرو اور یہ سامان

وہ دوبارہ سارا سامان اٹھانے لگی

عینہ کے پاس سے۔۔ کھینچ کر سامان بند کرنے لگی

"میری بیوی پاگل ہو گئی ہے

انس شاہ نے بت بنے۔۔ صدام کو دیکھا اور کہا

عینہ نے بھی صدام کو محسوس کر کے رخ موڑا۔۔۔

اور بھائی کو دیکھ کر وہ۔۔۔ کل سے اب تک میں بڑی

طرح بکھر بکھر کر روئی

اور۔۔ صدام کو سارا سچ بتاتی چلی گئی

مما نے مار دیا تھا مما نے مار دیا ہمارے بابا کو

عینہ۔۔۔بری طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے "ہمارے بابا لگی

صدام کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو چکیں تھی

عالیہ اس ڈرامے سے نکل کر بھاگ جانا چاہتی تھی

مگر اسے موقع نہیں مل رہا تھا۔۔

صدام۔۔۔نے ماں کیطرف دیکھا

وہ ایکدم اسپر "کہہ دیں یہ سب جھوٹ ہے چڑھ دوڑا

پہلی بار اسکی دھاڑ گونجی تھی۔۔

زار بھی باہر نکل آیا۔۔بے زاری سے یہ ڈرامہ دیکھنے لگا

وہ پھر چلایا "کہہ دیں

وہ مسکرائی "سچ ہے

وہ بنا کسی ڈرو "مار دینا چاہتی ہوں میں تم سب کو

خوف کے بولی

جبکہ صدام اپنی ماں کے منہ سے۔۔ یہ سن کر سکتا

رہ گیا

اسے لگا اسکا دم گھٹ جائے گا۔۔۔

وہ حیرانگی سے ماں کو دیکھنے لگا

"بچوں یہ عورت پاگل ہوگئ ہے۔۔۔ اور کچھ نہیں ہے

انس شاہ نے عالیہ کو پکڑا

نہیں میں ٹھیک ہوں اس نے مجھے طلاق دی ہے

مجھے

وہ پھر سے چیخی "یہاں سے جانا ہے بس

زار۔۔۔ اکرم کو فون کرو مجھے لگتا ہے اس کو دورے

انس شاہ نے بیٹے کو کہا

عینہ اور صدام تو۔۔ شاکڈ تھے جبکہ زار نے باپ کی

ٹریک

سمجھ لی تھی اسکے کہے کے مطابق کرنے لگا

عالیہ نے چلا چلا کر اپنے دونوں بچوں پر اپنا پاگل پن

ثابت کر دیا تھا

انس شاہ نے۔۔ اکرم جو پاگلوں کا ڈاکٹر تھا۔۔

عالیہ کو

اسکے زبردستی انجکشن لگوا دیا

اور یہ پہلی سوئی تھی جو عالیہ میں اتری تھی اور

رفتہ

رفتہ یہ زہر اسے اسی کے انجام تک لے جانا

چاہتا تھا جو

وہ سب کے بارے میں سوچتی تھی آج اسی کے ساتھ

یہ

سب ہونے والا تھا

عالیہ بے ہوش ہو گئی اور زمین پر جا گیری

صدام کا دم گھٹ رہا تھا اس جگہ پر وہ۔۔ حیا

یہ عینہ

کو دیکھے بنا نکل گیا۔۔

حیا اسکے پیچھے دوڑی تھی

وہ اسے روکنے لگی مگر وہ نہیں رکا تھا ”صدام

دوسری طرف۔۔ انس شاہ نے۔۔ عینہ کو

اٹھانے کا زار کو

اشارہ کیا

شکر تھا یہاں افنین نہیں تھی

ورنہ شاید وہ افنین کے سامنے سر نہ اٹھا

لاتے۔

زار نے عینہ کو تھاما

عینہ نے زار کے ہاتھ جھٹک دیے۔۔۔

اور اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔

زار نے تنگ آکر "اب میں نے کیا کیا ہے

باپ کو دیکھا

انس شاہ ہنس پڑے۔۔۔ "محبت

زار نے سر تھام لیا۔۔

یہ محبت وحبت نہ انسان کو نہیں کرنی چاہیے

۔۔عجیب

آدمی کو کھوتا بنا دیتی ہے "۔

وہ بھڑک کر۔۔خود سے ہی بولتا اٹھ کر روم میں ا

گیا

ٹھیک کہا انس شاہ کو آج بیٹے کی بات درست لگی

شاید زندگی میں ہم کسی کے ساتھ۔۔اتنی زیادتی کر

جاتے ہیں کہ معافی بھی مانگنے کی ہمت خود میں نہیں

رہتی اور افین کو سوچ کر انس شاہ کی کیفیت ایسی ہی

تھی کہ وہ خود میں کسی بھی بات کی ہمت نہیں کر پا

رہے تھے

زار نے عینہ کو دیکھا "تم مجھ سے کیوں اکھڑی ہوئی ہو

مجھے ریسٹ کرنا ہے"

عینہ نے۔۔اس سے نگاہ چرا کر آنسو صاف کیے اور

لیٹنے لگی

ٹھیک ہے کر لینا مگر میری بات کا جواب دو

پہلے"

پلیز زار"

عینہ نے پہلی بار اسکی پیش قدمی روکی تھی

وہ سسک اٹھی "میں اذیت میں ہوں

"آپکو کوئی بھی خواہش ہے تو جائیں نتاشہ کے پاس

وہ غصے سے بولی

زار کا دماغ گھوم گیا "کیا بکواس ہے یہ

وہی جو سن رہے ہیں۔۔آپ نے اور مما نے ایک ہی

تو

۔۔۔نے تو محبت کا بھرم بھی نہیں رکھا پھر کس

بات

پر خوش ہو رہے تھے۔۔

وہ بھڑکی "کہ باپ بننے والے ہیں

عینہ تمہارا واقعی دماغ خراب ہو چکا ہے

نتاشہ کہاں سے ٹپک گی ہے ہمارے بیچ میں

آپ لے کر آئیں ہے اسے ہمارے بیچ میں

"ہمارے بیچ شاید ہمارا کچھ بھی نہیں

زار کو اب سمجھ اگئ تھی مگر وہ اتنی بیوقوف "عینہ

لڑکی ہے یہ یقین نہیں آیا

عینہ بنا کچھ سنے۔۔۔

وہاں سے اٹھ گئ

اور کمرے سے ہی نکل گئ۔۔۔

وہ اکیلا رہنا چاہتی تھی تبھی افین کے کمرے

میں بند

ہو گئ

اوہ یو ایڈیٹ غلط سمجھ رہی ہو تم اپنے شریف شوہر

وہ ہنس پڑا "کو

خود کے لیے یہ لفظ عجیب لگا تو وہ کھل کر "شریف

ہنس

دیا عینہ کی بیوقوفی پر۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عالیہ سن سی بیٹھی تھی وہ چیخ چیخ کر تھک

چکی تھی مگر انس شاہ نے وہ بساط ارد گرد بچھا

دی تھی جس سے یہ معلوم ہی نہیں ہو رہا تھا کہ

وہ پاگل نہیں ہے وہ۔۔عینہ سے صدام سے اپنے بچوں

سے بات کرنا چاہتی تھی اور دوسری طرف دونوں

کو

ہی اس سے بات کرنے کی خواہش نہیں تھی

وہ اب کے رونے لگی تھی جس کمرے میں انس

شاہ

اسے بیاہ کر لائے تھے وہ ہی اسکا قید خانے بن رہا تھا

انس شاہ جان بوجھ کر اسے پاگل کر رہا تھا ثابت کر

رہا تھا۔۔

اسے ٹکے لگوا رہا تھا

اچانک دروازہ کھلا اور انس شاہ کمرے میں

آئے۔۔۔

انکے ہاتھ میں وہ ہی ٹکا تھا

عالیہ انھیں دیکھنے لگی

دو ہی دن "کاش میں انس تمھیں جانے مار دیتی

میں

اسکی حالت غیر ہو گئ تھی مگر مزاج میں

بلکل

کمی نہیں آئ تھی

انس شاہ سنجیدگی سے دیکھنے لگے

اصل مسلہ ہی یہ ہے ایک بار بھی تم نے اپنی غلطی

وہ سنجیدگی سے اسے "پر معافی کا نہیں سوچا

دیکھتے ہوئے بولے

کون سی معافی کوئی معافی اگر میں کوئ اچھا

وہ چیخی غصے سے۔۔اسکا خون کھولنے لگا" ہے

انس شاہ نے اسکا چہرہ جکڑ لیا۔۔۔عالیہ

تڑپ کر اسے

دیکھنے لگی

مجھے افسوس ہے اس بات پر جب میں نے تم

سے

تمھاری جیسی خود غرض مفاد پرست اور لالچی

عورت سے محبت کرلی

اور۔۔لعنت بھیجتا ہوں ایسی محبت پر میں اور

مجھے افسوس ہے کہ افنین جیسی عورت کے ساتھ

"صرف تمھاری وجہ سے ظلم کیا ہے میں نے

وہ جیسے پچھتا رہے تھے۔۔

لگ رہی تھی۔۔۔

وہ کالی۔۔ عجیب شکل وصورت کی عورت کا موازنہ

"مجھ سے تو نہ کرو

انس شاہ نے کھینچ کر تھپڑ دے مارا "شیٹ آپ

۔۔۔

"تم اپنے انجام کو ضرور پہنچو گی۔۔۔

وہ بولے اور زبردستی اسکا بازو جکڑ کر اسکے بازو میں

ٹکا لگانے لگے

مجھے پاگل کر رہے ہو تم جان بوجھ کر مجھے پاگل

"کر رہے ہو مجھے چھوڑ دو مجھے چھوڑ دو

وہ چیخنے لگی یہاں تک کے اسکے چیخنے کی آواز

پورے گھر بھر میں گونجنے لگی تھی

عینہ دل تھامے۔۔۔ باہر کھڑی تھی وہ زار سے اب بھی

نہیں بول رہی تھی زار نے۔۔۔ اسے کوئی بات کلئیر بھی

نہیں کی تھی نہ جانے وہ کس دن کے انتظار میں

تھا۔۔۔۔

عینہ کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔

جبکہ انس شاہ باہر نکلے تو نگاہ عینہ پر گئی ٹکا وہ اندر

ہی پھینک آئے تھے۔۔۔

عینہ خاموشی سے انھیں دیکھ رہی تھی صدام اور عینہ

دونوں ہی نہیں جانتے تھے کہ انس شاہ نے عالیہ

کو

طلاق دے دی ہے یہ بات صرف زار جانتا تھا

اور جانتا

تو وہ باخوبی اپنے باپ کو بھی تھا تبھی اسنے یہ بات

کسی کو نہیں بتائی تھی

انس شاہ باہر چلے گئے انھوں نے عالیہ کو کمرے

میں

لاک کر دیا تھا

زار گھر پر نہیں تھا عینہ بے چین ہونے لگی اسنے۔۔۔

جلدی سے۔۔۔انس شاہ کے نکلتے ہی زار کو کال ملالی۔۔۔

زار نے فون اٹھایا۔۔

وہ بے چینی سے بولی "زار پلیز مما کو کھول دیں

"انکی دماغی حالت ٹھیک نہیں تم ان سے دور رہو

وہ پریشانی سے۔۔۔ابھی کچھ بولتی ہی کہ "مگر

زار۔۔نے روک دیا۔۔۔

اور فون بند کر دیا شاید وہ عجلت میں تھا

اور عینہ عالیہ۔۔کے بند دروازے کو دیکھنے لگی جس

میں تالا لگا تھا۔۔۔

اور وہ اس دروازے کے نزدیک آئی اور لاک دیکھنے لگی

کیا ایسے ماحول میں وہ اس گھر میں رہ سکتی تھی

نہیں کبھی نہیں دو دن سے وہ نئے سیرے سے ماں کی

حالت دیکھ دیکھ کر۔۔۔گھٹ رہی تھی اسکی چیخیں

سن کر اسکا دماغ پھٹتا تھا وہ وہاں سے۔۔نکل گئی تھی

صدام کے پاس۔۔۔جانے کے لیے۔۔۔

نتاشہ۔۔۔واپس آگئی تھی اور اسے

زار کی اس چال پر بری طرح تپ چڑھی ہوئی تھی کہ

اسے استعمال کر کے۔۔۔

زار نے اصلیت جانی تھی۔۔

لیکن یہاں معملات بلکل ہی بدل چکے تھے

حیا اور صدام۔۔۔ایک دوسرے کے ساتھ

بہت خوش

تھے اور صدام نتاشہ کو ایک منٹ بھی دیکھنے کے لیے

تیار میں تھا

نتاشہ نے بہت کوشش کی تھی اور اب اسکے پاس

ایک

ہی حل تھا وہ تھا حیا کو کسی بھی طرح صدام کی

زندگی سے نکالنا تاکہ جو وہ اپنے ہاتھوں سے اپنی

زندگی کا فیصلہ تو ہو چکا تھا اور وہ اس فیصلے سے

بلکل ہی انجان تھی

دروازہ بجا تو نتاشہ نے ہی کھولا

اور عینہ کو دیکھ کر برا سا منہ بنا کر دوسری طرف

ہو

گی عینہ نے پہلی بار نتاشہ کو گھور کر دیکھا تھا

کاش بھائ اپکو طلاق دے دیں اور ساری زندگی کے لئے

”ہماری زندگیوں سے نکال دیں

وہ بولی نتاشہ کی آنکھیں پھیل گئیں

“دماغ درست ہے کیا بکے جا رہی ہو

وہ غصے سے بھڑکی

وہی جو سن رہیں ہیں آپ۔۔۔ آپ اس قابل

نہیں ہیں کہ

میرے بھائی کے ساتھ رہیں یہ انکی ایک منٹ

کی بھی

محبت کی حقدار ہوں۔۔۔ چلی حیا ہماری زندگیوں سے

وہ چیخی "اور چھوڑ دیں ہم سب کا پیچھا

اندر سے حیا اگئ

عینہ

وہ عینہ کے پاس۔ آگئ۔ "کیا ہوا ہے

"اس عورت کو کیسے برداشت کر رہی ہو تم یہاں

عینہ نے۔۔۔ حیا سے سوال کیا وہ رو رہی تھی اسے یاد ا

رہا تھا نتاشہ کو دیکھ کر کیسے زارا اسے لے گیا تھا اور

کہاں تک لے گیا تھا

"چھوڑو ان کو چلو تم اندر

حیا نے کہا تو عینہ نے آنسو صاف کیے اور کمرے

میں چلی

گئ عینہ نہ ہی زار سے بول رہی تھی اور نہ ہی اسنے اب

تک ۔۔ اسنے زار کو خود سے قریب آنے دیا تھا

اور ایک فیصلہ وہ کر چکی تھی اور وہ تھا زارا کے گھر

کو چھوڑ دینے کا۔۔۔

وہاں اسکا دم گھٹ رہا تھا

مما کی وجہ سے وہ وہاں رہ ہی نہیں سکتی تھی

وہ کافی دیر تک روتی رہی تھی۔۔۔

حیا کے گلے لگ کر۔۔۔

حیا اسکو سمجھا رہی تھی

اسنے پوچھا "آنٹی ٹھیک ہیں

نہیں وہ پاگل ہو وہ رہی ہیں دن بدن۔۔۔

پیسوں کی لالچ نے ان سے انکا سب چھین لیا

انس انکل کو کہتی ہیں اس نے مجھے طلاق دی ہے

"میں اسکے ساتھ نہیں رہو گی

وہ حیرانگی سے پوچھنے لگی "کیا واقعی دے دی ہے

نہیں یار۔۔کیوں دیں گے وہ وہ بہت سوئیٹ ہیں مگر

انھوں نے ہماری مما سے شادی کر کے اپنی زندگی کو

وہ سر جھکا گئ "مشکل ہی بنایا ہے

چلو تم تو ریلکس ہو جاؤ۔۔۔اور میں نوٹ کر رہی

ہوں

اتنی بڑی خوشخبری ملی ہے تمھیں مگر تمھیں کوئ

خوشی نہیں ہے الٹا۔۔۔تم۔۔۔بہت کیئرلیس ہو گئ ہو

جس نے میری کیئر کرنی ھے وہ۔۔ دنیا کی عورتوں سے

"محبتوں میں لگ گیا ہے

وہ بھیگے بھیگے لہجے میں بولی

ایک سچ بتاؤ مجھے نہیں لگتا زار نتاشہ میں انولو ہے

" ہم لوگ غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں۔۔۔وہ شاید

"کیسی غلط فہمی۔۔

عینہ نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

"زار کو نتاشہ سے بھلا کیا کام ہو سکتا ہے

وہ یقین ہی نہیں کر رہی تھی کیونکہ اسکی آنکھوں نے

دیکھا تھا زار کو

۔۔۔

"چلو تم ریلکس ہو جاؤ ریسٹ کرو۔۔۔

حیا اسکو لیٹنے کا اشارہ کرتی۔۔ کچن میں آ گئی کچھ

بنانا چاہتی تھی وہ۔۔۔

نتاشہ کی برداشت سے حیا باہر ہو رہی تھی۔۔۔

اسکا حق تھا جس پر وہ قبضہ ہو چکی تھی اور وہ تو

چلا چلا کر تھک گئی تھی کہ۔۔ اسنے کون سا صدام کو

بچے دے دیے جو صدام نے اسے اپنے دل سے اتنا

قریب

کر لیا ہے مگر فلحال صدام اور حیا کے علاؤہ کوئی

نہیں

جانتا تھا کہ حیا ماں بننے والی ہے اور دونوں نے ہی

اس

خبر کو چھپا کر رکھا تھا

حیا نے اکثر عینہ کا ذکر کیا تھا کہ وہ عینہ کو بتا دے

مگر۔۔ صدام نے اسے روک دیا

کہ وہ کچھ ٹائم تک حالات ٹھیک کہتے ہی سب کو

بتا

دے گا۔۔۔

ماں کی طرف سے ملنے والے غم کی وجہ سے عینہ کی

طرح وہ خود بھی بہت ڈسٹرب تھا

اور نتاشہ بری طرح جیلسی کا شکار تھی کیونکہ اسکی

تو ماں بھی ساتھ چھوڑ چکی تھی

اسنے۔۔۔ حیا کو کچن میں اکیلا کرتے دیکھا اور خود

بھی

پانی پینے کے بہانے کچن میں آ گئی

حیا جو کہ سبزیاں کاٹ رہی تھی اسے پتہ نہیں چلا

اور۔۔۔

نتاشہ نے جلدی سے باہر نکل کر اس سے پہلے کچن کو

لاک

کر دیتی کہ حیا کا اندر ہی دم گھٹ کر مر جائے۔۔۔۔

ویسے ہی کسی کا سخت ہاتھ اسکے ہاتھ پر آگیا۔۔۔

یہ زار کی خوشبو تھی۔۔۔

نتاشہ کو اسنے دور دھکیلا اور۔۔ جلدی سے دروازہ کھول

کر اندر آگیا

حیا ابھی یہ سب سمجھنا ہی چاہ رہی تھی

اسنے۔۔۔ حیا کو باہر نکلنے کا کہا

گیس کی سمیل بڑی تیزی سے پھیلی تھی اور زار نے۔۔

گھیرہ سانس بھر کر اسنے۔۔نتاشہ کو دیکھا تھا

پولیس میں پکڑوا دوں گا تمھیں ساری زندگی چکی

وہ دھاڑا ”پیستی رہ جاؤ گی

اور عینہ ہڑبڑا کر اٹھی تھی

اسکی آنکھ لگ گئ تھی۔۔۔

نتاشہ گھگھیا سی گئ تھی

حیا کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں وہ وہی

بیٹھتی چلی گئ

عینہ دوڑ کر باہر آئ

بے ساختہ لبوں سے نکلا۔۔۔ "زار

اور زار نے۔۔۔ سر جھٹک کر عینہ کا ہاتھ تھاما۔۔اور اسے

وہاں سے لے کر باہر نکل گیا

مجھے نہیں جانا آپ کے ساتھ

وہ بھڑکا اور ۔۔۔۔عینہ سہمی سہمی نظروں "شیٹ آپ

سے اسے دیکھنے لگی

وہ اگر یوں ہی کرتا تھا ۔۔وہ چپ ہو گئ

اپنے بھائی کو فون کرو ۔۔۔اور کہو اپنی بیوی کو بچائے

زارا نے کہا "وہ پاگل عورت مار دے گی اسے

تو عینہ نے صدام کو فون کیا

اور چونکہ وہ کچھ نہیں جانتی تھی تو سمجھ نہیں

سکی کیا کہے

زرا نے موبائل چھین کر اسے ساری بات سے آگاہ کیا تو

۔۔۔

عینہ منہ پر حیرانگی سے ہاتھ رکھ گئ۔۔۔۔

زارنے موبائل بند کر دیا

وہ رو دی ہار کر۔۔ کہ یہ "سب۔۔۔ سب پاگل ہو گئے ہیں

سب کیا ہو رہا تھا سب ایک دوسرے کے اتنے

دشمن بن

گئے کہ مار دینا اتنا آسان ہو گیا

تو آج اسے سمجھ آئی تھی یہ کیا تھا

یہ پیسے کی لالچ دوسروں سے جلتے اور حسد کا انجام

تھا کہ سب اندھے ہو گئے تھے اور ایک دوسرے کو ہی

نوچنے لگے تھے

زارا سے گھر لے کر نہیں گیا تھا وہ اسے اپنے

دوست

کے فلیٹ میں لے گیا

اسے احساس ہو رہا تھا عینہ جیسی حساس لڑکی

عالیہ

کی پاگلوں کیطرح چیخ و پکار دن رات نہیں سن سکتی

وہ بھاگے گی وہاں سے۔۔۔

جب اسنے فون کیا تب زار کو یقین ہو گیا

اسکی اہم میٹینگ تھی جسے چھوڑ کر وہ گھر لوٹا

تو عینہ نہیں تھی تبھی وہ صدام کے گھر آیا اور اسے

لے کر وہ۔۔۔یہاں اگیا

یہ ایک خوبصورت فلیٹ تھا اور۔۔۔اسکی طبعیت

پر اچھا

اثر کرتا

عینہ ابھی جگہ دیکھ ہی رہی تھی کہ زار نے اسے اپنے

نرمی سے چاہت سے

اور اسکے شانے پر تھوڑی رکھ لی۔۔۔

وہ گھمبیر لہجے میں بہت آہستگی ”ناراض ہو مجھ سے

سے بولا تھا

عینہ کے جسم کا رواں رواں اسکے گوش گزار ہو گیا

وہ ہمیشہ سے صرف اسکی چاہت توجہ اور اسکے

ساتھ

کی ہی تو طلبگار تھی اور وہ بہت مشکلوں سے ملا تھا

اسے وہ اسے کھونا نہیں چاہتی تھی

مگر نتاشہ کے ساتھ اسے برداشت نہیں کر پائی تھی

عینہ اسکا حصار توڑ کر نکل گئی ”جی میں ناراض ہوں

۔۔

زار مسکرادیا

تو بتاؤ کیسے مناؤں۔۔۔اپنی اہم میٹینگ چھوڑ کر تمھارے

پاس آیا ہوں صبح سے بھوکا ہوں کچھ نہیں کھایا۔۔۔

"اور اب بیوی کے نخرے دیکھنے کو مل رہے ہیں

وہ افسوس سے بولا۔۔

"یہ تو اپکو بیوی ایسی نہیں ملی جو نخرے دیکھاتی

عینہ کو شکایت ہوئی ہر جگہ بس اسکی ہی تو مانی

تھی اسنے ہمیشہ۔۔

وہ کھل کر ہنسا "ہاہا

اپنے اور اسکے درمیان سب اختلافات کو ختم کر

دینا

چاہتا تھا۔۔۔۔

اسنے بالوں میں ہاتھ پھیرہ اور مسرو ریت "ادھر آؤ

سے

اسے۔۔۔ آنکھوں کو لاجواب جنبش دیتا اپنے پاس

بلانے

لگا

عینہ ناراض ہونے کے باجود بھی۔۔ شرما سی گئ۔۔اور خود

کو اسکے پاس جانے سے نہ روک سکی حالانکہ

وہ اسکی

پیچھلے دنوں بلکل نہیں سن رہی تھی

زرا نے اسے کھینچ کر۔۔۔ حسب عادت اپنے ٹانگوں پر

بیٹھا

لیا۔۔۔

"یہ سنو

اسنے اپنا اور نتاشہ کے درمیاں ہوئی ساری

ریکارڈنگ عینہ

کو سنادی

اور عینہ جیسے جیسے سن رہی تھی۔۔ حیرانگی سے۔۔ اس

کی آنکھیں پھیلتی جارہیں تھیں

۔۔ ساری باتیں نتاشہ بھابھی جانتی تھیں

مگر۔۔۔ مگر

وہ زار کی جانب دیکھنے لگی۔۔۔ "کیسے

تمھاری ماں نے جب تمھارے باپ کو زہر دینا شروع

کیا

"نتاشہ تب سے ساری حقیقت سے آگاہ ہے

وہ سر تھام گئ

افسوس سے اسکی آنکھ سے آنسو ٹوٹ پڑے۔۔ اور۔۔ وہ

بری طرح رو دی۔۔

زار کو اسپر ترس آیا

چھوٹی سی عمر میں۔۔۔وہ کن غموں سے گزر رہی تھی

اسے سینے سے لگالیا

عینہ اسکے سینے پر سر رکھے کھل کر روئ تھی۔۔۔

میرے بابا بہت اچھے تھے زار بہت اچھے۔۔ انھوں نے

"ہمیں اپنی حیثیت کے مطابق سب کچھ دیا تھا۔۔۔

وہ جیسے اسے یقین دلانے لگی۔۔۔

زار اسکے آنسو صاف کر رہا تھا

عورت۔۔۔۔کے دو ہی روپ ہیں عینہ

ایک میری ماں اور تمھارے جیسا۔۔۔۔

اور ایک تمھاری بھابھی اور تمھاری ماں جیسا۔۔۔۔

عورت چاہے تو سب کچھ کر سکتی ہے۔۔۔

لیکن۔۔۔ صبر کرنے والیوں کو ہمیشہ اجر اچھا ہی ملا

ہے۔

میں اپنے ماں باپ کو کھو نہیں سکتا۔۔۔

میرے باپ کو عالیہ مارنا چاہتی تھی بلکل حنین

کیطرح

تو۔۔۔

مجھے علم نہیں تمھارا بھائی کہاں سویا ہوا انسان ہے

مگر میں نہ ہی اپنی محبت سے غافل ہوں اور

نہ ہی

اپنے رشتوں سے

میں اپنی محبت اور رشتوں پر کمپرومائز نہیں کر سکتا

کہتے کہتے چہرہ سرخ ہو "جان لے لوں گا میں۔۔

گیا

جبکہ وہ اس غصے میں بھی بہت۔۔۔ ہینڈسم

لگ رہا تھا۔۔۔

عینہ نے بے ساختہ اسکی گردن جکڑ لی۔۔۔

زار چونک کر اسکی طرف دیکھنے لگا

کیا یہ ساری باتیں اور یہ پلین اپ مجھے نہیں بتا

سکتے تھے۔۔ میں میں کتنا روئی ہوں زار کے آپ

نے میرے

وہ پھر سے رونے لگی تھی "ساتھ بے وفائی کی ہے

جبکہ زار کھل کر ہنستا رہا۔۔۔۔

میں کیا کروں میری عین بڑی بیوقوف ہے۔۔۔

اور پیٹ

"بھی ہلکا ہے تبھی تمھیں کچھ نہیں بتایا

وہ اسکی ناک کھینچ کر بولا۔۔۔

بہت غلط بات ہے۔۔۔ لیکن آپ نے اسکو چٹچ

کیا تھا۔۔بہت

"بہت بد تمیز اور ٹھرکی ہیں آپ

وہ غصے سے دیکھنے لگی

آہ ٹھرکی ہوتا نہ اتنے مان سے۔۔۔مار نہ رہی ہوتی تم

مجھے۔۔۔ویسے شرم کرو۔۔شوہر پر ہاتھ اٹھاتی وہ"

وہ گھور کر بولا۔۔۔

عینہ کو پھر سے رونا آ گیا

زار چیڑ گیا "آف اب کس بات پر رو رہی ہو

وہ منہ بنا کر بولی۔۔"پتہ نہیں

زار نے اسے۔۔۔اچانک ہی۔۔۔اپنے نزدیک کیا

اسکے چہرے

پر چاہت سے جھکا

اسکے آنسو چننے لگا۔۔۔

میرے لیے تم دنیا میں سب سے زیادہ قیمتی ہو۔۔۔۔

سب

سے زیادہ۔۔۔

میری محبت۔۔۔ میرا عشق تم پر ٹوٹ ٹوٹ کر

برسنا

چاہیے ہر پل۔۔۔۔

وہ ایک آنکھ دبا کر بولا اور اسکی "کہ تم تھک جاؤ

جھکی شرمیلی نظروں میں دیکھنے لگا۔۔۔

عینہ کے پاس لفظ نہیں تھے وہ مدھم میٹھی سرگوشیوں

سے اسے سرخ کر رہا تھا

جبکہ۔۔۔

عینہ کا دل بے اوسان دھڑک اٹھا اور

زار۔۔اسے۔۔۔خود کے حصار میں سمیٹتا اپنی آہنی

گرفت

میں قید کر گیا

عینہ اس قید سے کبھی رہا نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نوماہ بعد۔۔۔۔

عینہ نے آنکھیں کھول کر سامنے دیکھا۔۔ تو ایک لمحے

کے لیے مسکرا دی۔۔۔

وہ بچوں کیطرح اپنی بیٹی سے کھیل رہا تھا۔۔۔

اور۔۔ کس طرح ایکسائیٹڈ ہو کر۔۔اپنی ماں سے

۔۔اسکے

بارے میں سوال کر رہا تھا۔۔۔

نو ماہ میں بہت کچھ بدل گیا تھا۔۔

شاید زندگی مکمل بدل گئ تھی

مما کا انتقال ہو گیا تھا۔۔۔

وہ پاگل ہو گئیں تھیں۔۔۔اور اسی پاگل پن میں انھوں

نے دوسرے کے لیے تیار کردہ زہر جو ہر وقت انکے

پاس

موجود ہوتا تھا خود کھالیا

اور مر گئیں۔۔

[illegible]

وہ بری تھیں روئی تھیں اسکی ماں تھیں۔۔۔

دوسری طرف انس شاہ۔۔نے افنین کو

۔۔راضی کرلیا تھا

اس دن افنین کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھ کر بھی

عینہ کو بہت رونا آیا

زار ایسے ہی اپنی ماں پر نہیں مرتا تھا نہ جانے کتنا

کچھ سہہ کر وہ یہاں تک آئیں تھیں جو انکی آنکھوں

کے گوشے شکر میں بھیگے یہ اپنے صبر کے پھل

میں

بھیگے یہ کس بات پر مگر۔۔۔

انھوں نے انس شاہ سے ایک حرف شکایت

نہیں کی۔۔

شاید عورت یہ ہوتی ہے۔۔۔۔نرم۔۔۔۔نازک

۔۔۔۔۔۔بے مثال

عورت ہر روپ میں وفا کا پیکر ہے۔۔۔اور افنین

سے وہ بہت

انسپائیر رہنے لگی تھی اس دن کے بعد

انس شاہ کی آنکھوں میں شرمندگی دیکھتی تھی۔۔

مگر کبھی افنین نے ایسا احساس نہیں ہونے دیا

دوسری طرف زار۔۔۔

ہاں زار۔۔۔۔

زار شاید دنیا کا بہترین عاشق تھا۔۔۔۔

وہ مسکرا دی اپنی ہی سوچ پر۔۔۔۔۔

اور اسے یقین تھا اب بہترین باپ بھی بننے والا ہے

۔۔۔۔۔

اور وہ بہت خوش تھا کیونکہ اسکی خواہش جو پوری

ہو گئ تھی کہ اسکے ماں باپ ایک دوسرے کے

ساتھ

رہیں۔۔۔۔

وہ روز اپنی ماں کی پیشانی چومتا تھا اور باپ کی ناک

میں آج بھی دم دیے رکھتا تھا۔۔۔۔

شاید وہ یہ سب اپنا حق سمجھتا تھا۔۔۔۔

اور یہ سب کرتے ہوئے وہ بہت اچھا لگتا

تھا۔۔۔۔۔

صدام۔۔۔نے نتاشہ کو طلاق دے کر اسے گھر سے

نکال

دیا تھا

معلوم نہیں تھا نتاشہ کہاں تھی کہاں نہیں۔۔۔

مگر نتاشہ کو نکالنے کے بعد۔۔انکی زندگی میں بھی

سکون آگیا تھا

حیا کے ماں بننے کی خبر پر سب ہی خوش ہوئے تھے اور

اسکی بیمار ماں تو جی اٹھی تھی اور پہلے سے بہت

اچھی اور بہتر ہو گئیں تھیں

حیا کے ہاں۔۔۔عینہ سے پورا ہفتہ پہلے بیٹی ہوئی تھی۔۔۔

اور

۔۔۔عینہ کے ہفتہ بعد۔۔۔۔

زندگی میں کوئی پریشانی باقی نہیں رہی تھی

مگر باپ کا غم اسکے اور صدام کے چہرے پر آج

بھی

دیکھتا تھا بانسبت ماں کے

انکی ماں۔۔۔۔

عورت کا وہ روپ تھی جو۔۔۔ شاید کبھی کسی کے گھر

پیدا نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔

وہ انھیں سوچوں میں مشغول تھی کہ۔۔

افنین اور انس شاہ اپنی پوتی کو۔۔ دوسرے روم میں

لے

گئے جو اس روم کے ساتھ اٹیچ ہی تھا اور زار عینہ کے

پاس آیا

عینہ نے گھیرہ سانس کھینچا اور مسکرا کر اسکی

طرف

دیکھنے لگی

جس نے اسکا ہاتھ تھام کر چھوا تھا

آہستگی ... ”تھنک

آپ ڈرائیونگ سیکھا دیں بس مجھے باقی ٹیکنیک و نکیو

نہیں چاہیے"

وہ پیچھلے نو ماہ میں شاید نو سو بار کہہ چکی تھی

مگر اس آدمی کا ایک ہی رونا تھا

میں ہوں نہ تمھارے ڈرائیور کی کیا ضرورت ہے

ڈرائیونگ

سیکھنے کی" وہ وہ ہی الفاظ بولا تھا

زار" عینہ چیڑ گئ

زار" اسنے عینہ کی نکل اتاری

بہت بدتمیز ہیں آپ"

وہ اچانک اسکے کان کے "کب فری ہو گی

نزدیک جھکا

سمجھ نہیں "مط

وہ شرارتی لہجے میں بولا "اب مجھے بیٹا چاہیے۔۔۔

عینہ کا چہرہ سرخ ہو گیا

وہ نفی میں سر ہلانے لگی

"آپ نہیں سدھریں گے

دونوں ہی ہنس پڑے۔۔۔۔

ختم شد!